مجلة

دعوة الحق

لاهور

اردو عربی

جنوری سنہ ۱۹۹۱ء جلد : ۱

جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۱۱ھ شمارہ : ۱

عدد خاص

کویت نمبر

کویت کی پہلی حیثیت بحال کی جائے :

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبد العزیز

یجب علی الدول الاسلامیة إنکار عدوان رئیس العراق الأثیم علی الکویت :

سماحة الشیخ عبد العزیز بن باز

عراقی حملے نے خلیج میں سنگین صورتِ حال پیدا کر دی :

سعودی سفیر کا بیان

www.KitaboSunnat.com

التفكير بما هو غير قابل التفكير

الکویتیون عائدون إلی وطنهم إن شاء الله

محمود احمد غضنفر

یکے از مطبوعات
جامعة تفصیل الاسلامیة
لاهور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مجلّہ

دعوۃ الحق

لاھور

اردو عربی

جنوری ۱۹۹۱ء جلد : ۱
جمادی الثانیہ ۱۴۱۱ھ شمارہ : ۱

رئیس التحریر

محمود احمد غضنفر

مجلس ادارت

- پروفیسر عبد الرحمٰن لدھیانوی ایم۔اے
- پروفیسر محمد عیسٰی خان ایم۔اے
- الشیخ عبد الحکیم عارفینی فاضل مدینہ یونیورسٹی
- حافظ محمد حنیف ایم۔اے فاضل مدینہ یونیورسٹی
- حافظ زاہد احمد فاضل محمد بن سعود یونیورسٹی
- حافظ محمد سعید اطہر فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجلس مشاورت

- الشیخ علی محمد ابو تراب کوئٹہ
- الشیخ محمد بشیر ایم۔اے اسلام آباد
- ڈاکٹر محمد خالد رشید ایم بی بی ایس لاہور
- پروفیسر علی محمد ظفر ایم۔اے بوریوالہ
- شفیق احمد انصاری ایم۔اے لاہور

حبیب اللہ فیصل سرکولیشن منیجر
افضال الرحمٰن عاصم منیجر شعبہ اشتہارات

بیرون ملک نمائندے

سعودی عرب	الشیخ محمد حنیف ملتانی
متحدہ عرب امارات	میاں ریاض احمد
افغانستان	کمانڈر حمد اللہ
امریکہ	عبد الرحمان قمر
برطانیہ	عبد الکریم ثاقب
مالیشیا	حاجی حمزہ عثمان
فلپائن	عبد اللہ عباس
فلسطین	ابو نساری
جزر قمر	علی عامر سلیمان
الجزائر	محمد یسین
سوڈان	ابو معاذ حسن باسعید

www.KitaboSunnat.com

مقامِ اشاعت : ادارہ دعوۃ الحق
جامعۃ الفیصل الاسلامیہ لاہور الجامعۃ السلفیہ دعوۃ الحق کوئٹہ

خط و کتابت کیلئے
ایڈیٹر مجلہ دعوۃ الحق
پوسٹ بکس : ۹۱۸۹
اقبال ٹاؤن لاہور

Rs.75.00

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

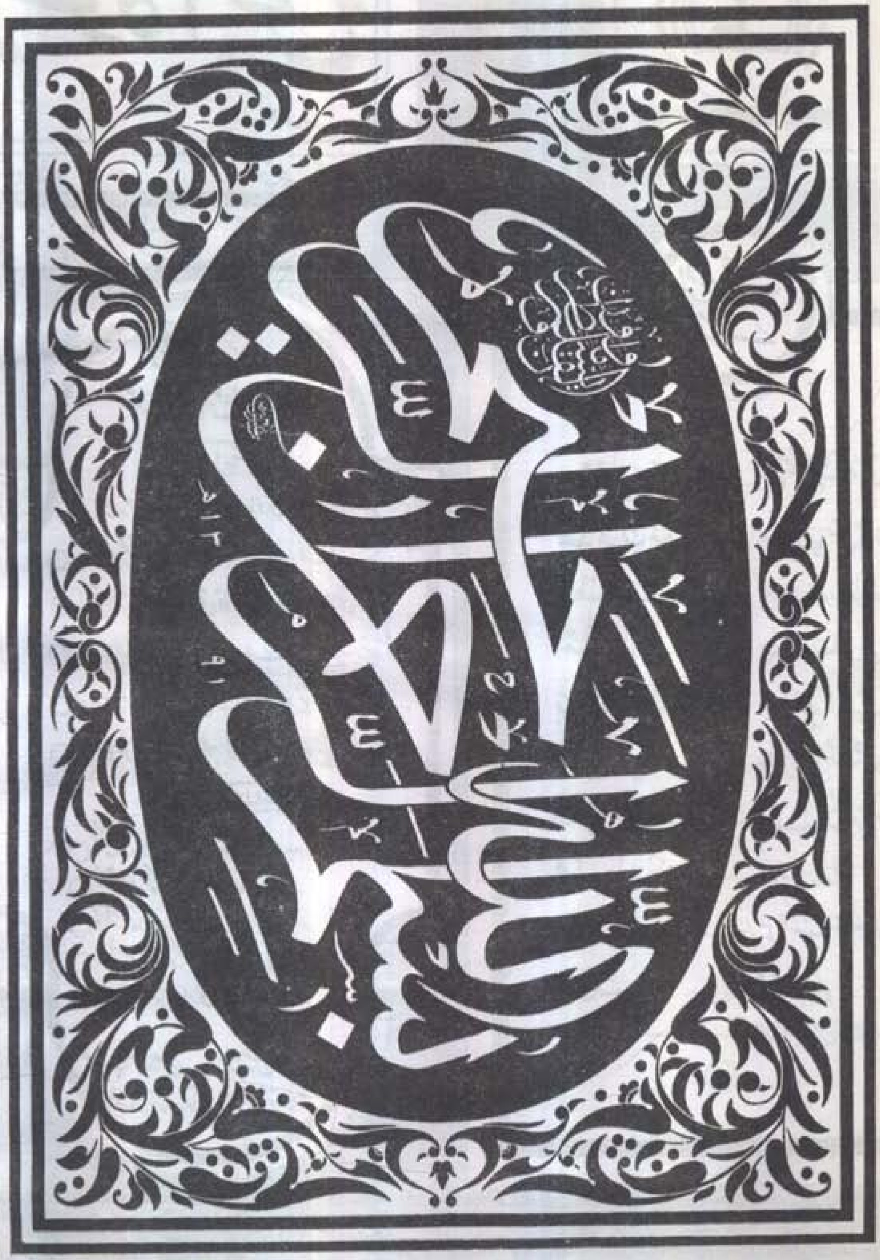

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شمارے میں

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
۱	اداریہ		۷
۲	کویت پر عراقی حملے سے پہلے کی حیثیت بحال کی جائے۔	شاہ فہد بن عبدالعزیز	۱۱
۳	کویت پر عراقی حملے اور قبضے نے خلیج میں سنگین صورتِ حال پیدا کر دی ہے	یوسف محمد المطبقانی سعودی سفیر	۱۳
۴	سعودی عرب سے امریکی فوجوں کی واپسی کے لیے عراقی فوجوں کو کویت سے نکالا جائے	مجیب الرحمان شامی ایڈیٹر (زندگی)	۱۶
۵	کویت پر عراق کا قبضہ	عبدالمالک مجاہد	۲۰
۶	خادم الحرمین الشریفین کا پیغام	شاہ فہد بن عبدالعزیز	۲۷
۷	صدام پاگل ہو گیا ہے یا بیرونی طاقتوں نے اسے بیوقوف بنایا ہے	مولانا محمد مدنی جہلم	۳۰
۸	جارح صدام	پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی	۳۶
۹	کویت میں عراقی فوجیوں کی درندگی بربریت اور شیطنت کی لرزہ خیز داستانیں	محمود احمد غضنفر	۴۰
۱۰	امیر کویت کا پیغام	شیخ یوسف جاسم الحجی	۴۸
۱۱	کویت کے بحران سے متعلق زعمائے اہلحدیث کے بیانات		۵۱
۱۲	پہلی موت تمہاری ہو گی صدام کو۔ شاہ فہد کی وارننگ۔		۵۴

المكتبة الرحمانية
06732

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳	صدام کی جہنم سے بچ کر سوڈان پہنچنے والوں کے تاثرات ۔ ---- ایم اے غضنفر	۵۵
۱۴	بوقت ضرورت غیر مسلموں سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت ۔ ---- حافظ محمد حنیف ایم اے	۶۳
۱۵	صدام حسین کے جارحانہ اقدام نے عالمی معیشت کی بنیادیں ہلا دیں۔ ---- نصیر آرزو	۶۹
۱۶	ننگ عالم صدام ---- حکیم اجمل خان (انڈیا)	۷۴
۱۷	کویت پر عراقی حملے کے خلاف عالمی پریس کا ردِ عمل ۔ ---- قاری زاہد احمد مدرس جامعہ الفیصل الاسلامیہ	۷۷
۱۸	صدام حسین کی ہوسِ ملک گیری ---- سید عبد اللہ	۸۰
۱۹	خلیج کا بحران اور امتِ مسلمہ ---- اسحاق نسیم رانا	۸۳
۲۰	عراقی جارحیت اور عالم اسلام کی ذمہ داریاں ---- مولانا محمد اسلم سیف	۹۲
۲۱	کویت پر عراقی حملے اور قبضے کی واقعاتی ترتیب ۔ ---- حافظ محمد سعید اطہر مدرس جامعہ الفیصل الاسلامیہ	۹۸
۲۲	عراقی صدر کی چنگیزیت و بربریت ---- حبیب اللہ فیصل	۱۰۲
۲۳	عراق ایک سفاک لٹیرا جس کا انجام عبرتناک ہوگا۔ ---- افضال الرحمان عاصم	۱۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۴	عراق کے عقوبت خانے ---- ایم اے غضنفر	۱۰۵
۲۵	کویت سے فرار ہونے والوں پر کیا گزری۔ ---- ایم اے غضنفر	۱۱۵
۲۶	امریکی عزائم کی خلیجی جولانگاہ ---- خورشید عالم	۱۲۰
۲۷	عراق کویت تنازعہ، خلیج کا بحران امریکہ اور عالم اسلام۔ ---- عطاء الرحمان	۱۲۷
۲۸	خلیج کی صورت حال اور سعودی عرب۔ ---- سہیل احمد خان	۱۳۵
۲۹	صدام مسلمانوں کی اقتصادی حالت تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ---- یوسف جام الجی	۱۳۸
۳۰	مسلم ممالک کو اپنا دفاع خود کرنا چاہیئے۔ ---- بلال احمد	۱۴۲
۳۱	صدام حسین کا اگلا شکار کون ہوگا؟ ---- عطاء الرحمان	۱۴۹
۳۲	اگر تیسری عالمی جنگ شروع ہوئی تو؟ ---- سلیم یزدانی	۱۵۵
۳۳	عراق کا کویت سے انخلاء بحران کا واحد حل ہے۔ ---- سلیم یزدانی	۱۶۰
۳۴	عراق کویت تنازعہ پس منظر اور پیش منظر۔ ---- سید احسان علی	۱۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
٣٥	عصر حاضر کے فرعون کے انوکھے فیصلے ۔۔۔۔ علی محمد ابو تراب	١٧٠
٣٦	دینی مسائل ۔۔۔۔ شیخ ابن باز / شیخ ابن عثیمین	١٧٣
٣٧	کویت کی رفاعی تنظیمیں ۔۔۔۔	١٨١

حیاتِ صحابہؓ کے درخشاں پہلو

کی مقبولیت کے بعد

حیاتِ تابعین کے درخشاں پہلو

اور

جرنیل صحابہؓ کا اِنتظار کیجیے

ایم۔اے غضنفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ وبعد

کویت

۲؍اگست ۱۹۹۰ء بروز جمعرات خبر آئی کہ عراق نے کویت پر حملہ کر دیا ہے، پھر سُنا کہ کویت کو مالِ غنیمت سمجھ کر لوٹا جا رہا ہے عالمی خبر رساں ایجنسیوں نے بتایا کہ مظلوم کویت میں گھر لٹ رہے ہیں، کوچہ و بازار لٹ رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ اندوہناک خبر خون کے آنسو رلا گئی کہ وہاں مظلوم و بے بس خواتین کی گرانقدر عزت و ناموس پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ ہر طرف شور و غل ہے، چیخ و پکار ہے اور آہ و فغاں ایسی کہ دِل دہل رہے ہیں، دولت مند عالیشان اور خوبصورت کویت میں قیامت بپا ہو چکی ہے۔ باشندگانِ کویت پناہ گاہ کی تلاش میں سرگرداں و پریشان ہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ کیا کریں، کدھر جائیں، منزل کہاں ہے۔ راستہ کونسا اختیار کریں، تقدیر نے جس طرف رُخ پھیر دیا سرپٹ دوڑنے لگے چہار سو دُشمن آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا ہے ہر طرف موت کے مہیب سائے دراز ہی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

سچ کہا اقبال نے ؂

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

یہ انقلاب یہ نیرنگئ دوراں، یہ ستم ہائے دوستاں یہ غمزہ ہائے دُشمناں، کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یکایک یہ دلخراش سانحہ رونما ہو گا۔

چشمِ عالم نے کجکلاہوں کی عزتیں پامال ہوتے دیکھیں ـــ نشۂ دولت میں مخمور نگاہوں کو غم کے آنسو بہاتے دیکھا ـــ خزانوں کے مالک آنِ واحد میں نانِ جویں کے محتاج بن گئے یہ انقلاب کس کے ہاتھوں بپا ہوا ایک محسن کش۔ احسان فراموش، ظلم و ستم کے خوگر، ہوس و ہول کے پجاری، عزت و ناموس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیڈر ، کرد مسلمانوں کو کیمیائی ہتھیاروں سے موت کی نیند سلا دینے والے عراقی ہٹلر، مخلص علماء کو تختہ دار پر لٹکانے والے جابر و ظالم حکمران، عراق کی ایک فاحشہ عورت کی گود میں پلنے والے ایک سنگدل ناہنجار، کم بخت اور بے غیرت عراقی صدر صدام، عدام ہدام کے ہاتھوں جسے عربوں نے ہی پال پوس کر طاقت ور بنایا تھا ــــ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ موقع پاتے ہی انہیں ڈس لے گا ــــ لیکن انشاءاللہ اس کا انجام بھی سانپ جیسا ہوگا۔ جب اس کی موت آتی ہے وہ راستے میں نکل آتا ہے اب یہ بھی اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب دنیا صدام کے عبرتناک انجام کی دل آویز خبر سنے گی۔

سعودی عرب

یوں تو پورے عالم اسلام میں جہاں بھی مسلمانوں کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی سعودی عرب نے فوراً آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما ــــ دامے، درمے سخنے اس کی بے دریغ مدد کی۔ افغانستان کا مسئلہ ہو یا فلسطین کا کشمیر کا مسئلہ ہو یا فلپائنی مسلمانوں کا غرضیکہ دنیا میں جہاں بھی مسلمانوں پر کوئی افتاد آئی سعودی عرب نے بڑھ چڑھ کر انکی مالی مدد کی۔ انہیں امت مسلمہ کے مشترکہ دشمن کے بالمقابل توانا بنانے کے لیے ہر قسم کے وسائل مہیا کیے۔

اس سلسلہ میں سعودی حکمران خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ امت مسلمہ کی جانب سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اب کویت کے بحران میں بھی سعودی عرب سب سے بڑھ کر جارح عراق کے خلاف دباؤ ڈال رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں پوری دنیا کو اس نے اپنا ہمنوا بنا لیا ہے سوائے چند ایک مفاد پرست و خود غرض، ڈرپوک اور بے حیثیت ممالک کے پوری دنیا عراق کی جارحیت کے خلاف سراپا احتجاج نظر آتی ہے اور سعودی عرب کی تائید میں عراق کو پسپا کرنا یا اسے ظلم سے باز رکھنا چنداں مشکل نہیں محض وسیع تر مفاد کی خاطر اس پر حملہ کرنے سے گریز کی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ اگر تیل کے وسیع ذخائر کی تباہی و بربادی کا اندیشہ نہ ہوتا جس پر پوری دنیا کی معیشت کا انحصار ہے۔ تو عراق کو پہلے دن ہی ناکوں چنے چبوائے جا سکتے تھے، سعودی عرب نے اپنے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے اپنے حلیف ممالک کو دعوت دی، جس میں وہ حق بجانب ہے۔ سعودی عرب کے دفاع کے لیے جہاں امریکن افواج سرگرم عمل ہیں۔ وہاں مسلم ممالک کی افواج بھی شانہ بشانہ برسرپیکار ہیں اور یہ تمام تر افواج سعودی جرنیل کی کمان میں دفاعی فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ عراق کے کویت سے نکلتے ہی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افواج اپنے اپنے ملک واپس روانہ ہو جائیں گی، اور اس کے بعد یہ بھی ممکن ہو گا کہ تمام مسلم ممالک مشترکہ طور پر ایک اسلامی فوج تشکیل دیں تاکہ جہاں بھی کوئی افتاد آئے تو اسلامی فوج دفاع کے لیے پوری طرح تیار ہو اور یہ کوئی مشکل نہیں صرف جرأت اور عزم کی ضرورت ہے۔

پاکستان کا مستحسن اقدام

پاکستانی افواج جرأت، جوانمردی، شجاعت و بہادری کے اعتبار سے عسکری دنیا میں اپنا ایک اہم مقام رکھتی ہیں۔ پاکستان نے سعودی عرب کی فوجی امداد کی درخواست کا جو مثبت جواب دیا وہ منصفانہ بھی ہے۔ اور نہایت مناسب بھی اور خلیج میں عراقی مہم جوئی پر عالمگیر تشویش کی عکاسی بھی کرتا ہے پاکستانی حکومت کا فیصلہ مہذب اقوام کے اس عزم کا بھی آئینہ دار ہے کہ کہیں بھی جارحیت کو کھلی چھٹی نہیں ملنی چاہیئے اور یہ فیصلہ خلیج کے ساتھ بالعموم اور سعودی عرب کے ساتھ بالخصوص پاکستان کے طویل، خوشگوار اور قریبی تعلقات کے عین مطابق ہے۔ فوجی امداد دینے کا فیصلہ پاکستان نے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کی اپیل پر کیا۔ اپنی اس کارروائی سے پاکستان نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ قانون اور بین الاقوامی نظام کی بالادستی کو کس قدر اہمیت دیتا ہے اور اس سے اس کی قیادت اور اس کے عوام کی نیک نامی میں بہت اضافہ ہوا ہے اور اسی طرح پاکستان نے جارحیت کو ناکام بنانے اور مسلمانوں کے اہم ترین مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستانی حکومت اپنے اس منصفانہ ہمدردانہ اور جرأتمندانہ فیصلے پر پاکستانی قوم کی جانب سے مبارکباد کی مستحق ہے۔ پاکستان کے وزیراعظم جناب نواز شریف نے شاہ فہد سے اپنی حالیہ ملاقات میں مزید فوجی امداد بہم پہنچانے کی جو پیشکش کی اس پر پوری پاکستانی قوم کو دلی مسرت حاصل ہوئی ہے۔ بلاشبہ مقدس مقامات کی حفاظت کی سعادت حاصل ہونا قومی سطح پر نہایت ہی خوش بختی کی علامت ہے اس پر جس قدر بھی خوشی کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔

مجلۃ دعوۃ الحق

مجلۃ دعوۃ الحق کا کویت نمبر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، یہ نمبر اردو اور عربی دو زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے، تاکہ عربی اور اردو جاننے والے احباب بیک وقت استفادہ کر سکیں۔ یہ مجلۃ انشاء اللہ جامعۃ الفیصل الاسلامیہ لاہور، جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق کوئٹہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ تحفیظ القرآن رحمانیہ لاہور کے باہمی تعاون سے شائع ہوا کرے گا۔ اس کی ترتیب و تیاری میں جناب پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی، جناب مولانا علی محمد ابو تراب اور جناب حافظ محمد حنیف میرے ہم سفر ہیں۔ اللہ ان کی صلاحیتوں میں برکت عطا کرے یہ تینوں مشائخ اپنے اپنے میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

یاد رہے کہ مذکورہ تینوں ادارے علم، دعوت اور جہاد کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور مجلۃ دعوۃ الحق بھی انہیں تین مقاصد کی نشر واشاعت کے لیے جلوہ گر ہوا کرے گا۔ ہم قارئین کرام کی اطلاع کے لیے یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ مجلۃ دعوۃ الحق کا آئندہ شمارہ ان شاء اللہ جہاد کے موضوع پر ہوگا۔ اور اس میں جہاد افغانستان کے علاوہ کشمیر، فلسطین، فلپائن اور اریٹیریا میں ہونے والے جہاد کا جائزہ بھی پیش کیا جائے گا۔ اُمید ہے جماعتی حلقے ہماری اس کوشش کو بنظر استحسان دیکھیں گے۔ اور اپنی قیمتی آراء سے ہمیں گاہے بگاہے آگاہ کرتے رہیں گے۔

شعبہ نشر واشاعت

شعبہ نشر واشاعت کے تحت اب تک متعدد دعوتی مستند کتابوں کے تراجم کیے جا چکے ہیں ان میں سے بیشتر زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں اور بعض ابھی تک شائع نہیں ہو سکیں۔ جونہی وسائل میسّر آئیں گے غیر مطبوعہ کتابیں بھی طبع کر دی جائیں گی۔ الحمدللہ (حیات صحابہ کے درخشاں پہلو) کے تین حصے مکمل ہو چکے ہیں۔ دو حصے چھپ چکے ہیں اور تیسرا حصہ زیر طباعت ہے۔ اس کی تکمیل کے بعد (حیات تابعین کے درخشاں پہلو) پر کام شروع ہو چکا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جلد اسے مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ نیز جرنیل صحابہؓ اور حکمران صحابہؓ کے مسودے زیر تکمیل ہیں۔ ان دو کتابوں پر کام مکمل ہونے پر بالترتیب انہیں ان شاء اللہ منظر عام پر لایا جائیگا۔ صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ سیرت کو دلپذیر انداز میں بیان کرنا ہم اپنا بنیادی فریضہ سمجھتے ہیں تاکہ عوام کے دلوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت جاگزیں ہو۔

وصلی اللہ علی النبی محمد
وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

فروری ۱۹۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت پر عراقی حملے سے پہلے کی حیثیت بحال کی جائے

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظ اللہ

سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز نے کہا ہے۔ کہ میں نے عرب ملکوں نیز امریکہ، برطانیہ اور دوسرے ملکوں سے فوجی امداد مانگ لی ہے تاکہ عراق کے صدام حسین کی طرف سے کسی حملے کی صورت میں سعودی عوام کا دفاع کیا جاسکے۔ شاہ فہد بن عبدالعزیز خادم الحرمین الشریفین نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "سعودی عرب چاہتا ہے کہ کویت پر عراقی حملے سے پہلے کے تمام حالات بحال کر دیئے جائیں۔

ہم عراق اور کویت کے درمیان تنازعے کا کوئی تصفیہ تلاش کر رہے ہیں۔ اور میں نے اس مسئلے پر اپنے تمام بھائیوں سے کئی مرتبہ باتیں کی ہیں اور ہم ایک سربراہ کانفرنس بلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

اس تنازعے کو حل کرنے اور دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے قریب ترلانے کی کوشش میں ایک اجلاس سعودی عرب میں بھی ہوا۔ عرب ملکوں میں ہمارے بعض دوستوں نے بھی دونوں کو قریب ترلانے کی کوشش کی اور اس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ وہ اس لیے مدد دینے پر تیار ہو گئے کہ وہ سب عرب دنیا کا اتحاد چاہتے ہیں۔ اور انہیں یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت کا احساس ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم اپنے ہلاکت خیز مسائل کو اسطرح حل کر سکتے ہیں۔

بہرحال ہمیں افسوس ہے کہ صورتحال غلط رُخ اختیار کر گئی۔ عرب اور اسلامی ملک اور تمام گرد و پیش کے امن پسند ملک جو کچھ چاہتے ہیں ہوا اس کے بالکل برعکس۔

۱۱ محرم بمطابق ۲ راگست جمعرات ۱۹۹۰ء سے افسوسناک واقعات رونما ہوئے ہیں، ان واقعات سے عرب دنیا میں اپنی نوعیت کی بدترین جارحیت۔ ہمارے دوست ملک کویت پر عراقی حملے نے پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُنیا کو چونکا دیا۔ اس حملے سے کویتی پناہ گزیں بننے اور مصیبتیں اٹھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ سعودی عرب کویت پر اس عراقی حملے سے بہت پریشان ہے۔

شاہ فہد کا اعلان۔

میں یہ اعلان کرتا ہوں، کہ ہم اس حملے کے ساتھ ہی رونما ہونے والے سب کچھ کے خلاف ہیں۔

ہم اسلامی سربراہ کانفرنس، عرب لیگ، خلیج تعاون کونسل اور بین الاقوامی برادری کے فیصلوں کی حمایت کرتے ہیں۔ سعودی عرب کا مطالبہ ہے۔ کہ عراقی حملے سے پہلے کا سب کچھ بحال کیا جائے، اور حکمران خاندان کو امیر کویت صباح کی راہنمائی میں بحال ہونے دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلتستان کے سلفی مشائخ کی عظیم یادگار

دارالعلوم غواڑی بلتستان

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمان خلیق ○
فضیلۃ الشیخ عبدالوہاب حنیف اور ان کے مخلص رفقاء
کی مشترکہ کوششوں سے دارالعلوم غواڑی آج عالم اسلام میں ایک بلند مقام ادارے کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

ادارہ دعوۃ الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت پر عراقی حملے اور قبضے نے خلیج میں سنگین صورت حال پیدا کر دی ہے

سعودی سفیر کا بیان

اسلام آباد۔ پاکستان میں متعین سعودی سفیر جناب یوسف محمد مطبقانی نے کویت پر عراقی حملے، قبضے اور انضمام کو ایک ایسا افسوسناک واقعہ قرار دیا ہے جس نے خلیج کے خطے میں جغرافیائی و سیاسی حالات بدل کر رکھ دیئے ہیں۔ اور خطے کے ملکوں کی سلامتی کے لیے بڑے سنگین خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ جن میں سعودی عرب بھی شامل ہے۔ کویت کے خلاف اس کھلی جارحیت نے اقوام متحدہ، عرب لیگ اور غیر جانبدار تحریک کے رکن اور اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے چیئرمین اور سعودی عرب سمیت پوری دنیا کو چونکا دیا ہے۔

سعودی سفیر نے ۲۰ راگست کو اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراق نے اپنی جارحیت ختم کرنے اور کویت میں اصل صورت حال بحال کرنے کے بجائے عراقی حکومت نے اپنی فوجیں سعودی عرب کی سرحدوں پر تیاری کی حالت میں جمع کر دیں اور اس طرح تمام بین الاقوامی کنونشنوں، اقدار اور قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی، اور خطے کی سلامتی و استحکام کے لیے سنگین خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ اس لیے اپنے دفاع اور اسلام کے مقدس مقامات کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کر لیے۔

انہوں نے کہا اپنے علاقے کی حفاظت اور اپنے اقتصادی ٹھکانوں کے دفاع کے لیے اپنے برادر عرب اسلامی اور دوسرے ملکوں نے سعودی عرب کی اس خواہش کا احترام کیا کہ ان کی فوجیں ایسی جارحیت کے خلاف سعودی عرب کے دفاع کے لیے سعودی مسلح افواج کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ یہ فیصلہ اس واضح سمجھ کے ساتھ کیا گیا ہے کہ سعودی سرزمین پر ان برادر اور دوست ملکوں کی موجودگی عارضی ہوگی۔ اور ان کی واپسی سعودی حکومت کی مرضی سے ہوگی۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ یہ کارروائی کسی کے خلاف نہیں۔ یہ صرف عراقی حکومت کی پیدا کردہ موجودہ خطرناک صورتحال میں دفاعی مقاصد کے لیے ضروری ہوگئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعودی سفیر نے کہا کہ برادر پاکستان نے اس سلسلے میں اچھی مثال قائم کرتے ہوئے افغانستان پر حملے اور قبضے کے خلاف اور تیس لاکھ مہاجرین کی میزبانی کی۔

آپ دیکھ چکے ہیں کہ جارحیت کس طرح مصیبت اور تباہی پھیلاتی ہے۔ پاکستان نے جارحیت اور مصائب کے خلاف اصولوں پر مبنی مؤقف اختیار کیا ہے۔ دنیا نے اس کی تعریف کی اور اس کا نتیجہ بھی اچھا نکلا۔ اس نے وہ بین الاقوامی دباؤ استوار کیا جو افغانستان سے غیر ملکی فوجوں کی واپسی کا بڑا سبب بنا۔ اسی طرح آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ کویت سے اول عراقی جارحیت کی پسپائی کے لیے اور دوم خطے کے لوگوں کو پرامن طور پر ایک ساتھ رہنے کا موقع دینے کے لیے بین الاقوامی کوششیں درکار ہوں گی۔ اس مقصد کے لیے عالمی برادری اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ برادر پاکستان اس معاملے میں پیچھے نہیں رہا۔

انہوں نے بتایا کہ برادر پاکستان کی حکومت نے اپنی فوج، اسلامی فوج میں شمولیت کے لیے سعودی عرب بھیجنے کا جو نیک اور بروقت فیصلہ کیا ہے۔ اس کی خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز اور ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز اور سعودی حکومت اور عوام نے بڑی تحسین کی ہے پاکستانی ہمیشہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہے ہیں، پاکستان اور سعودی عرب دونوں اسلام کے تاریخی اور ثقافتی ناقابل شکست رشتوں میں منسلک ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ایسے مثالی تعلقات رکھتے ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ سعودی پاکستان تعاون میں بڑھتا ہوا اضافہ دونوں برادر ملکوں کے مفادات کا بہترین تحفظ کرتا ہے۔ دونوں ملک اتحاد یکجہتی سے سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔

سعودی سفیر نے کہا کہ صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے اس حقیقت کی نشان دہی کی کہ پاکستان اور سعودی عرب باہمی ذمے داریوں کے ایک ایسے انداز میں منسلک ہیں جسے وقت اور دونوں ملکوں کے متبرک تجربات نے تقدس عطا کر دیا ہے۔ صدر پاکستان نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کسی بھی حالت میں سعودی عرب کی امداد اپنا فرض سمجھتا ہے۔ لیکن موجودہ صورت حال میں اس قسم کی امداد، سلامتی کونسل عرب ملک اور اسلامی کانفرنس کی قرار دادوں کے پیش نظر اور بھی زیادہ ضروری ہو گئی ہے۔

سعودی سفیر جناب یوسف محمد نے کہا کہ اس سے پہلے وزیراعظم پاکستان جناب غلام مصطفےٰ جتوئی نے بھی اپنے چودہ اگست کے خطاب میں اسی نقطے پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ مکہ اور مدینہ میں حرمین شریفین پاکستانی عوام کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

وزیراعظم نے یہ بھی کہا، کہ اسلام کے مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے پاکستان جو بھی کردار ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا وہ پاکستانی عوام کے لیے بہت بڑی خوشی کا باعث ہوگا۔

برادرانِ اسلام جیسا کہ آپ جانتے ہیں سعودی حکومت اور خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسلام کے مقدس ترین مقامات اور سعودی سرزمین کا تحفظ کرنے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی۔ تاکہ دُنیا بھر کے مسلمان سکون واطمینان کے ساتھ حج اور عمرہ کر سکیں۔

حرمین کی زیارت کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ دونوں مقدس مساجد کی پوری تاریخ میں ان کی دیکھ بھال توسیع اور زیبائش وآرائش اس طرح سے نہیں کی گئی جس طرح اب کی جارہی ہے۔ توسیع اور زیبائش وآرائش کا کام ابھی جاری ہے۔

دُنیا بھر کی مُسلمان برادری یہ بھی جانتی ہے کہ سعودی عرب میں حاجیوں کو تاریخ میں اتنی سہولتیں اور آسائشیں کبھی حاصل نہیں رہیں جتنی سعودی حکومت مہیا کر رہی ہے۔ ہم اپنے اس کردار پر کسی فخر کا اظہار نہیں کرتے اس لیے کہ حاجیوں کی خدمت کرنا ہمارا فرض بنتا ہے، جو اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حیات صحابہ کے
درخشاں پہلو کی
مقبولیت کے
بعد
حیاتِ تابعین کے درخشاں پہلو کا انتظار کیجیے
پیشکش ○
محمود احمد غضنفر
○ ایڈیٹر مجلۃ دعوۃ الحق لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب سے امریکی فوجوں کی واپسی کیلئے عراقی فوجوں کو کویت سے نکالا جائے

مجیب الرحمان شامی

پاکستان اور چین کی یہ آواز دُنیا بھر میں گونجی ہے کہ کویت کی آزاد حیثیت کو بحال کیا جائے، اور عراق اپنی فوجیں وہاں سے واپس لے جائے..... صدرِ پاکستان کے دورۂ چین کے موقع پر، دونوں ملکوں نے پُرعزم الفاظ میں اپنا مؤقف دہرایا.... یہ بھی کہا گیا کہ کشمیریوں کو اپنا مستقبل آپ طے کرنے کا حق دیا جائے اور افغانستان کے لوگوں کو بھی مرضی کی حکومت قائم کرنے دی جائے...

پاکستان اور چین کی رائے آج دنیا کو درپیش مسائل پر ایک ہے، اور دونوں ہی طاقت کا اصول ماننے پر تیار نہیں ہیں.... ان کے نزدیک اصول قانون ہے اور اس قانون کا اعلان ہے کہ کویت، اہلِ کویت کا ہے، افغانستان اہلِ افغانستان کا ہے..... اور کشمیر کا مستقبل پاکستان سے وابستہ ہے کہ یہی گردوں ہے، وُہ جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارہ...

کویت پر عراقی قبضے نے ایسی صورتحال پیدا کی ہے کہ جسے برداشت کرنا ممکن نہیں ہے. کوئی بھی انسان جس کے سر میں دماغ نام کی شے، اور چہرے پر آنکھ نام کی چیز موجود ہے، کویت کے خلاف جارحیت کی حمایت نہیں کرسکتا.... اسی لیے چند بگڑے ہوئے دماغوں اور اُلجھے ہوئے ذہنوں کے علاوہ پوری دُنیا صدام حسین کے خلاف یک آواز ہے.... سپر طاقتیں بھی ایک ہیں اور چھوٹے ممالک بھی ایک ہیں..... پُوری دُنیا کے مقابلے میں صدام نام کا شخص تنہا ہے، وُہ کویت کو عراق کا صُوبہ بنانے کا اعلان کرنے کے بعد دھمکا رہا ہے کہ اگر میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی گئی تو میں سعودی عرب کے تیل کے کنوئیں جلا دوں گا.... اس نے اسرائیل پر حملہ کرنے کی دھمکی بھی دی ہے، اور یوں جذباتی مُسلمانوں کو احمق بنانے کے لیے اپنی جارحیت کو اسرائیل کی مخالفت کے پردے میں ڈھانپنے کی کوشش ناکام کر رہا ہے۔

صدام حسین اگر اسرائیل کا دشمن ہے تو اسے بتانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیئے کہ اس نے اسرائیل کو کیا نقصان پہنچایا ہے ؟ اس نے اپنی فوجیں تل ابیب کی بجائے کویت کیوں پہنچائیں ؟ سعودی عرب کی سرحد پر کیوں جمع کیں ؟ کیا اس طرح اس نے عربوں اور مسلمانوں کو انتشار اور خلفشار میں مبتلا کر کے اسرائیل کی خدمت نہیں کی ؟ کیا، اس نے اپنے ہمسایہ عرب ملکوں کے لیے خطرہ پیدا کر کے انہیں امریکہ کی فوج بلانے پر مجبور نہیں کیا ؟ حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو آج عالمِ اسلام کا سب سے بڑا دشمن صدام حسین ہے ۔ جس نے عالمِ اسلام میں امریکی فوجوں کی آمد کا جواز فراہم کیا ... اور اسرائیل کے خلاف عربوں کے محاذ کو کمزور اور منتشر کر دیا ...

اگر پوری دنیا صدام حسین کی جارحیت کو تسلیم کر لیتی تو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے اور جدوجہد کرنے کی ذمہ داری پاکستان کی تھی ... مگر آج جبکہ پوری دنیا صدام حسین کے خلاف یک آواز ہے ، پاکستان پوری سرگرمی اور جوش کے ساتھ اپنی آواز بلند کر کے دراصل اپنی سالمیت اور آزادی کی جنگ لڑ رہا ہے ۔ اگر پاکستان عراق کا یہ حق تسلیم کرے کہ کویت نام کا خطہ کبھی اس کا حصہ ہوتا تھا اور "ندا" کہلاتا تھا ... تو پھر اسے اپنے وجود سے بھی ہاتھ دھونے کے لیے تیار ہو جانا چاہیئے ۔ ہندوستان سے پاکستان کو الگ ہوئے تو نصف صدی بھی پوری نہیں ہوئی ... عراقی منطق کے تحت تو پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں پر ہندوستانی قبضے کا جواز ثابت ہو جاتا ہے ... کشمیر کا مسئلہ بھی باقی نہیں رہتا کہ کشمیر ایک زمانے میں برطانوی ہند کا حصہ ہی تو تھا ....

عراق کے توسیع پسندانہ عزائم سے بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم کو تقویت ملتی ہے ۔ اسی لیے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا چکے ہیں ۔ اسلامی ملکوں کی تنظیم کے اجلاس میں جب کشمیر کا مسئلہ زیرِ بحث آنے لگا تو صدام حسین کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ہے .... بھارت کیونکہ اسلامی ملکوں کی تنظیم کا رکن نہیں ہے ، اس لیے اس کی غیر موجودگی میں اس سے متعلق مسئلے پر بحث نہ کی جائے .... پاکستان نے اس بودے اور جھوٹے موقف کی قلعی یہ کہہ کر کھول دی کہ اگر یہ منطق تسلیم کر لی جائے تو پھر اسرائیل سے متعلق امور کو اسرائیل کی غیر موجودگی میں زیرِ بحث نہیں لایا جا سکتا ... اور جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کے ظلم و استبداد پر اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے بات نہیں ہو سکتی .... اگر اسرائیل اور جنوبی افریقہ کی منہ زوریوں کے خلاف قرار داد پیش اور پاس ہو سکتی ہے تو پھر بھارت کا حساب کیوں بے باق نہ کیا جائے ؟ اس کے چہرے کو بے نقاب کیوں نہ کیا جائے ؟

اسلامی کانفرنس کے دوسرے ممالک نے جن میں سعودی عرب پیش پیش تھا ، پاکستان کے موقف کی تائید کی ، اور عراق کو اپنا سا منہ لے کر رہ جانا پڑا ....

ایک مسلمان کے طور پر ، ایک پاکستانی کے طور پر اور ایک انسان کے طور پر ہر پاکستانی پر لازم ہے کہ وہ کویت پر عراقی قبضے کے خلاف پوری شدت سے احتجاج کرے اور چیخ چیخ کر مطالبہ کرے کہ عراقی فوجیں کویت سے نکل جائیں ..... نکل جائیں ... نکل جائیں ..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی عالمی اسلامی تحریکوں نے اُردن میں ایک کانفرنس کے بعد اپنا ایک وفد سعودی عرب اور عراق کے دورے پر بھیجا ہے۔ ۔ ۔ اس میں اخوان المسلمون کے نمائندے بھی شامل ہیں، اور جماعت اسلامی پاکستان کے بھی۔ ۔ ۔ اس وفد نے سعودی عرب کے شاہ فہد سے ملاقات کی ہے، اور صدام حسین سے مل کر انہیں سمجھانے کا اعلان بھی کیا ہے۔ ۔ ۔ عالمی اسلامی تحریکوں کے رہنما اگر صدام حسین کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو جائیں کہ مسلمان بھائیوں کی آبرو، جان اور مال سے کھیل کر گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے، اس لیے وہ اپنے قدم واپس کریں، تو پوری دنیا اسلامی تحریکوں کے لیے سراپا تحسین بن جائے گی۔ ۔ ۔ لیکن اس بات کا امکان کم نظر آتا ہے۔ ۔ ۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے کہاں مانتے ہیں؟

ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ سعودی عرب میں امریکی افواج کی آمد پر احتجاج کرنے والے بعض مسلمان رہنماؤں نے واقعات کی صحیح ترتیب کو پیش نظر نہیں رکھا۔ ۔ ۔ اور یوں نادانستہ صدام حسین کی جارحیت کی حوصلہ افزائی کے مرتکب ہو گئے ہیں۔ ۔ ۔ امریکی فوجوں کو سعودی عرب سے بہر حال واپس جانا چاہیئے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب کویت آزاد ہو جائے، وہاں سے عراقی فوجیں باہر نکال دی جائیں۔ ۔ ۔ اور خلیج کے ممالک (بشمول پاکستان) متبادل دفاعی نظام تیار کرنے کے لیے اقدام کریں۔ ۔ ۔ ۔

امریکہ کا سعودی عرب کی سرزمین پر آنا، اور اس کے سپاہیوں کا یہاں رہنا کسی طور پر مناسب نہیں ہے اس سے خود سعودی عرب کے حکمران کے لیے شدید مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ پروپیگنڈے کے محاذ پر طرح طرح کے تیر چلائے جا سکتے ہیں۔ ۔ ۔ امریکی فوجیوں کی عادت اور ثقافت کے حوالے سے، مسلمان عوام کے دل کھٹے کیے جا سکتے ہیں۔ ۔ ۔ ہر چند کہ اس وقت امریکی فوجیوں کی احتیاط کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے ساتھ اپنی عورتوں کو بھی لے کر گئے ہیں اور ایسا شائد پہلی بار ہوا ہے کہ امریکی فوجی کسی جگہ "چھڑے چھانٹ" وارد نہیں ہوئے، لیکن مسلمانوں کی ثقافتی اور تہذیبی اقدار بہر حال خطرے میں سمجھی جائیں گی۔ ۔ ۔ اور یوں عراقی جارحین کی طرف سے ایک ایسی جذباتی فضا پیدا کرنے کی کوشش ہو گی کہ جس میں بہت کچھ بھک سے اُڑ جائے۔ ۔ ۔

امریکہ کو سعودی عرب سے بہر حال واپس ہونا ہے۔ ۔ ۔ لیکن عراقی فوجوں کی کویت میں موجودگی کو نظر انداز کر کے اس معاملے پر ہنگامہ اٹھانا، واقعات اور حالات کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ ۔ ۔ کویت میں عراقی فوجوں نے جو کچھ کیا، اس نے ہلاکو اور چنگیز کی یاد تازہ کر دی ہے۔ ۔ ۔ لوٹ مار اور عورتوں کی بے حرمتی کے واقعات نے دلوں اور آنکھوں کو خون کے آنسو رلایا ہے۔ ۔ ۔ اہل کویت کی بڑی تعداد مہاجر بننے پر مجبور ہو گئی ہے۔ ۔ ۔ عراق سے لوگوں کو لا کر وہاں بسایا جا رہا ہے۔ کویت سے آنے والے "پاکستانی مہاجرین" (وہ پاکستانی جنہیں گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا) جس میں بعض کی داستانیں سن کر رونگٹے کھڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتے ہیں۔۔۔ سفاک اور ظالم حملہ آوروں کو ان کیے کی سزا (انشاء اللہ) مل کر رہے گی۔۔۔۔

یہ نہ بھولا جائے کہ سعودی عرب نے امریکی فوجوں کو مجبوراً بلایا ہے، کوئی مسلمان ملک اپنی فوجیں اس تیزی کے ساتھ سعودی عرب لے جانے پر قادر نہیں تھا۔۔۔ چند ہزار فوجی پہنچا بھی دیتا تو وہ عراق کی بے پناہ فوج کے سامنے کہاں ٹھہر پاتے؟ دنیا دیکھتی رہ جاتی اور سعودی عرب کو بھی کویت بنا دیا جاتا۔۔۔ اس لیے سعودی حکمرانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ جان بچانے کے لیے "لحم خنزیر" کو استعمال کرتے۔۔۔۔ اسلام نے بھی اس کی اجازت دی ہے، اور انسانیت کا تقاضہ بھی یہی ہے۔۔۔۔

سعودی اور بعض دوسرے عرب ملکوں کی ماضی کی کوتاہیوں اور رویوں کو زیر بحث لانے کا آج کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔ اب ماضی کی غلطیوں سے سبق حاصل کرنے کا وقت ہے۔۔۔ جو کچھ پہلے نہیں کیا جا سکا، وہ اب کر لیا جائے۔۔۔ اس سال کے آخر تک امریکی فوجی دستوں پر چھ ارب ڈالر خرچ ہو جائیں گے، یہ وسائل اس خطے کے ممالک کا اپنا دفاعی نظام بنانے پر خرچ کیے جائیں تو مستقبل نئی کروٹ لے سکتا ہے۔ پاکستان دفاعی قوت کے اعتبار سے بڑی صلاحیتوں اور توانائیوں کا مالک ہے، ان میں اضافہ کر کے تاریخی کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔

سعودی عرب ہمارا عزیز ترین دوست ہے، اس نے ہر مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا۔۔۔ اب ہمیں اس کا ساتھ دینا ہے اور ہر قدم پر دینا ہے اگر ہوش کی آنکھ سے دیکھا جائے تو سعودی عرب کا ساتھ دینا، دراصل اپنا ہی ساتھ دینا ہے۔۔۔ ہم بھی تو یکہ و تنہا، بھارت کے سامنے کھڑے نہیں رہ سکتے!!!

زندہ ہے ملتِ بیضا

جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب
زحمتِ روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب
امراء نشۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ملتِ بیضا ہے غربا کے دم سے
(اقبال)

تاک کر توڑا اُسے

لاؤں وہ تنکے کہاں سے آشیانے کے لیے
بجلیاں بیتاب ہوں جن کو جلانے کے لیے
وائے ناکامی فلک نے تاک کر توڑا اسے
میں نے جس ڈالی کو تاڑا آشیانے کے لیے
(اقبال)

وہ تربیت سے نہیں سنورتے

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سروِ کنارِ جو کا
(اقبال)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت عراق کا قبضہ

تحریر:- عبدالمالک مجاہد کیلانی مقیم الریاض سعودی عرب

۲؍اگست ۱۹۹۰ء جمعرات کا دن عالم اسلام کے لیے بڑا منحوس ترین دن ہے کہ اس دن عراق نے اپنے قریبی ہمسایہ ملک پر قبضہ کر لیا۔ قارئین کرام اس حملہ کی ساری تفصیل اخبارات اور جرائد میں آپ پڑھ چکے ہوں گے تاہم کچھ ایسی باتیں جو بعض قارئین کی نظروں سے اوجھل ہوں گی اس مضمون میں انہی باتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۲؍اگست کو جمعرات کا دن تھا۔ کویت جو رقبہ کے اعتبار سے فقط ۱۷۸۱۸ مربع کلومیٹر پر مشتمل ہے اور آبادی ۱۹۶۸۸۰ ہے۔ اکثر لوگ چھٹی ہونے کی وجہ سے گھروں میں سوئے ہوئے تھے۔ فجر سے پہلے عراق کی کم وبیش ۱۲۰۰۰۰ فوج جو ٹینکوں بکتربند گاڑیوں، میزائیلوں سے مسلح تھی کویت پر چڑھ دوڑی کسی کے وہم وگمان میں نہ تھا کہ ایسا بھی ممکن ہے کہ وہ کویت جو عراق کو گذشتہ آٹھ سال سے ایران عراق جنگ میں مکمل مدد کر رہا تھا اس پر عراق حملہ کر دے گا۔ عراقی فوج کی مدد اس کی فضائیہ بھی کر رہی تھی۔ لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔ کویت کی ۲۰ ہزار فوج میں سے بھی اکثر لوگ گھروں پر تھے۔ جب فوج کویت میں داخل ہوئی تو اس کو معمولی سی مزاحمت کا سامنا بھی نہ کرنا پڑا محض چند جگہوں پر مزاحمت کے معمولی واقعات ہوئے۔ بطور خاص امیر کویت الشیخ جابر الاحمد الصباح کے محل پر حملہ ہوا جس میں فہد الاحمد الصباح شہید ہوئے امیر فہد الاحمد نے جب محل پر حملہ ہوا تو اپنے دفاع میں گولیاں چلائیں اس سے پہلے ان کی سکیورٹی گارڈز کو پلک جھپکنے میں عراقیوں نے ختم کر دیا۔ اور جب وہ امیر فہد کو شہید کرنے کے بعد امیر کویت کی رہائش گاہ کی طرف بڑھے تو امیر کویت پہلے سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ سعودی عرب جا چکے تھے۔ اخبارات اور وسائل اعلام ابھی تک یہ تفصیل نہیں بتا سکے کہ امیر کویت کو حملہ سے کتنی دیر پہلے اس بات کی اطلاع ہوئی تھی کہ اس کے ملک پر حملہ ہونے والا ہے۔ حملہ ہونے سے محض ایک دن قبل جدہ میں عرب وزرائے خارجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اجلاس ہوا جس میں عراق اور کویت کے درمیان جھگڑوں کو طے کرنے میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوسکا تھا۔ اس سے پہلے مصر کے صدر جناب حسنی مبارک کو عراق کا صدر صدام حسین اس بات کا یقین دلا چکا تھا کہ کسی صورت میں بھی عراق کویت پر قبضہ نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ امریکہ کی سی۔ آئی۔ اے نے بھی کئی مرتبہ عرب ممالک کی توجہ اس طرف دلائی کہ عراقی فوجیں کویت کے بارڈر پر جمع ہو رہی ہیں مگر چونکہ مذاکرات چل رہے تھے۔ اس لیے کسی کو حملہ کا تصوّر نہیں تھا۔ نیز اُردن کے شاہ حسین نے بھی امریکہ کو یقین دلایا تھا کہ صدام کویت پر قبضہ نہیں کرے گا۔ عراقی فوجوں نے محلات پہ قبضہ کے دوران ہی ٹیلیویژن اور ریڈیو پر قبضہ کر لیا۔ ائیرپورٹ بند کر دیا۔ اور اہم مقامات پر فوجیوں نے پوزیشنیں سنبھال لیں۔ گلی کوچوں میں صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے مکمل طور پر عراقیوں کا راج تھا۔ عراقیوں نے قبضہ کے فوراً بعد سٹیٹ بینک کی طرف رجوع کیا۔ اور وہاں سے ہیرے جواہرات، کرنسی جو چیز بھی ہاتھ لگی لوٹ لی۔ پھر تو اندھیر نگری تھی۔ کویت کے باشندوں نے نیند سے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو عجیب صورتحال سے دوچار پایا۔ متعدد مقامات پر عراقی فوجیوں نے کویتیوں کو بتایا کہ ہم اسرائیل پر حملہ کے لیے جا رہے ہیں۔ دُنیا کے امیر ترین ملک پر مکمل قبضہ کرنے کے بعد عراقیوں نے اہلِ کویت پر جس طرح کے ظلم و تشدد کیے اس سے ہلاکو اور چنگیز خاں کی رُوح بھی شرماتی

ہوگی۔ سونے کی دوکانوں، سپر مارکیٹوں، کاروں کی نئی دوکانوں کے شورُومز پہلے دو دن عراقیوں کے لیے باعثِ کشش تھے جب ہر چیز لوٹ لی گئی تو پھر گھروں کا رُخ کیا گیا۔ زبردستی گھروں میں تلاشی کے نام پر فوج داخل ہوئی پہلے زیور، اسلحہ، قیمتی اشیاء اور پھر عزّت سب کچھ ہی لوٹ لیا گیا۔ بے شمار گھرانوں کی عزّتیں لوٹی گئیں۔ باپ کے سامنے، بھائیوں کے سامنے ۱۲ سال کی بچّی تک کی عزّت لوٹی گئی۔ کتنے ہی لوگ اپنے دفاع میں شہید ہوئے۔ مگر پُوچھنے والا کون تھا۔ شہر کی مساجد سے آوازیں بند، سڑکوں پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اور تعفن پھیلنا شرُوع ہوگیا۔ اعداد و شمار کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ کویتی پہلے دن حملہ میں مارے گئے۔ اور اس کے بعد عراقی باشندوں کی باری تھی۔ عراق جو کویت سے محض گھنٹہ کی ڈرائیونگ کے فاصلہ پر ہے لوگ آتے رہے اور مقامی باشندوں کی ہر چیز لوٹتے رہے۔ اِدھر عراق نے قبضہ کیا۔ پہلے دو دن تک ٹیلیفون بحال رہا پھر یہ رابطہ بھی منقطع ہو گیا۔ عراق کے کویت پر قبضہ کے ساتھ ہی عالمی سطح پر اس کا ردِّ عمل شرُوع ہوا۔ اسی دن قاہرہ میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ اس اجلاس میں ۶۸ مسائل ایجنڈے میں شامل تھے۔ جن میں کشمیر اور فلسطین کے مسائل سرِفہرست تھے۔ اور خیال تھا کہ کشمیر کے مسئلہ پر خوب بحث ہوگی۔ اسی دوران حملہ کی خبر ملی۔ سارا پروگرام تلپٹ ہوگیا۔ اب موضوع صرف کویت اور عراق تھا۔ عالمِ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پہلے دن محتاط انداز میں اس کی مذمت کی اور عراق سے مطالبہ کیا کہ کویت سے فوراً نکل جائے۔ سعودی عرب نے دو دن تک اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا۔ حتیٰ کہ ملک فہد بن عبدالعزیز نے علاقے کے تمام سربراہوں سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ اور اس مسئلہ پر پیدا ہونے والی صورتِ حال پر تبادلہ خیال کیا۔ اسی دوران عراق کا نائب صدر

سعودی عرب کے دورے پر آیا اور سعودی حکمرانوں سے بات چیت کی۔ یمن کا صدر بھی جدہ میں آیا اور ملک فہد سے ملاقات کرکے چلا گیا۔ امریکہ نے اس واقعہ پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا۔ اور عراق سے فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اور پھر ساری دنیا کا ایک ہی مطالبہ۔ عموماً روس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ امریکہ کی مخالفت کرے گا۔ مگر گذشتہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ملک کے خلاف اتنی زیادہ تعداد میں اقوامِ متحدہ میں ملک اکٹھے ہوئے ہوں اور پھر عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کر دیا۔ عراق سے اور کویت سے تمام قسم کا لین دین، تجارت مکمل طور پر بند کر دی گئی۔ دونوں ممالک کے سرمائے بیرونی دنیا میں منجمد کر دیئے گئے۔ تیل خریدنے پر مکمل طور پر پابندی عائد کر دی گئی۔ عراق جس کی ایک پائپ لائن ترکی سے گذرتی ہے اور دوسری تیل کی لائن سعودی عرب سے گذرتی ہے۔ دونوں ممالک نے بند کر دیں۔ اس طرح عراق کی آمدن کا بڑا وسیلہ ختم ہو گیا۔ عراق اپنی خوراک کا تقریباً ۹۰ فیصد حصہ بیرونی ممالک سے درآمد کرتا ہے۔ عراق جس میں خوراک کے ذخائر محدود مدت کے لیے ہیں اس میں بتدریج کمی ہونا شروع ہو گئی ہے۔ صدر صدام حسین نے اپنی نشری تقریر میں عراقیوں سے اپیل کی کہ خواتین خوراک میں ۵۰ فیصد کمی کر دیں۔ اور کم کھانا پکایا کریں۔ اس کے ساتھ ہی ایک سال کی مدت کے لیے نئے کپڑے خریدنے پر پابندی لگا دی گئی۔

عراقی قبضہ کے بعد خلیج کے ممالک میں تشویش کی شدید لہر دوڑ گئی۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک چھوٹے چھوٹے حصوں میں ہیں۔ افرادی قوت کی کمی ہے۔ جس کی بناء پر بے شمار لوگ بیرونی ممالک سے آکر کام کرتے ہیں۔ فوج بہت تھوڑی ہے ادھر ان کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہوا۔ ادھر عراق نے یکدم اپنی افواج کا بڑا حصہ سعودی سرحدوں پر لگا دیا۔ اس کی وجہ یہ بنی کہ سعودی عرب اور کویت کے درمیان ایک چھوٹا سا علاقہ ہے جہاں سے تیل نکلتا ہے مگر دونوں ممالک کا اس پر دعویٰ تھا کہ وہ اس کا حصہ ہے۔ چنانچہ باہمی افہام و تفہیم سے اس علاقہ کو غیر جانبدار علاقہ قرار دیا گیا اور اس کی آمدنی آدھی آدھی تقسیم ہوتی تھی۔ عراق کے کویت پر قبضہ کی صورت میں عراقی فوجوں نے اس علاقے میں اپنی فوجیں اتار دیں یا اس کے قریب کر دیں۔ جس پر سعودی عرب نے اس کو اپنے خطہ میں جارحیت تصور کیا۔ ادھر کویت پر قبضہ کے بعد سعودی عرب کا بالکل خاموش رہنا ظالم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حمایت کرنا تھا۔ لہٰذا سعودی عرب نے پہلے تو محتاط اور پھر کھُل کر اس قبضہ کی مذمت کی۔ عراق شاید اس انتظار میں تھا۔ اس سے کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہوا۔ ادھر عراق کی فوجی طاقت علاقے میں تمام عرب ممالک سے زیادہ ہے۔ ۸ سال تک ایران عراق جنگ کی بدولت اور آخر میں فتح ہونے کی وجہ سے اسکے فوجی خاصے تجربہ کار ہیں، یوں بھی اس کے پاس فوج دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ جبکہ ریزرو فوج ۴ لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے مقابلہ میں سعودی عرب کی فوج محض ۶۵ ہزار ہے۔ ہر چند کہ وہ جدید ترین اسلحہ سے لیس ہے مگر عراق کے ساتھ طویل بارڈر اور اس کی فوجی طاقت کے سامنے اس کی کوئی حیثیت اور نسبت نہیں ہے۔ ادھر سعودی عرب کی سلامتی کو خطرہ ہوا۔ ادھر امریکہ نے مسلسل اس بات کی کوشش کی کہ اس کی فوجوں کو سعودی عرب میں اُترنے کی اجازت ملے۔ اسی دوران سفارتی محاذ پر مصر کے صدر حسنی مبارک نے تمام عرب سربراہوں کا اجلاس قاہرہ میں طلب کیا۔ اور تمام عرب ممالک سے اس اجلاس کو کامیاب کرنے کی اپیل کی۔ ایجنڈا میں سب سے اہم مسئلہ کویت سے عراقی فوجوں کی واپسی کا مسئلہ تھا۔ ہمیں تھوڑا سا پیچھے جانا ہو گا اور دیکھنا ہو گا کہ آخر وہ کیا اسباب ہیں کہ جن کی بدولت عراق نے کویت پر حملہ کیا اور پھر قبضہ کر کے اس کو اپنا حصہ بنالیا۔ ۱۹۷۳ء میں عراق نے یہ دعویٰ کیا کہ کویت جن علاقوں سے تیل نکال رہا ہے۔

وہ میرے ہیں اور بقول اس کے کویت اس کا تیل چوری کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کویت کا ان علاقوں سے دستبردار ہونا ناممکن تھا۔ اس وقت عراق اتنا مضبوط نہ تھا۔ اور کویت کی فوجیں بھی خم ٹھونک کر میدان میں آگئیں۔ عرب ملکوں کی کوششوں سے جنگ کا خطرہ ٹل گیا۔ پھر جب ایران عراق جنگ شروع ہوئی تو عراق نے اپنے موقف میں تبدیلی پیدا کر لی۔ ادھر تمام عرب ممالک نے بالخصوص کویت نے عراق کی کھل کر مالی امداد کی اور اس کو دس بلین ڈالر یعنی سوا دو کھرب روپے ادا کیے۔ جنگ کے بعد عراق کی اقتصادی حالت بالکل تباہ ہو کر رہ گئی۔ اور اس کو اپنے ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کے لیے مزید رقم کی ضرورت تھی۔ جنگ کے بعد ایران کویت تعلقات میں بہتری کے آثار پیدا ہو گئے۔ دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے دورے کیے اور چند ماہ قبل کویت کے وزیر خارجہ کا بیان اخبارات میں آیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کوئی اختلافات نہیں۔ ماہ جون کے آخر میں عراقیوں کے لہجے میں مزید سختی آگئی۔ ان کو اپنے ملک کی تعمیر نو کے لیے رقم کی ضرورت تھی۔ جو کویت سے مانگی گئی۔ جس نے نہ صرف مطلوبہ رقم دینے سے انکار کیا بلکہ جنگی قرضوں کی واپسی کا تقاضا کیا۔ عراق نے کویت کا منہ بند کرنے کے لیے متنازعہ امور کو چھیڑنا شروع کر دیا۔ جس میں سرفہرست تیل کے میدانوں کی ملکیت کا معاملہ تھا۔ عراق کے وزیر خارجہ طارق عزیز نے عرب لیگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام ایک خط میں الزام لگایا کہ کویت اس کا سوا دو بلین ڈالر کا تیل نکال کر بیچ چکا ہے جو اس کو واپس ملنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کویت پر امریکہ کا ایجنٹ ہونے کا الزام عائد کیا۔ یکم اگست ۱۹۹۰ء کو جدہ میں انہی مسائل پر مذاکرات ہو رہے تھے جس میں اچانک عراقی وفد اٹھ کر واپس عراق چلا گیا اور اس کے چند گھنٹے بعد اس نے کویت پر فوج چڑھا دی۔

محترم قارئین یوں تو بڑی وجوہات تھیں۔ جن کو بنیاد بنا کر صدام حسین نے کویت پر قبضہ کیا۔ قاہرہ میں عرب سربراہوں کا اجلاس حسب توقع کامیاب نہ ہو سکا۔ ہر چند کہ مصری صدر حسنی مبارک نے چیخ چیخ کر اس مسئلہ کی جانب عرب ممالک کی توجہ دلائی مگر اس میں بھی عراقی وفد نے انتہائی ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا۔ کویت کے سابق امیر کو دیکھتے ہی اس نے مطالبہ کیا کہ وہ اس کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہونے کے لیے تیار نہیں ہے۔ کانفرنس بغیر کوئی فیصلہ کیے ختم ہو گئی تاہم اس کا فائدہ سعودی عرب کو ہوا کہ مصر نے اپنی فوجیں سعودی عرب کی امداد کے لیے بھجوانے کا وعدہ کر لیا۔ اب سعودی عرب کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ امریکہ کی پیشکش کو قبول کر لیتا جس میں سعودی عرب کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے امریکی افواج اس کی مدد کے لیے روانہ کی جائے گی۔ امریکہ کا ڈیفنس سیکرٹری امریکہ سے اجازت نامہ لے کر واپس ہوا اور اس کے ساتھ ہی امریکی فوجی سعودی عرب کے مشرقی بارڈر پر اترنا شروع ہو گئے۔ امریکہ کے ساتھ برطانیہ کی فوج بھی شامل ہونے کے لیے تیار ہے۔ الجزائر، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان کے مجاہدین، شام، مغرب سے بھی فوجیں سعودی عرب پہنچ رہی ہیں۔ ان حالات میں جبکہ تمام ممالک کی فوجی سعودی عرب کے بارڈر پر جمع ہیں یا مسلسل جمع ہو رہی ہیں۔ اس خطے کی سلامتی کو کئی خطرے درپیش ہیں۔ سعودی عرب میں خادم الحرمین الشریفین کو اپنے عوام کی مکمل تائید اور تعاون حاصل ہے۔ تمام بڑے بڑے علماء جن میں امام کعبہ شیخ سبیّل اور عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز بھی شامل ہیں انہوں نے شاہ فہد کے تمام اقدامات کی مکمل طور پر حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ شاہ فہد نے اپنے ملک کی سلامتی کے لیے جو اقدامات بھی کیے ہیں ہم ان کی مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں۔ تمام بڑے بڑے علماء کے علاوہ سعودی عرب کے تمام قبائل کے رؤساء نے بھی اپنے تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے۔ اخبارات میں مختلف کمپنیوں اور قبیلوں کے سرداروں کی طرف سے بڑے بڑے اشتہارات مسلسل چھپ رہے ہیں، جس میں اسلام اور وطن کے لیے ہر چیز قربان کرنے کی یقین دہانی کروائی گئی ہے۔

ادھر کویت پر عراق کا قبضہ ہوا، اُدھر کویت اور عراق میں کام کرنے والے بیشمار غیر ملکی پھنس کر رہ گئے۔ کویت میں غذائی اجناس کی قلت کے ساتھ پانی کی شدید قلت ہے۔ روٹی حاصل کرنے کے لیے دو تین سو افراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی لمبی لائن لگی ہوتی ہے۔ پانی کے حصول کے لیے بھی لمبی لمبی لائنیں لگی ہوتی ہیں۔ اور لوگ اپنے بچے دکھا دکھا کر پانی مانگتے ہیں۔ کویت میں پاکستانیوں کی کی تعداد تقریباً ۹۰ ہزار کے قریب تھی۔ ان میں سے بہت سارے لوگ ابھی تک کویت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ تاہم کچھ خوش نصیب بھاگ کر سعودی عرب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ صرف پاکستانی ہی نہیں بلکہ ہر قوم کے باشندے اپنی اپنی جانیں بچا کر پڑوسی ممالک میں پناہ لے رہے ہیں۔ یہ لوگ ہر چیز چھوڑ چھاڑ کر اپنی جانیں بچا کر یہاں پہنچتے ہیں اور اپنے ساتھ عجیب وغریب داستانیں لاتے ہیں۔ جن کو سن کر آدمی شرما جاتا ہے۔ مسلمان جو پہلے ہی پوری دنیا میں بدنام ہیں اب مزید بدنام ہو رہے ہیں کیونکہ یورپ میں ان واقعات کو مکمل طور پر شائع کیا جاتا ہے جو اسلام کی مکمل رسوائی کا سبب بنتا ہے۔ کتنے ہی لوگ جب کویت سے بھاگے تو شاہراہوں پر چونکہ عراقی فوج تھی لہٰذا انہوں نے صحراء کا راستہ اختیار کیا۔ اور صحراء میں اس وقت ہزاروں گاڑیاں پھنسی پڑی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق جب ان گاڑیوں کو نکالنے کی کوشش کی گئی تو عراقی فوجیوں نے گولیاں چلا کر لوگوں کو زخمی کر دیا۔ کتنے ہی افراد صحراء میں بھوک پیاس سے فوت ہو گئے۔ اب تک کی اطلاع کے مطابق کئی پاکستانی بچے پانی نہ ملنے کی وجہ سے دم توڑ چکے ہیں۔ کویت جو کل تک ایک ماڈرن اور خوبصورت شہر اور ملک تھا اب تاریک ہو چکا ہے۔ بڑی بڑی سپر مارکیٹیں جو دنیا جہان کی نعمتوں سے بھری ہوئی تھیں مکمل طور پر خالی ہیں۔ شہر میں بجلی اور ٹیلیفون کا نظام منقطع ہے۔ اور اس کے باسی امن اور محفوظ مقامات کی تلاش میں مسلسل ادھر اُدھر فرار ہو رہے ہیں۔ ادھر جب کویت سے لوگ سعودی عرب کی طرف آئے تو تمام ملکوں کے باشندوں کو بغیر ویزا کے داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ ۱۸ اگست تک ریاض کے پاکستانی سکول میں پناہ لینے والوں کی تعداد ۷ ہزار سے زائد تھی۔ ان کو سفارتخانہ کھانا مہیا کر رہا ہے اور خصوصی پروازوں کے ذریعے ان کو واپس بھجوایا جا رہا ہے۔ ریاض میں موجود مختلف سیاسی، مذہبی اور سماجی تنظیمیں اپنے ان مہاجر بھائیوں کے ساتھ مکمل تعاون کر رہی ہیں۔ اس وقت تک اندازاً ۵۰ سے ۶۰ ہزار تک کویتی سعودی عرب میں آ چکے ہیں۔ خادم الحرمین نے ایک فرمان کے ذریعے تمام بیرونِ ملک سعودی سفارتخانوں کو حکم دیا ہے کہ کویتیوں کو ویزے دیئے جائیں اور کویت ایئر لائن کے ٹکٹ رکھنے والوں کو سعودیہ ایئر لائن قبول کر رہی ہے۔ اتفاقات ہیں۔ زمانے کے کہ وہ اہلِ کویت جو ساری دنیا کو چندہ دیتے تھے اب ان کے لیے یہاں کی مساجد میں چندہ جمع ہو رہا ہے۔ یہاں کی حکومت نے ان کے لیے رہائش اور کھانے پینے کا بندوبست کیا ہے۔ نیز بے شمار لوگ ان کو اپنے گھروں میں ٹھہرا رہے ہیں۔ عموماً لوگوں پر بے یقینی کی کیفیت طاری ہے۔ خلیج پر جنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بادل مسلسل منڈلا رہے ہیں۔ کاروبار میں مسلسل کمی ہونا یقینی ہے۔ تیل کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اس سے ہر چند کہ سعودی عرب اور دیگر تیل پیدا کرنے والے ممالک کو فائدہ ہوگا۔ مگر یہ فائدہ یقینی طور پر عارضی ہے بہر حال اس صورتحال سے سب سے زیادہ فائدہ اسلام دشمن قوتوں کو ہوا ہے۔ سفارتی سطح اور بیان بازی کی حد تک دن بدن شدّت ہو رہی ہے۔ عراق نے آخری خبروں کے مطابق کویت میں سفارتخانوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا جس کا اکثر ممالک نے سختی سے انکار کیا۔ ادھر عراق پر امریکی فوج کے حملہ کے پیشِ نظر تمام یورپی باشندوں جن کی تعداد ہزار سے متجاوز ہے ان کو مختلف دفاعی مقامات پر عراق میں پہنچایا جا رہا ہے تاکہ اگر ہوائی حملہ ہو تو جہاں عراق کا مالی اور جانی نقصان ہو وہاں پہلے یہ یورپی مریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ عراقی صدر اس دور میں ہٹلر کا رول ادا کر رہا ہے۔ اور اسلام کو مسلسل نقصان ہو رہا ہے۔ ایک ایسا نقصان شائد جس کا خمیازہ آئندہ نسلوں تک کو بھگتنا پڑے۔ بس اللہ تعالےٰ سے یہی دُعا ہے کہ کسی طرح جنگ نہ ہو۔ اور دُنیا کے اس حصّہ میں جو امن وامان اور چین وسکون کے لیے معرُوف ہے ہمیشہ کے لیے امن وسکون کا گہوارہ بنا رہے۔ آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سائز چھوٹا ورق موٹا

اللہ سُبحانہ وتعالیٰ کی عظیم، انقلابی اور مقدس کتاب قرآن مجید کی طباعت کے میدان میں ایک نیا اور انقلابی اقدام

○ اعلیٰ، معیاری، عمدہ اور دیدہ زیب طباعت

○ اہلِ ذوق، اہلِ دل، اہلِ نظر اور اہلِ علم کیلئے یکساں مفید

پیشکش انصار السنۃ المحمدیہ اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خادمِ حرمین شریفین

شاہ فہد بن عبد العزیز آلِ سعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا پیغام

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس مکہ مکرمہ کے نام!

برادرانِ مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بیت اللہ کے زیرِ سایہ پُر امن شہر مکہ مکرمہ میں جہاں وحی کا نزول ہوا اور جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور سعودی عرب کی سرزمین پر جسے اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کی خدمت اور تمام معاملات میں شریعت کے نفاذ کی توفیق بخشی ہیں آپکا خیر مقدم کرتا ہوں، یہاں پر آپ کے بھائی نیکی و تقویٰ کے امور میں متعاون، شہادت حق کے لیے متعاون اور خیر خواہی اور تواصی بالحق والصبر کے مخلص ہوں گے میری دعا ہے کہ وہ اس مبارک کانفرنس کو کامیاب فرمائے اور ہمارے تمام کاموں کو اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے یہ کانفرنس ایک بحرانی دور میں منعقد ہو رہی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ سے گڑگڑانے، پوری بہادری سے حق بات کہنے، نیز سرکشی اور بغاوت کے مقابلہ میں صحیح مؤقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راسی کی بات کہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا، وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔"

بلاشبہ آپ نے خلیج کے المناک واقعات کو بنظرِ غائر دیکھا ہوگا جو کویت پر عراقی جارحیت کے نتیجہ میں پیش آئے۔ عراق نے کویت پر قبضہ کر کے وہاں کے باشندوں کو بھگا کر اور وہاں کے وسائل پر قبضہ جما کر اسلام اور انسان کے حق میں شدید جرم کا ارتکاب کیا ہے، اور یہ اس وقت ہوا جب ہم لوگ کویت و عراق کے مابین تنازعہ کا برادرانہ و منصفانہ حل تلاش کرنے میں منہمک تھے۔ اور دیگر بھائیوں کے ساتھ ملک جلد از جلد حقیقت پسندانہ حل سامنے لانا چاہتے تھے تاکہ ملتِ اسلامیہ اپنے اصل مسائل کی طرف پوری طرح توجہ مبذول کر سکے۔ ایسے وقت میں عراق کی کویت کے خلاف بغاوت اور ننگی جارحیت کے مقابلہ میں پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزم و یقین کے ساتھ بہادرانہ موقف اختیار کرنے اور اس کی سختی سے مذمت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ ظالم کو ظالم کہا جائے۔

جب ہمارے سامنے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ عراق سعودی عرب پر بھی حملہ کرنا چاہتا ہے، اور اس نے بڑے پیمانے پر ہماری سرحدوں پر فوجیں جمع کر لی ہیں تو ہم نے اپنے ملک کی حفاظت کی دینی و تاریخی ذمہ داری پوری کرنے کا فیصلہ کیا اور عرب، اسلامی اور دوست ملکوں سے فوجی مدد طلب کی، کیونکہ ہمارے اس حق کی تائید اسلامی شریعت سے بھی ہوتی ہے اور بین الاقوامی معاہدوں اور روایتوں سے بھی ہر جگہ کے علماء نے اس اقدام کی حمایت کی ہے۔ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فوجیں کویت پر عراقی قبضہ اور سعودی عرب کی سرحدوں پر عراقی فوجوں کے جماؤ کی وجہ سے آئی ہیں اور جیسے ہی یہ ضرورت ختم ہوئی سعودی حکومت ان فوجوں کو واپس کر دے گی۔

جب جارح کو یہ یقین ہو گیا کہ ہم نے واضح دو ٹوک موقف اختیار کر رکھا ہے اور ہم جارحیت کو پسپا کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں تو اس نے گمراہ کن اور مفسد پروپیگنڈے کا راستہ اختیار کر لیا۔

بھائیو! ہم سے دشمنی کا حقیقی سبب یہ ہے کہ ہم اسلامی شریعت پر کاربند ہیں اور ہیں ملتِ اسلامیہ اور علمائے کرام کے سامنے پورے وثوق سے یہ کہتا ہوں کہ ہم بتوفیق الٰہی اسلام کے صحیح راستے پر چلتے رہیں گے اور اسلام اور مسلمانوں کے مسائل سے دلچسپی لیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ فاستمسك بالذی اوحی الیك انك علی صراط مستقیم وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسئلون۔ (الزخرف ۴۳-۴۴)

"آپ اس قرآن پر قائم رہیئے جو آپ پر وحی کے ذریعہ نازل کیا گیا۔ آپ بے شک سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے بیشک بڑے شرف کی چیز ہے اور عنقریب تم پوچھے جاؤ گے"۔

کویت پر عراقی جارحیت کی مذمت کرنے میں ہم تنہا نہیں بلکہ عالم عرب، عالم اسلام اور پوری دنیا متفقہ طور پر اس کی مذمت کر رہی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے یہ ضروری ہے کہ جارح کو یہ معلوم ہو جائے کہ آج وہ ایک ایسے دور میں رہ رہا ہے جو قبضہ اناری اور وحشیانہ حرکتوں کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ سرکاری و عوامی سطحوں پر عالم اسلام کے مختلف گوشوں سے سعودی عرب اور اس کے اقدامات کی تائید ہو رہی ہے۔

مسئلہ بالکل واضح ہے خلیج کا بحران سنگین ہے اور خطرہ ہے کہ آگ بھڑک نہ جائے اور اس کی واحد وجہ کویت پر عراق کی جارحیت ہے اور جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ واضح ہے اسی طرح اس کا حل بھی بالکل واضح ہے اور یہ کہ اس کا سبب ختم ہو جائے یعنی عراق بلا شرط کویت سے واپس چلا جائے اور اس برادر اسلامی ملک کی قانونی حیثیت بحال ہو جائے۔

ہر سچا اور مخلص مسلمان جسے دین و ملت کا درد ہے یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا خون نہ بہے وہ علاقہ میں فوجی لاوا پھٹنے کے خطرہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے اس لیے اس مسئلے اور بحران کے سبب کو دور کرنے کے لیے کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں علمائے کرام اور اسلامی دعاۃ پر زیادہ بڑی ذمے داری عائد ہوتی ہے کیونکہ آپ ہی لوگوں پر مسلمانوں کو متحد کرنے اور انہیں روشن راستہ دکھانے کا فرض عائد ہوتا ہے تاکہ وہ فتنہ کی آگ بجھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وانقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة (الآیہ)

"اور تم ایسے وبال سے بچو جو خاص انہیں لوگوں پر واقع نہیں ہوگا جو تم میں گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑلیں تو قریب ہے کہ ان سب کو اللہ کا عام عذاب گھیر لے۔"

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری ملت کو ظلم و ستم اور فتنہ اور باہمی لڑائیوں سے بچائے اور اس کے لیے اس بحران سے نکلنے کی صورت پیدا کرے۔ مجھے امید ہے کہ علاقہ میں امن و سلامتی کی بحالی کے سلسلے میں آپ کی کانفرنس کے نتائج انتہائی دور رس اور مفید و مددگار ثابت ہونگے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا بھائی

فہد بن عبد العزیز آل سعود

(ترجمانی) ابو محمد خلجی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدام پاگل ہوگیا ہے یا بیرونی طاقتوں نے اُسے بیوقوف بنایا ہے

انٹرویو: ناصر ...

سعودی عرب جانیوالی تمام افواج کی کمان سعودی حکام کے پاس ہے کسی یہودی یا امریکی کے پاس نہیں

مولانا محمد مدنی رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم

گزشتہ اگست کی ۲ تاریخ کو عالم اسلام کے ایک اہم رکن ملک کویت پر اس کے پڑوسی ملک عراق نے دن دہاڑے ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کی طرح بلا اشتعال چڑھائی کردی اور اس کی تمام دولت پر صدام حسین کی فوجیں ٹوٹ پڑیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سعودی عرب کو اگلا نشانہ بنانے کے لیے اپنی افواج اس کی سرحدوں پر جمع کرنا شروع کردیں، جس سے خوفزدہ ہو کر سعودی حکومت نے فوری طور پر امریکی افواج کو اپنے ملک کی حفاظت کے لیے خلیج پہنچنے کی دعوت دے دی۔ اس صورتحال کو دیکھ کر پاکستان کے بعض مذہبی اور سیاسی حلقے کھلم کھلا صدر صدام حسین کی حمایت پر کمربستہ ہوگئے۔ ان حالات میں علامہ محمد مدنی صاحب نے، جو متحدہ جمعیت اہلحدیث کے ایک معروف رہنما اور جہلم میں جامعۃ العلوم اثریہ کے سرپرست ہیں، بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ سعودی عرب کی حمایت میں ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کیا اور راولپنڈی میں تحفظ حرمین شریفین تحریک کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد ملک بھر کا دورہ کرکے مختلف شہروں میں اس کی شاخیں اور دفاتر قائم کیے، انہوں نے احتجاجی جلسے، جلوس سیمینار اور پریس کانفرنسوں کے انعقاد کے علاوہ مساجد میں تقریریں کرکے اور جمعۃ المبارک کے خطبات کے ذریعے اس مسئلے کو اجاگر کیا، جس کے نتیجے میں عام لوگوں کو کویت اور سعودی عرب کے خلاف عراقی جارحیت اور اس کے اصل عزائم کا ادراک ہوا۔ ان کی اس تحریک سے پورا ملک اس ظلم اور زیادتی کے خلاف سراپا احتجاج بن گیا، تحفظ حرمین شریفین تحریک کے قائد مولانا محمد مدنی نے عربی میں ایم اے کیا ہے اور فاضل مدینہ یونیورسٹی ہیں، جہلم میں آپ کے مدرسے کی بنیاد امام کعبہ کے دست مبارک سے رکھی گئی تھی۔ گزشتہ ہفتے آپ کی کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمد پر "تکبیر" سے ہونے والی خصوصی ملاقات میں جن اہم امور پر گفتگو ہوئی، اس کی تفصیلات ذیل کی سطور میں پیش کی جا رہی ہیں۔

سوال :۔ سعودی عرب میں امریکہ اور دیگر یورپی ملکوں کی افواج کی آمد کے سلسلے میں خود حکومت سعودیہ کا اپنا مؤقف کیا ہے، اس بارے میں آپ کچھ روشنی ڈالنا پسند کریں گے؟

جواب :۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی اور بنیادی بات یہ ہے کہ عراق نے اچانک اور غیر متوقع طور پر کویت پر غاصبانہ قبضہ کیا اور اس کا اگلا اقدام یقینی طور پر سعودی عرب پر قبضہ کرنا اور سے ظلم کا نشانہ بنانا تھا، کیونکہ اس کا مقصد تیل کی پوری دولت پر قبضہ کرنا تھا، جس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو بہت بڑی طاقت بنانا چاہتا ہے۔ اس صورتحال میں کویت پر کیا گزری؟ وہاں ایسا ظلم وستم ہوا اور ایسی لوٹ کھسوٹ ہوئی کہ ہر قسم کی چیزیں لوٹ کر بغداد پہنچا دی گئیں۔ حتیٰ کہ بعض ایسی مشینریاں، جو وہاں کام کر رہی تھیں، انہیں اکھاڑ لیا گیا اور دیگر تمام قسم کا گھریلو سامان بھی چرا کر بغداد پہنچا دیا گیا۔ غرض یہ کہ وہ لوٹ مار ہوئی، جو شائد تاریخ میں کہیں اور نظر نہ آئے گی۔ بعض عینی گواہوں کے مطابق عورتوں کی عصمتیں تک نہ بچ سکیں۔ اس لحاظ سے تاریخ کا سب سے بڑا ظلم کویت کو سہنا پڑا اور پوری دنیا اکھٹی ہو کر بھی اس کے آنسو نہیں پونچھ سکی، صرف بیانات اور میٹنگوں کی حد تک باتیں ہوتی رہی ہیں اور ایک خوف سا طاری ہے کہ اگر معمولی سی لغزش بھی ہوئی، تو عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔ ان تمام واقعات پر سوائے رنج وغم کے اور کچھ نہ ہو سکا۔ انہی حالات کو بھانپتے ہوئے اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے ملک فہد نے اپنے حلیف ملکوں کو اپنے تعاون کے لیے بلایا اور ان کا یہ حق بنتا تھا، کیونکہ اقوام متحدہ کا منشور بھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ اب بروقت وہاں کون پہنچا؟ مصر اور شام کے علاوہ امریکہ سریع الحرکت ہونے کی وجہ سے اپنی فوجوں کو وہاں بھیجنے میں کامیاب رہا۔ پاکستان اور بنگلہ دیش وہاں پہنچے، لیکن بہت دیر سے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سعودی حکومت نے بہت بڑی حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اپنی جان ومال کی حفاظت کی ہے۔

سوال :۔ بعض حلقوں کی جانب سے کیے گئے اعتراض کے مطابق اگر سعودی حکومت امریکہ اور یورپ کی بجائے اسلامی ممالک کی ایک مشترکہ فوج کی تشکیل کے ذریعہ اپنے اس دفاع کا انتظام کرتی، تو اسے اس تنقید کا سامنا نہ کرنا پڑتا، جو موجودہ صورتحال میں درپیش ہے" آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب :۔ اس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ سعودی عرب مسلسل دس سال تک عراق کی امداد اسی بنیاد پر کرتا رہا کہ ہم مضبوط ہو جائیں۔ عرب ممالک نے اور خصوصاً سعودی عرب اور کویت نے اپنی بے پناہ دولت خرچ کر کے عراق کو اپنا حقیقی بھائی سمجھتے ہوئے اتنا مضبوط کر دیا تھا کہ اس کے پاس بے پناہ فوج ہو گئی، اسلحہ کی فیکٹریاں لگ گئیں، میزائل اور دیگر اعلیٰ قسم کا اسلحہ اس نے خود تیار کرنا شروع کر دیا، اس کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی جدید اسلحہ خرید کر اسے اسلحہ کا اسٹور بنا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی طاقت بن کر ہم غیر مسلموں کو آنکھیں دکھا سکیں گے، لیکن یہ ساری جدوجہد "سر منڈاتے ہی اولے پڑنے" کے مترادف ثابت ہوئی اور عراق نے اسرائیل یا دیگر غیر مسلم طاقتوں کو کوئی گزند پہنچانے کی بجائے الٹا اپنے ہی عرب اور مسلمان بھائیوں کی تباہی و بربادی شروع کر دی۔ سعودی عرب کی مشترکہ دفاع کے لیے کی جانے والی ساری کوششیں برباد گئیں اور اس کے خوابوں کی تعبیر پوری نہ ہو سکی اب اسے شدت سے احساس ہو گیا ہے، لہٰذا اس نے دس لاکھ سعودی نوجوانوں کو فوراً بھرتی کر لیا ہے، جن کی فوجی تربیت پر دن رات محنت ہو رہی ہے اور اب وہ اس فکر میں ہیں کہ جلد از جلد اتنی کافی طاقت بن جائیں کہ دوسروں کی محتاجی کی ضرورت باقی نہ رہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بدر و حنین کے فاتحین کے ورثاء ایک بار پھر انگڑائی لیں گے اور اسرائیل اور یہود و نصاریٰ کو نیچا دکھا سکیں گے، یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی۔

سوال:۔ کچھ حلقوں کا مؤقف یہ ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کی جانب سے کویت پر کیے گئے حملے اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام حالات و واقعات کی پشت پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ایک باقاعدہ سازش کارفرما تھی اور یہ سارا ڈرامہ خلیج کے تیل کی دولت اور دیگر قدرتی وسائل پر مغربی طاقتوں کی گرفت مضبوط کرنے اور عرب و اسلامی دنیا کو اس دولت سے محروم کرنے کے لیے رچایا گیا ہے۔ آپ اس سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں؟

جواب:۔ یہود و نصاریٰ کی سازش یا مغربی اقوام کی سازش تو آپ اسے کہہ سکتے ہیں، لیکن اگر کوئی سعودی عرب یا کویت کو بھی اس میں ملوث کرے، تو اس قسم کے خیال بدگمانی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ کون چاہتا ہے کہ میرا گھر برباد ہو، عزت لٹ جائے اور ذلت و رسوائی کے بعد، وہ کہے کہ یہ میں نے بہت اچھا کیا۔ ظاہر ہے دشمن ہی ایسی بات کر سکتے ہیں۔

سعودی عرب کی بنیاد ہی اسلام اور اخلاص پر ہے، ایسے لوگ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے۔ صدام حسین خود پاگل ہو گیا ہے یا اسے بیرونی طاقتوں کے ذریعے بیوقوف بنایا گیا ہے؟ اس بارے میں تو صدام اور صدامی ہی بتا سکتے ہیں، ہمیں تو یہ پتہ ہے کہ صدام سوشلسٹ، کمیونسٹ، ملحد اور یہود و نصاریٰ کی بنائی ہوئی بعث پارٹی کا راہنما اور ایک ایجنٹ ہے۔ اس کا وزیر خارجہ طارق عزیز آج بھی ایک عیسائی ہے، جس کے ذریعے مسلمانوں کے سارے راز یہود و نصاریٰ تک پہنچتے رہے ہیں، وہ مسلم ممالک کے اجلاسوں کی رپورٹیں، ان کے دشمنوں تک پہنچا کر تعریفی اسناد اور ڈپلومے حاصل کرتا رہا ہے۔ غرض یہ کہ صدام حسین شیطان اور شیطانی طاقتوں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن گیا ہے۔

سوال:۔ ایک اور خبر یہ گشت کر رہی ہے کہ امریکی دیوبندی عوام کی جانب سے مسلسل اور پرزور احتجاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بناء پر ان ملکوں کی افواج خلیج میں عراق سے جنگ کی صورت میں اپنے سپاہیوں کا خون بہانے سے گریزاں اور سخت خوفزدہ ہیں، لہٰذا اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے وہ سعودی حکومت پر زور دے رہی ہیں کہ وہ مسلمان ممالک سے قربانی دینے والے فوجی منگوائے جنہیں اگلے محاذوں پر بھیجا جا سکے، جبکہ یہ طاقتیں اصل گرفت اپنے ہاتھوں میں ہی مرتکز رکھنا چاہتی ہیں، آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب :۔ ان ساری باتوں کی ذمّہ داری صدام حسین پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ آج بھی عقل و شعور سے کام لے اور آپس میں مل بیٹھ کر کسی فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کرے، تو یہ ساری کہانیاں اور قصے یہیں ختم ہو سکتے ہیں، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ، وہ اپنے آپ کو پتہ نہیں کیا بنانا چاہتا ہے۔ بعض متعصب، ہٹ دھرم اور مفاد پرست لوگ بغیر کسی سوچ بچار کے صدام اور اس کے غلط اقدام کی حمایت کر رہے ہیں حالانکہ تقریباً ایک لاکھ پاکستانی، وہاں سے بیروزگار و بے کار ہو کر ذلّت و رسوائی اٹھاتے ہوئے پاکستان واپس لوٹے ہیں اور ان کی وجہ سے قریباً ایک لاکھ خاندان شدید مالی مشکلات میں مبتلا ہو چکے ہیں بعض پاکستانیوں پر انتہائی قسم کے مظالم ڈھائے گئے اور انہیں بڑے غلط قسم کے سوالات کر کے رنج والم پہنچایا گیا، مثلاً ایک قافلہ جو واپس آ رہا تھا، اسے عراقی فوجیوں نے روک کر کہا کہ ہمیں کوئی تحفہ دے کر جاؤ، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کیا ہے، جو تمہیں دیں؟ اس پر وہ ان کی دو نوجوان لڑکیوں کی طرف اشارہ کر کے بولے کہ یہ ہمیں دے جاؤ۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار ایسے شواہد موجود ہیں، جن کی بناء پر غیور پاکستانی صدام اور صدامیت کی حمایت نہیں کر سکتے۔ کئی بچے صحرا میں پانی کو ترستے ہوئے مر گئے، کئی لوگوں کی گاڑیاں وہاں پھنس گئیں، غرضیکہ ایسے ایسے بھیانک مظالم ڈھائے گئے، جن کی مثالیں تاریخ میں نہیں ملتیں۔

اب ظاہر بات ہے کہ جب لڑائی ہو گی، تو اس میں جیسا کہ مشہور ہے، عراق کے پاس زہریلی گیس ہے جسے وہ استعمال کرے گا، اس خوف سے ساری قومیں گھبرا رہی ہیں، کوئی بھی اپنی جان کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ یورپین اقوام مسلمانوں کی خیر خواہ نہیں ہو سکتیں، انہیں تو ایک مجبوری کے طور پر بلایا گیا۔ اصل تحفظ تو مسلمان ہی مسلمان کا کر سکتا ہے۔ اس لیے ہم نے اس بات پر کئی دفعہ زور دیا ہے کہ پاکستان کو وہاں اتنی فوج ضرور بھیج دینی چاہیئے کہ پھر سعودی عرب کو کسی اور فوج کی ضرورت باقی نہ رہے اب سوال اس بات کا پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمارے پاس اتنی فوج ہے بھی یا نہیں؟ میں فرض کرتا ہوں کہ پاکستان کے پاس افرادی طاقت بے پناہ موجود ہے، آپ اسے فوجی ٹریننگ دیتے جائیں اور وہاں بھیجتے جائیں۔ ہم اہلحدیث جمعیت کی حیثیت سے ایک لاکھ نوجوانوں کو فوراً وہاں بھیجنے کو تیار ہیں ان کو کچھ یہاں اور بقیہ وہاں جا کر فوجی تربیت دی جائے، ہر مسلمان حرمین شریفین کے لیے تڑپ رہا ہے۔ یہ بے پناہ دولت جو امریکیوں پر خرچ ہو رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہ کیوں نہ مسلمانوں پر خرچ ہو اور وہ ایک بڑی قوت بن جائیں۔ رہا امریکیوں پر موجودہ اخراجات کا مسئلہ تو جسے بھی گھر بلایا جائے گا، اسے کھانا تو دینا ہی پڑے گا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ صدام آیا، تو اس نے کویت کو انتہائی وحشیانہ طور پر لوٹا اور تباہ و برباد کر دیا، کوئی چیز بھی سلامت نہ چھوڑی، گویا نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ سعودی عرب میں سب کچھ اللہ کے فضل و کرم سے بچ گیا ہے اور موجود ہے، وہ چوکیداروں اور محافظوں کو اپنی مرضی سے ادا کر رہے ہیں۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مظلومین کی آہ و پکار اور لٹی ہوئی عزتوں کی سسکیاں کوئی نہیں سن رہا اور آگے بڑھ کر ظالم اور جارح کو کوئی کچھ نہیں کہتا، بلکہ بعض بدبخت تو صدام ظالم کو ہیرو بنانے پر تلے ہوئے ہیں، سعودی عرب کی عزت کیوں بچ گئی، عصمتیں کیوں محفوظ رہیں، وہ لوٹ کھسوٹ سے کیوں بچا؟ اس کی بہت سارے لوگوں کو سخت تکلیف ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ پہلے کویت کے داغ کو دھو لو اور پھر مسلمان اپنی بے پناہ فوجیں سعودی عرب بھیجیں نہ وہاں کوئی امریکی رہے گا، نہ یہودی اور نہ عیسائی، مسلمان اپنی عزت کا تحفظ خود کریں گے۔

سوال: سننے میں آیا ہے کہ حکومت پاکستان خلیج میں امریکی کمان کے تحت پاک فوج کو بھیجنے کی بجائے وہاں مکمل طور پر اپنی کمان کے تحت پاک افواج کو رکھنے کی اہلیت رکھتی ہے اور وہ اس کے لیے آمادہ بھی ہے اس سلسلے میں سعودی حکومت کا موقف کیا ہے، کیا وہ ایسا کرنے پر تیار ہے؟

جواب: سعودی وزیر دفاع نے آج سے کافی دن پہلے ایک بین الاقوامی پریس کانفرنس میں اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ سعودی عرب میں موجود تمام ملکی و غیر ملکی افواج کا کمانڈر انچیف صرف سعودی عرب سے ہو گا۔ کوئی غیر مسلم یا امریکی شخص کمان نہیں کرے گا، اس کمان کے تحت سب سے پہلے سعودی عرب کی فوجیں ہوں گی پھر مصر اور شام کی فوجیں، پھر دیگر مسلمان ممالک کی افواج اور ان کے بعد امریکہ اور دیگر یورپی ملکوں کی فوجیں ہوں گی، سعودی وزیر دفاع کے بیان کا مقصد یہ تھا کہ وہ خود بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں اور انہیں مسلمان ممالک پر بھی بھرپور اعتماد ہے، جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، کوئی امریکی یا غیر مسلم فوجی محاذ پر کمان نہیں کرے گا، اس کے علاوہ ایسی کوئی بات میرے علم میں نہیں ہے کہ پاکستانی فوج کسی اختلاف کی وجہ سے سعودی عرب جانے سے رکی ہوئی ہو، بلکہ اس کے برعکس پچھلے دنوں میری ملاقات صدر مملکت سے ہوئی، تو میں نے اس موقع پر براہ راست یہ سوال اٹھایا کہ آپ اتنی فوج وہاں بھیج دیں کہ پھر غیر مسلموں کی ضرورت ہی نہ رہے، تو انہوں نے یہ وضاحت کی کہ ہمارا رابطہ سعودی سربراہ ملک فہد سے قائم ہے اور اس مسئلے پر ہم سوچ رہے ہیں۔ اللہ کرے ہماری یہ خواہش پوری ہو اور تمام مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہترین مواقع میسر ہوں۔

سوال: سعودی حکومت کا اس بارے میں کیا موقف ہے کہ اس کے ملک میں گزشتہ کئی دہائیوں سے آباد مسلم ممالک اور خصوصاً پاکستان کے شہریوں کو وہ سعودی شہریت دے کر وہ انہیں اپنے اصل باشندوں کے مساوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق دے دے، جیساکہ اکثر مغربی و دیگر ممالک میں یہ نظام رائج ہے، اس کا ایک اہم فائدہ یہ ہوگا کہ ایسے تمام مسلمان شہری نہ صرف سعودی مسلح افواج میں شامل ہوکر اس کی مقامی قوت میں اضافے کا سبب بنیں گے، بلکہ اتنے وسیع وعریض رقبے کے مقابل آبادی میں شدید کمی کے خسارے کا بھی سدِ باب ہو سکے گا۔

جواب :۔ جہاں تک نیشنلٹی دینے کا تعلق ہے، انہوں نے بہت سے لوگوں کو سعودی نیشنلٹی دی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سب سے اہم بات وہاں کے اقتصادی امور ہیں، کیونکہ وہ علاقہ اکثر کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی اشیاء بیرونی ممالک سے منگواتا ہے، اس کے علاوہ اگر وہ شہریت کی پالیسی میں تھوڑی سی بھی لچک پیدا کریں، تو پھر پوری دنیا کے مسلمان سعودی عرب میں ہی رہنا پسند کریں گے، کیونکہ وہاں مکمل امن اور سلامتی ہے، ہر ایک آدمی کی عزت، مال اور جان محفوظ ہے، اسلامی حدود کا نفاذ ہے، عدل وانصاف علماء کے ہاتھ میں ہے بلکہ ہر امر میں علماء کی رائے کو ہی ترجیح دی جاتی ہے حتیٰ کہ امریکی افواج کو بلوانے کے لیے بھی سب سے پہلے علماء سے فتویٰ لیا گیا، اس کے بعد امریکی افواج وہاں آئیں، ایسی صورت میں دنیا کے سارے مسلمان وہاں ہی رہنا پسند کریں گے۔ اتنی بڑی تعداد کے لیے انتظامات کرنا یقیناً وہاں کی حکومت کے لیے پریشانیوں میں اضافہ کر سکتا ہے۔ اس لیے وہ گاہے بگاہے نیشنلٹی دیتے رہتے ہیں۔ موجودہ حالات میں ہمیں اُمید ہے کہ جو غیر سعودی باشندے وہاں فوج میں بھرتی ہوں گے، انہیں سعودی شہریت کے حصول میں آسانی ہو جائے گی، جیساکہ وہاں ڈاکٹرز، انجینئرز اور دیگر شعبوں کے بڑے بڑے ذہین لوگوں کو سعودی حکومت آسانی سے مقامی نیشنلٹی دے دیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارح صدام

از پروفیسر
عبدالرحمن لدھیانوی

جب سے یہ کائنات معرضِ وجود میں آئی ہے زبردست زیردستوں پر ظلم کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر اپنے محسنوں پر ظلم کرنے کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ اور جو اپنے محسن پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کرتا ہے اسے لوگ بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ قدرت کے انتقام کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔

سال گذشتہ کے ماہ اگست میں عراق کے صدر صدام نے اپنے ایک محسن ہمسایہ ملک کویت پر جارحانہ حملہ کرکے ایک بدترین مثال قائم کی ہے سعودی عرب اور کویت ایسے ممالک ہیں جنہوں نے عراق ایران جنگ میں عراق کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے۔ اور مسلسل اس کی امداد کرتے رہے مگر صدام نے تمام احسانات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بے خبری کے عالم میں کویت پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ جما کر عراق میں ضم کرنے کا اعلان کردیا اس پر بس نہیں بلکہ اپنی فوجوں کا رخ سعودی عرب کی سرحدوں کی طرف کر دیا جس کے نتیجے میں سعودی عرب امریکہ کو مقدس سرزمین پر لانے کے لیے مجبور ہوا۔

کچھ لوگ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ امریکی فوج کو انہیں اپنی امداد کے لیے نہیں بلانا چاہیئے تھا۔ انہیں یہ مت بھولنا چاہیئے کہ سعودی عرب میں امریکی فوج کی آمد کا سبب خود صدام ہے۔ جس نے ایک ہمسایہ اسلامی ملک کویت پر جارحیت اور اپنے محسن ملک سعودی عرب پر یلغار کی تیاری شروع کر دی گویا کہ امریکی فوج صدام کے باطل قوتوں اور اسلام دشمن طاقتوں کے آلۂ کار بننے کے نتیجے میں سعودی عرب کی مقدس سرزمین میں داخل ہوئی۔ اگر آج صدام اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ کر کویت کو خالی کر دے اور سعودی عرب کی سرحدوں سے اپنی فوجیں واپس بلاکر امن و آشتی کا اعلان کر دے تو امریکی فوجیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس جا سکتی ہیں۔

کویت پر قبضے کے بعد کویت کے باشندوں پر کیا مصیبت ٹوٹ پڑی یہ ایک الگ داستان ہے ظلم و بربریت کا بازار سرگرم ہوا، عصمتیں لٹیں، گھر اور دکانیں لوٹ لی گئیں سڑکوں پر کھڑی گاڑیوں میں سوار خواتین و حضرات کو لوٹا گیا، بڑی بڑی دکانیں لوٹ کھسوٹ کا نشانہ بنیں گویا کہ عراقی فوجیوں نے کویت اور اہلِ کویت کو مالِ غنیمت سمجھا اور ان کے ساتھ جو چاہا سلوک کیا۔ اس سارے ظلم و تشدد کی ذمہ داری صدام پر عائد ہوتی ہے۔

کویت پر عراق کے اس جارحانہ قبضہ کو پوری دنیا نے ناپسند کیا اور اسے جارحانہ اقدام قرار دیا چاہیئے تو یہ تھا کہ صدام عراق و ایران کی جنگ سے فارغ ہو کر اپنے معاون ملکوں خصوصاً سعودی عرب اور کویت کے ساتھ مل کر اسرائیل پر حملہ کرتا اسطرح اسے تمام اسلامی ممالک کی حمایت حاصل ہو جاتی اور اسے اسلام کا بے باک جرنیل قرار دیا جاتا مگر اس نے کسی خاص مشن کی تکمیل کے لیے اپنے محسنوں پر دھاوا بول دیا۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سعودی عرب کے پرانے دشمن ایران کے ساتھ صلح کر لی، اس کا مقبوضہ علاقہ واپس کر دیا اور جنگی قیدی رہا کر دے اس طرح ایران کو اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے عراق نے موقعہ فراہم کیا۔ اپنی آٹھ سالہ لمبی لڑائی کو بھول کر دونوں ملک کویت اور سعودی عرب کیخلاف متحد ہو گئے۔ ان کا یہ اتحاد کویت و سعودی عرب کے خلاف نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کے خلاف ہے اس لیے کہ کویت پر قبضے کے بعد صدام نے امریکہ روس اور اسلام دشمن طاقتوں کا مہرہ بن کر عالمِ اسلام اور اسلامی تحریکوں کو ناقابلِ تلافی نقصان سے دوچار کر دیا ہے — جارح صدام ذرا سوچ!

تمہارے اس اقدام سے افغان مجاہدین کی امدادی لائن کٹ کر رہ گئی ہے اس لیے کہ ان مجاہدین کو اکثر امداد کویت و سعودی عرب سے حاصل ہوتی تھی اب وہ تمہاری وجہ سے حیران و پریشان ہیں۔ کشمیری مجاہدین کے بڑھتے ہوئے قدم رُک رُک گئے ہیں فلسطین کے سرفروش اسرائیل پر ٹوٹ پڑنے کے بجائے خود پریشان ہو گئے۔

افغانستان، کشمیر، فلسطین، روسی مسلم ریاستیں اور دیگر اسلامی تحریکیں تو آس لگائے بیٹھی تھیں کہ مسلمان متحد ہو کر دنیا کی امامت و قیادت سنبھالیں گے مگر عراق کی اس مجرمانہ، غیر دانشمندانہ روش نے سبھی سہانے خواب بکھیر دیئے اب بھی موقعہ ہے کہ صدام اپنی فوجیں کویت سے واپس بلا کر اسے آزاد کر دے، ارضِ مقدس کی طرف بڑھنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ ہمارا کام تو خیر خواہی کرنا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق تم اپنے بھائی کی امداد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو صحابہ کرامؓ نے عرض کی مظلوم کی امداد تو سمجھ میں آتی ہے: ظالم کی امداد کیسے کی جائے۔ تو آپؐ نے فرمایا، "ظالم کو ظلم کرنے سے روکنا ہی اس کی امداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے" لہٰذا ہم جارح اور ظالم صدام کو ظلم سے باز رہنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کی رو سے کوئی فرد جماعت یا ملک کہیں بھی ظلم و زیادتی کرے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے خلاف آواز اٹھائیں حضورؐ کے زمانے میں بنو بکر اور بنو وائل میں جب اختلاف ہوا تو ایک قبیلہ ظالم تھا اور دوسرا مظلوم دونوں غیر مسلم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم قبیلہ کی مخالفت کی اور مظلوم کا ساتھ دینے کا اعلان فرمایا اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ ظالم کو ظلم سے روکنے اور مظلوم کی امداد کرنے میں کسی مصلحت کا شکار نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی کسی کو کسی پر ظلم اور جبر کی اجازت ملنی چاہیئے۔

کہتے ہیں نام کا شخصیت پر بڑا اثر ہوتا ہے صدام عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے "ٹکرانے والا" اس جارح صدام نے پورے خلیجی علاقے کو ایسی صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے جو انتہائی خطرناک ہے، صدام پیدا ہی اس لیے ہوا ہے کہ پوری دنیا کو باہمی ٹکراؤ اور آویزش میں مبتلا رکھے اس کے نام کے ساتھ ایک جزو حسین بھی ہے کاش وہ اسی نام کی لاج رکھتا۔

جہاں تک عراق اور کویت کے جھگڑے کا تعلق ہے وہ ہرگز ایسا نہیں تھا کہ گفت و شنید سے حل نہ ہو سکے، شاہ فہد، حسنی مبارک اور دیگر عرب سربراہ اس مسئلے کا معقول اور غیر جانبدارانہ حل تلاش کرنے میں لگے ہوئے تھے لیکن صدام نے اچانک کویت پر حملہ کر کے اس پر غاصبانہ قبضہ کر لیا، غداری بد عہدی اور احسان فراموشی کی ایسی مثال تاریخ میں مشکل سے ہی مل سکے گی۔ صدام نے اپنے اس جارحانہ اقدام سے اخلاق و انسانیت، ایمانداری، شرافت اور بین الاقوامی ضابطوں اور اصولوں کی دھجیاں بکھیر دیں۔

عراقی جارحیت کا انجام کیا ہوگا؟ جارحیت کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا مگر راہنما کی جارحیت پوری قوم کی رسوائی کا سبب بن جاتی ہے موجودہ دور کے ہٹلر، مسولینی، اسٹالن کی جارحیت بھی عراقیوں کو ندامت سے دوچار کرے گی، انشاء اللہ۔

حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے پاکستان نے بھی کچھ فوجی سعودی عرب روانہ کیے ہیں یہ ایک مستحسن فیصلہ ہے جو حکومتِ پاکستان نے کیا مگر اس پر بھی بعض حلقوں میں بڑی لے دے ہوتی رہی حتیٰ کہ کویتی سفیر نے کہا کہ یہ فوج کس کے خلاف لڑے گی اور کس پر گولیاں برسائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ جب تمہارے فوجی مسلسل آٹھ سال تک ایرانی باشندوں پر گولیاں برساتے رہے اس وقت تمہیں خیال کیوں نہ آیا اور کویت میں نہتے عوام کو مارتے ہوئے تمہیں انسانی ہمدردی کا کیوں خیال نہ آیا اگر انسانی ہمدردی کا اتنا ہی خیال ہے تو کویت خالی کرو اور وہاں کے باشندوں کو ان کا وطن واپس کر دو تاکہ دنیا ایک بھیانک تباہی سے بچ سکے۔

جارح صدام نے تاتاریوں اور نازیوں کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مات کر دیا ہے۔ یہ ناعاقبت اندیشانہ قدم اُٹھا کر صدام نے خود اپنی تباہی کا سامان کر لیا ہے وُہ کویت کے تیل کے چشموں پر قبضہ کر کے سمجھتا ہے کہ میں نے بہت اچھا کام کیا ہے مگر اسے یہ معلوم نہیں کہ جب ظلم حد سے بڑھ جائے تو مٹ جاتا ہے۔

ہم آخر میں صدام کو مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وُہ بین الاقوامی قوانین کا احترام کرتے ہوئے فوری طور پر کویت کو خالی کر دے تاکہ دُنیا کو ایک خطرناک تباہی سے بچایا جا سکے۔ سعودی عرب عالمِ اسلام کا روحانی مرکز ہے۔ اس سرزمین پر حملہ حرمین شریفین کے تقدس کے خلاف ایک جسارت ہو گی جسے مسلمانانِ عالم کبھی معاف نہیں کریں گے لہٰذا اپنی فوجیں سعودی عرب کی سرحدوں سے واپس بلا لے نیز تمام مسلم ممالک سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وُہ باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے کمربستہ ہو جائیں ہم خادم حرمین شریفین شاہ فہد کی پالیسیوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور خُدا سے دُعا کرتے ہیں کہ وُہ شریعت حقہ اور دین خالص کی خدمت اور حفاظت کے لیے آلِ سعود کی حمایت و حفاظت فرمائے اور دُشمنوں کے ناپاک عزائم کو ناکام کر دے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہوزری کے میدان میں بلند اور معیاری نام
فائن آرٹ ہوزری
پروپرائیٹر: چوہدری عبدالحکیم
فائن آرٹ ہوزری
بیڈن روڈ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت میں عراقی فوجیوں کی درندگی بربریت اور شیطنت کی لرزہ خیز داستانیں

اخذ و ترجمہ۔ محمود احمد غضنفر

میرا گھر لے لو لیکن میرے بیٹے کو قتل نہ کرو

بائیس سالہ نوجوان خالد بیان کرتا ہے۔ کہ جس رات عراق نے کویت پر حملہ کیا اور اسے اپنے قبضے میں لے لیا تو ہر طرف ظلم و ستم، درندگی و بربریت اتار کی و شیطنت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے گھر تک پہنچے ایک درندے عراقی نے ہمارے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو میں صورت حال معلوم کرنے کے لیے باہر نکلا تو اس نے مجھ پہ اپنا پستول تانتے ہوئے چلا کر کہا، اس گھر کو فوراً اسی وقت چھوڑ کر بھاگ جاؤ! میں نے دبے لفظوں میں پوچھا میں اپنے گھر کو چھوڑ کر کہاں جاؤں، اس نے کہا بکواس بند کرو نکل جاؤ ورنہ یہ گولی تمہیں یہیں ٹھنڈا کر دے گی، پھر تم کہیں نہیں جا سکو گے۔ اپنی جان عزیز ہے تو چلے جاؤ۔ یہ بات سنتے ہی میری ماں روتی چلاتی ہوئی آئی اور وہ میرے اور عراقی فوجی کے درمیان حائل ہو گئی۔ اور ساتھ ہی گھر کی چابیاں عراقی درندے کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگی۔

”میرا یہ گھر لے لو اللہ کے لیے میرے اس اکلوتے بیٹے کو قتل نہ کرو۔“

عراقی درندوں نے ہم سے روٹی، پانی، نقدی اور گاڑی چھین لی اور ہم پیدل چل کر سعودی عرب پہنچے

سعودی گورنمنٹ کی طرف سے جدہ میں کویتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ گزینوں کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے جب امیر نایف بن عبدالعزیز سعودی وزیر داخلہ کی زوجہ محترمہ نے پناہ گزینوں کے کیمپ کا دورہ کیا اور ہر ایک خاندان کا حال دریافت کیا اور ان کی ضروریات کے متعلق پوچھا جس سے پناہ گزین کویتی مہاجرین کے مرجھائے ہوئے چہرے خوشی سے چہک اٹھے۔ اور وہ شاہی خاندان کے حسنِ سلوک سے بہت متاثر ہوئے۔ کویتی وزارتِ صحت کے آفیسر جناب سعد المطیری نے سعودی شاہی خاندان کی معزز خاتون کے سامنے اپنی دردبھری داستان بیان کرتے ہوئے کہا۔

میری بیوی اور چھ بچیوں کی آپ کے حسنِ سلوک ہمدردی و غمخواری کی وجہ سے مسکراہٹ لوٹ آئی ہے۔ میرے خاندان کے پژمردہ چہرے پھر سے شگفتہ نظر آتے ہیں۔ اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا۔ میری عمر پینتالیس سال ہے، میں دل کا مریض ہوں، میں کویتی وزارتِ صحت میں ملازم تھا۔ اور کویت میں پرسکون زندگی بسر کر رہا تھا۔ مجھے عراقی حملے کے دن رات ساڑھے تین بجے معلوم ہوا کہ میزائل کے ذریعے کویتی الیکٹرانک مواصلاتی نظام کو تباہ کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ عراقی درندے کویتی سرحد عبور کر کے، ہمارے پیارے ملک کویت میں داخل ہو چکے ہیں، شہر کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ بڑی تعداد میں مسلح عراقی افواج نے امیر کویت کے محل کو نشانہ بنایا ہوا ہے، بندرگاہ، ائرپورٹ ٹیلیویژن اور دیگر اہم مقامات پر عراقی قابض ہو چکے ہیں۔ جمعرات کو یہ درندے کویت میں داخل ہوئے جمعہ کا دن بھی اسی پریشانی میں گذرا ہفتے کے روز میں حالات کا جائزہ لینے کے لیے تھانے گیا تو دیکھا کہ وہاں بھی عراقی قابض ہیں۔ مجھے ڈرا دھمکا کر واپس بھگا دیا گیا، میں ہانپتا کانپتا واپس اپنے گھر پہنچا مجھے مال و دولت سے بڑھ کر زیادہ عزیز اپنی عزت اور اپنے خاندان کی عصمت تھی۔ میں چھ بیٹیوں کا باپ ہوں سب سے بڑی بیٹی سولہ سال کی ہے۔ میں نے اپنی عزت کے ڈر کی وجہ سے کویت چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنی گاڑی میں بچوں کو بٹھا کر صحرائی راستے سے سعودیہ کی جانب چل نکلا۔ راستے میں عراقی فوجیوں نے ہمیں روک لیا۔ میرے پاس جو نقدی تھی وہ چھین لی، روٹی اور پانی بھی لے لیا لیکن کویت شہر سے نکلنے کی اجازت دے دی میں صحرا عبور کر کے جب سعودی سرحد کے قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ عراقی فوج ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے ہمیں روک لیا اور کہا جہاں سے آئے ہو ابھی وہیں واپس چلے جاؤ، ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دیئے جاؤ گے۔

میں نے ان کے سامنے التجا کی کہ میں بیمار آدمی ہوں۔ دل کا مریض ہوں، میری بیوی حاملہ ہے میرے ساتھ چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں، خدارا مجھے واپس نہ کرو۔ لیکن انہوں نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا اور اپنی ضد پر اڑے رہے۔ پھر ایک اور ہمارا کویتی بھائی جو اپنے خاندان کے ہمراہ ہمارے پیچھے اپنی گاڑی پہ آ رہا تھا اسے بھی روک لیا گیا۔ اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراقی فوجیوں سے کہا کہ آپ ہماری یہ گاڑیاں لے لیں ہمیں جانے دیں۔ تو انہوں نے گاڑیاں اپنے قبضے میں لے کر ہمیں چھوڑ دیا۔ میں نے اپنی دودھ پیتی بچی کو گود میں لیا اور اپنے خاندان کے ہمراہ پیدل سفر شروع کر دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ پیدل سفر کس طرح طے کر رہا تھا۔ دل میں انقباض بڑھتا جا رہا تھا۔ ٹانگیں پھول رہی تھیں چلنے میں انتہائی دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن اولاد کی محبت کشاں کشاں آگے بڑھنے پر مجبور کر رہی تھی۔ میری بیوی کی حالت خوف اور تھکاوٹ کی وجہ سے غیر ہوتی جا رہی تھی پھر وہ لمحہ بھی آیا جس کا مجھے اندیشہ تھا۔ میری بیوی کا راستے میں ہی حمل ضائع ہو گیا۔ اور نقاہت سے اس کا برا حال ہو گیا۔ نہ کوئی علاج کے لیے دوائی اوپر سے دشمن کا خوف اور سفر کی دشواری۔ یا اللہ ہمیں معاف فرما ہم سے کیا غلطی ہو گئی۔ اے اللہ ہمیں اس ناگہانی عذاب سے نجات عطا فرما۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں حوصلہ دیا۔ ہم نے انتہائی تکلیف کے ساتھ مسلسل سفر جاری رکھا، اور سعودیہ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ یہاں پہنچتے ہی ایک سعودی دوست نے فوراً مجھے اور میری بیوی کو ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ میں دس روز تک ہسپتال میں زیر علاج رہا اس نے خرچ بھی اپنی جیب سے ادا کیا۔ اور انتہائی اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا نام بتانے سے بھی گریز کیا۔ واللہ ہم موت کے مونہہ سے نکلے ہیں۔

ہم نے کویت کو اپنی جان کے خطرے کی بناء پر نہیں چھوڑا۔ بلکہ اپنی بچیوں کی عزت کی بنا پر مجبوراً چھوڑا۔ چونکہ ہم نہتے تھے۔ ہمارے پاس کوئی ایسا ہتھیار نہیں تھا جس سے دشمن کا مقابلہ کرتے، ہم سعودی معاشرے اور حکومت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ انتہائی اخلاص سے اسلامی اخوت کا مظاہرہ کیا۔ اور سعودیہ میں ہر طرح کی ہمیں سہولت بہم پہنچائی۔ سعودی حکمران شاہ فہد بن عبد العزیز خادم الحرمین الشریفین نے ہمارے بچوں کو سعودی مدارس اور یونیورسٹیوں میں فوری داخلے کے احکامات جاری کیے۔

ہمارے اساتذہ کو اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھانے کے لیے فوری تقرریوں کے آرڈر جاری کیے۔ ہم ان احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتے۔

کویت کے ہسپتال اُجڑ گئے

امراضِ نسواں کے ماہر ڈاکٹر یوسف مضاحکہ کہتے ہیں کہ میں کویت پر عراقی حملے کے بعد سترہ دن تک اپنے فرائض سرانجام دینے کے لیے ہسپتال میں موجود رہا۔ جب میں نے دیکھا کہ ہسپتال میں ادویات ختم ہو رہی ہیں اور یہ ہسپتال محض کویتی اور عراقی زخمیوں کے فسٹ ایڈ کا مرکز بن کر رہ گیا۔ اور مریضوں کے علاج کے لیے دوائی نہیں ہے ہسپتال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مشینری چوری کی جارہی ہے، ہسپتال تک پہنچنے میں کئی مقامات پر تلاشی لی جاتی ہے، تو میں نے اپنے خاندان کی خواتین کے ہمراہ کویت کو خیرباد کہنے کا حتمی فیصلہ کرلیا۔ ان خواتین کے خاوند پہلے سے کویت کو خیرباد کہہ چکے تھے۔ میں انہیں اپنے ساتھ لے کر دشوار گزار راستہ طے کرتے ہوئے بڑی مشکل سے سعودیہ میں داخل ہونے میں کامیاب ہوا۔

کویت کے دفاع کیلئے تحریک
مزاحمت شروع ہوچکی ہے

وزارت تجارت کے ملازم ۳۲ سالہ جناب ولید مسعود کہتے ہیں، کہ میں عراقی حملے کے بعد دس روز تک کویت میں رہا۔ خیال تھا کہ شاید حالات سدھر جائیں۔ لیکن دن بدن حالات بد سے بدتر ہوتے گئے، ہم جس گھر میں رہتے تھے اس کے چار پورشن تھے۔ تین میں کویتی رہائش پذیر تھے۔ اور ایک میں عراقی خاندان آباد تھا۔ کویتی فوجیوں نے اپنا فوجی لباس چھپادیا تھا کہ کہیں عراقیوں کو پتہ نہ چل جائے۔ لیکن خفیہ طور پر تحریک مزاحمت کو منظم کرنے میں کوشاں تھے، کویتی باشندوں میں اسلحہ تقسیم کیا جا رہا تھا، ہر ایک کویت کو بچانے کے لیے اپنی جان کی بازی لگانے پر تلا ہوا تھا۔ عجیب منظر دیکھنے میں آیا۔ کویتی عورتیں بھی دفاع کے لیے جان کی بازی لگانے کے لیے مستعد تھیں۔ ایک کویتی دوشیزہ نے ڈائنامیٹ سے اپنی گاڑی لوڈ کی اور عراقی فوجی ٹھکانے کو اڑانے کے لیے دیوانہ وار اپنے ہدف کی طرف چل نکلی۔ جب میں نے دیکھا کہ عراقی باشندے اسلحہ سے لیس ہر طرف تباہی وبربادی پھیلا رہے ہیں۔ جان کے علاوہ اب یہاں عزت بھی محفوظ نہیں تو میں اپنے خاندان کو ساتھ لے کر دوپہر کے وقت کویت سے نکل آیا۔ ہمارے ساتھ اپنی گاڑی میں ایک برطانوی باشندہ بھی تھا۔ جب ہم سعودی سرحد کے قریب پہنچے تو کیا دیکھا کہ عراقی فوجی ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، اور لوٹ مار میں مصروف ہیں ہم نے گاڑیاں پیچھے موڑلیں اور طرح دے کر ان کے نرغے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے، جبکہ برطانوی باشندہ ان کے نشانے میں تھا ان ظالموں نے بیچارے برطانوی ساتھی کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنالیا اور وہ وہیں ڈھیر کرلیا گیا۔ اور اس کی گاڑی ظالموں نے اپنے قبضے میں لے لی۔

عراقی فوجیوں نے سرِعام فحش
حرکات کا ارتکاب کیا۔

چھتیس سالہ مکینیکل انجینئر عبدالحمید شاکر بیان کرتے ہیں، کہ عراقی فوجیوں نے کویت پر قبضہ کرنے کے بعد ہر طرف لوٹ مار کا بازار گرم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو چیز بھی ہاتھ لگی وہ اڑا لے گئے ، انہوں نے کویت کے گلی کوچوں میں شیطنت و درندگی کا بھرپور مظاہرہ کیا ، سمندر کے ساحل اور تجارتی مراکز میں ایشیائی عورتوں کی سرعام عزت لوٹی ۔ اس اندھیر نگری میں کوئی انہیں پوچھنے والا نہ تھا ، مظلوم عورتوں کی چیخ و پکار کانوں کو پھاڑ رہی تھی ۔ اور اسی طرح جھرۃ اور الصباح ہاسپیٹل کی نرسوں کی سرعام عزت لوٹی گئی ۔ ان خونخوار ظالم درندوں کے پنجۂ استبداد سے مظلوم خواتین کو چھڑانے والا کوئی نہ تھا ۔

اے سرزمین کویت تجھ پہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے ؟

کویت پر حملے کے متعلق ایک مجاہدہ کے تاثرات

جمعیۃ الاصلاح کویت شعبہ خواتین کی معزز رکن اُمّ محمد سے جب حملے کے بارے میں تاثرات پوچھے گئے تو وہ غمگیں لہجے میں یوں گویا ہوئیں جمعرات کو نمازِ فجر کے بعد جبکہ میں اوراد و وظائف میں مشغول تھی اچانک دل دہلا دینے والی لڑاکا طیاروں کی آوازیں سنائی دیں میرے چھوٹے چھوٹے بچے دہشت زدہ ہو کر چیختے چلاتے ہوئے میرے ساتھ آ کر لپٹ گئے ۔ چھ سالہ محمد زار و قطار رو رہا تھا ۔ میرے خیال میں آیا کہ اسرائیل نے کویت پر حملہ کر دیا ہے ۔ میں نے ریڈیو کا بٹن دبایا تو یہ خبر نشر ہو رہی تھی کہ عراقی فوجوں نے کویت پر حملہ کر دیا ہے پھر ریڈیو شاں شاں کرنے لگا اور خبروں کا سلسلہ منقطع ہو گیا میں نے دوسرا اسٹیشن لگایا تو وہاں سے قرآن کریم کی تلاوت نشر ہو رہی تھی ۔ میں نے اللہ کا شکر کیا ، اور یہ سمجھی کہ کوئی خطرے کی بات نہیں لیکن جلد ہی ریڈیو سے تلاوت بند ہو گئی ، اور فوجی گانے نشر ہونے لگے عراق کی نشریات سنیں تو اس میں عربی گانے کے یہ بول نشر ہو رہے تھے ۔

ما أحلاك يا بلادي منصورة :

اس کے علاوہ دوسرے فوجی نغمے بھی نشر ہو رہے تھے اس تبدیلی پر میں حیران و پریشان تھی اتنے میں میرے خاوند مسجد سے صبح کی نماز ادا کر کے گھر آئے تو انہوں نے اس حادثے کی تصدیق کر دی کہ عراق نے کویت پر ناگہانی حملہ کر دیا ہے ۔ میں نے فوراً اپنے بوڑھے والد کے گھر فون کیا تاکہ ان کی خیریت دریافت کر سکوں وہ پچھلے کئی دنوں سے سخت بیمار تھے ، انہوں نے بتایا کہ میں ٹینکوں کی گھن گرج سن کر بیدار ہو گیا تھا ۔ میں نے فوراً یہ ارادہ کیا کہ اپنے سسرال کے گھر بچوں کو لے کر پہنچ جاؤں کیونکہ وہاں گھر میں کوئی مرد نہیں تھا ۔ میں جب بیت الزکاۃ اور بیت التمویل الکویتی کے پاس سے گزری تو بے ساختہ میرے آنسو ٹپک پڑے ۔ میں نے حسرت بھری نگاہوں سے ان دونوں اداروں کو دیکھا کہ یہ وہ دونوں مرکز ہیں جہاں سے پوری دنیا کے غریب مستحق مسلمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے دریغ مالی مدد کی جاتی تھی اور اب یہ عراق کے غاصبانہ قبضے کی بنا پر ویران پڑے ہیں۔ اللہ جانے ان کی یہ حالت کب تک برقرار رہے گی۔ دنیا بھر کے یتیم، مساکین، ضرورت مند اور مجاہدین نگاہیں اٹھا اٹھا کر ان کی طرف دیکھتے ہونگے کہ کب معمول کے مطابق انہیں مالی امداد ملے گی یہ سوچ کر بیں زار و قطار رونے لگی۔ اور میرے دل پر غم داندوہ کے تیز نشتر سے چرکے لگ رہے تھے۔ یہ بات صحیح ہے کہ میرے پیارے وطن پر دشمن نے ناگہانی حملہ کر دیا۔ اور وہ وقتی طور پر اس پر قبضہ کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا، ہم گھر سے بے گھر بھی ہوئے مجھے ان باتوں کا اتنا غم نہ تھا جتنا عالمی سطح پر غرباء مساکین اور یتیموں کے اجڑ جانے اور مالی بحران کا شکار ہونے کا غم تھا ہماری نمازوں کے بعد اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی کہ الٰہی! ہمارے ہاتھوں سے یتیموں کے لقمے نہ چھین لینا۔ ہمارے ننھے منے بچے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کیا کرتے تھے الٰہی ہم نے تیرا قرآن حفظ کر لیا ہے اب تو ہماری بھی حفاظت کر۔ آپ یہ تو جانتے ہی ہیں کہ ہمارا چھوٹا سا ملک جس میں نہ کوئی پہاڑ ہے نہ ٹیلا اور نہ ہی چھپنے اور اپنا فوری دفاع کرنے کے لیے کوئی غار ہے۔ اگر دشمن اس قسم کے علاقے پر ناگہانی حملہ کر دے تو سوائے دوڑنے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور التجاء کرنے کے کوئی چارہ نظر نہیں آتا، تو یہ قومی سطح پر ہمارے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا۔

زبردستی میری داڑھی مونڈ ڈالی اور مؤذن کو اذان دینے سے منع کر دیا۔

ایک کویتی باشندے سے جب کویت کے حالات دریافت کیے گئے تو وہ رو پڑا کہنے لگا میرے بھائی میں کیا بتاؤں عراقی فوجیوں نے مجھے پکڑ لیا اور زبردستی میری داڑھی مونڈ ڈالی، اور مؤذن کو اذان دینے سے منع کر دیا اور عراقی جوتوں سمیت مسجد کے صحن میں بیٹھے سگریٹ نوشی کرتے ہیں

۱۲۔ ڈاکٹر ایک ہی لحظے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے۔

ایک اور کویتی باشندے نے آہ بھرتے ہوئے بتایا کہ مبارک ہاسپیٹل کے بارہ ڈاکٹروں کو محض اس لیے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا کہ وہاں دو عراقیوں کی لاشیں پڑی تھیں، یہ عراقی زخمی حالت میں ہسپتال لائے گئے لیکن یہ علاج سے جانبر نہ ہو سکے عراقی فوجیوں نے یہ سمجھا کہ کویتی ڈاکٹروں نے ان کے علاج کی طرف فوری توجہ نہیں دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغداد کے چور ہر چیز لوٹ کر لے گئے

ایک معزز کویتی خاتون نے روتے ہوئے بیان کیا کہ بغداد کے چور کویت سے ہر چیز لوٹ کر لے گئے۔ گھریلو سامان، زیورات، نقدی، فرنیچر نئے پرانے کپڑے، گاڑیاں غرضیکہ انہیں جو نظر آیا لوٹ لیا، کوئی چیز باقی نہ چھوڑی۔ اگر ان کے بس میں ہوتا تو کویت کی سڑکیں بھی اکھاڑ کر عراق لے جاتے۔

باپ سے اس کی نوجوان بیٹی کو چھین لیا گیا

کویت کے محلے خیفی سے دو عراقی فوجیوں نے ماں باپ کے ہاتھوں سے اُن کی نوجوان بیٹی کو یہ کہہ کر چھین لیا کہ یہ تحریک مزاحمت میں حصہ لیتی ہے۔ پچاس سالہ بوڑھے باپ نے روتے ہوئے اُن کی منت سماجت کی ہم پہ یہ ظلم نہ کرو۔ ہماری عزت پہ ہاتھ نہ ڈالو۔ ہمارے پاس جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے وہ لے لو لیکن میری بیٹی کو چھوڑ دو۔ لیکن ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی بلکہ بڑی بے شرمی سے ہنسنے لگے یہ منظر باپ سے دیکھا نہ گیا۔ وہ دیوانہ وار ان پہ جھپٹا اور آن واحد میں دونوں کو جہنم رسید کر دیا۔ انہیں کا اسلحہ چھین کر ان کا کام تمام کر دیا اور اپنی معصوم بیٹی کو اُن کے چنگل سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔

ایک چھوٹے بچے کو مجبوراً گاڑی چلانا پڑی۔

خیفی کے علاقے سے ایک پینتیس سالہ کویتی باشندہ جب اپنے بیوی بچوں کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر کویت سے سعودی عرب کی جانب روانہ ہوا تو عراقی فوجیوں نے اسے روک لیا اس کے ہمراہ دو معصوم بچیاں، بیوی اور ایک دس گیارہ سال کا بیٹا تھا۔ بچیوں نے ہاتھ جوڑے کہ ہمارے ابو کو نہ پکڑیں اس نے درخواست کی کہ میری بیوی کار چلانا نہیں جانتی بچے چھوٹے ہیں۔ مجھے جانے دیں لیکن انہوں نے کار سے اُسے اُتار لیا اور اسے زبردستی واپس بھیج دیا اور کہا کہ ہم کویتی نوجوانوں کو یہاں سے نہیں جانے دیں گے پھر کیا تھا کہ ان معصوم بچوں کی آہ و فغاں دِل دہلا رہی تھی لیکن عراقی درندوں کے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ بالآخر وہ چھوٹا بچہ کار چلا کر اپنی والدہ اور بہنوں کو کویت سے نکال کر سعودیہ لانے میں کامیاب ہو گیا۔ پتہ نہیں عراقی درندوں کے ہاتھوں اس خاندان کا کیا حال ہوا ہو گا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بیٹے تو کہاں ہے

ایک مصری ماں کی پکار!

ایک مصری ماں زار وقطار روتے ہوئے بتلانے لگی کہ میرا بیٹا خالد محمد رشاد جمعیۃ الصباح میں پچھلے ایک سال سے ملازم تھا، میں اس طویل عرصے میں کیسٹ کے ذریعے اپنے پیارے بیٹے کی باتیں سن کر اپنا دل ٹھنڈا کرتی رہی۔ کویت پر حملے کے بعد سے رابطہ منقطع ہے۔ کوئی پتہ نہیں میرا لاڈلا بیٹا کس حالت میں ہے، دنیا والو میرا بیٹا لادو میں تو اب انتظار کرکے تھک گئی ہوں، خدایا انتظار کی گھڑیاں کتنی لمبی ہوتی ہیں،

میری بیٹی بھی کویت میں ہی تھی اسکی وہاں ایک کویتی باشندے سے شادی کردی تھی، وہ تو حملے کے دن آدھی رات کو خاوند اور بچوں کے ہمراہ کویت سے نکلنے اور دشوار گزار مسافت طے کرکے سعودیہ میں پہنچنے میں کامیاب ہوگئے میری بیٹی نے اپنے بھائی سے رابطہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اس کا کہیں سراغ نہ ملا میری بیٹی سے زیورات اور نقدی چھین لی گئی اس کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں، ہمیں تو ہمارا بیٹا چاہیئے، جو کچھ لینا ہے وہ لے لو اور مجھے میرا بیٹا واپس لادو یہ مصری عورت زار وقطار رو رہی تھی۔ اور اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔

www.KitaboSunnat.com

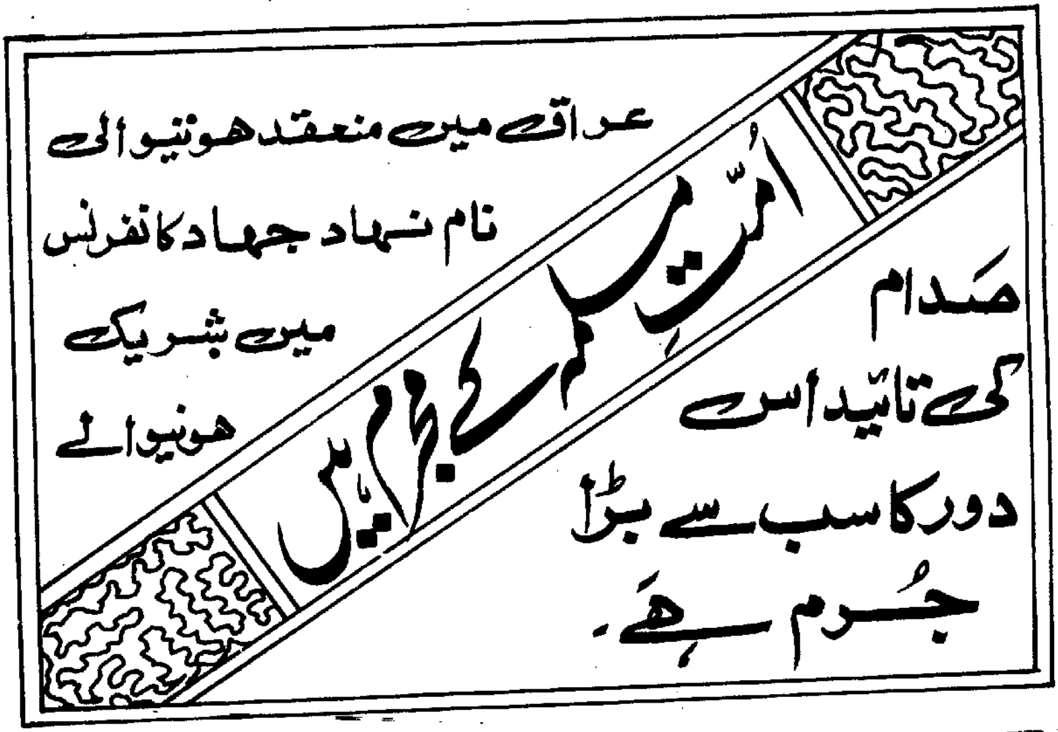

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس

کے نام

امیرِ کویت جابر الاحمد الصباح کا پیغام

امیر کویت سمو الشیخ جابر الاحمد الصباح کا مندرجہ ذیل پیغام کویت کے سابق وزیر اوقاف اور ھیئۃ الخیریۃ الاسلامیۃ کے صدر جناب یوسف الحجی نے پڑھ کر سنایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والعاقبۃ للمتقین۔ ولا عدوان الا علی الظالمین وصلی اللہ علی سیدنا و نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ ومن اھتدی بھدیہ الی یوم الدین۔

ارشاد باری تعالیٰ :- وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احداھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ، فان فآت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔ (الحجرات ۹)۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اگر دو گروہوں میں لڑائی ہو جائے تو تم لوگ ان دونوں میں اصلاح کر دیا کرو، پھر اگر کوئی فریق دُوسرے پر زیادتی کرتا ہے، تو تم لوگ زیادتی کرنے والے کا مقابلہ کرو، یہاں تک کہ وہ حکم الٰہی کی طرف مائل ہو، پھر اگر وہ باز آجائے تو عدل کے ساتھ ان دونوں میں اصلاح کر دیا کرو۔ اور انصاف کیا کرو، اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

المسلم أخو المسلم لا یظلمہ و لا یسلمہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام، عرضہ ومالہ ودمہ التقوی ھٰھنا بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایذا پہنچائے اور نہ اس کو ذلیل کرے، ایک مسلمان کی یہ سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اس کی عزت، اس کا مال، اور اس کا خون۔ تقویٰ یہاں ہے (آپؐ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) آدمی کے لیے یہ برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

یہ ہیں وہ اسلامی مبادیات جنہیں ہم نے اپنا قانون اور منہج مقرر کیا تھا اور اسی طریقہ پر ہم گامزن رہے اور انہی کی روشنی سے اپنے راستے کو منور کرتے رہے ہیں اور اسی کے ذریعہ مسلمانوں کے درمیان کسی اختلاف یا ناخوشگوار حالات پیدا ہونے کی صورت میں فیصلہ کرنے کی کوشش کی۔

آپ جانتے ہیں کہ کویت کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا ہے وہ ایک مسلمان پڑوسی ملک عراق کی طرف سے صریح ظلم و زیادتی اور کھلی غداری ہے۔ جس نے نہ پڑوسی کے حقوق کی کوئی پرواہ کی اور نہ ہی اسلامی حرمات کا خیال رکھا بلکہ محرم الحرام جیسے مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو ایک لاکھ بیس ہزار فوجیوں کے ذریعہ رات کی تاریکی میں کویت پر حملہ کر کے مال و دولت، عزت و آبرو لوٹ کر تمام اسلامی اقدار اور انسانی حقوق کو پامال کر دیا۔ اور مساجد و مدارس، کالج و یونیورسٹی اور مختلف سرکاری و غیر سرکاری اداروں کی عمارتوں کو فوجی کیمپ گاہ میں تبدیل کر دیا۔ پُرامن شہریوں کے اطمینان و سکون کو ختم کر کے خوف و ہراس میں بدل دیا، بنک لوٹ لیے گئے، تجارتی مراکز اور عام عمارتوں کے مال و متاع چرا لیے گئے، کویت کا سب سے قابل فخر میوزیم دار الآثار الاسلامیہ کو یہ چور لوٹ لے گئے، متعدد شہری سینٹرز کو تباہ کر دیا یا جلا دیا جس کے نتیجہ میں آج لاکھوں کویتی شہری اور عرب و مسلم ممالک کے مقیم باشندوں کو اپنی جان کی سلامتی سے ملک بدر ہونا پڑا اور ان کے مال و منال اور جائیدادوں کو سلب کر لیا گیا اور سینکڑوں لوگ عراقی فوجوں کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔

برادرانِ محترم! کویت کے وہ ادارے اور تنظیمیں جو پوری دنیا میں امن و آشتی، محبت و اخوت اور فلاح و بہبودی کے کاموں میں سرگرم عمل تھے وہ آج جیل خانوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور امن پسند شہری ان میں طرح طرح کی تکلیف اور آزمائش میں مبتلا ہیں، ذلت اور رسوائی کا سامنا کر رہے ہیں، ہمارے پاس روزانہ ان کے قتل اور لوٹ مار کی نئی نئی خبریں آ رہی ہیں۔ ان امن پسند شہریوں پر ٹوٹنے والی بھیانک اور دردناک حالت کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جس کا کسی بھی دین و ملت میں کوئی جواز نہیں اور نہ ہی ان وحشیانہ معاملہ کو کوئی درست کہہ سکتا ہے۔ ان کا گناہ صرف اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں "ربنا اللہ"۔

"ان یدافع عن الذین آمنوا"

"ان اللہ لا یحب کل خوان کفور"

"أذن للذین یقاتلون بأنهم ظلموا وان اللہ علی نصرهم لقدیر"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیو! کویت کا حادثہ ایک مسلح جنوبی سطوت اور بزدلانہ سوچ کا نتیجہ ہے، دونوں ملکوں کے درمیان کسی بھی حالت میں زمین کے کسی بھی حصہ پر کوئی جھگڑا نہ تھا۔

میرے بھائیو! یہ حادثہ کویت کے مقدر میں تھا، وہ کویت جس نے ہمیشہ اسلامی ممالک کی جانب دستِ تعاون بڑھایا اور ان کی ترقی اور بہتری کے لیے کوشش کی۔ کویت نے اسلامی ممالک کے درمیان اختلافات کے خاتمہ اور فیصلہ جات کے لیے سب سے پہلے "اسلامی انصاف کورٹ" محکمۃ العدل الاسلامیہ کے قیام کی تجویز رکھی۔ بحمدہ تعالیٰ اسے کئی عرب و مسلم ممالک کے درمیان اختلافات ختم کرانے کا اعجاز حاصل ہے۔ کیونکہ اسے باہمی گفت و شنید، کسی ملک کے اندرونی معاملات میں عدم تدخل طریقہ تنازعات کے خاتمہ پر یقین کامل ہے۔ یہی تعلیمات دینِ اسلام کا مقصود ہے اور یہی مؤتمر اسلامی کے متفقہ دستور کا تقاضہ بھی۔

جو بات ہمارے لیے قابلِ اطمینان ہے وہ یہ کہ پوری دنیا نے کویت کے خیر خواہانہ رویے کو بھلایا نہیں۔ اقوامِ متحدہ، اسلامی کانفرنس، عرب لیگ اور غیر جانبدار ممالک کی تنظیم سے جاری شدہ بیانات اور قراردادوں نے کلی طور پر عراقی جارحیت کی تردید کی ہے اور اس سے فوراً غیر مشروط طور پر اپنی فوجوں کی واپسی اور کویت کے مکمل انخلاء کے ساتھ ساتھ کویت کی قانونی حکومت کی بحالی کا مطالبہ کیا ہے۔ اسکے باوجود حکومتِ عراق خدائی احکامات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابھی تک اپنی ظلم و زیادتی اور باغیانہ روش پر قائم ہے، جسے پوری دنیا کی متفقہ آواز کا بھی خیال نہیں۔ بلکہ کویت کے ہڑپ کر جانے کے نتیجہ میں پیدا شدہ مسائل و مشکلات سے لوگوں کی نظریں پھیرنے کے لیے اِدھر اُدھر کی باتوں کو ہوا دے رہی ہے۔

عراق اپنے اس جارحانہ سخت موقف کے ذریعہ اس خطہ کے مسلم ممالک کو ایسی دھکتی آگ کی طرف کھینچ رہا ہے جو ہر رطب و یابس کو جلا کر خاک کر دے گی اور اس کا سب سے بڑا نقصان عراق کے مسلم عوام کو ہی اٹھانا پڑے گا۔

معزز برادران! ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ کھلے طور پر حق و انصاف کا ساتھ دیا جائے، باغی کو ظلم و ستم سے باز رکھا جائے اور کردار و گفتار کے ذریعہ اس کے ظالمانہ رویہ سے پوری سختی سے نپٹا جائے، نیز حق و باطل میں ببانگ دہل تمیز کی جائے۔

یایها الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰه وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم ان اللّٰه یحول بین المرء وقلبه وانه الیه تحشرون واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة واعلموا ان اللّٰه شدید العقاب۔

والسلام

آپ کا بھائی

جابر احمد الصباح

امیر دولت الکویت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت کے بحران سے متعلق زعمائے اہلحدیث کے بیانات

صدام حسین نے عالم اسلام کیلئے ایک فتنہ کھڑا کر دیا ہے۔ (سعودی سفیر)

امریکہ اور روس مسلم ممالک کو صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں۔ (مولانا معین الدین لکھوی)

عراق ایران جنگ کے بعد کویت پر قبضے نے مسلم اُمہ کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ (مولانا محمد عبداللہ)

جماعت اہلحدیث نے مجاہدین افغانستان و کشمیر کی ہر مرحلے پر مدد کی ہے۔ (میاں فضل حق)

صدام حسین نے کویت پر قبضہ کر کے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔ (پروفیسر ساجد میر)

مرکزی جمعیت اہلحدیث اور جمعیت اہلحدیث کا اتحاد ۱۹۹۰ء کی خوش آئند خبر ہے۔ اس صلح اور اتحاد پر مرکزی قائدین مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ کرے یہ اتحاد تا قیامت قائم رہے۔ ۹ دسمبر کو شہنائی ہال لاہور میں مرکزی مجلس شوریٰ کے اجتماع میں کویت کی آزادی کے حق میں جرأت مندانہ بیانات دیئے گئے اسی مناسبت سے قائدین کے بیانات کو مجلہ دعوۃ الحق کے اس خصوصی شمارے کویت نمبر کی زینت بنایا گیا۔

(ادارہ دعوۃ الحق)

جماعت اہلحدیث نہ صرف حقیقی اسلامی نظریے کی داعی جماعت ہے، بلکہ وہ ایک ایسی تحریک ہے جو ہر دور میں عصری تقاضوں کے مطابق مسائل کے حل کے لیے دُنیا کو کتاب و سنت کی راہنمائی اور روشنی مہیا کرتی رہی ہے اس کا دائرہ کار زمان و مکان کی مصنوعی حد بندیوں سے بالا ہے جہاں کتاب و سنت کی شمع روشن ہوتی ہے وہاں دور نزدیک سے پروانے جمع ہو جاتے ہیں۔ حرمین شریفین کی سرزمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہبطِ جبریل اور وحی الٰہی کے پیغام کی امین ہے۔
یہ بات بھی آپ کے علم میں ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث اور جمعیت اہلحدیث کی مجلسِ شوریٰ وعاملہ نے جمعیت کے دونوں گروپوں کے درمیان صلح و اتحاد کے لیے جو کمیٹیاں بنائی تھیں انکی کوشش سے دونوں دھڑے مدغم ہوکر متحدہ جمعیت اہلحدیث کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

اگرچہ ان کمیٹیوں کو اپنی اپنی شوریٰ سے مکمل اختیارات حاصل تھے اور ان کا فیصلہ انہی اختیارات کی بنیاد پر نافذ العمل بھی ہو چکا ہے۔ تاہم مناسب یہ تھا دونوں مجالس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس میں اس کی توثیق بھی کر دی جائے۔ لیکن صلح کے بعد جلد منعقد ہونے والے ملکی انتخابات کی وجہ سے یہ اجلاس تاحال منعقد نہ ہو سکا، چنانچہ دونوں مجالس شوریٰ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا گیا، اور اس اجلاس میں معاہدہ صلح کی توثیق کی گئی نیز خلیج کی صورتِ حال مسئلہ کشمیر اور آئندہ جماعتی لائحہ عمل پر غور و خوض کیا گیا۔

اسی اجلاس کی دوسری نشست میں برادر اسلامی ملک سعودی عرب کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے شرکت کی۔ اور اس کی موجودگی میں مسئلہ کویت پر سعودی مؤقف کی پرزور تائید کی گئی، اس اجلاس میں پورے ملک سے اہلحدیث علمائے کرام نے بھرپور شرکت کی۔ پاکستان میں متعین سعودی عرب کے سفیر جناب یوسف محمد المطبقانی سعودی وفد کے ہمراہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے، نیز جمعیت اہلحدیث سعودی عرب کے کنوینر جناب عبدالمالک مجاہد، جمعیت اہلحدیث لندن کے امیر جناب محمد ادریس سیٹھی، جمعیت اہلحدیث ہند کے نائب ناظم جمعیت اہلحدیث مقبوضہ کشمیر کے نمائندہ جناب تنویر الاسلام بھی شریک ہوئے اجلاس کی پہلی نشست ۱۰ بجے شروع ہوئی، جس کی صدارت شیخ الحدیث جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب نے کی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اعظم نے سرانجام دیئے، جناب قاری محمد عزیر صاحب کی تلاوت کے بعد پروفیسر ساجد میر صاحب جنرل سیکرٹری متحدہ جمعیت اہلحدیث نے افتتاحی خطاب میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت بیان کی۔ اور ان مراحل کا تفصیل سے ذکر کیا جن سے گذر کر جماعت اتحاد کی منزل پر پہنچی انہوں نے کہا اہلحدیث کے دونوں گروپوں کے اتحاد کا مقصد اہلحدیث کو ملکی سیاست میں اہم مقام دلانا ہے انہوں نے کہا کہ آئندہ بلدیاتی انتخاب میں کارکنوں کو جماعت کی کامیابی کے لیے انتھک کام کرنا ہوگا۔ اور کہا کہ ان کی جماعت بلدیاتی انتخاب میں حصہ لے گی۔

جناب خالد عبداللہ چنگوانی صاحب ایڈووکیٹ نے معاہدہ صلح کی تفصیلات پیش کیں اور تائیدی کلمات مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب میر محمدی اور جناب مولانا محمد حسین شیخوپوری نے ارشاد فرمائے۔

شریعت بل کے فوری نفاذ کے لیے ایک قرارداد جناب مولانا محمد یوسف انور صاحب امیر متحدہ جمعیت اہلحدیث فیصل آباد نے پیش کی جو بالاتفاق منظور کی گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجلاس کی دوسری نشست ½ ۱۱ بجے شروع ہوئی جس کی صدارت محترم جناب مولانا معین الدین لکھوی ایم این اے نے کی جب سعودی وفد ہال میں داخل ہوا تو اس کا پرتپاک انداز سے استقبال کیا گیا۔

اس ایک روزہ ملک گیر کنونشن میں کویت پر عراق کی جارحیت کی شدید مذمت کی گئی۔ اور اس اقدام کو غیر اخلاقی اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے عراق کی حکومت پر زور دیا کہ وہ اقوام متحدہ کی قرارداد پر عمل کرتے ہوئے اپنی فوجیں واپس بلالے خلیج کی موجودہ صورتِ حال پر سعودی موقف کی پرزور تائید کی گئی۔

یوسف محمد المطبقانی سعودی سفیر

سعودی عرب کے سفیر یوسف محمد المطبقانی نے اپنی تقریر میں کہا، کہ اس وقت امتِ مسلمہ کو ایک چیلنج کا سامنا ہے۔ جو دنیا میں فتنہ و فساد موجود ہے اس پر صرف اتحاد کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اور سعودی عرب کے عوام کی طرف سے پاکستانی عوام کو سلام پیش کرتا ہوں اور حکومتِ پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ اس اس موقع پر ہماری مدد کی۔ انہوں نے متحدہ جمعیت اہلحدیث کی طرف سے سعودی اقدام کی حمایت پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ اور مسلمانوں کے لیے خیر و برکت کی دعا کی کنونشن سے سعودی وفد کے قائد شیخ اسماعیل ابوداؤد کے علاوہ متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل علامہ پروفیسر ساجد میر، جناب میاں فضل حق، مولانا محمد یوسف انور، مولانا محمد حسین شیخوپوری، مولانا حافظ محمد یحییٰ میر محمدی، مولانا سید حبیب الرحمان بخاری، حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری مولانا محمد اعظم، مولانا عبدالعظیم یزدانی اور ان سب علماء کے زعیم مولانا معین الدین لکھوی اور مولانا محمد عبیداللہ نے خطاب کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی موت تمہاری ہو گی صدام کو شاہ فہد کی وارننگ

آخری بار کہہ رہے ہیں کہ عراق پھر سے عربوں کا دوست بن جائے ورنہ پہلے حملے میں صدام کے دوست بھی مارے جائینگے

عراقی فوجوں کی واپسی کے بعد خطے سے تمام غیر ملکی فوجیں واپس چلی جائیں

کویت کی آزادی پر امن طریقے سے چاہتے ہیں اگر کویت آزاد نہ ہوا تو جنگ ہو گی مشترکہ دفاعی نظام بنائینگے۔ شاہ فہد

واشنگٹن (وائس آف امریکہ) سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد نے صدر صدام حسین کو مشورہ دیا ہے کہ وُہ پھر سے عربوں کے بھائی، دوست اور اتحادی بن جائیں اور کویت کو خالی کر کے امن کی راہ اپنائیں ورنہ ان کے خلاف فیصلہ ہو چکا ہے اور ہم جنگ کے لیے تیار ہیں، یہ خلیج تعاون کونسل کے تمام اتحادی ملکوں کا متفقہ فیصلہ ہے۔ شاہ فہد نے کہا کہ عراق ضد چھوڑ دیں کیونکہ اس سے انہیں بربادی کے سوا کچھ نہ ملے گا وُہ غور کر لیں یہ ان کے لیے آخری پیغام ہے ورنہ پہلے حملے میں وُہ اور ان کے "دوست" مار دیئے جائیں گے۔ رائٹر کے مطابق خلیجی تعاون کونسل نے صدام حسین کے حامی ملکوں سے کہا ہے کہ وُہ ایک "پاگل شخص" کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں خلیجی تعاون کونسل کا اشارہ اُردن، سوڈان، یمن، موریطانیہ کی طرف تھا۔ بی بی سی کے مطابق خلیجی تعاون کونسل کے سربراہوں نے عراق سے کہا ہے کہ وُہ اقوام متحدہ کے مقرر کردہ ۱۵ جنوری کی تاریخ سے پہلے پہلے کویت کو خالی کر دے کونسل نے کویتی حکومت کے اداروں، نجی تنظیموں اور افراد کو پہنچنے والے نقصان کا معاوضہ بھی طلب کیا۔ جلاوطن کویتی حکومت نے اس کی لاگت پچاس ہزار ارب ڈالر سے زیادہ بتائی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدام کی جہنم سے بچ کر سوڈان پہنچنے والوں کے تاثرات

رپورٹ خرطوم آفس بحوالہ سیدتی میگزین شمارہ نمبر ۵۰۳

غدر و خیانت

سیدہ الف، میم اپنی داستان غم بیان کرتی ہیں کہ میں صبح دو بجے ٹینکوں کی گھن گرج کی آواز سن کر بیدار ہوئی تو خوفناک آوازیں سن کر میرے اوسان خطا ہو گئے۔ یہ اندوہناک صورت حال دیکھتے ہوئے ہمیں خیال گزرا کہ کویت میں فوجی انقلاب آگیا ہے، لیکن اس کا ہمیں یقین نہیں آرہا تھا، کیونکہ سب کویتی اپنے حکمران الصباح سے پیار کرتے ہیں۔ صبح کی نشریات میں جب عراق نے یہ رسوا کن اعلان کیا کہ اس نے کویت پر قبضہ کر لیا ہے۔ تو ہم پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، ہمیں یقین نہیں آرہا تھا کہ کیا دوست ملک اپنے محسن ہمسایہ ملک پر یہ ظلم و ستم بھی روا رکھ سکتا ہے۔

پھر ہمیں یہ افسوسناک، غمناک خبر ملی کہ شیخ فہد الصباح کو محل کے قریب شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ عظیم سپوت کویت کا وہ بہادر انسان ہے، جس نے کویت سے راہِ فرار اختیار کرنے کی بجائے دشمن سے لڑتے ہوئے اپنی جان قربان کر دی اور اس طرح شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

موصوفہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں تو اسے غداری اور خیانت کی بھیانک شکل سے تعبیر کروں گی۔ کیونکہ ایک روز پہلے صدام نے امیر کویت الصباح کو اس بات کی یقین دہانی کرائی تھی کہ میں کویت کے خلاف کسی قسم کی فوجی کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اس لیے آپ ہماری طرف سے مطمئن رہیں۔ لیکن اس نے بے وفائی، بدعہدی غداری اور احسان فراموشی کی انتہا کر دی۔ حملے کے دو دن بعد یعنی ہفتے کے روز کویت میں اسباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیست معدوم ہو چکے تھے لاکھ پتی و کروڑ پتی نان جویں کے محتاج ہو چکے تھے۔ ایسا گھناؤنا انقلاب کبھی زندگی میں سوچا ہی نہیں تھا کہ ہم اپنے ہی گھروں میں قیدی ہو جائیں گے۔ اپنی ذاتی اشیاء کو بھی استعمال کرنے سے محروم ہو جائیں گے۔ کبھی ذہن نے یہ سوچا ہی نہ تھا کہ ہم پر یہ بُرا وقت بھی آجائے گا کہ گھروں میں کھانے کی اشیاء ختم ہو جائیں گی۔ اور ہمارے لیے خوردنی اشیاء کو حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ یہ تیرنگئ دوران یہ تیرگئ قسمت یہ ہرلنا کی دبلے چارگی الہٰی ہمارے ساتھ یہ ہوا کیا ہے؟

گھر میں جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا، تو ہم پر فاقہ کشی کی نوبت طاری ہوئی تو چند روز بعد یہ اعلان کیا گیا کہ صرف ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک اشیاء خوردنی اور دیگر استعمال کی چیزوں کی خریداری کی جا سکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہر آدمی صرف پانچ دینار کی خریداری کر سکتا ہے ادھر صورتِ حال یہ تھی کہ روٹی تیار کرنے والی تمام فیکٹریاں اور دوکانیں بند ہو چکی تھیں۔ صرف ایک فیکٹری سے روٹی دستیاب تھی، دُنیا کے امیر ترین ملک کی یہ حالت دیکھ کر کبیدہ خاطر ہوئے۔ بہت سے کویتی باشندے اس اندوہناک کا مقابلہ کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اور ہم قسمت کے مارے اپنے گھر میں قیدی ہو کر رہ گئے۔

نامعلوم منزل کی جانب سفر

دل کو دہلا دینے والی آہ و زاری و سینہ کوبی کرتے ہوئے صدام کی تیار کردہ جہنم زار سرزمین میں بپا کردہ ظلم و ستم کی داستان بیان کرتے ہوئے کہنے لگی۔ جو ہمارے پاس نقدی یا کھانے پینے کی اشیاء تھیں وُہ دو ہفتے کے بعد ختم ہو گئیں۔ یہ غم الگ ہمیں کھائے جا رہا تھا اُوپر سے ہم نے یہ سُنا کہ عراقی فوجی نوجوان لڑکیوں اور خوبصورت عورتوں کو اغوا کر کے ان کی عزت و ناموس کو خاک آلود کر رہے ہیں۔ یہ سُن کر تو ہمارے اوسان خطا ہو گئے۔ یا اللہ ہم کیا کریں کدھر جائیں زمین پھٹ جائے تو ہم اس میں اُتر جائیں۔ ہمارا یہاں کیا بنے گا، ہم آج اپنے وطن میں غریب الوطن اپنے گھروں میں غریب الدیار اپنی کمین گاہوں میں بے یار و مددگار ہو چکے ہیں۔ اے اللہ تیرے سوا آج کوئی پناہ دینے والا نہیں، ہم پر اپنی نظرِ کرم فرما۔ الہٰی ہماری عزت و ناموس پہ آنچ نہ آئے عراقی فوجی درندوں کی طرح دندناتے پھر رہے تھے جو ان کے ہاتھ آیا انہوں نے لوٹ لیا کئی سوڈانی اور دیگر ممالک کے خاندان لُٹ گئے۔ اور جدھر مونہہ آیا اُدھر بھاگ نکلنے میں انہوں نے عافیت سمجھی کوئی کسی کی منزل نہیں تھی۔ نامعلوم منزل کی طرف ہر کوئی دیوانہ وار سرپٹ دوڑا جا رہا تھا۔

قیامت کا منظر تھا، نفسا نفسی کا عالم تھا کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ تھا، ہمارا قافلہ چار کاروں پر مشتمل تھا، ہمارے پاس صرف روزمرّہ استعمال کے کپڑے پانی اور پیٹرول کے سوا کچھ نہ تھا۔ ہم نے اپنے اس عذابی سفر کا آغاز کویت سے شروع کیا پریشان حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے عراق پہنچے وہاں سے ہمیں اُردن کی طرف جانے کا حکم صادر کیا گیا، وہاں سے اُردن کو بھاگے۔ اپنے تاریک مستقبل کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے، بالکل ان کمزور جانوروں کی طرح جو جنگل میں اپنی جان بچانے کے لیے اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہوں۔ وُہ جن کے پیچھے خونخوار درندے لگے ہوئے ہوں۔ ہم اپنے حالت زار کو دیکھ کر ایام رفتہ کو آواز دے رہے تھے۔ اے ہمارے خوشحالی کے دنوں تم کیوں ہم سے روٹھ گئے ہو، ہم سے کیا خطا ہو گئی کہ تم نے مونہہ پھیر لیا۔

ہم کویت سے عراق اور پھر عراق سے دھکے کھاتے ہوئے اُردن پہنچے۔ وہاں بھی ہمارا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ میری گود میں ایک معصوم بچہ تھا۔ جس نے ابھی اپنی عمر کا ایک سال بھی مکمل نہیں کیا تھا۔ وُہ بھوکا پیاسا جس انداز میں چلّا رہا تھا مجھ سے دیکھا نہ جا رہا تھا۔ اس کی چیخیں ایک مجبور و بے بس ماں کے کلیجے کو چیر رہی تھیں۔ سفر میں بھوک و پیاس کی وجہ سے میری چھاتی کا دُودھ بھی خشک ہو چکا تھا۔ بھوک و پیاس کی وجہ سے معصوم بچے کی نظر انتہائی کمزور ہو چکی تھی۔ دُنیا والو مجھے بتاؤ اس معصوم بچے کا کیا قصور تھا؟ میں تم سے پوچھتی ہوں کہ اس نے کسی کا کیا بگاڑا تھا؟

کیا آج شمر شبیر کے حلق میں پھر اپنا نیزہ
پیوست کرنا چاہتا ہے؟

ہم پریشان حال جب اُردن کی سرحد پر پہنچے تو ہمیں عراقی فوجیوں نے روک لیا اور ہماری تلاشی لینا شروع کر دی مسلسل آٹھ گھنٹے تلاشی کے لیے ہمیں روکے رکھا۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ کوئی چیز کسی گاڑی سے مل جائے لیکن ہمارے پاس تو روزمرّہ استعمال کے کپڑوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ تو آخر کار عملہ تفتیش کے انچارج نے للچاتے اور گھگھیاتے ہوئے کہا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں تو میری بیوی کے لیے ایک عطر کی شیشی ہی دے دو۔ میں نے عطر کی استعمال کردہ شیشی اپنے پرس سے نکال کر اس صدامی فقیر و کنگال کے ہاتھ پہ رکھ دی۔ لو بابا ہماری جان چھوڑو! تو اس نے ہی ہی کرتے ہوئے ہمارا راستہ چھوڑ دیا۔ بیسیوں سوڈانی ایسے ہی پُر خطر حالات سے گزر کر یہاں تک پہنچے تھے۔ ہمارے قافلے میں ایک عورت تو اس قبیح منظر سے دلبرداشتہ ہو کر ہسٹریا کی مریض ہو گئی۔ وُہ ایسی مخبوط الحواس ہوئی کہ اسے کچھ پتا نہ تھا یہ کیا ہو رہا ہے۔ وُہ آج بھی خرطوم ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔

ایک سوڈانی خاتون نادیہ نے اپنی آپ بیتی بیان کرنے سے تو انکار کر دیا لیکن اس نے اس عزم کا اظہار ضرور کیا کہ مجھے یقین ہے کہ کویت انشاءاللہ اپنی پہلی حالت پر ضرور واپس آئے گا۔ اس کا حسن و جمال اور رونق دوبارہ ایک دن ضرور لوٹ آئے گی۔ میں اپنی آواز سوڈانی حکومت تک اس لیے پہنچانا چاہتی ہوں تاکہ وُہ ہمارے سوڈانی بہن بھائیوں کو صحرائی جہنم اور صدامی جہنم سے نکالنے کے لیے بھرپور کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے۔

جو ہوا اس کی توقع نہ تھی

سوڈان کے مشہور صحافی کی بیوی مسز سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ صبح ۵ بجے ہمارے گھر میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجی وزارت دفاع سے ہمارے ایک جاننے والے نے بتایا کہ عراقی گاڑیاں سرخ جھنڈے لہراتی ہوئی کویت میں چکر لگا رہی ہیں، لڑاکا طیارے کویت کے اوپر بالکل قریبی سطح پر محوِ پرواز ہیں، عراق نے کویت پر حملہ کر دیا ہے۔ عراق اور کویت کے درمیان سرحدی تنازعہ اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے۔ یہ اندوہناک خبر سن کر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ تمام رشتہ دار ہمارے گھر جمع ہو جائیں اور صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے نتیجے کا انتظار کیا جائے میرے خاوند نے بتایا کہ میرا رات بھر رابطہ ٹیلیفون اور دیگر مواصلات کے ذریعے دنیا بھر سے رہا کہیں سے بھی یہ سراغ نہ ملا کہ کویت پر یہ قیامت ٹوٹنے والی ہے، پھر کیا تھا حزن وملال، غم واندوہ، ظلم وستم، ناامیدی و بے بسی نے سرزمین کویت کے چپے چپے پر اپنے پنجے گاڑھے۔ کویت میں رہتے ہوئے جو کچھ ہم نے اپنے ماں باپ بہن بھائیوں، خویش واقارب کی خوشحالی کے لیے کمایا تھا اس سے یکسر محروم ہو گئے، ہمارے خواب آنِ واحد میں منتشر ہو گئے، ہمارے دلوں کے ارمان مایوسیوں میں تبدیل ہو گئے اب دور دور تک روشن مستقبل کی کوئی کرن دکھلائی نہ دے رہی تھی۔ میں نے اپنے بہت قریبی کویتی دوستوں سے رابطہ قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کسی سے بھی رابطہ نہ ہو سکا وہ سب بیرونِ ملک تعطیلات گذارنے گئے ہوئے تھے احباب کے بیشتر دفاتر بند تھے اور وہاں فلپائنی چوکیدار پہرے کے لیے موجود تھے۔

جہاں تک وطن کی جانب ہمارے عذابی سفر کی المناک داستان ہے، اس کو دہراتے ہوئے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جب میں یہ تصور کرتا ہوں کہ کس طرح ہم ٹینکوں بکتر بند گاڑیوں، توپوں اور شعلے اگلتی ہوئی بندوقوں کے درمیان سے گزر کر اپنے وطن تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں، تو سوائے اللہ کی رحمت اور اس کی حفاظت کے کوئی اور وسیلہ یا ذریعہ نظر نہیں آتا۔ دورانِ سفر میں نے اپنا شناختی کارڈ چھپائے رکھا کہ اگر عراقی فوج کو یہ معلوم ہو گیا کہ میں کویت کا ایک معروف صحافی ہوں تو وہ میرے ساتھ اہانت آمیز سلوک کریں گے۔

میرا خاوند اور بچے بچھڑ گئے

مسز نادیہ حزن وملال کی تصویر بنے ہوئے داستانِ غم بیان کر رہی تھیں اور آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی، روتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ اس منحوس دن میں جبکہ عراق نے کویت پر حملہ کیا میں اپنی ایک سہیلی خدمت اور تیمارداری کے لیے اس کے گھر گئی ہوئی تھی کیونکہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا اور میں اس کے گھر کی صفائی اور اس کی خیریت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریافت کرنے گئی تھی، جب میں واپس اپنے گھر کی طرف آرہی تھی۔ تو میں نے توپوں کی گھنگھناہٹ سُنی اور سہم گئی۔ راستے میں کیا دیکھتی ہوں کہ عراقی فوجی سڑکوں اور گلیوں میں دندناتے پھر رہے ہیں اور ایک جگہ میں نے یہ دلخراش منظر بھی دیکھا کہ بہت سے فوجی ایک کویتی کو اپنے پاؤں تلے روند رہے ہیں اور وہ اس ذلّت آمیز سلوک کی تاب نہ لاتے ہوئے مرچکا ہے لیکن عراقی فوجی مسلسل اپنے پاؤں سے روندتے چلے جارہے ہیں، اور اس کے جسم کا تمام خون نچڑ چُکا ہے۔ اور وہ سڑک پر بہہ رہا ہے میں گھبرائی ہوئی جلدی اپنے گھر پہنچی ہیں یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی کہ وہاں نہ میرا خاوند ہے اور نہ ہی تین بچے میں نے زور زور سے انہیں آوازیں دیں۔ میری دلخراش آوازوں سے گھر کے در و دیوار گونج اٹھے میں دیوانوں کی طرح دیواروں سے ٹکریں مار رہی تھی، کہ عراقی فوجی میرے گھر میں داخل ہوگئے اور انہوں نے گرجتے ہوئے فوراً مجھے گھر خالی کرنے کا حکم دیا میں نے جلدی جلدی اپنے کپڑے اور چند دینار لیے اور گھر سے فوراً نکل گئی اور ایک سوڈانی قافلے کے ہمراہ چل پڑی۔ یہ قافلہ اُردن کی طرف جارہا تھا مسلسل دن اور راتیں سفر کرتے ہوئے ہمارا قافلہ اُردن پہنچا ہزاروں پناہ گزین مہر بلب، حیرانی و پریشانی کی تصویر بنے ہوئے تھے، میں ایک مجنون عورت کی طرح ان لٹے پٹے قافلوں میں اپنے خاوند اور بچوں کو آوازیں دیتی پھر رہی تھی ہر کسی سے پُوچھتی کہ تم نے سر کے تاج اور دِل کے ٹکڑوں کو دیکھا ہر کوئی لاعلمی کا اظہار کرتا۔ تو میں اپنا دِل پکڑ کر بیٹھ جاتی اور زار و قطار رونا شروع کر دیتی۔

ابتسام محمود اپنے خیالات و عواطف بیان کرتی ہوئی لکھتی ہیں کہ ہم غریب الدیار، مہاجر اور پناہ گزیں بنے صحراء نے بھی ہم پر رحم نہ کھایا، فضا ہمارے خلاف ہوگئی، میں اپنی ان کویتی سہیلیوں کو الوداع بھی نہ کہہ سکی جنہیں میں گذشتہ دس برسوں سے جانتی تھی، ان کے گھر والے تو مجھے مستقل کویت میں قیام کرنے کا اصرار کر رہے تھے۔ مجھے کویت میں مستقل رہائش اختیار کرنے کا مشورہ دینے والے کہاں ہیں میں انہیں آخری دفعہ سلام بھی نہ کر سکی۔ میرا گھر تو آباد تھا، کھانے پینے کی اشیاء سے بھرا ہوا تھا، ہمارے پاس اتنا ذخیرہ تھا کہ سال بھر کھاتے رہتے تو ختم نہ ہوتا لیکن بغداد کے چوروں نے تو سب کچھ چھین لیا، یہ کہتے ہوئے وہ زار و قطار رونے لگی اور اپنے ہاتھوں میں قرآن مجید کا ایک چھوٹا سا نسخہ پکڑا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی یہی وہ کیمیاء ہے کہ جب بھی حزن و ملال اور غم و آلام ناقابل برداشت ہوتے تو میں اسے پکڑ کر اپنے سینے سے چمٹا لیتی تو مجھے سکون حاصل ہوتا۔

ہم نے اپنے بچّوں کو یہاں صحراء میں دفن کر دیا۔

عبدالرحمان بابکر اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کویت سے اُردن کی جانب جاتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحرا عبور کر رہے تھے ایک جگہ ہم نے دیکھا کہ میاں بیوی صحرا میں بیٹھے ہوئے زار و قطار رو رہے ہیں ہم نے ان سے پوچھا کہ یہاں بیٹھے کیوں رو رہے ہو۔ آدمی کا نام احمد اور عورت کا نام ابتسام تھا۔ رو رو کر ابتسام کے آنسو خشک ہو چکے تھے اور آنکھوں میں سیاہ گڑھے پڑ چکے تھے ہمارے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس کھانا اور پانی ختم ہو چکا تھا ہمارے بچے بھوک اور پیاس کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر یہاں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اور ہم نے انہیں یہاں دفن کر دیا ہے۔ اور اب ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ یہاں سے نہیں جائیں گے ہماری قبریں بھی اپنے بچوں کے ساتھ یہیں بنیں گی یا پھر ہم واپس کویت جا کر ان سے نبرد آزما ہوں گے جنہوں نے ہمارے بچوں کو قتل کیا ہے۔ ہم نے بہت انہیں سمجھایا کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب بچوں کو تو واپس نہیں لایا جا سکتا۔ تمہارا یہاں بیٹھے رہنا بھی درست نہیں لیکن وہ وہاں سے ہلنے کے لیے آمادہ نہ ہوئے۔ الٰہی یہ اولاد کی محبت بھی کیا عجیب بے چینی ہے۔

ہم اپنے کویتی بھائیوں کے ساتھ ہیں

استاذ علی گیارہ سال سے کویت میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے تھے، فرماتے ہیں، تمام تر مصائب اور خطرناک صورت حال کے باوجود کویتی باشندوں کی جانب سے تحریک مزاحمت پورے زور شور سے جاری ہے نوجوان پوری جوانمردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لیے مصروف عمل ہیں۔ ابتدائی لمحات میں تو کویت ریڈیو اور ٹیلیویژن سے مسلسل یہ اعلان نشر ہوتا رہا کہ اپنے وطن کے دفاع کے لیے جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں اتر آئیں یہ اعلان اس وقت تک جاری رہا جب تک ٹیلیویژن اسٹیشن اور ریڈیو اسٹیشن کے بیشتر ملازمین کو قتل یا گرفتار نہیں کر لیا گیا۔ تحریک مزاحمت میں حصّہ لینے والوں نے مختلف مقامات پر بلڈنگوں میں مورچے سنبھال رکھے ہیں۔ وقفے وقفے سے عراقی فوجیوں کو وہاں سے نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس بلڈنگ کو توپ کے گولوں سے اڑا نہیں دیا جاتا۔ یہ نڈر نوجوان مسلسل عراقی فوجیوں کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ اور انہیں چین نہیں لینے دیتے یہی وجہ ہے کہ عراقی فوجی ہر وقت اپنے آپ کو خطرے میں گھرا ہوا محسوس کر رہے ہیں۔

استاذ علی اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم بڑے کٹھن مراحل سے گزرتے ہوئے سوڈان پہنچے غمگین دل، مضمحل اعصاب، گریبان چاک دشمن کا خوف اور خالی پیٹ پورے سفر میں یہی کیفیت ہم پہ طاری رہی۔ اگرچہ اب ہم اپنے وطن میں پہنچ چکے ہیں، لیکن ہمارے دل کویت میں ہیں، ہم اپنے کویتی بھائیوں کو کبھی نہیں بھول سکتے، ہمیں وہ دل و جان سے عزیز ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحرا نے میری جمع کی ہوئی پونجی کو نگل لیا۔

کویت میں آٹھ سال کام کرنے کے بعد ایک سوڈانی نوجوان نے شادی کی اور وہ اپنی نوجوان بیوی کے ساتھ خوشگوار زندگی بسر کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا پھر وہ دونوں اس کھلونے سے دل بہلاتے ہوئے خوش و خرم زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ کہ یہ منحوس دن آ پہنچا جس نے ان کے ارمانوں پر گولے برسائے جب جان کا خطرہ محسوس ہوا تو دونوں میاں بیوی یہ پھول سا بچہ لے کر گھر سے نکل پڑے بیوی کمال رازداری کے ساتھ جمع شدہ پونجی تھرماس کے نیچے چھپا اور اس کی خبر اپنے خاوند کو بھی نہ دی صحراء میں جاتے ہوئے بیوی پہ نیند غالب آگئی اور وہ گہری نیند سو گئی۔ اور بچے کو باپ نے اپنی گود میں لے لیا کچھ دیر بعد بچہ بیدار ہوا تو اس نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ باپ نے اسے چپ کرانے کے لیے وقفے وقفے تھرماس سے پانی پلانا شروع کیا۔ جب تھرماس سے پانی ختم ہو گیا تو اسے صحراء میں پھینک دیا۔ بیوی گہری نیند میں تھی اسے کچھ پتا نہ تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ جب عراقی فوجیوں نے ان کو روکا اور سختی سے تلاشی لینا شروع کی تو بیوی کی آنکھ کھلی۔ بیوی نے ادھر ادھر جھانکا اپنے خاوند سے تھرماس کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا کہ میں نے تو وہ صحراء میں پھینک دیا ہے۔ کیونکہ وہ خالی ہو چکا تھا میں نے سوچا ہمارے کس کام کا ہے اگر میں نے نہ پھینکا تو عراقی فوجی ہم سے چھین لیں گے اس لیے میں نے اسی وقت اسے پھینک دیا۔ جب اس سے پانی ختم ہو گیا تھا۔ یہ سن کر اس نے چپ سادھ لی خرطوم پہنچ کر یکدم اس نے چیخ ماری اور میں ڈر گیا۔ اس نے روتے ہوئے مجھے بتایا کہ جس تھرماس کو تم نے صحراء میں پھینک دیا ہے میں نے تو اس میں بہت سی نقدی چھپا رکھی تھی۔ ہائے ہمارے ساتھ کیا ظلم ہو گیا۔ لعنت ہو اس لڑائی پر لعنت ہو باہمی اختلافات پر، لعنت ہو ان لمحات پر جن لمحات میں ہمارے ارمانوں کا خون ہوا۔ اور ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا۔

تحریک مزاحمت شدت سے جاری ہے

انجینئر عبدالحافظ شلطہ کے ایک ہاتھ میں پلاسٹک کا لفافہ اور دوسرے ہاتھ میں چٹائی پکڑی ہوئی تھی۔ اور وہ اخبار کے نمائندے سے یہ کہہ رہے تھے کہ میں معمول کے مطابق صبح اٹھ کر اپنے کام کے لیے چل پڑا میری ڈیوٹی رہائشی مکانات کی تعمیر پر لگی ہوئی تھی میں نے راستے میں ٹینکوں کی بھرمار دیکھی تو حیران رہ گیا، مجھے عراقی لشکر نے واپس جانے کا حکم نہایت ترش لہجے میں دیا میں یہ خطرناک صورت حال دیکھ کر واپس گھر آ گیا اور مجھے کچھ پتہ نہ چلا تھا کہ اچانک یہ کیا ہو گیا۔ تقریباً آٹھ بجے میں نے گولہ باری کی گھن گرج سنی تو میں نے خیال کیا کہ یہ کویتی باشندوں اور عراقی فوجیوں کے درمیان ٹکراؤ پیدا ہو گیا ہے۔ تقریباً آدھ گھنٹے بعد سنٹرل پوسٹ آفس کو ڈائنا میٹ سے اڑا دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جس سے مواصلات کا نظام درہم برہم ہوگیا اور کویت کا رابطہ دنیا سے کٹ گیا اور ہر گھر ایک کٹے ہوئے جزیرے کی مانند ہوگیا۔

میں نے دیکھا کہ کویت کی سڑکوں پر ہر طرف لاشیں بکھری پڑی ہیں، اس حادثے میں مختلف ممالک کے لوگ جاں بحق ہو گئے۔

عراقی حملے کے ساتویں روز ایک عراقی فوجی جرنیل ہیلی کاپٹر کے ذریعے صرافہ بازار میں اترا اور جو ہاتھ لگا لوٹ کر لے گیا اور بعد میں باقی فوجیوں کو گھر اور دکانیں لوٹنے کی اجازت دے دی پھر کیا تھا ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوگیا۔ جو چیز عراقیوں کے ہاتھ لگی انہوں نے اپنے قبضے میں لے لی گھر لٹے عزتیں پامال ہوئیں، مال و دولت کو سمیٹ کر لے گئے۔ اللہ یہ منحوس دن کسی کو نہ دکھلائے۔

آمین۔

رپورٹ سیدتی میگزین مطبوعہ لندن شمارہ نمبر ۵۰۲ ترجمانی
محمود احمد غضنفر

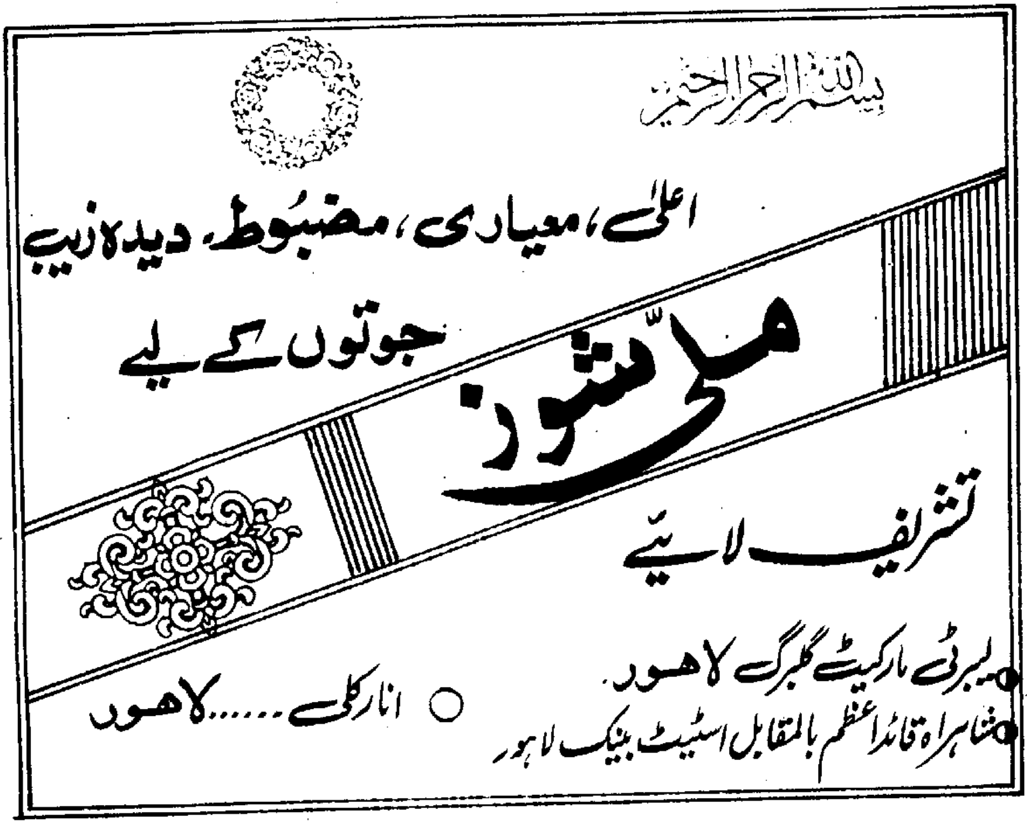

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوقت ضرورت غیر مسلموں سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت

علامہ یوسف عبدالرحمان برقاوی اردنی
ترجمہ: حافظ محمد حنیف ایم۔ اے

آجکل یہ مسئلہ زبان زدِ عام ہے کہ کیا غیر مسلموں سے مسلمان کا مدد طلب کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جمہور علماء اُمّت نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بوقت ضرورت مسلمان غیر مسلم سے مدد لے سکتا ہے؟ لیکن جن کے دل میں مرض ہے، وہ اس کے خلاف دن رات پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ اردن کے ایک جید عالم دین علامہ یوسف عبدالرحمان برقاوی نے دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ غیر مسلموں سے مدد لینا جائز ہے، افادہ عام کے لیے اس مضمون کا اُردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ایم اے غضنفر)

یاد رہے کہ اسلام کافر سے خدمت لینے اُسے اُجرت پر رکھنے یا عام مسلمانوں کی مصلحت کے پیشِ نظر اس سے بوقت ضرورت مدد لینے سے منع نہیں کرتا اس کے حق میں سُنّتِ نبویؐ اور تاریخ اسلامی میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں، جن میں چند ایک پیشِ خدمت ہیں۔

دلیل نمبر ۱:۔

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی طرف سفرِ ہجرت اختیار کیا تو مکے کے ایک صحرائی راستوں کے ماہر عبداللہ بن اُریقط کی خدمات حاصل کیں اور وہ کافر مشرک تھا۔ اسے باقاعدہ اُجرت پر اپنے ہمراہ لیا تاکہ راستے کا صحیح تعین ہو، اور منزل پر بآسانی پہنچا جا سکے۔

دلیل نمبر ۲:۔

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبیلہ ہوازن سے نبرد آزما ہونے کا پروگرام ترتیب دیا، تو آپ کے پاس ہتھیار نہ تھے، آپ کو معلوم ہوا کہ صفوان بن امیر کے پاس وافر مقدار میں اسلحہ موجود ہے، اور وہ اس وقت مشرک تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صفوان بن اُمیّہ ہمارا کل ہوازن سے مقابلہ ہے ہمیں اسلحہ چاہیئے۔ آپ کے پاس اسلحہ موجود ہے وُہ ہمیں دے دیجیئے۔ اس نے پُوچھا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ اسلحہ آپ مجھ سے زبردستی لینا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں ہم عاریتاً چاہتے ہیں۔ استعمال کے بعد واپس لوٹا دیں گے۔ تو اس نے بخوشی اسلحہ فراہم کر دیا۔ یہ بڑی واضح دلیل ہے کہ مسلمانوں کی مصلحت کے پیشِ نظر غیر مسلم کی قوت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ واقعہ سیرت ابنِ ہشام صفحہ ۴۴ جلد ۲ میں درج ہے۔

دلیل نمبر ۳:۔

سیرت ابنِ ہشام صفحہ ۳۱ جلد ۱ میں یہ درج ہے کہ مکی دور میں جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زندہ رہے آپ ان کی کفالت میں رہے اور قریشِ مکہ میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ آپ کی جان کے درپے ہو۔ لیکن جب وُہ فوت ہو گئے تو قریشِ مکہ آپ کی ایذا رسانی میں سرگرمِ عمل ہو گئے۔ آپ نے طائف کا سفر اختیار کیا تاکہ قبیلہ بنو ثقیف کو دین کی دعوت دیں اور ان سے مکی دورِ ابتلاء کا حوالہ دے کر تعاون کی اپیل کریں لیکن بنو ثقیف کے قائدین نے آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا جس سے آپ بُری طرح زخمی ہوئے۔ پھر آپ واپس آ کر غارِ حرا میں چھُپ کر عبادت میں مصروف ہو گئے۔ اسی دوران آپ نے اخنف بن شریک کی طرف پیغام بھیجا کہ وُہ چچا ابُو طالب کی طرح قریش کے خلاف آپ کا دفاع اپنے ذمے لے لے۔ تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ پھر آپ نے مطعم بن عدی کی طرف پیغام بھیجا تو وُہ آپ کا دفاع کرنے کے لیے مسلح ہو کر میدان میں نکل آیا۔ اور اس نے اعلان کیا کہ جس نے (محمدؐ) کو تکلیف دی، ہم اس سے بانگ دہل نپٹیں گے۔ جس کو اپنی جان کی ضرورت ہے۔ وُہ آپ کو ایذا دینے کی جرأت نہ کرے۔

دلیل نمبر ۴

قریش نے جب دیکھا کہ حبشہ میں نجاشی کے پاس جو مسلمان ہجرت کر کے وہاں آباد ہوئے وُہ نہایت پُرامن زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے انہیں ہر طرح کی سہولت مہیا کر دی ہے تو انہیں بہت دُکھ ہوا۔ ساتھ ہی جب یہ سُنا کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور حضرت عمر بن خطابؓ نے اسلام قبُول کر لیا ہے اور اسلام تیزی کے ساتھ قبائل میں پھیل رہا ہے۔ تو اُن کے اندر انتقام کا جذبہ موجزن ہوا۔ قریش ایک جگہ جمع ہوئے اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کی تدبیریں سوچنے لگے سوچ و بچار کے بعد انہوں نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا۔ اس سلسلے میں ایک دستاویز تیار کی اور اُسے کعبے کے اندر لٹکا دیا۔ تاکہ اس بائیکاٹ کی یاد دہانی رہے۔ اس کے نتیجے میں بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ قریش کے اقتصادی بائیکاٹ سے بنو ہاشم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بنو عبدالمطلب پر فاقہ کشی کی نوبت آگئی یہ اندوہ ناک صورتِ حال دیکھ کر قریش کے پانچ جوانمرد مستقل ہو گئے۔ جن کے نام یہ ہیں ہشام بن عمرو بن ربیعہ، زہیر بن ابی اُمیہ مطعم بن عدی، ابوالبختری بن ہشام اور زمعہ بن اسود یہ سب کے سب مشرک و کافر تھے لیکن انسانی غیرت وحمیت کے پیشِ نظر انہوں نے متفقہ طور پر اس بائیکاٹ کا انکار کر دیا۔ اور معاہدے کو پھاڑ ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ اور ساتھ ہی باہمی مشورے سے یہ بھی طے کیا کہ ابوجہل سے ہم مشترکہ طور پر بات چیت کریں، جب دوسرے دن صبح قریش کا پارلیمانی اجلاس ہوا تو زمعہ نے برملا کہا۔ اے اہل کعبہ ہم آزادانہ کھاتے پیتے ہیں جبکہ بنو ہاشم بھوک پیاس سے ہلکان ہو رہے ہیں۔ بائیکاٹ کی وجہ سے نہ وہ خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں تو اس ظالمانہ بائیکاٹ کے معاہدے کی دستاویز کو چیر پھاڑ کر دم لوں گا ہم سے بنو ہاشم کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ ابوجہل بولا یہ نہیں ہو سکتا۔ معاہدہ بدستور قائم رہے گا تم جھوٹ بولتے ہو۔ زمعہ نے ابوجہل سے کہا یہ نہیں بلکہ تم جھوٹے ہو۔ ہم اس معاہدے کو تسلیم نہیں کرتے ابوالبختری بولا زمعہ بالکل ٹھیک کہتا ہے۔ ہم ایسے ظالمانہ معاہدے کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ مطعم بن عدی نے بھی ان ساتھیوں کی بھرپور تائید کر دی، بلکہ رات کو جب مطعم بائیکاٹ کی دستاویز کو پھاڑنے کیلئے گیا، تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ زمین نے اس کو کھالیا اور اس کا نام و نشان مٹا دیا۔ فقط اس میں (باسمك اللھم) کے الفاظ باقی رہ گئے۔

دلیل نمبر ۵۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے آئے تو سب سے پہلے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) پیدا کی پھر مدینے کے یہودیوں سے دفاعی معاہدے کیے۔ تاکہ مدینے کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہو تو اس کا مشترکہ طور پر مؤثر دفاع کیا جا سکے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد یہودیوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا۔ اور سلام بن ابی حقیق حیی بن اخطب، کنانہ بن ربیع اور ہوذۃ بن قیس مکہ گئے قریش کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑائی کے لیے اکسایا، پھر یہ بنو غطفان کے پاس گئے اور انہیں لڑائی کے لیے تیار کیا۔ یہود کی عہد شکنیوں کی بنا پر انہیں مدینے سے جلاوطنی کا حکم دیا گیا لیکن ان تاریخی حقائق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحت کے پیشِ نظر غیر مسلموں سے معاہدے کیے۔ اور ان کو اس وقت تک نبھایا جب تک وہ اپنے معاہدے پر قائم رہے۔ لہٰذا یہ بات واضح ہو گئی کہ غیر مسلم سے دفاعی اور جنگی تعاون لیا جا سکتا ہے۔

دلیل نمبر ۶۔

صلح حدیبیہ کے دن جب بنو خزاعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف بنے، اور بنو بکر نے قریش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حلیف بننے کا معاہدہ کیا۔ بنو خزاعہ سے یہ معاہدہ طے پایا کہ وہ مکہ میں ہونے والے ہر واقعہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ رکھیں گے، گویا کہ آپ نے انکو اپنا رازدان بنایا۔ جبکہ ان کی اکثریت مسلمان نہیں تھی اور پھر بنو بکر اور بنو خزاعہ نے آپس میں امن چین سے زندگی بسر کرنے کا معاہدہ کیا لیکن کچھ عرصہ بعد مکہ کے نشیبی علاقے میں واقع پانی کے ایک وتیر نامی گھاٹ پر دونوں آپس میں لڑ پڑے۔

قریش نے بنو بکر کی مدد کی، اس واقعہ کی اطلاع کے لیے عمرو بن سالم خزاعی مدینہ منورہ گیا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقع کی اطلاع کرے، اور قریش و بنو بکر کے خلاف بنو خزاعہ کی مدد کریں۔ جب عمرو بن سالم مدینے پہنچا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے اپنی داستان غم کہہ سنائی تو آپ نے معاہدے کے مطابق بنو خزاعہ کی مدد کا وعدہ فرمایا۔ اور دس ہزار مجاہدین کو مکہ روانہ ہونے کا حکم صادر فرمایا۔ تاکہ آپ قریش کی عہد شکنی کی سزا انہیں دے سکیں اور اپنے حلیف بنو خزاعہ کی مدد کر سکیں چند ایک کے علاوہ یہ سب مشرک تھے۔

اس واقعے سے بالکل یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مشرکین سے مدد لینے اور مدد دینے کے لیے معاہدے کیے، جس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی مصلحت کے پیش نظر غیر مسلم سے دفاعی مدد لی جا سکتی ہے، اور اسے مدد دی بھی جا سکتی ہے۔ "اوفوا بالعقود" قرآنی حکم کے پیش نظر معاہدے کا پاس کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ کافر سے ہو۔

دلیل نمبر ۷

مسلمان کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ مسلمانوں سے کسی شر کو دفع کرنے کے لیے کافر کو مال و دولت دے کر راضی کرلے، اور اس طرح مسلمانوں کو خطرے سے بچالے۔ جس طرح کہ غزوہ خندق میں ابتدائی مراحل پر طریقہ اختیار کیا گیا۔ ہوا اس طرح کہ مختلف احزاب مسلمانوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے مدینہ جمع ہو گئے قریش ابو سفیان کی قیادت میں آئے، بنو غطفان عیینہ بن حصن الفزاری کی قیادت میں آئے۔ عیینہ بن حصن کو مدینہ کی پیداوار سے تیسرا حصہ دے کر اسے رام کر لیا وہ اتنا بڑا مال لے کر خاموش ہو گیا اور مقابلے سے دستبردار ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ اور قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادۃ سے اس سلسلہ میں مشورہ کیا۔ سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ اپنی مرضی سے کر رہے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ طریقہ اپنی مرضی سے اختیار کیا ہے، کیونکہ میں دیکھ رہا کہ عرب تمہیں ختم کرنے کے لیے چاروں طرف سے امڈ آئے ہیں، اور یکبارگی تم پہ حملہ کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے چاہا کہ اس طرح ان کی صفوں میں دراڑیں پیدا کر دی جائیں۔ یہ حربہ میں نے مصلحت عامہ کے پیش نظر اختیار کیا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ نے آپ کا فرمان سُن کر کہا۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہم ان کافر کے بچوں کو تلوار کے سوا کچھ نہیں دیں گے۔ میدان میں ڈٹ کر ان کا مقابلہ کریں، انہیں نیست و نابُود کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرینگے آپ نے حضرت سعد کا جذبہ دیکھ کر اس کے موقف کو تسلیم کر لیا۔ اور اُنکے خلاف داخلی طور پر صف بندی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے پختہ ایمان، جذبہ واعتماد اور توکل کو دیکھ کر یہ آیات نازل فرمائیں۔

یاایھا الذین آمنوا اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فأرسلنا علیھم ریحًا وجنودًا لم تروھا۔ وکان اللہ بما تعملون بصیرًا۔ الاحزاب - ۹

دلیل نمبر ۸۔

حبشہ کی سرزمین پر کفار آباد تھے، اہل حبشہ صلیب کے پجاری تھے، لیکن جب مکے میں قریش نے مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کر دی رحمۃ اللعالمین ہادی برحق نے جب بے بسی کے عالم میں اپنے ساتھیوں کو تڑپتے دیکھا تو آپ نے یہ حکم دیا کہ تم حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ سُنا ہے کہ وہاں کا حکمران رحمدل ہے وہاں کسی باشندے پر ظلم نہیں کیا جاتا، وُہ صدق وصفا کی سرزمین ہے ہو سکتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ آپکے لیے فراوانی پیدا کر دے اور کشادگی کے دروازے کھول دے۔

سیرت ابن ہشام کے بیان کے مطابق پہلے مرحلے پر ۸۳ افراد نے حبشے کی طرف ہجرت کی اور یہ تعداد بچوں اور عورتوں کے علاوہ ہے۔

یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بوقت ضرورت اپنی جان ومال بچانے کے لیے کفار کے دیش میں پناہ لی جاسکتی ہے تاکہ وہاں آزادی، امن اور چین سے شعائر اسلام کا احترام ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلامی احکام پر عمل کیا جاسکے۔

دلیل نمبر ۹

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں خلافت عثمانیہ نے برطانیہ کے خلاف جرمنی کے ساتھ دفاعی معاہدہ کیا اس طرح ترکی مسلمان فوجی اور جرمن کافر فوجی شانہ بشانہ برطانیہ کیخلاف لڑے۔ بوقت ضرورت ایک ہی خندق میں مسلمان اور کافر دفاع کی غرض سے اُترے۔ یہ معاہدہ خلیفۃ المسلمین نے جرمنی کے ساتھ کسی محبت کی بُنیاد پر نہیں کیا تھا یہ محض مسلمانوں کی مصلحت کے پیش نظر تھا۔ کوئی عقلمند اس معاہدے کو خلاف شریعت قرار نہیں دے سکتا۔ بخاری شریف یہ حدیث وارد ہوتی ہے۔

"إذا اجتهد الحاكم فأصاب فله أجران وإذا اجتهد فأخطأ فله أجر"

www.KitaboSunnat.com

ان مذکورہ دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مسلمانوں کو مصائب سے بچانے کے لیے یا ان کی کسی بھی مصلحت کے پیشِ نظر کفار سے مالی یا دفاعی مدد لی جا سکتی ہے اس میں شرعاً کوئی پابندی نہیں اور نہ ایسا کرنے والی حکومت کو موردِ الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

خلیجی ممالک کی موجودہ صورتِ حال کے پیشِ نظر سعودی حکومت نے جو امریکہ یا دیگر مغربی ممالک سے فوجیں طلب کیں ہیں۔ اس میں شرعاً کوئی مذائقہ نہیں۔

ہمارے ملک میں ایک مخصوص لابی اسکے خلاف پرزور انداز میں پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ ان لوگوں کی نیتوں میں فتور ہے، یہ لوگ حرمین کی عظمت کو پامال کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں جو کبھی انشاء اللہ شرمندہ تعبیر نہیں ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق قرآنِ مجید کی ایک عمدہ اور نادر تفسیر۔

فی ظلال القرآن

کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدام حسین کے جارحانہ اقدام نے عالمی معیشت کی بنیادیں ہلا دیں

نصیر آرزو

عراق کے کویت پر قبضے کے بعد امریکہ کے جوابی اقدامات کے نتیجے میں دُنیابھر کی معیشت پر تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ صدام حسین نے بین الاقوامی معیشت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ تیسری دُنیا کے ممالک اس ناگفتہ بہ صُورتحال میں سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ خصوصًا وُہ ممالک جو عراق اور کویت سے تیل اور تیل کی مصنوعات حاصل کرتے تھے۔ اور ان میں پاکستان اور بھارت بھی شامل ہیں۔ صدام حسین نے ان کے آنسو پونچھنے کیلئے حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ عراق خلیج کے بحران سے متاثر تیسری دنیا کے ممالک کو مُفت تیل فراہم کرے گا۔ مگر اسکے لیے ٹینکر انہی ممالک کو بھیجنے ہوں گے۔ دیکھنا یہ ہے کہ تیسری دنیا کے متاثرہ ممالک عراق سے مُفت تیل کس طرح حاصل کر پائیں گے۔ اگر یہ ممالک جدید دور کے حاتم طائی صدام حسین کی سخاوت سے فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ تو ان کی اقتصادی حالت بہت پتلی ہو جائیگی

وینیزویلا، میکسیکو، نائیجیریا اور لیبیا جیسے تیل پیدا کرنے والے چند ممالک کے علاوہ افریقہ اور لاطینی امریکہ کے بیشتر ممالک کی معیشت کو شدید دھچکا لگے گا۔ انہیں انتہائی مہنگے داموں تیل خریدنا پڑے گا جس سے ان کی برآمدات بُری طرح متاثر ہوں گی افراطِ زر کئی گناہ بڑھ جائے گا اور یہ ممالک طویل عرصے تک غیر ملکی قرضے ادا کرنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے

افریقہ کے بیشتر ممالک کے زرِ مبادلہ کے ذخائر بمشکل تین ماہ چلیں گے۔ اور پھر ان کے لیے تیل کی خریداری بے حد مشکل ہو جائے گی۔ اس صُورتِ حال میں مستحکم افریقی ممالک کی معیشت بھی شکست و ریخت سے دوچار ہو گی۔ مثلاً تیل کی قیمت اگر ۲۵ ڈالر فی بیرل پر قائم رہتی ہے تو کینیا کو اپنا تیل بجٹ ۳۰۰ ملین سے بڑھا کر ۸۰۰ ملین ڈالر سالانہ کرنا پڑیگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برازیل کے صدر "ڈی میلو" نے گذشتہ مارچ میں افراطِ زر کم کرنے کے لیے انقلابی اقدامات کیے تھے جس کے نتیجے میں افراطِ زر ۷۰ فیصد سے گھٹ کر ۱۳ فیصد رہ گیا تھا، مگر خلیج کے بحران نے صدر ڈی میلو کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ حکومت کے اعلیٰ حکام کا اندازہ ہے کہ برازیل کو تیل کی قیمت اور برآمدات میں کمی سے ۳،۴ بلین ڈالر کا نقصان ہوگا۔ اگر تیل کی قیمت ۲۵ ڈالر فی بیرل تک بھی رہتی ہے۔ تو اگلے سال اُنکے ایندھن کے بل میں دو بلین ڈالر کا اضافہ ہوگا۔ اور اس کے نتیجے میں برازیل اپنے ۱۱۵ بلین ڈالر کے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی بھی جاری نہیں رکھ سکے گا۔ اِدھر لاطینی امریکہ کے تیل پیدا کرنے والے بڑے ممالک وینیزویلا اور میکسیکو تیل کی قیمتیں بڑھنے سے بہت فائدے میں رہیں گے۔ میکسیکو کو اضافی ۲ بلین ڈالر اور وینیزویلا کو اضافی ۲،۴ بلین ڈالر حاصل ہونگے۔ لیکن خلیج کے تناظر میں امریکی معیشت دگرگوں ہونے سے میکسیکو کا یہ اضافی منافع غارت ہو جائے گا کہ امریکہ میکسیکو کی ۶۵ فیصد برآمدات کا خریدار ہے۔ خلیج کا بحران بھارت کے لیے دو دھاری تلوار ثابت ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو تیل کی درآمد مصارف میں اضافے سے اس کے زرِمبادلہ کے ذخائر گھٹ رہے ہیں، دوسری طرف وہ اس خطیر زرِمبادلہ سے بھی محروم ہو رہا ہے۔ جو ہزاروں بھارتی باشندے عراق اور کویت سے کما کر وطن بھیجتے تھے۔ کچھ اسی قسم کی صورتِ حال پاکستان کی بھی ہے۔ ایک لاکھ سے زائد پاکستانی جو تقریباً ایک بلین ڈالر کا زرِمبادلہ وطن بھیج رہے تھے۔ پاکستان کو نہ صرف اس سے محروم ہونا پڑیگا بلکہ ان ستم رسیدہ اور بدنصیب بھائیوں کو روزگار کی فراہمی ایک مسئلہ ثابت ہوگی۔ نگران حکومت نے ان مظلوموں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے ہنگامی اقدامات کا اعلان تو کیا ہے۔ لیکن آنے والے الیکشن کے تناظر میں یہ بیل منڈھے چڑھتی دکھائی نہیں دے رہی۔ کہ نگران حکومت سابقہ حکومت کی مبینہ بدعنوانیوں کا احتساب اور جعلی انوسٹمنٹ کمپنیوں کے ہاتھوں لٹنے والے ہزاروں افراد کو انکے خون پسینے کی کمائی واپس دلانے کا بیڑا ابھی اٹھا رکھا ہے اور وہ یہ دشوار کام ہے، جو سابقہ حکومت اپنے بیس ماہ کے اقتدار میں نہیں کر سکی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ نگران حکومت اپنے مختصر دورِ اقتدار میں کیا کچھ کر پائے گی۔ بہر حال وطن واپس آنے والے ہزاروں پاکستانیوں کے لیے حکومت کے بلند بانگ اور دِل خوش کن اعلانات لبسا غنیمت ہیں۔ وطن واپس آنیوالوں میں بیشتر تجربہ کار ہنرمند ہیں۔ اور نجی شعبہ ان کی گراں قدر خدمات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اُمید ہے کہ بڑے تاجر اور صنعت کار اس سنگین مسئلے پر توجہ دیں گے۔ خلیج کے بحران نے ایسے وقت میں جبکہ منتخب مستحکم حکومت نہیں ہے۔ پاکستان معیشت کو زبردست دھچکا پہنچایا ہے۔ اور اسے ادائیگیوں کے توازن میں ایک ارب ڈالر کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ ادھر آئی ایم ایف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حکام نے پاکستان پر واضح کر دیا ہے کہ تیل کی قیمتوں میں اضافہ کیے بغیر وہ دوسو بلین ڈالر کا قرضہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ جبکہ حکومت چاہتی ہے کہ اضافہ کم سے کم ہو۔ نگران حکومت نے خلیج کے بحران کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مالی و معاشی مسائل حل کرنے کے لیے موجودہ مالی سال کے لیے منظور شدہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی کاموں کے لیے مختص ۶۳ بلین روپے کے دس فیصد پر عمل درآمد سے منع کر دیا ہے، ایک اور بری خبر یہ ہے کہ ملکی اور غیر ملکی غیر یقینی کی فضا کے باعث نجی شعبے نے سرمایہ کاری بالکل بند کر دی ہے، نئی ایل سی کھلنی بند ہو گئی ہے۔ اور جب لوگ گذشتہ چند ہفتوں میں ایل سی کھلوا چکے ہیں، وہ اپنی سینمنٹ میں تاخیر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جسکے باعث کسٹم اور سیلز ٹیکس سے حاصل ہونے والی رقم میں ۲۵ فیصد کمی ہوئی ہے، اگر یہی صورتحال رہی تو اکتوبر بہ کمی ۵۰ فیصد سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔ اور ایسی صورتحال میں بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کے لیے حکومت کے پاس دو ہی راستے رہ جائینگے۔ یا تو کرنسی نوٹ کی چھپائی میں اضافہ کرے یا قرضوں کے لیے بنکوں سے رجوع کرے مگر آئی ایم ایف، نے ان دونوں باتوں پر پابندی لگائی ہے۔ صدام حسین کی جارحیت امریکہ کو بھی بہت مہنگی پڑی ہے امریکہ کو آپریشن ڈیزرٹ کی مد میں ۱۹۹۱ء کے اختتام تک ۱۷٫۴۵ بلین ڈالر کے اخراجات کرنا پڑیں گے۔ اس اہم مسئلے پر قابو پانے کے لیے گذشتہ دنوں امریکہ کے سیکرٹری آف اسٹیٹ جیمیں بیکر کو خلیج اور خزانے کے سیکرٹری نکولس براڈی کو یورپ اور ایشیاء کے طوفانی دورے کرنے پڑے۔ کویت کے جلاوطن امیر نے ۱۹۹۰ء کے اختتام تک فوجی اخراجات کی مد میں امریکہ کو ڈھائی بلین ڈالر کی پیشکش کی ہے۔ جبکہ سعودی عرب نے اپنی سرزمین پر موجود امریکی فوج کے تمام اخراجات برداشت کرنے کی حامی بھری ہے۔ جبکہ کویت نے عراق کے خلاف تجارتی بندشں کے نتیجے میں متاثر ہونے والے اُردن مصر اور ترکی کے لیے ڈھائی بلین دینے کی پیشکش کی ہے۔ خلیج کے تیل پیدا کرنے والے ممالک (کویت کے علاوہ) کو یہ سودا مہنگا نہیں پڑا لیکن بحران کے نتیجے میں بڑھنے والی تیل کی قیمتوں سے انہیں اربوں ڈالر حاصل ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ اخراجات امریکہ سمیت پوری دُنیا کے تیل استعمال کرنے والے ممالک ادا کریں گے ادھر امریکہ کے خزانے کے سیکرٹری براڈی اپنے دورے سے تقریباً خالی ہاتھ وطن واپس لوٹے ہیں، جاپانی حکام نے براڈی کو بتایا ہے کہ عراق پر عائد تجارتی بندشں کے نتیجے میں متاثر ہونے والے ممالک کو معقول امداد دی جائے گی۔ اس سے پہلے جاپان نے ۳ء۱ ار بلین ڈالر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ واشنگٹن چاہتا ہے کہ جاپان جلد از جلد امداد دے تاکہ متاثرہ ممالک عراق کے خلاف تجارتی پابندیوں کی خلاف ورزی نہ کر بیٹھیں، جبکہ جاپان اتنی جلدی جیب سے پیسے نکالنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ خلیج کی صورتحال نے مصر کی معیشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی ہولناک حد تک تباہی سے دوچار کر دیا ہے۔ جبکہ مصر پہلے ہی غیر ملکی قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ امریکہ نے مصر کے ۶ء۷ بلین ڈالر کا فوجی قرضہ معاف کرنے کی پیشکش کی ہے۔ مگر اس کے باوجود مصر کے بجٹ میں گیارہ بلین ڈالر اضافہ ہو گا۔ کیونکہ عراق کی ناکہ بندی نے بحری جہازوں کی نہر سوئز کی آمدنی اور جنگ کے اندیشے نے سیاحوں کی آمد تقریباً ختم کر دی ہے۔ سیاحت سے مصر کو ۵۰ کروڑ ڈالر اور نہر سوئز سے ہونیوالی آمدنی میں ۴۰ کروڑ ڈالر کے خسارے کا اندیشہ ہے۔ چونکہ مصر نے کویت پر عراق کے قبضے کے خلاف سخت مؤقف اختیار کیا ہے۔ اس لیے عرب ممالک کو اس سے ہمدردی ہے اور اس کی مدد کے لیے کوشاں ہیں۔ ادھر جاپان کی کوشش یہ ہے کہ خلیج کے بحران سے متاثر ہونے والے ممالک کی امداد کے لیے ایک بین الاقوامی تنظیم قائم ہو جائے جس میں عالمی بینک، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور اہم صنعتی ممالک شامل ہوں۔ ڈبل روٹی کی قلت کی بنیادی وجہ اس کے بنانے کا ناقص نظام ہے۔ دوسرا سبب گندم کی کمی ہے۔ ماسکو نے اس سال گندم کی پیداوار کا تخمینہ دو سو ساٹھ ملین ٹن لگایا ہے۔ مگر لاکھوں ٹن گندم کھیتوں اور ڈبل روٹی کے کارخانوں تک پہنچنے میں ضائع ہو جائیگی کیونکہ کسانوں کے پاس جدید ترین مشینری، ایندھن اور ٹرانسپورٹ نہیں ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہیں گندم کو سرکاری گوداموں تک پہنچانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ حال ہی میں روسی وزیر اعظم نکولائی نے ٹیلی ویژن پر مزدوروں اور طلباء سے گندم کی کھیتوں سے اٹھانے کی اپیل کی ہے۔ علاوہ ازیں گوربا چوف نے کسانوں پر گندم روک لینے کا الزام عائد کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو حکم دیا تھا کہ وہ زبردستی گندم کسانوں سے چھین کر سرکاری گوداموں میں پہنچا دیں تاہم اس امر کا واضح امکان ہے کہ روس کو مطلوبہ مقدار میں گندم حاصل نہیں ہو سکے گی۔ گذشتہ سال روس نے ۴۵ ملین ٹن مغربی ممالک سے درآمد کی تھی لیکن اس سال زرمبادلہ میں کمی کے باعث گندم کی مد میں ۱۲ ملین ڈالر کی ادائیگی اس کے لیے تقریباً ناممکن ہو گئی ہے۔ ان دنوں گورباچوف روٹی کے بحران پر قابو پانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ صورتِ حال روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ فرانس میں ان دنوں دلچسپ و عجیب مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ملک بھر کے مشتعل کسان برطانیہ، آئرلینڈ، بلجیم، جرمنی اور مشرقی یورپ سے گائے اور بکرے کی گوشت کی درآمد پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں انہوں نے سڑکیں بلاک کر دی تھیں ہزاروں بھیڑوں کو زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور گوداموں میں رکھے ہوئے درآمد شدہ گوشت پر زہریلی دوائیں چھڑک دی تھیں۔ احتجاج کا یہ سلسلہ پچھلے تین ماہ سے جاری ہے۔ اگست میں نقاب پوش کسانوں نے پیرس کے جنوب میں ایک ٹرک کو آگ لگا دی تھی۔ جو ساڑھے چار سو برطانوی بھیڑیں لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرجارہا تھا۔ اور بھی گزشتہ ہفتے ہی مغرب فرانس میں کسانوں اور مویشی پالنے والوں کے ایک دوسرے گروپ نے ایک ٹرک پر ہلہ بول دیا تھا۔ جو اسکاٹ لینڈ کے ۳۸۶ اعلیٰ نسل کے بکرے لے کر جارہا تھا۔ ڈرائیور کے فرار ہوتے ہی انہوں نے تمام جانوروں کو کاٹ کر رکھ دیا تھا۔ اور ان کی لاشیں مقامی سرکاری دفتروں میں بکھیر دی تھیں۔ فرانسیسی کسانوں کا کہنا ہے کہ وہ اپنی بقا کی جنگ لڑرہے ہیں۔ پچھلے سال مختلف وجوہ کی بنا پر گائے اور بکرے کے گوشت کے دام دس فیصد کم ہوگئے تھے۔ اور اس سے غیر ملکی گوشت کی درآمد سے قیمتیں مزید کم ہورہی تھیں انہیں شکوہ ہے کہ مشرقی یورپ کا نہایت ارزاں گوشت بڑی تیزی سے مغربی یورپی ممالک میں چھاتا جارہا ہے جبکہ پوری برادری کے گائے کا گوشت سپلائی کرنے والوں کا کاروبار ان وجوہ کی بنا پر متاثر ہوا ہے۔ لیکن فرانسیسی حکام کو کسانوں کا جارحانہ احتجاج ایک آنکھ نہیں بھایا ہے۔ ادھر اس احتجاجی مہم کے نتیجے میں ایک ہفتے میں برطانوی گوشت کی فروخت میں سات ملین پاؤنڈ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ فرانسیسی حکام نے کسانوں کے آنسو پونچھنے کیلئے ۱۰۱ ملین فرانک بطور امداد تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مگر کسانوں کا کہنا ہے کہ فرانس کو گوشت کی آزادانہ درآمد پر پابندیاں عائد کرنی چاہیئے جبکہ یورپی برادری کو بھی فری ٹریڈ کے اصولوں پر نظرثانی کرنی چاہیئے۔ دوسری طرف برطانوی حکام کا موقف یہ ہے کہ فری ٹریڈ یورپی برادری کا ایک بنیادی اصول ہے۔ اور فرانسیسی حکومت کو چاہیئے کہ اس کے نفاذ کو یقینی بنائے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ فرانسیسی کسانوں کی احتجاجی مہم کے ردعمل میں برطانوی کسانوں نے بھی فرانس کی زرعی، پولٹری ڈیری کی مصنوعات کی بائیکاٹ کی مہم شروع کردی ہے۔ اور گاہکوں نے بھی اسکا مثبت جواب دیا ہے۔ فرانس سالانہ ۴ر۹ بلین فرانک کی زرعی اور ڈیری کی مصنوعات برطانیہ کو برآمد کرتا ہے۔ برطانوی کسانوں نے اپنے بکروں کی خبر سنانے کے لیے مؤثر حربہ استعمال کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فرانسیسی کسانوں نے ان کے بکروں کا قتل عام بند نہیں کیا تو ان کا مکھن بھی انکے فارموں میں پڑا پڑا پگھل یا سڑ جائے گا۔ ماضی میں جاپان اور روس کے تعلقات زیادہ خوشگوار نہیں رہے۔ مگر اب فضا تیزی سے تبدیل ہورہی ہے۔ گزشتہ ہفتے روس کے وزیر خارجہ شیورڈناڈز نے جاپانی وزیر خارجہ اور وزیراعظم سے مذاکرات کے لیے تین روزہ دورے پر ٹوکیو پہنچے تھے۔ اگلے سال اپریل میں گوربا چوف بھی جاپان کا دورہ کریں گے اور یوں روس اپنی بیمار معیشت کو سنبھالا دینے کیلئے جاپان کی مالی اور ٹیکنالوجی امداد حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ جبکہ جاپان بھی اپنے اس پڑوسی ملک سے ۱۹۰۵ء کی جنگ کی تلخ یادیں ختم کرکے اپنے متنازعہ علاقے واپس لے سکے گا۔ ویسے جاپان کو روس اور مشرق بعید میں سرمایہ کاری سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ننگِ عالم صدام

حکیم اجمل خان
(انڈیا)

کویت پر صدام حسین کے جارحانہ حملے اور قبضے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ شخص خود سر، مغرور، بے ایمان اور ملحد ہے، ایران کے ساتھ اس کی طویل جنگ جہاں (امام) خمینی کی خودسری کی علامت تھی وہاں صدام حسین کا غرور اور نخوت بھی اس کا ایک بڑا سبب تھا۔ اس کی خودسری جہالت اور غرور کی وجہ سے ایران و عراق جنگ میں لاکھوں کا جانی نقصان ہوا۔ اور مال کی بربادی تو اتنی ہوئی کہ اس میں ضائع ہونے والی دولت سے ایک نیا عراق تعمیر کیا جا سکتا تھا۔

ایران کے ساتھ جنگ بندی کے بعد قدرتی طور پر عراق، اقتصادی بدحالی میں مبتلا ہوا۔ شط العرب کو قبضے میں رکھنے سے بھی اُسے کوئی فائدہ نہ تھا۔ چنانچہ اس نے ایک نہایت کمزور ملک کویت پر نظرِ بد لگائی اور اپنا جہنم بھرنے کا منصوبہ بنایا۔ اور بہانہ بنایا کہ کویت نے مجوزہ مقدار سے زیادہ تیل نکال کر تیل کا بھاؤ گرا دیا ہے، پھر کہنا شروع کیا کہ کویت عراق کا تیل چوری کر رہا ہے۔ اور یہی کہہ کر صدام نے راتوں رات کویت جیسے کمزور ملک پر قبضہ کر لیا، جو اس کی بزدلانہ حرکت ہے۔

واضح رہے کہ کویت اور عراق کی فوجی طاقت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جس کی ہلکی سی جھلک آپ درج ذیل گوشوارہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ گوشوارے سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ شیر ببر کے سامنے خرگوش کی کیا حیثیت ہے۔

اطلاعات کے مطابق عراق کی کوئی دو لاکھ فوج ٹینکوں ایئر کرافٹوں اور دوسرے جنگی ساز و سامان سے لیس بھوکے بھیڑیوں کی طرح کویت پر حملہ آور ہوئی اور تمام فوجی و سرکاری ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا۔ شاہی محل کو محاصرے میں لے لیا۔ کویتی سیکورٹی افسران اور عمّال گولیوں سے بھون دیئے۔ بچے کھچے قید کر کے عراق بھیج دیئے۔ مکان دوکان اور بازاروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ٹوٹا حتٰی کہ عورتوں کی عزت بھی لوٹ کرلے گئے مکانات کے باغیچے، سڑکوں کے درخت بھی اجاڑ دیے، جس قدر غیر ملکی ہندوستانی، پاکستانی، بنگلہ دیشی اور یورپین وہاں اپنے روزگار اور ملازمتوں کے سلسلے میں رہتے تھے، سب بے دست و پا کر دیئے، اور انہیں بھوکا ننگا کر کے ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ جب وُہ اپنے ملکوں میں پہنچے تو خالی ہاتھ تھے، ان کا مال اسباب کمائیاں سب برباد ہو گئیں اور آج بھی لاکھوں کی تعداد میں وُہ اپنے گھر آنے کے لیے ترس رہے ہیں۔

صدامیوں نے کھانے پینے کی اشیاء اور ضروریاتِ زندگی پر بھی قبضہ کر لیا۔ کچھ سے اپنے جہنم بھرے کچھ کو خراب کیا۔ اور باقی عراق کو پہنچا دیا، مواصلات کے تمام ذرائع منقطع کر دیئے، تاکہ کویت میں مقیم کوئی شخص بھی اپنے اہل و عیال کی خیریت معلوم نہ کر سکے، اور وہاں کے حالات کا پتہ نہ لگا سکے۔ بربریت اور تاتاریت کی ایسی مثال آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ صدام نے کس طرح انسانی آزادی پر چھاپہ مار کر اپنے آپ کو ننگِ دُنیا ثابت کر دکھایا ہے کہ ایسا شخص مسلمان کہلائے جانے کا مستحق ہے، ہر گز نہیں، وُہ ملعون و مردود ہے ایسا ننگ دھڑنگ کام کوئی ملحد، بے دین اور بے ایمان ہی کر سکتا ہے۔ اس کے اس فعل سے امن برباد، عورتیں بچے اور بیمار پریشان!

صدام کی بربریت نے جہاں اسلامی بھائی چارگی، اخوت اور اُمتِ مسلمہ واحدہ کا جنازہ نکالا ہے وہاں اس نے خلیج ہی نہیں دُنیا کے امن کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اب کوئی بھی چھوٹا ملک اور چھوٹی طاقت اس خطے میں اس وقت تک محفوظ نہیں رہ سکتی، جب تک وُہ اپنی فوجی طاقت اسرائیل جیسی نہ کرلے، اور کسی بڑی طاقت کی گود میں نہ بیٹھ جائے۔ جو اسرائیل عرب ملکوں بالخصوص عراق کی کیمیاوی پیش قدمیوں سے خائف تھا۔ اور جس نے عراق کا ایٹمی پلانٹ آنکھ جھپکنے میں تباہ کر دیا تھا۔ آج وہی اسرائیل عراق کے کویت جیسی چڑیا کے بزدلانہ شکار پر بغلیں بجا رہا ہے۔ اب اسے اطمینان ہے کہ عربوں میں اس کے مقابلے کی تاب نہیں، عراق کا حوصلہ بھی اس کے سامنے آگیا۔ آج وُہ اس کے اس مضحکہ خیز احمقانہ، بزدلانہ مطالبے پر پھیلی ہنسی ہنس رہا ہے کہ عراق کویت تب خالی کرے گا، جب اسرائیل فلسطین کو آزاد کر دے گا۔

اس بُزدلانہ اور کمینہ حملے کے بعد صدام پاگل ہو گیا، اس نے پاگل پن ہی میں شط العرب کو خالی کیا، اور ایرانی علاقے سے اپنی فوجیں واپس بلالیں۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ ایران کے ساتھ اس کی جنگ محض توسیع پسندانہ اور بالادستی قائم کرنے کے لیے تھی اور شط العرب پر قبضہ اس کے لیے مصیبت بنا ہوا تھا۔ اس نے مصیبت کو گلے سے نکالنے کے لیے کویت پر قبضہ کیا اور اسے عراق کا ۱۹واں صُوبہ بنانے کا اعلان کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدام کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوسکتا۔ ظالم کی عمر کوتاہ ہوتی ہے۔ انسانی آزادی اور حقوق کی محافظ تمام اقوام صدام کے خلاف صف آرا ہو چکی ہیں۔ اور جو ملک اپنی منافقانہ چالوں سے اس کے حامی نظر آتے ہیں، وُہ بھی صدام کی طرح جلد ننگے ہو جائیں گے۔

سعودی عرب کی سرحدیں چونکہ کویت اور عراق سے ملتی ہیں۔ صدام کے توسیع پسندانہ عزائم کو بھانپ کر اس نے امریکہ، عرب لیگ اور بعض دُوسرے ممالک کی فوجوں کو ملک اور تحفظ حرمین کی خاطر عرب میں رہنے کی اجازت دی ہے وُہ بہت مناسب اور بروقت اقدام ہے، اس لیے کہ عراق کی فوجی طاقت سعودی عرب سے کئی گنا زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں صدام کی شط العرب کو خالی کرنے کی مکّاری نے اس کے توسیع پسندانہ عزائم کو اور ننگا کیا ہے کیونکہ ایران تو سعودی عرب کے سلسلے میں ہرگز ہرگز نیک ارادے نہیں رکھتا۔ کویت اور سعودی عرب میں ایران بہت پہلے سے شیطانی حرکتیں کراتا رہا ہے۔ اس لیے عراق اور ایران کسی وقت بھی ہم رائے ہوسکتے ہیں۔ پھر دُنیا کی آنکھیں صدام کے اس نعرے سے بھی کھُل جانی چاہئیں۔ جو اس نے امام خمینی کی طرح حرمین پر قبضہ کرنے کے لیے لگایا ہے۔ عالمی مُسلم رائے عامہ کو گمُراہ کرنے کے لیے اسرائیل کے خلاف فرضی نعرہ بازی اس کا ناکام حربہ ہے، جیسے کسی زمانے میں ایران بھی استعمال کرتا تھا۔ مگر ساتھ ہی اسرائیل کے راستے سے امریکی ہتھیار بھی خریدتا تھا۔

بڑے حیرت کی بات ہے کہ امریکہ مخالف ملک اپنے ذرائع ابلاغ کا استعمال آجکل اس پروپیگنڈے کے لیے تو کر رہے ہیں کہ امریکی فوجیں سعودی عرب میں کیوں داخل ہوگئیں، مگر اس بارے میں ان کی کوئی پیش رفت نہیں، کہ ایک ظالم نے غریب کویت پر اپنا پنجہ کیوں جمایا ہے، اور بین الاقوامی اخلاق کا جنازہ نکالنے والے کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں۔

عرب کے سوز میں سازِ عجم ہے
حرم کا راز توحیدِ اُمم ہے
وحدت سے ہے اندیشۂ عرب
کہ تہذیب فرنگی بے حرم ہے
(اقبال)

طلاطم بحر میں کھو کر سنبھل جا
تڑپ جا پیچ کھا کھا کر بدل جا
نہیں ساحل تیری قسمت میں اے موج
اُبھر کر جس طرف چاہے نکل جا
(اقبال)

مُسلمانوں میں خُون باقی نہیں ہے
محبت کا جنون باقی نہیں ہے
صفیں کج دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندرُوں باقی نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت پر عراقی حملے کیخلاف عالمی پریس کا ردِّ عمل

قاری زاھد احمد مدرس جامعۃ الفیصل الاسلامیہ

www.KitaboSunnat.com

کویت پر عراقی حملے اور قبضے کے خلاف عالمی پریس میں بھی شدید ردِّ عمل ہوا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف ملکوں کے اخبارات کے تبصرے مندرجہ ذیل پیش کیے جاتے ہیں۔

○ **سعودی عرب**:۔ روزنامہ عکاظ

جدہ کے اعتدال پسند اخبار عکاظ نے چھ اگست کی اشاعت میں لکھا ہے کہ "ہم عرب دُوسروں کے علاقوں پر طاقت کے ذریعے قبضے کو مسترد کرتے ہیں۔ خواہ یہ کارروائی کسی عرب نے کی ہو یا دُوسروں نے۔

○ **متحدہ عرب امارات**:۔ "گلف نیوز"

دُبئی کے روزنامہ "گلف نیوز" تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "گذشتہ چند دن کے افسوسناک واقعات نے آزادی کے بعد سے اس خطے کے اتحاد کو سنگین ترین چیلنج سے دوچار کر دیا ہے۔ اس جارحیت کے سامنے سپر انداز ہونے یا اس پر فی الفور قابو نہ پانے کی صُورت میں حالات غلط رُخ اختیار کر جائیں گے، یہ بات یقینی ہے کہ عراقی قبضہ جاری رہا تو اس کا نتیجہ بیرونی طاقتوں کی فوجی مداخلت کی صُورت میں نکلے گا۔ عراق کو ہوش میں لانا اور اسے یہ احساس دلانا ضرُوری ہے۔ کہ اس کی جارحیت اتحاد کے لیے سب سے بڑا دھچکا ثابت ہوگی۔

○ **قطر**:۔ روزنامہ العرب

دوہا کے روزنامہ "العرب" نے اعلان کیا ہے کہ "عراقی حملہ اور طاقت کے ذریعے حکومت کو بدلنے کی کوشش قطعی طور پر ناقابلِ قبول ہے اور اس سے بہت سے مسائل پیدا ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ ان مسائل کو عالم عرب سے بہت دُور ہی رکھے۔ کویت میں عراق کی مسلط کی ہوئی کٹھ پتلی حکومت کو تسلیم یا حمایت نہ صرف عرب ملک نہیں کریں گے۔ بلکہ پوری بین الاقوامی برادری کا رویّہ بھی یہی ہوگا۔ دُنیا کا کوئی باضمیر فرد اس ظلم و بربریت، ہٹ دھرمی و چنگیزیت کی قطعاً حمایت نہیں کر سکتا۔

○ **مصر**:۔ روزنامہ الاہرام

قاہرہ کے نیم سرکاری اخبار "الاہرام" نے چھ اگست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اشاعت میں لکھا ہے کہ کیا عراق واقعی یہ سمجھتا ہے کہ دنیا کویت پر اس کے قبضے کو تسلیم کرے گی اور اسے جارحیت کے ثمرات سے استفادہ کرنے دیگی؟ ایں خیال است و محال است و جنوں عرب دنیا دوسروں کے علاقے پر طاقت کے ذریعے قبضے کے اصول کو واضح طور پر مسترد کرتی ہے۔

اور اسرائیل سے مقبوضہ علاقے خالی کرنے کے ہمارے حق و صداقت پر مبنی مطالبے کی بنیاد بھی یہی اصول ہے۔ عراق نے اپنے دشمنوں اور عرب دنیا کے دشمنوں کو اپنی سرزمین پر اقتصادی اور فوجی لحاظ سے حملہ کرنے کا نادر موقع دے دیا ہے۔ اس پر عراق کے صدر صدام حسین کی جس قدر بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

مصری حکومت سے منسلک روزنامہ الاخبار کے ممتاز کالم نگار نے لکھا ہے کہ ہٹلر کے ایام واپس نہیں آئیں گے۔ وحشی ظالموں کے دن گذر چکے ہیں، اور آج کی دنیا آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق پر مبنی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عراق صدر صدام تاریخی کتابوں کے صرف پہلے چند صفحات پڑھتا ہے اور ان ظالموں کے انجام سے بے خبر ہے جو قوموں کی آزادی کو پامال کرتے ہیں۔

○ مراکش :۔ روزنامہ البیان

اپوزیشن کیمونسٹ پارٹی کے اخبار "البیان" میں ۴ اگست کی اشاعت میں لکھا کہ "کویت کے خلاف عراق کی بزدلانہ جارحیت کے بعد دنیا نے تقریباً اتفاقِ رائے سے عراق کے حملے کو ناجائز اور ظالمانہ قرار دیتے ہوئے اسے مسترد کر دیا بین الاقوامی سرحدوں کا احترام کرنے والے مہذب ملکوں کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس قسم کی جارحیت کی مذمت کسی پس و پیش یا تحفظات کے بغیر کی جائے جب جنگل کا قانون حکمران ہو، جب کمزور ترین کا گلا کوئی طاقتور گھونٹ دے تو کمزور کی مدد نہ کرنے اور خاموش تماشائی بننے والے شریک جرم تصور کیے جاتے ہیں۔

○ برطانیہ ۔ سنڈے ٹائمز۔

روزنامہ سنڈے ٹائمز اپنے ایک اداریئے میں رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جو کچھ ہم صدام حسین کے بارے میں جانتے ہیں، اس کی رو سے ہٹلر کی طرح وہ بھی اس وقت تک دوسروں کے مال پر قبضہ جماتا چلا جائے گا جب تک اسے کوئی روکتا نہیں۔ بلاشبہ امریکہ کے لیے بہترین راہِ عمل یہ ہوگی کہ وہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اور اپنے نیٹو کے اتحادیوں اور جاپان کے ساتھ مل کر کویت کے حق میں اور عراق کے ظالمانہ رویے کے خلاف مؤثر کارروائی کرے۔ ویٹ نام کی جنگ کے بعد پہلی مرتبہ ایک امتحان کا سامنا جارج بش کو ہوا ہے دیکھئے کہ وہ اس میں کامیاب ہوتا ہے یا ناکام۔

○ مغربی جرمنی :۔ روزنامہ ہینوورش۔

مغربی جرمنی کے اخبار "ہینوورش" نے ۴ اگست کو تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "پوری دنیا جس طرح گرز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن دولت مند کویت کے خلاف عراقی حملے کی خدمت میں یک زبان ہے۔ ایسا پہلے بہت کم کبھی دیکھنے میں آیا ہے۔ دوست اور دشمن سب نے صدام حسین کو برا بھلا کہا ہے، اس کے قبیح چہرے سے نقاب الٹ دیا ہے، اور واضح طور پر دنیا کو بتا دیا ہے۔

کہ وہ بغداد کا چور ہے۔

○ - سوئیٹسوزلینڈ - روزنامہ "ہیور زلوازن" اعتدال پسند اخبار لوازن نے لکھا ہے کہ کہ "عراق کے گرد حلقہ تنگ ہوتا جا رہا ہے اسکے سوویت اتحادی نے اسے چھوڑ دیا ہے، اور امریکہ نے سخت وارننگ دی ہے اردن کے شاہ حسین جو عراق سے خوفزدہ ہے۔ اور یاسر عرفات جو عراق کی نوازشات کا طلب گار ہے ان دونوں کمینہ وصف لیڈروں کی حمایت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

صدام اب پھنسے ہوئے ایک پاگل بیل کی طرح ہے۔ دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے کیے پر نادم ہو کر معافی مانگ لے گا۔ یا زیادہ سے زیادہ ممکن نقصان پہنچانے کے بعد مورچے ہی میں مر جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسجد قباء اہلحدیث

پنجاب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں

توحید و سنت کی نشر و اشاعت کا

عظیم مرکز

○ مسجد قباء میں شعبہ حفظ اور ناظرہ کا بہترین انتظام کیا گیا ہے۔

○ اقبال ٹاؤن کے احباب اپنے بچوں کو حفظ یا ناظرہ کے لیے مسجد قباء میں بھیجیں۔

محمد یونس جنجوعہ جنرل سیکرٹری مسجد قباء اہلحدیث پنجاب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدّام حسین کی ہوسِ ملک گیری

تحریر: سید عبداللہ

اپنے محسنوں کو ڈنگ مارنا صرف بچھو کی عادت ہوتی ہے۔

بچھو صفت صدام حسین نے بالآخر موقع پاتے ہوئے نشۂ اقتدار میں بدمست ہو کر اپنے محسنوں کو بھی ڈنک مارنا شروع کر دیا۔ کمیونسٹ صدام نے ۲ اگست ۱۹۹۰ء کی درمیانی شب اپنی فوجیں ٹھیک اُس وقت اپنے ایک چھوٹے، کمزور اور ہمسایہ ملک "کویت" پر چڑھانے کا حکم دے دیا۔ جبکہ "عراق کویت" نام نہاد تنازعہ پر دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات ہو رہے تھے۔ ہوسِ ملک گیری میں غرق ہونیوالے منافق صفت حکران ہمیشہ ایسے ہی نازک اوقات سے فائدہ اُٹھاتے رہے ہیں کہ مدمقابل ناخبری اور مذاکرات کی خوش فہمی میں مُبتلا ہو کر فوجی تیاری نہ کر سکے۔

عراق نے نہ صرف یہ کہ ایک ہمسایہ اسلامی اور پوری دُنیا میں اسلامی تحریکوں کے حامی ملک کویت پر ننگی جارحیت کا ارتکاب کیا بلکہ انتہائی ڈھٹائی سے اسے اپنا انیسواں صُوبہ بھی قرار دے دیا۔ اس طرح عراق نے اپنے آقا سامراجی ملک رُوس سے دُوسرے ملکوں پر یلغار کرنے میں سبقت حاصل کرلی۔

نشۂ اقتدار اور ہوسِ ملک گیری میں مُبتلا حکمران اندھے ہوتے ہیں وُہ اپنے محسنوں کو بھی بھُول جاتے ہیں۔ اور مُشکل وقت میں دُوسروں کے احسانات اور نیکیوں کو بھی نظر انداز کرتے ہیں، کویت وُہ ملک ہے اور اس ملک کا شاہی خاندان جو اَب جلا وطنی کی حالت میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور جن کے بارے میں صدام کا کہنا ہے کہ کویت پر اس خاندان کی دوبارہ حکمرانی محال اور ناممکن ہے، اس خاندان سے تعلق رکھنے والے یہ کویتی حکمران وہی لوگ ہیں، جنہوں نے آٹھ سالہ طویل ایران عراق جنگ کے دوران عراق کا بھرپور ساتھ دیا اور اپنی پُوری طاقت سے عراق کی پُشت پناہی کی۔ سعُودی عرب، جسے اب براہِ راست عراقی حملے کا سامنا ہے نے بھی اس جنگ کے دوران ایران کے خلاف عراق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ مضبوط کرنے میں اپنی بے حساب دولت داؤ پر لگا ئی . لیکن اندھے اور اسلام سے دور صدام نے اپنے ان دونوں محسن ملکوں کے خلاف طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کو ہڑپ کر لیا اور دوسرے کے لیے لامتناہی مشکلات پیدا کر دیں، چنانچہ صدام کا یہ بے شرمانہ عمل نمک حرام ہونے کی ایک واضح دلیل ہے۔

اپنے کمیونسٹ آقاؤں سے گُر سیکھ کر اسلامی ملک "کویت" پر اپنی بلا جواز جارحیت کا یہ جواز پیش کر رہا ہے کہ گویا "کویت کی انقلابی عبوری حکومت" نے عراق سے مدد طلب کر لی ہے، روس نے بھی ۱۹۷۹ء میں افغانستان پر اپنی ننگی جارحیت پر پردہ ڈالنے کے لیے اسی طرح کا جواز پیش کیا تھا۔

دراصل بات "انقلابی عبوری حکومت" کی طرف سے عراقی فوج طلب کرنے یا تنازع کا کوئی دوسرا حل نہ ہونے کا نہیں بلکہ یہ سب کچھ صدام کی ہٹ دھرمی، ہوس اقتدار اور ہوس ملک گیری کے نتیجے میں عمل پذیر ہوا ہے۔

اگر کویت اور عراق کے درمیان کوئی تنازعہ تھا بھی تو وہ پہلے ہی حل ہو چکا تھا۔ بات صرف یہ تھی، کہ کویت ایک اسلامی اور چھوٹا مگر تیل کے ذخائر سے مالا مال ملک ہے اور عرصہ دراز سے عراقی سامراج کی آنکھیں اس دولت پر لگی ہوئی تھیں۔

چنانچہ اس نے اپنے اس دیرینہ ارمان کو منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لیے اپنے ہمسایہ چھوٹے اور اسلامی ملک کویت پر بے شرمانہ حملہ کر کے وقتی طور پر اسے ہڑپ کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔

صدام اپنے اس بے شرمانہ عمل کی پردہ پوشی کے لیے مختلف بہانے تراشتا ہے۔ مثال کے طور پر "بقول ان کے" وہ اپنے آپ کو اسرائیل کے قریب لاتا ہے تاکہ اسرائیل کے چنگل سے عرب سرزمین آزاد کرا دے۔ دوسری بات یہ کہ سامراجیوں نے عرب کو چھوٹے چھوٹے ملکوں میں تقسیم کر کے ان کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اب ہم اس طرح عرب ملکوں کو یکجا کریں گے تاکہ دشمن کے مقابلے میں ایک مضبوط چٹان بن کر ابھرے"۔

یہ اور اس طرح کے دیگر غیر عاقلانہ اور جارحانہ وہ بہانے ہیں جنہیں کسی بھی صورت میں ایک ذی عقل اور ذی شعور انسان قبول نہیں کر سکتا۔

صدام اگر حقیقتاً یہودیوں کے چنگل سے عرب سرزمینیں آزاد کرانا چاہتا ہے۔

اولاً یہ کام صدام کے بس کی بات نہیں کیونکہ چند سال پہلے اسرائیل نے عراق کے ایٹمی ری ایکٹر پلانٹ پر بمباری کر کے تباہ کر دیا۔ لیکن عراق اس کے خلاف کوئی جوابی کاروائی نہ کر سکا۔

دوم یہ کہ اس کا یہ طریقہ ہرگز درست نہیں کہ اسرائیل سے جنگ کے لیے اسلامی ملکوں کو ہڑپ کر کے ان کی آزادی و خود مختاری کو غصب کر لیا جائے۔ بلکہ یہ محض صدام کا وہ استعماری نقشہ ہے جس کے خواب وہ کئی سالوں سے دیکھ رہا ہے اس سے بڑھ کر عراقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارحیت کی وساطت سے درحقیقت سپر طاقتوں کی دیرینہ آرزوئیں پوری ہوگئیں۔ کیونکہ انہیں اب خلیجی ممالک میں براہِ راست قدم جمانے کا سنہرا موقع ہاتھ آیا ہے۔ یہ صدام کا عمل بد ہے جس کے باعث اس مقدس سرزمین میں کافروں کو گھومنے پھرنے کا موقعہ ملا جہاں چودہ سو سالوں سے کافروں کا داخلہ ممنوع ہے۔

ناپختہ اور خام فوجی فکر رکھنے والے عراقی صدر صدام حسین نے نہ صرف یہ کہ خلیجی ممالک کے بے گناہ عوام کی نیندیں حرام کر دیں۔ بلکہ پورے عالمِ اسلام کی سلامتی امن اور خوشحالی کو ہولناک بحران سے دوچار کر دیا ہے، لیکن صدام حسین کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس ظالمانہ اور غاصبانہ جارحیت میں اس کی بھی عافیت نہیں اب وہ زمانہ گزر چکا ہے جس میں ظالم اور مغرور انسان کے ہر عمل کو درست سمجھا جاتا تھا۔ اور کمزور ممالک کچھ کہنے اور کرنے کا قابل نہیں تھے اب انسانی ضمیر بیدار ہو چکا ہے، عالمی ضمیر اب ہر بڑے اور جارح ملک کے خلاف ہے۔ ہر فرعون کے کچلنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پیدا کیا ہے۔ چنانچہ روسی جارح کی سرکوبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے افغان مجاہد عوام سے کام لیا۔ اسی طرح صدام اور بعث پارٹی کی نابودی کے لیے بھی انشاء اللہ کوئی بندوبست ہو چکا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جب چیونٹی کو بہ نظر غضب دیکھے تو اس کے پر پیدا کر دیتا ہے۔

صدام حسین بھی اسی طرح اللہ تعالےٰ کے غیض و غضب کی زد میں آگیا ہے اور جلد ہی انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنے کیفرِ اعمال تک پہنچ جائے گا۔ مظلوم کی آہ و زاری عرش کو لرزاتی ہے۔

جہاں تک افغان عبوری اسلامی حکومت اور افغان مجاہد عوام کا تعلق ہے تو حکومت اور عوام دونوں نے عراقی جارح حکومت کی مذمت کی ہے اور نا عاقبت اندیش صدام کے اس ظالمانہ کارروائی کو خلیج، عالمِ اسلام اور تمام دنیا کی امن و خوشحالی کے لیے ایک چیلنج قرار دیا ہے اور صدام سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد بلا قید و شرط کویت سے اپنی فوجیں واپس بلالیں اور حالات کو اس سے زیادہ سنگینی سے دوچار نہ ہونے دے۔

صدام کو یہ بھی جاننا ہوگا کہ تمام عالمِ اسلام اور افغان مجاہدین جو عالمِ اسلام کا ایک حصہ ہے، حرمین الشریفین کے دفاع سے لاتعلق نہیں رہ سکتے سعودی عرب میں ہمارا قبلہ بھی ہے اور محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم کردہ حرم نبوی بھی ان دونوں عالی مرتبت مقامات کی حفاظت اور دفاع کے لیے ہم جان و مال داؤ پر لگا دینے کے لیے تیار ہیں اس لیے صدام کو ہوشمندی سے قدم اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ بصورت دیگر عراق کے وجود کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

عراق کو چاہیئے کہ وہ خلیج کی موجودہ صورتحال سے پیدا ہونیوالے خطرات اور ان خطرات کے عواقب کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام عالمِ اسلام کے بھڑکتے ہوئے احساسات کو ملحوظ خاطر رکھے اور اپنی افواج کویت سے واپس بلالے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیج کا بحران اور امتِ مسلمہ

اسحاق نسیم رانا

گزشتہ دنوں مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی چار روزہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ جس میں ۶۰ ممالک کے ۲۷۰ مندوبین شریک ہوئے جس میں کویت پر پر عراقی حملے اور قبضے کی شدید مذمت کی گئی اور ایک متفقہ قرار داد کے ذریعے عراق سے کہا گیا ہے کہ وہ کویت سے اپنی افواج نکال لے اور کویت کی امارت کو بحال کرے۔

حقیقت میں دیکھا جائے تو عالم اسلام کو جتنا نقصان ایک مسلمان نے پہنچایا ہے کسی غیر مسلم نے بھی نہیں پہنچایا ایک مسلمان ملک پر غاصبانہ قبضہ کرکے اس کی املاک کو لوٹا کھسوٹا۔ اس کے نوجوانوں کو قتل کیا بچوں اور بوڑھوں کو بے دردی سے مارا پیٹا گیا۔ ان کے سامنے انکی عورتوں کی عصمتیں لوٹی گئیں لاکھوں غیر ملکی باشندوں کو جو روزگار کی تلاش میں یہاں مقیم تھے بے گھر بے در کیا ان کے منہ سے نوالہ چھین لیا گیا۔ اسلامی تاریخ میں ایسی مثال دور دور تک نہیں ملتی۔ اسلام تو اخوت و محبت، بھائی چارے، امن و آشتی، درگزر، افہام و تفہیم، ہمسایوں کے ساتھ اچھے سلوک اور برادرانہ تعلقات کو فروغ و تقویت دیتا ہے صدام نے کویت کیخلاف ننگی جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اور وہی مسلمانوں کو جہاد کے لیے پکار رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں غیر ملکیوں کی مداخلت کا باعث بنا ہے اگر صدام حسین ایسی حرکت نہ کرتا تو غیر ملکی افواج خلیج میں نہ آتیں۔ چھوٹی عرب ریاستیں صدام حسین کے مذموم عزائم اور توسیع پسندی کے مکروہ ارادوں کی وجہ سے بادل نخواستہ بیرونی ممالک کی افواج کو اپنے تحفظ کے لیے بلانے پر مجبور ہوئی ہیں۔ تاریخ اس بات کے لیے صدام کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ عربوں کی بدقسمتی یہی رہی ہے جب ہی کوئی عرب ملک طاقتور ہوا وہ صیہونیوں

اسلام دشمن طاقتوں سے تو گلہ ہی فضول ہے

کی بجائے اپنے ہی عرب ملک پر پل پڑا مثال کے طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برمصر کے جمال ناصر، لیبیا کے کرنل قذافی اور عراق کا صدام حسین۔ صدام نے رومیلہ آئل فیلڈ" اور تیل چوری کرنے کا الزام لگا کر کویت پر فوج کشی کر کے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جسے دنیائے عرب اور مسلمانان عالم کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ یہ باہمی تنازعہ اتنا خوف ناک تو نہ تھا کہ ایک ملک پر حملے اور قبضے پر منتج ہو۔ کویت تو ہر قسم کے مذاکرات کے لیے بھی تیار تھا۔ بلکہ اس سلسلے میں دونوں کے درمیان مذاکرات ہوتے بھی رہے۔ حال ہی میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد اور حسنی مبارک کی کوششوں سے یہ مسئلہ حل ہوتا دکھائی دے رہا تھا لیکن صدام حسین کے تو عزائم ہی کچھ اور تھے باوجود اس کے کہ صدام حسین نے چند روز پہلے بین الاقوامی رائے عامہ اور امریکہ کو یہ یقین دہانی کرادی تھی کہ وہ کویت پر حملہ نہیں کرے گا اور یہ بھی کہا تھا کہ عرب اپنے مسائل خود حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

کویت پر حملہ ہی نہیں کیا گیا بلکہ اس پر قبضہ بھی کر لیا اور اب صدام حسین کی اس منطق کو دنیا ماننے کو تیار نہیں کہ کویت عراق کا ہی حصہ تھا جو اس نے

غیر ملکی افواج کی موجودگی
خطرے کی گھنٹی ہے

واپس لے لیا ہے۔ صدام حسین یہ بھول گئے کہ مڈل ایسٹ کا نقشہ کئی بار تبدیل ہوا۔ اس کے باوجود عربستان نسلی، لسانی جغرافیائی اور سب سے بڑھ کر مذہبی طور پر ایک وحدت ہے لیکن جب عربوں نے انگریز سامراجیوں سے مل کر عثمانیہ سلطنت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جس کے نتیجے میں یہاں انگریز اور فرانسیسی سامراج کو بالادستی حاصل ہو گئی اور یہاں سے جاتے ہوئے اپنی مرضی سے اس علاقے کو مختلف ریاستوں میں بانٹ گیا۔ اسرائیلی مملکت کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے لیکن اس علاقے کی عرب ریاستیں ایک ہی وقت میں نہیں بلکہ مختلف اوقات میں تحریکوں کے زور پر آزاد ہوئیں مختصراً یہ کہ اب ان ریاستوں کو بین الاقوامی سرحدوں کا درجہ حاصل ہے اور یہ علیحدہ علیحدہ اقوام متحدہ کے ممبر بھی بنتے رہے اور ان آزاد ریاستوں نے مل کر "عرب لیگ بنائی" پھر اوپیک میں شریک ہوئے اور آخر میں جی سی سی یعنی گلف کاپریشن کونسل غرضیکہ یہ تیل کی دولت سے مالا مال ریاستیں بین الاقوامی طور پر اہم سیاسی رول ادا کرتی رہی ہیں۔ کویت کو تو عراق نے ۱۹۶۳ء میں ایک خود مختار حکومت تسلیم کر لیا تھا اور قبضے کے بعد تک یہی کہتا رہا کہ وہ کویت کی حکومت کو ختم کرنا نہیں چاہتا بلکہ کویت کی انقلابی کونسل جس نے حکومت کا تختہ الٹا ہے اس کی مدد کے لیے آیا ہوں۔ اور جمہوریت بحال کرنے کے بعد لوٹ جاؤں گا اور پھر ہر روز بروز اس کی حیثیت کو تبدیل کرتا گیا اور آخر میں یہ کہہ کر کہ کویت تاریخی طور پر عراق کا حصہ ہے اسے اپنے اندر ضم کر لیا اور اس کو اپنے ایک صوبے کی حیثیت دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی۔ صدام حسین یہ بھی بھول گیا کہ عراق خود بھی تاریخی لحاظ سے ترکی، ایران اور یونان کا حصہ رہا ہے اس پر منگولوں اور انگریزوں نے بھی حکومت کی۔ اگر عراق کی اس منطق کو تسلیم کر لیا جائے تو دنیا کے کئی ملکوں کی آزادی اور خود مختاری کو خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ اپنے بیشمار معاشی، معاشرتی، سیاسی، قومی اور بین الاقوامی مسائل کی موجودگی کے باوجود مسلمانان عالم میں آزادی کی ایک نئی لہر اور اسلامی نشاۃ ثانیہ کی ایک ولولہ انگیز تڑپ پیدا ہو چکی تھی۔ ہر مسلم علاقے میں خواہ وہ مسلمان حکومت کے اندر ہو یا غیر مسلم حکومت کے ماتحت ہو اسلامی اقدار کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے لیکن اب عالم اسلام کو یقین ہو گیا ہے کہ ان کی ذلت اور بربادی کی وجہ کوئی دوسرا نہیں ان کا اپنا انتشار و افتراق ہے۔

اتحاد بین المسلمین جو اسلام کا ایک بنیادی تقاضا ہے خیال خام ہو کر رہ گیا ہے۔ جذبہ جہاد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے نہ شرماتے ہیں۔ نہ ہی خوف خدا کرتے ہیں۔ (یہاں پر اشارہ صدام حسین کے اس بیان کی طرف ہے جس میں انہوں نے مسلمانوں سے جہاد کی اپیل کی ہے) جذبہ تو اس قدر مقدس ہے کہ اس کی آبیاری کے لیے سر کٹا دینا عبادت و سعادت کا درجہ رکھتا ہے۔ شاید کچھ لوگ صدام حسین کے جارحانہ اقدامات کو اسی جذبے کے تحت درست تصور کرتے ہیں کہ کوئی طاقتور اسلامی سلطنت "گریٹ اسلامک نیشن" بن کر ابھرے اور چھوٹی مسلمان ریاستوں کو اپنے ساتھ ملا کر ایک عظیم الشان اسلامی لشکر تشکیل دے جو صیہونی اور مسیحی طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے نہ یہ کہ اپنے ہی لوگوں کو فتح کرنے کے خواب دیکھنے لگے جو ایک طفلانہ سوچ ہے جو گریٹ اسلامک نیشن کی بجائے ان کے اتحاد کو ہی ختم کر دے۔ صدام حسین ایران سے جنگ بندی کے بعد خود کو ایران کا یا دوسرے معنوں میں مشرق الاوسط کا فاتح سمجھ بیٹھا اور اسی زعم میں اسرائیل کو نیست و نابود کرنے کی دھمکی بھی دے دی جسے یہودی اور یہود نواز کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ اگرچہ صدام کے اس بیان نے مسلم دنیا کو تازگی کا ایک لمحہ ضرور بخشا اور مسلمانوں نے وقتی طور پر صدام حسین کے کمیونسٹ سوشلسٹ کردار کو نظر انداز کر دیا حتیٰ کہ پاکستان میں بھی ان کے اس بیان کو سراہا گیا۔ حالانکہ پاکستان کے ساتھ عراق کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہے ہیں صدام حسین پاکستان کو مشرق وسطیٰ میں اپنا حریف سمجھتے رہے ہیں، پاکستان کو مڈل ایسٹ کی سیاست سے خارج کرنے کے لیے انہوں نے دوررس حکمت عملی کے تحت ہمارے ازلی دشمن بھارت سے دوستی کی، مشرقی پاکستان کے سلسلے میں بھارت کی بھرپور مدد کی اور مسلمان ملکوں میں سب سے پہلے بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا۔ یہاں تک کہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں قابل مذمت مداخلت کی۔ یہ ۱۹۷۳ء کا واقعہ ہے جب عراق نے ناجائز اسلحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں سمگل کیا۔
تاکہ بلوچستان کی تحریک برپا کرکے پاکستان اور ایران کو آپس میں لڑا کر اس قدر الجھاؤ پیدا کر دیا جائے، کہ یہ دونوں بین الاقوامی طور پر کوئی کردار ادا کرنے کے قابل نہ رہیں۔

دوسری جانب شرق الاوسط کے چھوٹے ملکوں کی بے پناہ دولت صدام حسین کی آنکھوں کو خیرہ کیے ہوئے تھی جسے ہتھیانے کے لیے وہ عرصہ سے منصوبہ بندی کر رہا تھا، اور اسی لیے جب اس نے یہ محسوس کیا کہ اس علاقے کا ایک طاقتور ملک انقلاب کی وجہ سے کمزور ہوا ہے، تو اس پر حملہ کر دیا تاکہ اس پر غلبہ حاصل کرکے چھوٹی ریاستوں سے دھونس دھاندلی سے مال وزر حاصل کیا جائے، لیکن اس جنگ نے صدام حسین کو ناکوں چنے چبوائے۔ اور آخر کار وہ چھوٹی ریاستوں کے آگے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہوا۔ جن کی مدد کی بدولت وہ ایران سے جنگ جیت پایا۔ پھر اسی تھالی میں چھید کر دیا جس میں اس نے کھایا۔ یہ احسان فراموشی کی ایک ادنیٰ مثال ہے اور پھر اب مسلمانوں کو جہاد کے لیے تیار کرنا منافقت ہے۔ اصل میں وہ اپنی پوشیدہ توسیع پسندانہ خواہشات یعنی "گریٹ عراق" کے خواب دیکھ رہا ہے۔

قدیم بابلی ریاست کے احیاء کا جذبہ اس کے دل میں اس قدر گھر کر گیا ہے کہ اربوں ڈالر کا مقروض ہونے کے باوجود اس نے قدیم شہر بابل کی بحالی کا کام شروع کر رکھا ہے۔ جھوٹ اور منافقت کی بنیاد پر جو بھی کام ہوگا وہ عارضی ثابت ہوگا یہ تمام واقعات ان باتوں کا بین ثبوت ہیں کہ صدام حسین اسلام کی نشاۃ ثانیہ یا اتحاد عالم اسلامی یا عربوں کے مفادات کے لیے عراقی حکومت کو داؤ پر نہیں لگا رہا۔ بلکہ اپنی جھوٹی انا کی تسکین اور اپنے مخصوص مفادات کی تکمیل

> **موجودہ ریاستوں کی بین الاقوامی**
>
> **سرحدوں کا درجہ حاصل ہے**

کے لیے وہ ہر حربے کو جائز اور درست تصور کرتا ہے اور ان کو اگر واقعی ہی اسلامی دنیا کے مسائل سے ہمدردی ہوتی، تو اس کی فوجی قوت، ایران، کویت اور نہتے کردوں پر استعمال نہ ہوتی بلکہ اس کا رخ تل ابیب کی طرف ہوتا۔ افغانستانی اور کشمیری مجاہدین کے کام آتی کاش ایسا ہوتا اگر ایسے ہوتا تو صدام حسین عرب کا ہٹلر غاصب، جارح کہلانے کی بجائے ملت اسلامیہ کے صلاح الدین ایوبی، موسیٰ بن نصیر، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد کہلانے کے مستحق کہلاتے مگر افسوس ہے

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

صدام حسین کے اس ایک غلط قدم سے عالم اسلام میں روز افزوں ترقی پذیر اسلامی تحریکوں کو نقصان پہنچا ہے اور اس وقت پورے عالم اسلام پر شک وشبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خوف کی فضا قائم ہے۔ عربوں کو اپنے اتحاد پر بڑا مان تھا جو پارہ پارہ ہو کر رہ گیا ہے بلکہ اب ان میں مختلف گروپ تشکیل پا رہے ہیں۔ اردن، یمن، لیبیا، سوڈان اور ایران بھی کسی حد تک عراق کے ساتھ ملتے دکھائی دیتے ہیں۔ بلکہ اب تو یہ کھلے بندوں یہ باتیں سُننے میں آ رہی ہیں کہ یہ ان کا منصوبہ تھا کہ تیل کی دولت سے مالا مال ریاستوں پر قبضہ کر کے آپس میں بانٹ لیا جائے۔ شاہ حسین کے ۲۴ ستمبر کے بیان سے جس میں انہوں نے کہا کہ مشرق الاوسط میں دولت کی مساوی تقسیم ہونی چاہیئے۔ اس شبے کو تقویت ملتی ہے۔ شاہ حسین جانے یہ کیوں بھول گئے کہ نام تیل کی ایک پائپ لائن سعودی عرب سے ہزاروں بیرل تیل اردن کی ریفائنری کو مہیا کرتی ہے جس کا حساب کتاب شاہ حسین بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ اس گھناؤنے منصوبے کو بے نقاب کرنے کا سہرا ابھی تک مصر کے صدر حسنی مبارک کے سر ہے۔ جنہوں نے بروقت کارروائی کر کے اس سازش کو ناکام بنا دیا۔ ویسے یہ بات قرین قیاس بھی لگتی ہے۔ امریکی صدر جارج بُش کی جانب سے شکریئے کے اظہار کے طور پر ، بلین ڈالر کی معافی کوئی معمولی واقع نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مسر کا امریکہ اور مغربی طاقتوں میں بشمول چھوٹی عرب ریاستوں بحرین دبئی قطر اور کویت جو وقار بڑھا ہے وہ الگ۔ بہرحال آہستہ آہستہ بہت سی خفیہ باتیں بر سرِعام آتی جائیں گی۔

ایک بات جو طے ہے وہ یہ ہے کہ امریکن افواج اور دیگر مغربی ممالک کی افواج کو مشرق الاوسط میں زیادہ دیر برداشت کرنا دشوار ہوگا۔ مثال کے طور پر ایران جو مشرق وسطیٰ کی ایک بڑی طاقت ہے غیر ملکی افواج کی خلیج میں موجودگی کو ناپسندیدگی سے دیکھتا ہے اور برملا اس کا اظہار بھی کر چکا ہے۔ تاہم اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں کویت سے عراقی فوجوں کی غیر مشروط واپسی پر زور دیتا ہے۔ اردن، لیبیا اور یمن تو کھل کر اپنی مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اس سارے قضیے میں فلسطین کے یاسر عرفات کا کردار عجیب اور قابل مذمت ہے۔

اس میں شک نہیں کہ فلسطین کی جدوجہد آزادی کی تحریک ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں اور خصوصی طور پر سعودی عرب کی مرہونِ منت تھی جو دل کھول کر فلسطین کی آزادی کے لیے مالی اور اخلاقی امداد مہیا کرتے تھے۔ لگتا یوں ہے کہ یاسر عرفات تنہا رہ گیا کچھ عرب ریاستوں نے تو یاسر عرفات کا اپنے ملک میں آنا بھی بند کر دیا ہے۔ آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ فقط ایک فرد کی غلطی سے ہزاروں لاکھوں فلسطینیوں کے روزگار پر اثر پڑ سکتا ہے جو ان عرب ملکوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس تنازعے میں جو دُوسرا پہلو ظاہر ہوا وہ بھی بہت عجیب ہے۔ صدام حسین کو ایران کے ساتھ مفاہمت پر مجبور ہونا پڑا۔ اور ۱۹۷۵ء کے معاہدہ الجزائر کو تسلیم کرتے ہوئے۔ تمام مقبوضہ ایرانی علاقے اور قیدیوں کو رہا کر دیا۔ نتیجتاً عراق ایران جنگ یہیں ختم ہوئی جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرقِ وسطیٰ کا نقشہ متعدد مرتبہ تبدیل ہوا ہے

سے شروع ہوئی تھی۔ کوئی ہے صدام حسین سے پوچھنے والا کہ ان لاکھوں بے گناہ انسانوں کا کیا قصور تھا جو تمہاری انا کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اپنی طاقت کے گھمنڈ پر کویت پر قبضے کے بعد جب ڈیڑھ لاکھ فوج کے ساتھ سعودی بارڈر پر مورچہ بند ہوا تو سعودی عرب کا بھی ماتھا ٹھنکا اور صدام حسین کی ناقابل اعتبار شخصیت کا خیال کرتے ہوئے جسے اس نے کویت پر حملے اور قبضے سے ثابت کر دیا تھا امریکہ سے اپنے تحفظ کی درخواست کی بلکہ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں برطانیہ فرانس نے اپنی افواج اور ساز و سامان خلیج بھیجنا شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ خادم حرمین شریفین ملک فہد بن عبدالعزیز کی درخواست پر اسلامی ممالک مصر پاکستان بنگلہ دیش اور شام نے بھی اپنی افواج سعودی عرب بھیجنا شروع کر دیں۔ اس کے علاوہ بھی دُنیا کے چھوٹے ممالک نے بھی اپنی افواج اور ساز و سامان خلیج بھیجنا شروع کر دیا حتیٰ کہ جاپان نے پہلی مرتبہ اپنی اپنی افواج بھیجنے پر آمادگی ظاہر کر دی جبکہ اس سے پہلے وُہ اربوں ڈالر کی مالی اور مادی امداد مہیا کرنے کا وعدہ کر چکا ہے۔ مختصر یہ کہ پوری دنیا صدام کے خلاف صف آرا ہو گئی۔ اقوامِ متحدہ کی ۴۵ سالہ تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی مسئلے پر اس قدر اتفاق رائے دیکھنے میں آیا ہو۔

اقوامِ متحدہ نے متفقہ طور پر عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں کو منظور کیا۔ صدر حسین کے رویے میں لچک کی بجائے درشتگی آ گئی یہاں تک کہ صدام نے کیمیائی ہتھیار استعمال کرنے اور تیل کے چشموں اور اسرائیل کو تباہ کرنے کی دھمکی دے دی جس سے حالات نے بہتری کی بجائے بگاڑ کی شکل اختیار کر لی۔ اور بالآخر اقوامِ متحدہ نے عراق کی ہوائی ناکہ بندی کی بھی منظوری دے دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عراق اقوامِ عالم میں اکیلا ہو کر رہ گیا۔ اس کے ساتھی بھی کھل کر اس کا ساتھ دینے سے گریزاں ہیں۔ صدام حسین کی اس فحش غلطی سے افسوسناک اور تکلیف دہ بات یہ ہوئی ہے کہ عالمی سامراجی طاقتوں کو اس خطے میں مداخلت کا وسیع تر موقع ہاتھ آیا ہے جس کے لیے عرصے سے وُہ اُمید لگائے بیٹھے تھے۔

اسلام دُشمن طاقتوں کی تو ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ مسلمانوں کو نیم پختگی کی حالت میں ہی ختم کر دیا جائے۔ ان سے ہمیں گلا ہی کیا ہو سکتا ہے۔ وُہ تو مسلمانوں کے ازلی دُشمن ٹھہرے شکایت تو اپنوں سے ہے جنہوں نے انہیں سنہری موقع فراہم کیا ہے اور مڈل ایسٹ کو سنہری پلیٹ میں رکھ کر ان کو پیش کیا ہے مسلمانوں کا اندرونی خلفشار اور اللہ کے دین سے بے راہ روی نے ہمیں شیطان کے ساتھیوں کا تر نوالہ بنا دیا ہے اور ان استعماری طاقتوں نے اپنے معاشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیاسی مفادات کی تکمیل کے لیے خلیج کو اپنے جنگی جہازوں سے اور خطرناک ہتھیاروں سے بھر دیا ہے اور اب خلیج میں عملاً امریکہ کا کنٹرول ہے۔ ابھی بیرونی افواج کو سات ہفتے ہی ہوئے ہیں کہ اربوں ڈالر کا خرچہ اٹھانا پڑ رہا ہے اور پھر ناز نخرے الگ اٹھانے پڑ رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس کا بار تو زیادہ مملکت سعودی عرب پر ہی پڑے گا۔ اور یہ سب کچھ صدام حسین کے ضدی اور بے حس رویّے کی وجہ سے ہوا۔

مملکت سعودی عرب نے جو تمام دُنیا کے مُسلمانوں کے لیے ایک مقدّس کی حیثیت رکھتا ہے ہمیشہ بیرُونی مداخلت کو ناپسند کیا ہے اور متعدد موقعوں پر برملا اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ ایران عراق جنگ اس بات کا ثبوت ہے۔ سعودی عرب نے ہمیشہ یہی کوشش کی کہ مُسلمان مضبوط ہوں، طاقتور ہوں، سائنسی تعلیمی غرض کہ ہر بات میں ترقی کریں اپنے اختلاف کو ختم کر کے متحد ہو جائیں تاکہ استعماری طاقتوں کے خلاف ایک مضبُوط محاذ ثابت ہوں لیکن افسوس۔

" اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

اس وقت جب کہ سارا شرق الاوسط بارود کے ڈھیر پر کھڑا ہے جس کو ایک ذرا سی چنگاری آتش فشاں میں بدل سکتی ہے۔ تمام اسلامی ممالک خصوصی طور پر عرب ریاستیں مصر، شام، لیبیا، سوڈان اردن وغیرہ پر لازم ہے کہ وُہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس بحران کا کوئی قابل قبول حل تلاش کریں تاکہ غیر ملکی افواج خلیج کے علاقے سے واپس جا سکیں ورنہ بقول حسنی مُبارک یہ عربوں کی تذلیل ہوگی کہ وُہ کوئی مسئلہ حل کرنے کے قابل نہیں اور طاقتور مسلم ملک اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے مفلوج کر دیا جائے۔ اگر اس بحران کا کوئی حل جلدی ہی تلاش نہ کیا گیا تو عربوں کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا خُدا نہ کرے خُدا نہ کرے پھر کہیں عرب ریاستوں کی حدبندیوں کا موقع مُسلمان دُشمنوں کے ہاتھ میں آجائے ایک بات جو طے ہے وُہ یہ کہ جنگ کا فیصلہ خواہ کچھ بھی ہو نقصان تمام تر مسلمانوں کا ہی ہوگا اور فائدے میں غیر مُسلم ہی رہیں گے۔

امریکہ کو بحران کے حل کے لیے اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا، جب اقتصادی پابندیاں اپنا اثر نہیں دکھاتیں یا پھر عراق پر بھرپور فوجی کارروائی پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اگرچہ قرائن بتاتے ہیں کہ صدام حسین امریکہ سے جنگ کرنے کی غلطی نہیں کریں گے بلکہ نفسیاتی حربے استعمال کر کے کویت کے سلسلے میں کچھ باتیں منوانے کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ ان کے کردار کی ناپختگی کی یہ بھی دلیل ہے کہ وُہ ایک ساتھ ہزار سال جنگ کرنے کی دھمکی بھی دیتے ہیں اور پیشگی شرائط کے بغیر بات چیت کے لیے آمادہ بھی دکھائی دیتے ہیں۔ خیر سگالی کے طور پر انہوں نے کئی ہزار یرغمالی عورتوں اور بچوں کو رہا بھی کر دیا ہے اور مزید کیے جا رہے ہیں۔ بعض مبصرین کی رائے کے مطابق یہ زیادہ سے زیادہ وقت لینے کی عراقی چال ہے تاکہ رائے عامہ کی ہمدردیاں حاصل کر لے اس لیے کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقے میں امریکی افواج کی مسلسل موجودگی عرب ریاستوں کو ناگوار گزرنے لگے گی کچھ عرب ریاستیں تو کھل کر اس کا اظہار بھی کر رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں عرب لیگ کے اجلاس میں ۲۱ میں سے ۱۲ ممالک شریک ہوئے جس کی وجہ سے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل شاذلی کلیبی نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس طرح سے عراق عربوں کی صفوں میں انتشار پھیلا کر کچھ عرب ملکوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کرے گا نتیجتاً اس کے کویت پر قبضے کو بھی برداشت کر لیا جائے گا اگرچہ امریکہ کے سخت رویے کی وجہ سے ایسے ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ اقتصادی پابندیوں کی ناکامی کے بعد اس نے طاقت کے استعمال کے لیے اقوام متحدہ کے ذریعے دنیا بھر کی اجازت حاصل کر لی ہے اور اپنے حق میں دنیا کی رائے عامہ کو بھی ہموار کر لیا ہے۔ ہوائی ناکہ بندی بھی شروع ہو چکی ہے۔ اندازہ یہ کیا جا رہا ہے کہ اقتصادی پابندیوں نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا ہے۔ عراق میں روٹی کے لیے لمبی لمبی قطاریں نظر آتی ہیں ضروری اشیاء کی راشن بندی کی جا رہی ہے۔ اس کے باوجود صدام حسین اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے اور کویت کو اپنا اٹوٹ انگ بنانے پر تلا ہوا ہے۔ ہر روز نئی دھمکی دینا اپنا مشغلہ بنا لیا ہے۔ کبھی کہتا ہے اگر ہمارا دم گھٹنے لگا تو میں سعودی عرب کے تیل کے چشمے تباہ کر دوں گا۔ اسرائیل کو تباہ و برباد کر دوں گا۔ اور کل یہ کہا ہے کہ اکتوبر میں خارجیوں کو راشن کی سپلائی بند کر دی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔ ادھر امریکہ بہادر بھی پیچھے نہیں وہ بھی برابر دھمکی کا جواب دھمکی میں دے رہا ہے۔ عرب ریاستوں کو اپنے ساتھ رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ مصر ترکی اردن کو عراقی اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کے ازالے کے لیے لاکھوں ڈالر کی امداد ان کو مہیا کر رہا ہے۔ پہلی بار اسرائیل کی مخالفت کے باوجود ساڑھے سات بلین ڈالر کے فوجی ساز و سامان کی اجازت بھی مل گئی ہے۔ جس میں لڑاکا طیارے ٹینک اور میزائل بھی شامل ہیں۔ سعودی عرب میں ائر لفٹ کے ذریعے جو فوجی ساز و سامان پہنچایا جا رہا ہے یا پہنچ گیا ہے۔ وہ امریکی بلکہ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا ائر لفٹ ہے ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک ہزار ملین ٹن کے لگ بھگ فوجی ساز و سامان خلیج میں پہنچ چکا ہے۔ بشمول دیگر ممالک اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ ادھر اومان دبئی اور بحرین اور قطر نے امریکہ کو اڈوں کو پیشکش کر دی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ امریکہ اس وقت تک اپنی قوت کا اضافہ کرتا رہے گا اور صدام حسین کی کسی اشتعال انگیز حرکت کا انتظار کرے گا۔ بقول برطانوی وزیر خارجہ خدا کرے یہ چوہے بلی کا کھیل بغیر کسی خونی معرکے کے ختم ہو جائے ورنہ تیسری عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ بھی بن سکتا ہے۔

ادھر مشرق وسطیٰ کے بحران کی وجہ سے ہمارا علاقہ بھی آگ کا گولہ بن سکتا ہے۔ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ علاقے کے ممالک کا رویہ بشمول بھارت انتہائی غیر دانشمندانہ ہے اور عرب ملکوں کے خلاف ایک جارحانہ تدبیر تصور کیا جا سکتا ہے۔ ڈھکی چھپی عراق کی حمایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حب کہ تمام عالم اس کی ہٹ دھرمی کے خلاف ہو کچھ عجیب سا لگتا ہے پھر بھارتی وزیر خارجہ گجرال دنیا کی واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اپنے باشندوں کے بہانے کویت کا دورہ کیا اور بھارت کا ایک جہاز ہزاروں ٹن خوراک اور ادویات لے کر اس علاقے میں پہنچا ہے صاف ظاہر ہے عراق نے اس سلسلے میں بھارت کو کچھ مراعات تو ضرور دینی ہوں گی جو اخبارات میں بھی آ چکی ہیں۔ عراق ایک معاہدے کے تحت بھارت کو دو سال تک مفت تیل فراہم کرے گا۔ اس کے علاوہ کون جانے اس معاہدے میں کیا کچھ شامل ہے۔ مبصرین بھارت اور عراق کے اس گٹھ جوڑ کو شک کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ ادھر عراق نے ایران کے ساتھ بھی گفتگو شروع کر رکھی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ ایران بھی اس گٹھ جوڑ میں شامل ہو جاتا ہے تو پھر خلیج کا بحران ایک نئی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ اس لیے کہ ایران تو پہلے ہی امریکہ کو اپنا ازلی دشمن سمجھتا ہے اور اسے "گریٹ شیطان" کہتا ہے ایران میں حالیہ جلوس اس بات کی غمازی کرتے ہیں اگرچہ جلوس کے شرکاء "ڈیتھ ٹو امریکہ" کے نعروں کے ساتھ صدام حسین کو بھی کویت سے نکلنے کے نعرے لگا رہے تھے۔

تاہم مبصرین یہ بھی رائے زنی کر رہے ہیں کہ تینوں کے درمیان کسی نہ کسی لیول پر بات چیت ضرور چل رہی ہے۔ عراق اور ایران امریکہ کے مخالف تو ٹھہرے ہی بھارت بھی اپنی حسب عادت دوغلی پالیسی اور حکمت عملی پر پیرا ہے۔ اسی بہانے بھارت جو پہلے ہی ایشیا میں منی سپر پاور بننے کے خواب دیکھ رہا ہے اور اپنے چھوٹے ہمسایوں پر دھونس اور دھاندلی کے مظاہرے کرتا ہے اور ادھر مشرق وسطی میں صدام حسین اپنے آپ کو ہیرو سمجھ رہا ہے۔ رہا ایران تو اس سلسلے میں بظاہر ایران کی پالیسی اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے عین مطابق ہے تاہم وہ خلیج میں بیرونی افواج کی موجودگی کو ناپسند کرتا ہے۔ "کوئی نہیں جانتا مشرق الاوسط کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔" تاہم دنیا کے ہر ملک کی اولین کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ یہ تنازعہ پرامن طریقے سے حل ہو جائے تاکہ دنیا تباہی سے بچ جائے جو تیسری جنگ عظیم بھی ہو سکتی ہے۔ (خدا نہ کرے)۔

06732

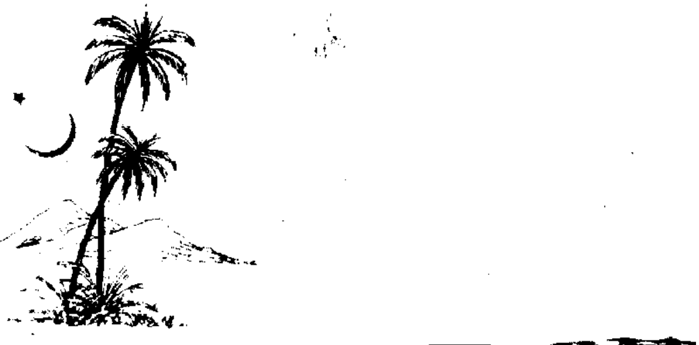

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراقی جارحیت اور عالم اسلام کی ذمہ داریاں

مولانا محمد اسلم سیف
فیروزپوری
(ماموں کانجن)

۲ اگست ۹۰ء کو صدام حسین صدر جمہوریہ عراق کی فوجی یلغار نے کویت کو تاراج کرتے ہوئے اُسے اپنی جارحیت و بربریت کا نشانہ بنایا۔ ہزاروں بے گناہ شہری ان کا تختۂ مشق بن گئے۔ کروڑوں اور اربوں ڈالر کی جائیدادیں تباہ کر دی گئیں۔ ایک ہنستا، کھیلتا آباد اور پُر رونق شہر ویرانہ بنا کر رکھ دیا گیا۔ یہ وہی کویت ہے جس نے آٹھ سال مسلسل عراق کی مالی مدد میں کوئی کمی نہیں کی۔ اس کا صلہ کویت کے حکمرانوں کو یہ ملا کہ ان کا تخت و تاج جبراً ان سے چھین لیا گیا۔ حالانکہ مذاکرات اور گفتگو کے ذریعے کویت اور عراق کے متنازعہ مسائل بیشتر حد تک طے ہو چکے ہیں۔ جدہ کانفرنس کے شرکاء ابھی مجلس سے نہیں اُٹھے تھے کہ عراقی فوجوں نے کویت کو تاراج کر دیا۔ ہشت سالہ ایران اور عراق کی بے فائدہ جنگ میں عراق اور صدام حسین کی سب سے زیادہ مالی اور اسلحی مدد سعودی عرب نے کی سعودی عرب کے شاہ فہد نے عراق کے دفاع اور تحفظ میں نہ صرف اپنے خزانوں کے مُنہ کھول دیئے۔ بلکہ اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ آج عراق کا وہی محسنِ اعظم عراق کا سب سے بڑا بہی خواہ عراق کے مذموم جارحانہ عزائم کا نشانہ بن رہا ہے عراق کی افواج سعودی عرب کی حدود پر ڈیرے ڈالے پڑی ہیں۔

دیسے عراق جبلی اور فطری طور پر ہمیشہ بدعہد اور بے وفا رہے ہیں۔ دینی اعتقادی اور سیاسی فتنوں کی آماجگاہ ہونے کا فخر بھی عراق کو حاصل ہے۔ اس سے بڑی احسان فراموشی اور سیاسی بداخلاقی کیا ہو سکتی ہے کہ اپنے محسنوں کے خلاف لشکر کشی کی جائے اور بلیک میل کرنے کے لیے انہیں خوفناک دھمکیاں دی جائیں۔ سعودی عرب اور کویت ۷۹ء سے ۸۹ء تک دل و جان سے عراق کی مالی مدد کرتے رہے اور یہ انہی کے مالی تعاون سے اپنا لشکر جرار تیار کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کامیاب ہوا۔ صدر صدام نے بدعہدیوں اور عہد شکنیوں کی تاریخ کو دُہراتے ہوئے حرمین شریفین کی خادم حکومت کو دھمکیاں دیں۔ اور ان کے خلاف اشتعال انگیزیاں نہ صرف شروع کیں بلکہ عملاً سعودی عرب کی مشرقی سرحدوں پر اڑھائی لاکھ فوج لا بٹھائی اور کیمیاوی ہتھیاروں کے استعمال کرنے کی دھمکیاں دینا شروع کیں۔ حالانکہ شرعًا۔ اخلاقاً اور قانوناً سعودی عرب کے خلاف کسی قسم کی اشتعال انگیزیوں اور دھمکیوں کا کوئی جواز نہ تھا۔ جبکہ سعودی عرب ان کا وہ محسنِ اعظم ہے جس نے عراق۔ ایران جنگ ختم کرانے کے لیے ایران کو تاوانِ جنگ اپنی طرف سے ادا کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ حیرت ہے کہ جس ایران کے خلاف عراق نے نوسالہ بے فائدہ جنگ لڑی اور عرب ملکوں کے تعاون کے بل بوتے پر کامیابی حاصل کی، آج اُسی سعودی عرب کے محاذ پر یکسوئی سے برسرِپیکار ہونے کے لیے ایران کا تمام مقبوضہ علاقہ واگزار کر دیا اور ایرانی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ عراق کے اس اقدام سے ہمیں کوئی غصہ نہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صدام نے یہ حرکت کر کے ع۔

" چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

کا کردار ادا کیا ہے۔ صدام حسین صاحب اپنے سیاسی مصالح اور اقتصادی مفاد کی خاطر اگر ایران کے ساتھ یہ عطائے خسروانہ فرما رہے ہیں تو کیا آپ کے عرب مسلمان بھائی آپ کے محسن آپ کے مخلص معاون، آپ کے بہی خواہ اس سلوک کے حقدار نہیں؟ صدر صدام حسین صاحب آپ اپنی افواج قاہرہ پر اتنا نہ اترائیں، حرمین شریفین کے خلاف جو بد باطن اور خبیث مزاج انسان اقدام کرے گا وہ خدائی غضب سے بچ نہیں سکتا۔ اس پر یقیناً قہرِالٰہی نازل ہوگا۔ خدا کے دربار میں دیر ہو سکتی ہے اندھیر نہیں۔ تمہیں خدا سے ہزار بار ڈرنا چاہیئے۔ تمہارا یہ اقدام برادر کشی، مسلم کشی اور محسن کشی کا آئینہ دار ہے؟ تمہیں ابرہہ کا جانشین بننے کی بجائے اسلامی اُخوت و محبت اور دینی بھائی چارے کا علمبردار بننا چاہیئے تھا۔ تمہیں اپنی فوجی طاقت پر اتنا ہی زعم ہے تو پھر امریکہ اور بین الاقوامی سامراج کے پالتو غنڈے مسلمانانِ فلسطین۔ عربوں کے غاصب، بیت المقدس کی حرمت سے کھیلنے والے ناپاک اسرائیل کے خلاف لشکر کشی کرنا چاہیئے اور اسرائیلی یہودیوں کا سر کچلنا چاہیئے جو نہتے مظلوم اور معصوم فلسطینی بچوں پر آگ اور آہن کی بارش برسا رہے ہیں۔ فلسطینی معصوم بچوں کے مظالم کی لرزہ خیز داستان سُن کر تمہاری غیرت و حمیت کیوں مر گئی۔ اور ان مظلوموں کی آہیں سُن کر تمہارا دل کیوں نہیں پسیجا۔ صدر صدام صاحب آپ کا یہ گمراہ کن تخیل کہ عباسی دور میں پورے عالمِ عرب پر بغداد و عراق میں رہنے والے عباسیوں کی حکمرانی تھی۔ لہٰذا عراق کی جغرافیائی سرحدوں کی وسعت تمام عالمِ عرب تک ہونی چاہیئے۔ صدر صدام صاحب آپ یہ کیوں بھول گئے کہ عباسیوں سے پہلے اُمویوں کے زمانے میں عراق، دمشق میں رہنے والے اموی خلفاء کا ایک صوبہ تھا اور اس سے بھی پہلے جزیرہ نمائے عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نئی اُبھرنے والی اسلامی سلطنت جس کا دارالخلافہ مدینہ منورہ تھا عراق اس کا ایک صُوبہ تھا پھر سات سال تک عراق سلطنتِ عثمانیہ کا ایک صُوبہ رہا۔ اس منطق کی رُو سے تو ترکوں کو چاہیئے کہ وُہ شمالی افریقہ مشرقِ وسطیٰ اور مشرقی یورپ کی بلقانی ریاستوں پر دوبارہ قبضہ کرے کیونکہ جنگ عظیم اوّل (۱۹۱۴ء-۱۹) تک یہ تمام ممالک عثمانیوں کے ماتحت تھے۔ وُہ دن بھول گئے جب خمینی کے شیطانی لشکروں نے تمہاری بیٹی گم کر دی تھی اور تمہارے ہوش وحواس جاتے رہے تھے۔

صدر صدام حسین صاحب سُن لیں۔ سعُودی حکمرانوں کا سب سے بڑا کارنامہ حرمین شریفین کی خدمت، اسلام کا نفاذ، توحید وسُنت کا احیاء اسلامی و دینی اقدار کی بلندی اور دینی شائستگی کا احیاء ہے۔

یہ بات کان کھول کر سُن لیں کہ عالمِ اسلام مر جائے گا مٹ جائے گا لیکن عصرِ حاضر کے کسی ابرہہ کو حرمین کی طرف آگے بڑھنے کا موقع نہیں دے گا ہم بہاں شدید سے شدید الفاظ میں عراقی جارحیت اور وحشت و درندگی کی مذمت کرتے ہیں اور اس کی اشتعال انگیزیوں کے خلاف اپنے شدید غم و غصہ اور غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد، ان کی دینی خدمات، ان کی عدل گستری، رعایا پروری، علم نوازی، دینی سرپرستی اور اخلاقی اقدار کی زبردست حمایت کرتے ہیں اور شاہ فہد، ان کی حکومت اور سعُودی عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ اہلحدیث کا بچہ بچہ حرمین شریفین کی حرمت پر کٹ مرنے کے لیے تیار ہے۔ پاکستان کے اہلحدیث اس باب میں ایک لاکھ رضا کار بھیجنے کے لیے شاہی حکم کے منتظر ہیں۔

ویسے یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے اسلام دشمن اور غیر مسلم اقدام سے امداد کی اپیل کرنا پڑی۔ یہ بات عالمِ اسلام کے لیے لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عالمِ اسلام کے حکمرانوں خصوصًا بڑے مُسلمان ملکوں کا یہ فریضۂ اولین ہے کہ وُہ حرمین شریفین کے تحفظ دفاع اور اسکی حُرمت کے تقاضوں کو پُورا کرنے کے لیے سر جوڑ کر بیٹھیں۔

اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ عرب لیگ کا سعُودی عرب کے لیے دفاعی فورس کے مہیا کرنے کا فیصلہ قابلِ ستائش اور لائقِ تعریف ہے۔ پاکستان کی نگران حکومت نے حرمین شریفین کے دفاع کے لیے فوج بھیجنے کا فیصلہ کر کے دس کروڑ پاکستانیوں کے دِل کی آواز پر لبیک کہی، اور مستحسن فیصلہ کیا ہے اگرچہ ذہنی مفلوج پاکستانی اس سے چنداں خوش نہیں۔ حیرت ہے شام کی درروزی حکومت سعُودی عرب کی حمایت کا اعلان کرتی لیکن صومالی اور یمنی حکمران صدام کے حق میں مظاہرے کرتے ہیں جبکہ شاہ فہد کی حکومت نے ان دونوں حکومتوں کی مالی اقتصادی اور معاشی مدد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ قذافی کا منفی فیصلہ تو سمجھ میں آنے والی بات ہے ٹیونس اور الجزائر کیوں خاموش ہیں؟ سوڈان کے قحط زدہ لوگوں کے مالی تعاون کرنے میں سعُودی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت نے سوڈانیوں کی خوب مالی امداد کی لیکن سوڈانی بھی احسان فراموشی پر تلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ عالم اسلام کے حکمرانوں کو اولین فرصت میں سعودی عرب اور عراق کے مابین مذاکرات کی طرح ڈالنی چاہیئے۔ اور ان دونوں ملکوں کی حکومتوں میں بیچ بچاؤ کرا کے کوئی مفاہمت کی شکل پیدا کرنی چاہیئے۔ اس باب میں ترکی، پاکستان، مصر، مراکش، الجزائر اور انڈونیشیا کو آگے بڑھنا چاہیئے کیونکہ عراق اور سعودی عرب میں نہ کوئی سرحدی تنازعہ ہے نہ کوئی لین دین کا جھگڑا ہے نہ ہی کوئی اور جذباتی وجہ ہے تا کہ بین الاقوامی سامراج کی سازشیں ناکام و نامراد کی جا سکیں۔ باہمی مذاکرات اور مسائل کو حل کرنے کے لیے مل بیٹھنے کی مفاہمانہ و مصالحانہ مساعی یقیناً رنگ لائیں گی۔ دو مسلمان بھائیوں کی لڑائی اسلام اور مسلمانوں کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ سعودیہ کا دفاع اور حرمین شریفین کا تحفظ ہمارے ایمان کا جزو اور ہماری دینی حمیت کا تقاضا ہے۔

امریکہ، برطانیہ اور دیگر سرخ و سفید سامراج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف الکفر ملۃ واحدۃ کی حیثیت رکھتے ہیں، انہیں اسلام سے کوئی ہمدردی ہے نہ ہی یہ مسلمانوں کی بہی خواہ ہیں۔ ان کے سیاسی، اقتصادی، معاشی اور صنعتی مفادات کبھی کسی مسلمان کا دشمن بنا دیتے ہیں اور کبھی کسی کا ہمدرد۔ افغانستان میں جب تک امریکہ کا سیاسی مفاد رہا وہ مجاہدین کو دھڑا دھڑ اسلحہ بہم پہنچاتا رہا۔ اور جب اس کے سیاسی تقاضے بدل گئے تو وہ مجاہدین کی مدد سے یکسر دست کش ہو گیا۔ اسے اگر مسلمانوں اور عربوں سے کوئی ہمدردی ہوتی تو کبھی بین الاقوامی پالتو غنڈے اسرائیل کی پیٹھ نہ ٹھونکتا۔ غزہ کی پٹی، دریائے اردن کا مغربی علاقہ اور بیت المقدس یقیناً واگذار کروا آتا لیکن جہاں اس کے پالتو غنڈے اور منظور نظر اسرائیل نے جارحیت کی تو اس کے تحفظ کے لیے ہمیشہ امریکہ نے ویٹو استعمال کیا۔ امریکہ کے لینے دینے کے پیمانے ہمیشہ مختلف رہے ہیں، سعودی عرب میں امریکی افواج کا آنا خوش آئند مستقبل کی علامت نہیں بلکہ حساس مسلمانوں کے لیے مستقبل کی تشویشناکی کی علامت ہے، اُسے نہ سعودی عرب سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی کویت سے۔ امریکہ اگر کویت کی حمایت کی "بڑھک" نہ مارتا اور کویت کی حمایت میں اپنے بحری بیڑے کا نام لیکر اس کا بیڑہ غرق نہ کرواتا تو یقیناً کویت اور عراق میں مذاکرات اور گفتگو کے ذریعے متنازعہ امور طے پا جاتے۔ امریکہ اور برطانیہ کی افواج کا سعودی عرب میں داخلہ انتہائی تشویشناک اور خطرات کا باعث ہے۔ عراقی افواج کو سعودی عرب سے دور بھگایا جا سکتا ہے۔ لیکن امریکہ کو سعودیہ سے کون نکالے گا؟ اخلاقی اقدار، دینی اطوار اور شائستہ اندازِ زیست کے اعتبار سے بھی امریکی افواج کا سعودی عرب میں قیام انتہائی قباحتوں کا باعث ہو گا۔ کیونکہ امریکی افواج کے لیے شاید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب خانہ کا خراب ہونا ضروری ہے جو سعودی حکومت اور سعودی عوام کے لیے انتہائی اضطراب کا باعث ہو گا جیسا کہ اخبارات میں بڑی تشویشناک خبریں آچکی ہیں،

اس خوش فہمی میں بھی ہمیں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے، کہ امریکہ حرمین شریفین کے تحفظ اور سعودیوں کے دفاع کے جذبے سے یہاں آیا ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس کے سامنے چار مقاصد ہیں جس کی وجہ سے اس نے لشکر کشی کی عراق کا اقتصادی بائیکاٹ کر دیا اور سعودی عرب کی حمایت میں بڑھکیں ماریں۔

نمبر ۱:۔ شرق اوسط اور خصوصاً خلیجی ریاستوں کے تیل کی دولت کو کنٹرول کرنا اور اپنی صنعت کو محفوظ و مستحکم کرنا ہے۔

نمبر ۲:۔ ایک ابھرتی ہوئی مسلمان فوجی قوت کا شیرازہ بکھیرنا تاکہ وہ بھی سامراج کے لیے خلیج کا باعث نہ بن سکے۔

نمبر ۳:۔ اسرائیل کا تحفظ اور دفاع کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ ایک نہ ایک دن عراق، اسرائیل سے ضرور دو دو ہاتھ کریگا۔

نمبر ۴:۔ سعودی عرب کی حمایت کے پردے میں سعودیہ کی دولت سمیٹنا اور اسے اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہونے دینا صنعتی اور اسلحی اعتبار سے اسے پیچھے رکھنا۔

اب عالم اسلام کے حکمرانوں کو دینی ژرف نگاہی، سیاسی بصیرت، معاشی اقتصادی دور اندیشی اور مستقبل پر وسیع نظر رکھنے کا ثبوت دینا چاہیئے۔

عالمی حالات لحظہ بہ لحظہ تغیر پذیر ہیں۔ عالم اسلام خصوصاً شرق اوسط برق رفتاری سے سامراج کے دام ہمرنگ زمیں میں پھنستا جا رہا ہے۔ امریکہ جو پوری دنیا میں ایٹمی اسلحے کے خلاف بڑا چیمپئن بنا پھرتا ہے اب وہ عراق کے خلاف ایٹمی اسلحے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اسے عراق کا تیار کردہ کیمیاوی اسلحہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ امریکہ اور برطانیہ ایک تیر میں چار شکار کھیلنا چاہتے ہیں۔ اس لیے عالم اسلام کے حکمرانوں اور شرق اوسط کے عربوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرکے درج ذیل امور اولین فرصت میں بروئے کار لانے چاہئیں۔

نمبر ۱:۔ دنیا بھر کے مسلمان حکمرانوں کو آپس میں یکجہتی پیدا کرنی چاہیئے اور ملت کفر کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانا چاہیئے۔

نمبر ۲:۔ عرب لیگ اسلامی کانفرنس امن کمیٹی اور عالم اسلام کے سربراہوں کی تنظیم کو مضبوط اور مستحکم کرنا چاہیئے۔

نمبر ۳:۔ صنعت، سائنس اور اسلحہ سازی میں انہیں خود کفالت کی پوزیشن حاصل کرنا چاہیئے۔

نمبر ۴:۔ پاکستان۔ افغانستان۔ ایران، ترکی، سعودی عرب۔ عراق۔ اردن۔ شام۔ یمن، مصر اور شمالی افریقہ کے دیگر مسلمان ملکوں کو فوجی معاملات میں باہم مربوط ہونا چاہیئے۔ ہر دکھ اور پریشانی میں باہمی اشتراک وتعاون سے پیش آنا چاہیئے۔

نمبر ۵:۔ عالمی مسائل اور عالمی متنازع امور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں یکساں مؤقف اختیار کرنا چاہیئے اور سُرخ و سفید دونوں سامراجوں سے اپنا دامن بچا کر رکھنا چاہیئے۔

نمبر٦:۔ عالمِ اسلام میں مکمل اسلام نافذ کیا جانا چاہیئے اور موجودہ مسلمانوں کو دورِ اوّل کے مسلمانوں کی راہوں پر چلانا چاہیئے۔

نمبر٧:۔ عالمِ اسلام کو پوری متحدہ قوّت سے کشمیر فلپائن۔ اریٹریا۔ حبشہ۔ قبرص۔ فلسطین۔ افغانستان مشرقی یورپ کے ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں اور رُوس کے ماتحت دس کروڑ مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں میں بھرپُور مدد کرنی چاہیئے۔ عالمِ اسلام کی متحدہ قوّت ان کے روشن مستقبل کی علامت ہو گی۔

نمبر٨:۔ سامراجی قوّتوں، ان کے رجحانات، ان کے عزائم۔ ان کے منصُوبوں اور ان کی سیاسی شطرنج بازیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ اگر عالمِ اسلام کے حکمرانوں اور عوام نے اس طرف توجّہ نہ فرمائی۔ تو اقبال کی زبان میں کہا جا سکتا ہے ؎

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں
سو کچھ اپنی فکر کر ناداں قیامت آنے والی ہے۔
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

اس لیے ضرورت ہے کہ:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاکِ کاشغر[1]

صدّام، ھدّام، عدّام
عصرِ حاضر کا دجّال و فرعون
ھٹلر، مسولینی
اور ھلاکو خان کا
قابلِ نفرت مجموعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت پر عراقی حملے اور قبضے کی واقعاتی ترتیب

حافظ محمد سعید اطہر۔ جامعۃ الفیصل الاسلامیہ

اقوام متحدہ کے منشور پر دستخط کرنے کی وجہ سے عراق اور کویت دونوں یہ عہد کرنے کے پابند ہیں کہ وہ اپنے بین الاقوامی تعلقات میں کسی بھی ملک کی علاقائی یکجہتی یا سیاسی آزادی کے لیے خطرہ بننے یا طاقت استعمال کرنے سے باز رہیں گے۔

عراق نے ۱۹۶۳ میں آزاد مملکت کویت کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا اور اس کی خود مختارانہ یکجہتی کا احترام کرنے کا عہد کیا۔ حسب ذیل واقعاتی ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ کویت پر عراقی حملے اور قبضے اور اس عہد کی خلاف ورزی کے بعد کیا ہوا۔

بین الاقوامی برادری نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی راہنمائی میں ان قوانین اور اصولوں کی خلاف ورزی کی پرزور مذمت کی جو ملکوں کے پرامن تعلقات میں کارفرما ہیں۔

واقعاتی ترتیب۔

۱۶ جولائی۔ عراقی وزیر خارجہ عزیز نے تیونس میں عرب لیگ کے سفیر کو وہ خط دیا جس میں کویت اور متحدہ عرب امارات پر عراق کے خلاف براہ راست جارحیت کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ خط میں عراقی علاقے میں مداخلت اور زیادہ تیل نکالنے کی شکایت کی گئی تھی۔

۱۷ جولائی۔ عراقی صدر نے کویت اور متحدہ عرب امارات پر تیل برآمد کرنے والے ملکوں کی تنظیم (اوپیک) کی مقرر کردہ سطح سے زیادہ تیل نکالنے اور خام تیل کی قیمتیں کم کرنے کا الزام لگایا گیا۔ اس نے کہا اس حرکت سے عراق کو تیل کی کم ہو جانے والی آمدنی کی صورت میں ۱۴ ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ ساتھ ہی اس نے طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دی۔

۱۸ جولائی۔ صدر صدام نے کویت کے اندر ایک متنازعہ سرحدی علاقے میں تیل پر عراقی دعوے کا اعادہ کیا اور کویت پر اس علاقے کے کنوؤں سے ۲ ارب ۴۰ کروڑ ڈالر کا خام تیل چوری کرنے کا الزام لگاتے ہوئے اس رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ کویت کی قومی اسمبلی نے کویت کا نقطہ نظر پیش کرنے کے لیے مختلف اعلیٰ افسر عرب دارالحکومتوں میں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ سعودی عرب کے شاہ فہد نے صدام کو ٹیلیفون کیا۔ اور اسے تحمل سے کام لینے کو کہا۔

۱۹ جولائی۔ کویت کے وزیر خارجہ نے عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیگ کو عراقی الزامات کے جواب پر مشتمل خط دیا اور عرب لیگ سے سرحدی تنازعے میں ثالثی کرانے کو کہا۔

۲۰ جولائی ۔ کویت نے اپنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔

۲۱ جولائی ۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل کلیبی صلاح مشورے کے لیے کویت پہنچے اور ادھر صدر صدام نے مصر کے صدر حسنی مبارک اور اردن کے شاہ حسین سے گفتگو کی۔

۲۲ جولائی ۔ عراقی وزیر خارجہ نے قاہرہ میں صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی۔ کویت میں نیٹو کے فوجی اتاشیوں نے عراق کے دورے میں جنوب کی طرف جاتی ہوئی ریلوے کاروں میں ٹینک دیکھے اور تقریباً تین ہزار ٹرکوں میں کم و بیش تیس ہزار فوجیوں کو سرحد کی طرف جاتے دیکھا۔

۲۳ جولائی ۔ سعودی فوجوں کو شمالی اور مشرقی کمانڈ میں تیاری کی حالت میں رہنے کا حکم دے دیا گیا نیز مصر کے صدر حسنی مبارک اور اردن کے شاہ حسین نے خلیج میں کشیدگی پر گفتگو کی۔

۲۴ جولائی ۔ صدر حسنی مبارک نے مصالحت کے لیے بغداد اور کویت کا سفر کیا۔ اور قاہرہ میں عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس بلانے کی تجویز پیش کی۔ نیز باوثوق ذرائع سے پتہ چلا کہ امریکی فوج متحدہ عرب امارات کے ساتھ ساتھ مشترکہ مشقیں کر رہی ہے۔ دریں حالات کویتی فوج کو ہمہ وقت تیار اور چوکس رہنے کا حکم دیا گیا۔ جنیوا میں اوپیک کے ہنگامی اجلاس میں تیرہ کے تیرہ [illegible] بیرل سطح پیداوار پر متفق ہونے کے لیے تیز رفتار صلاح مشورے ہوئے۔

۲۵ جولائی ۔ عراق کی فوجی تیاریاں وسعت اختیار کر گئیں کویت نے فوجوں کو پھر تیار رہنے کا حکم دے دیا۔

امریکی سفیر نے بغداد میں صدر صدام سے ملاقات کی اور یہ امید ظاہر کی کہ موجودہ صورتِ حال کا پُر امن تصفیہ ہو جائے گا۔ صدر صدام نے سفیر کو دورانِ ملاقات کویت کے ساتھ بات چیت کے ارادے سے آگاہ کیا۔ اس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ مصالحت کی کوششوں کے دوران فوجی لحاظ سے کچھ نہیں ہوگا۔

صدام نے صدر حسنی مبارک کو بتایا کہ عراق کویت پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

۲۶ جولائی ۔ پیداوار اور برآمد کی حد بندی کے لیے اوپیک کے معاہدے طے پا گئے۔ کویت اور متحدہ عرب امارات نے معاہدے کی پابندی کرنے کا عہد کیا۔

۲۷ جولائی ۔ امریکی سینٹ نے عراق کو ہر طرح کے قرضے بند کر دیئے اسلحہ اور فوجی ٹیکنالوجی کے سامان کی منتقلی بند کر دی۔

۳۱ جولائی ۔ انٹیلی جنس کے ذرائع نے عراقی فوجوں کی صف بندی کی اطلاع دی کہ ایک لاکھ فوج کویت کی سرحد پر متعین ہے جو کویت کی کل فوج سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ عراق اور کویت کے نمائندوں نے سرحد کیساتھ تیل کے ذخائر کے متعلق بات چیت کیلئے سعودی عرب میں ملاقات کی لیکن بات چیت صرف دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد ختم ہو گئی۔

۲ اگست ۔ رات کے دوران ہزاروں عراقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹینک سرحد پار کر کے ہزار ہا بری فوج کے ساتھ کویت میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے امیر کے محل اور دوسری سرکاری عمارتوں اور اہم تنصیبات پر قبضہ کر لیا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اپنے ہنگامی اجلاس میں صفر کے مقابلے میں چودہ ووٹوں سے عراق کی مذمت کی جنگ بندی اور عراقی فوجوں کے کویت سے انخلاء کا مطالبہ کیا روس نے جو عراق کا اسلحہ کی سپلائی کا بڑا ذریعہ ہے۔ قرارداد کے حق میں رائے دی امریکہ میں کویت کے سفیر نے اپنے ملک پر عراقی حملے کی زوردار دارالفاظ میں مذمت کی، اور عالمگیر فوجی امداد کے لیے اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں اس وقت امریکہ کی مداخلت انتہائی ضروری ہے

۳ اگست ۔ عراقی فوج نے سعودی عرب کی طرف پیش قدمی کی بش نے سعودی عرب پر حملے کے خلاف عراق کو سختی سے خبردار کیا۔ کویت پر عراقی قبضے کو ناقابلِ قبول قرار دیا۔ نیز کہا کہ اگر سعودی عرب نے مدد کا مطالبہ کیا تو ہم ہر امکانی طریقے مدد کے لیے پہنچیں گے۔

صدام حسین نے دو دن کے اندر امیر کویت سے ملاقات کے ارادے اور اسی دن سے عراقی فوجوں کا انخلاء شروع ہونے کے عہد کا اعلان کیا۔ اور ساتھ ہی بغداد نے بین الاقوامی نشریات کو جام کرنا شروع کر دیا۔

۴ اگست ۔ مصنوعی سیارے سے ملنے والی تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ عراقی فوجیں کویت سے نکالنے کی بجائے انہیں کمک بھیج دی گئی ہے کینیڈا نے عراقی اور کویتی تیل کی درآمد بند کر دی اور دوسری پابندیوں کے ساتھ عراق کی برآمدات پر پابندی لگانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ جاپان نے جس کا درآمدی تیل پر بہت زیادہ انحصار ہے۔ اعلان کیا ہے کہ وہ عراق اور کویت سے تیل درآمد کرے گا، اور ان ملکوں کو برآمدات بند کر دے گا۔ یورپی برادری نے بھی اسی طرح کی پابندیاں لگانے کے حق میں رائے دی ہے۔

۶ اگست ۔ شاہ فہد نے اپنے دفاع کو مستحکم بنانے کے لیے دوست ملکوں کی فوجوں کو دعوت دی۔

۷ اگست ۔ تاریخ میں پہلی بار غیر جانبدار سوئٹزرلینڈ نے بھی بین الاقوامی برادری میں شامل ہونے اور عراق کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔ وینزویلا نے امریکہ کو بتایا کہ عراق اور کویت کے خلاف بین الاقوامی پابندیوں سے تیل کی جو کمی پیدا ہو گی اسے اوپیک پورا کر دے گی۔

۹ اگست ۔ صورتِ حال کا آپس میں تصفیہ کرنے کے لیے عرب راہنما قاہرہ میں جمع ہوئے۔ لیکن بات چیت ایک دن کے لیے ملتوی ہو گئی۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کویت کے انضمام عراقی اعلان کو کالعدم قرار دے دیا اور عراق کیخلاف پابندیوں پر عمل درآمد کی نگرانی کے لیے خصوصی کمیٹی قائم کر دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰ اگست ۔ عراق نے کویت میں تمام سفارت خانے بند کرنے کا حکم دے دیا عرب لیگ نے امن فوج سعودی عرب بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ بیس میں سے بارہ ارکان نے حق میں اور تین (عراق۔ لیبیا اور یاسر عرفات) نے مخالفت میں رائے دی دو یمن اور الجزائر نے رائے شماری میں حصہ نہ لیا۔ اور ایک تیونس حاضر نہیں تھا۔ اردن مورتیانیا اور شام نے تحفظات کا اظہار کیا۔

۱۱ اگست ۔ مصر اور مراکش کی فوجیں عراقی حملے کے خطرے کے پیش نظر سعودی عرب کے دفاع کے لیے اترنی شروع ہو گئیں۔ شامی حکام نے یہ امکان ظاہر کیا کہ شام بھی مشترکہ اسلامی کوشش میں حصہ لے گا۔

۱۲ اگست ۔ پاکستان نے سعودی عرب میں اسلامی فوج میں شامل ہونے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ اردن کے شاہ حسین نے امریکہ پر مشرق وسطیٰ میں دھماکہ خیز صورتحال پیدا کرنے کا الزام لگایا۔ امریکی حکام نے کہا اردن کی بندرگاہ عقبہ عراقی تجارت کے لیے بند رہنی چاہیئے

۱۴ اگست ۔ عراقی صدر صدام حسین نے ایران کے ساتھ مکمل امن بحال کرنے مقبوضہ علاقے واپس کرنے اور قیدیوں کا تبادلہ کرنے کی پیشکش کی۔ خلیج کے بحران کے تصفیے کے لیے عالمی سطح پر سفارتی کوششیں تیز کر دی گئیں جس کے نتیجے میں یورپ اور امریکہ کے وزرائے خارجہ جلاوطن کویتی حکمرانوں، عراقی حکام اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ارکان کے درمیان صلاح مشورے شروع ہو گئے

۱۷ اگست ۔ عراقی پارلیمنٹ کے صدر سعدی مہدی نے اعلان کیا کہ کویت کے حلیف ملکوں کے شہریوں کو اس وقت تک رہا نہ کیا جائے گا جب تک عراق کے خلاف جنگ کا خطرہ ختم نہیں ہوتا۔

۱۸ اگست ۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اتفاق رائے سے قرارداد نمبر ۶۶۴ کی منظوری دی جس میں عراق سے مطالبہ کیا گیا کہ کویت اور عراق سے غیر ملکی باشندوں کی فوری واپسی کی اجازت اور سہولتیں مہیا کرے۔ قرارداد میں یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ عراق ان غیر ملکی باشندوں کی سلامتی، حفاظت اور صحت کے منافی کوئی قدم نہ اٹھائے۔

۱۹ اگست ۔ عراقی صدر نے اس شرط پر نظربندوں کو رہا کرنے کی پیشکش کی کہ اسے تحریری طور پر ضمانت دی جائے کہ سعودی عرب سے امریکی فوجیں واپس بلالی جائیں گی اور عراق کا بائیکاٹ ختم کر دیا جائے گا۔ فرانسیسی حکومت نے بغداد میں اپنے شہریوں کے ساتھ بدسلوکی کی اطلاعات پر اپنے بحری بیڑے کو حکم دیا کہ عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی پابندیوں کو نافذ کرنے کے لیے ضروری ہو تو طاقت استعمال کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراقی صدر کی چنگیزیت و بربریت کی وجہ سے ایک لاکھ پچاس ہزار یتیم کویتی امداد سے محروم ہو گئے

رپورٹ: روزنامہ "المسلمون" ریاض

ترجمہ حبیب اللہ فیصل

کویتی حکومت اور کویت میں سرگرم عمل متعدد رفاہی تنظیموں کے تعاون سے متعدد ممالک میں جو رفاہی اور اسلامی ادارے مصروف عمل تھے۔ وہ کویت پر عراقی قبضے اور انضمام سے تباہی و بربادی کا شکار ہو گئے۔

دنیا بھر میں تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار یتیم بچے جو کویت کے مالی تعاون سے پرورش پا رہے تھے۔ وہ محرومی اور مایوسی کا شکار ہو گئے۔

کم و بیش تین ہزار پانچصد علمائے کرام اور مبلغین جو کویت کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک میں دینی اور تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ وہ اور انکے خاندان مالی مشکلات و مصائب میں مبتلا ہو گئے۔

کویت کے تعاون سے افریقہ، ایشیا اور یورپ میں تقریباً اڑھائی ہزار عالی شان مساجد تعمیر کی گئیں۔ پانی کے حصول کے لیے مختلف ممالک میں تقریباً دو ہزار کنوئیں کھودے گئے جن سے لاکھوں غریب اپنی پیاس بجھاتے اور اسے اپنی صفائی و طہارت کے لیے استعمال کرتے اور ایک ہزار چار صد دینی مدارس بنائے گئے کویت کے نمائندے نے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عراقی صدر نے چنگیز و ہلاکو اور ہٹلر و مسولینی کی راہ پر چلتے ہوئے ظلم و بربریت کی انتہا کر دی پہلے اس شیطان وصفت نے اپنے ملک میں جید علمائے کرام کو گولی کا نشانہ بنایا۔ متعدد علماء اور اسلامی جذبہ رکھنے والے افراد کو تختہ دار پر لٹکایا قبائل کو کیمیائی ہتھیاروں کے ذریعے موت کے گھاٹ اتارا۔ اور اب یہ کمال ڈھٹائی سے جہاد کی اصطلاح استعمال کر رہا ہے۔ پہلے اسے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کی راہ کیا ہے۔ یہ تو خود شیطان کے راستے پر پاگل بیل کی طرح سرپٹ دوڑا جا رہا ہے ہمارا وجدان کہتا ہے کہ اب جلد اپنے برے اور عبرتناک انجام کو پہنچنے والا ہے کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ جن لیڈروں نے شیطانی اور چنگیزی راہ اختیار کی ہمیشہ انکا انجام اندوہناک اور عبرتناک ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق ایک سفّاک لیٹرا جس کا انجام عبرتناک ہو گا

افضال الرحمان عاصم

مظلوم کویت میں مار دھاڑ کی جنگ میں عراق کی بھاری بھرکم فوج نے ایک دن سے بھی کم مدّت میں چھوٹے سے کویت کو نگل لیا۔

ایک جلاوطن عراقی ماہر مالیات نے کہا کہ عراق نے کویت کے داخلی اثاثے اس طرح لوٹ لیے جیسے کوئی چور کسی بے پہرا بنک میں داخل ہو جائے۔ اب وُہ ان اثاثوں اور لوٹے ہوئے سونے اور ٹھوس کرنسی کو اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیاں ناکام بنانے خوراک اور دوسرا سامانِ رسد خریدنے کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

لندن سے مشرقِ وسطیٰ کی مالی ڈائریکٹری کے ایڈیٹر اور ماہر مالیات پی بی وی راجن کا کہنا ہے کہ اس مدوجزر سے لوگوں کا طرزِ زندگی اور دنیا بھر میں لوگوں کا طرزِ کاروبار بنیادی طور پر تبدیل ہو جائے گا۔

کویت پر عراقی حملے کے بارے میں دُنیا بھر کے ماہرین مالیات نے اسے وحشیانہ اور ظالمانہ اقدام قرار دیا ہے۔ ظالم، دجّال اور احسان فراموش عراقی صدر حسین کی حکومت اپنی ناعاقبت اندیشیوں اور غلط پالیسیوں کی بنا پر دیوالیہ ہو چکی تھی، اس کے ذمّے بیرونی قرضہ ستر ارب ڈالر سے تجاوز کر چکا تھا۔ اس احسان فراموش نے اپنے قریب ترین۔ دولتمند لیکن کمزور ہمسایہ ملک کویت کے خزانے پر قبضہ کر لیا۔ اور تمام اثاثوں کو سمیٹ کر عراق منتقل کر لیا موجودہ دور میں اس سے بڑھ کر ظلم و بربریت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ایک جلاوطن کویتی تاجر نے کہا کہ صدام حسین اقتصادی طور پر دیوالیہ ہو چکا تھا۔ ایران کے ساتھ آٹھ سالہ جنگ کی وجہ سے اس کے پاس کچھ باقی نہ بچا تھا۔ اس نے اپنی اقتصادی مشکلات پر قابو پانے کے لیے اپنے ہی محسن کے گھر ڈاکہ ڈال دیا۔ اور لوٹ مار شروع کر دی ہمیں اس کا پہلے ہی احساس ہو جانا چاہیے تھا۔ لیکن ہمیں یہ احساس نہیں ہوا۔

وُہ اب تک کتنا کچھ حاصل کر چکا ہے؟ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کا جواب دینا فی الحال مشکل ہے۔ بنک کاری کے ماہرین کا کہنا ہے کہ کویت کا زیادہ تر سونا اور نقدی ملک سے باہر جمع تھی۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کا اندازہ ہے کہ عراق غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر سے اسی کروڑ ڈالر اور سنٹرل بنک سے تین کروڑ بیس لاکھ ڈالر مالیت کی طلائی سلاخیں اور ایک ارب ڈالر کمرشل بنکوں سے حاصل کر چکا ہوگا۔

لندن میں کویتی ذرائع بنک کاری کا اندازہ اس سے بہت کم ہے۔

ایک بنک کار نے جو اپنا نام ظاہر کرنے پر تیار نہیں یہ رائے ظاہر کی کہ صدام کو کویت سے جتنا بھی ملا ہے وہ کروڑوں میں ہو سکتا ہے۔ اربوں میں نہیں۔

لیکن یہ بات بھی مانتے ہیں کہ عراقیوں نے فالتو پرزوں اور موٹر گاڑیوں کی صورت میں وسیع پیمانے پر لوٹ مار کی ہے۔

ہزاروں مرسڈیز، بینز اور ٹویوٹا کاریں شوروموں سے نکال کر بغداد پہنچا دی گئیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کویت کا سونے اور زیورات کا نجی بازار بھی بری طرح لوٹا گیا۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کتنا مال عراقی خزانے میں گیا اور کتنا فوجیوں کی جیبوں میں۔

صدام یہ اُمید لگائے بیٹھا تھا۔ کہ وہ خزانے اور کویتی تیل کی پیداوار سے ہونیوالے زبردست منافع سے عراقی قرضے ادا کر سکے گا۔

اس کی بجائے تجزیہ کنندگان کی رائے میں بہت ساری دولت عالمی پابندیوں کو ناکام بنانے کی مہم پر خرچ ہو جائے گی۔ عراقی دیناروں کی اس وقت کی بے قدری کو دیکھ کر پابندیاں توڑنے والے ہارڈ کرنسی یا سونا لینے پر اصرار کریں گے اسطرح صدام کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا۔ اور یہ لیٹرا پہلے کی طرح خالی ہاتھ ہو جائے گا اور لیٹروں کا ہمیشہ یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ دریں اثناء کویتی حکومت اور اس کے عظیم مالیاتی نظام نے جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔

جلاوطن وزراء، بنک کار اور تیل کے حکام لندن میں جمع ہو رہے ہیں، اور بیرونِ ملک اثاثوں کا جائزہ لے کر ان کی شیرازہ بندی میں مصروف ہیں۔ ان اثاثوں کی مالیت ایک اور دو کھرب ڈالر کے درمیان بیان کی جاتی ہے۔

اب یہ سوچا جا رہا ہے کہ اس ساری دولت کو عراق کے خلاف مالیاتی جنگ میں استعمال کے لیے کس طرح مجتمع کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق کے عقوبت خانے

ماخوذ از المجلۃ مطبوعہ لندن

ایم اے غضنفر

ڈاکٹر نجم عبدالکریم جب یورپ کے ایک ہسپتال میں زیرِ علاج ایک ایسی اہم شخصیت سے ملنے گئے۔ جو مسلسل سترہ سال عراق کے قید خانوں میں طرح طرح کی اذیت ناک سزائیں محض اس وجہ سے جھیلتے رہے کہ اس نے عراقی حکومتی پارٹی میں شمولیت سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ "مجھے میرا ضمیر اور دین اجازت نہیں دیتا کہ موجودہ حکومت کا ساتھ دوں"

ڈاکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ مجھے اس شخصیت کے ساتھ دلی اُنس ہو گیا تھا میں یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ مجھے عراق کے عقوبت خانوں میں ہونے والے ظلم و ستم کا آنکھوں دیکھا حال بیان کر دیں لیکن یہ صاحب کسی طرح بھی تفصیلات بیان کرنے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ بالآخر میرے انتہائی اصرار کرنے پر تفصیلات اس شرط پر بتانے کا وعدہ کر لیا۔ کہ میرا نام اور موجودہ رہائش کا تذکرہ نہ کیا جائے۔ میں نے وعدہ کر لیا کہ آپ کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا اور جب تک یہ ہلاکو و ہٹلر کی معنوی اولاد صدام تباہ و برباد نہیں ہو جاتا اس راز کو طشت ازبام نہیں کیا جائے گا۔

اس نے اپنے ماضی پر نظر دوڑاتے ہوئے آہ بھری اور اپنی داستانِ غم سنانے لگے۔

اُنہوں نے کہا ڈاکٹر صاحب میں کیا بتاؤں وہ کون سا ظلم ہے۔ جو سترہ سال میں مجھ پر نہیں کیا گیا میں اس طویل عرصے میں مسلسل صدام کے عقوبت خانوں میں طرح طرح کی سزاؤں کا تختۂ مشق بنا رہا۔ ابتدائی ایام میں صدامی حکومت کی تین اہم شخصیات صدام حسین برزان تکریتی اور براک نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ مجھے اپنے ساتھ ملالیں اور اس طرح میں ان کا آلۂ کار بن کر بقیہ زندگی بسر کروں۔ لیکن میرے ضمیر نے مجھے اس کی اجازت نہ دی، اور میں نے صاف صاف ان سے کہہ دیا کہ میں تمہارے ظلم و ستم کا حصے دار نہیں بن سکتا مجھے صدامی حکومت کی مخالفت کے انجام کا بخوبی علم تھا، میں اچھی طرح جانتا تھا جو انہوں نے میرے پیش رووں کے ساتھ سلوک کیا تھا۔ کس طرح اہم شخصیات کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اپنی ضمیر کے ہاتھوں مجبور تھا، ابھی چند دن پہلے عراق کی ایک معروف و مشہور شخصیت ڈاکٹر عبدالرحمان بزاز کو گرفتار گیا تھا، ایک روز دن کے دو بجے ایک جاننے والے میرے پاس آئے اور اللہ کا واسطہ دے کر کہنے لگے۔ میرے ساتھ ذرا تھانے تک چلیئے آپ کے جانے سے مجھ غریب کا بھلا ہو جائیگا میں اس کی التجا کو رد نہ کر سکا۔ دراصل وُہ عراقی حکومت کا ایجنٹ تھا۔ جب ہم گھر سے نکلے تو دو اور دو اشخاص انتظار میں کھڑے تھے۔ ہم گاڑی میں سوار ہو کر تھانے کی طرف چل دیئے لیکن گاڑی تھانے کی بجائے دُوسری جانب چلنے لگی گاڑی نے جب محل کی طرف رُخ کیا تو مجھے یہ کہا گیا کہ "قصر نہایۃ" کی طرف جا رہے ہیں۔ جس محل کے بارے میں یہ بات عراق میں مشہور ہے کہ جو بھی وہاں گیا وُہ واپس نہیں آیا۔ اگر کوئی خوش قسمت واپس آیا تو گویا اس نے نیا جنم لیا۔ ایک ساتھی نے مذاق کے انداز میں کہا کہ اس محل میں آپ چند روز کے لیے مہمان ہوں گے۔ آپ سے یہاں چند معلومات حاصل کرنے کے لیے سوالات کیے جائیں گے۔ آپ ان کا صحیح صحیح جواب دینا، غلط بیانی سے کام نہ لینا ورنہ تمہارا انجام بہت بُرا ہو گا۔

محل کے سامنے جا کر کار رک گئی مجھے اُتار کر ایک ویران سے خالی کمرے میں لے جایا گیا اور وہاں چوبیس گھنٹوں کے لیے مجھے بند کر دیا گیا۔ دُوسرے روز مجھے ایک وسیع و عریض اور آراستہ و پیراستہ کمرے میں لایا گیا۔ وہاں ایک خوبصورت نوجوان ایک اعلیٰ قسم کے میز کے سامنے کرسی پر براجمان تھا اور وُہ سامنے پڑے ہوئے کاغذات میں منہمک تھا، میں سامنے پڑے ہوئے سٹول پر بیٹھنے لگا تو اس نے گرج دار لہجے میں کہا کھڑے رہو تم بیٹھ نہیں سکتے ہو۔ پھر اس کے بعد اس نے میرا نام، عُمر رہائش کاروبار مسلک اور سیاسی افکار و نظریات کے بارے میں پُوچھا تو میں نے اُسے سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے گندی گالیاں دینا شروع کیں جو بُرے کلمات اس کی زبان سے نکل سکتے تھے وُہ اس نے غضبناک انداز میں میرے سامنے اُگل دیئے۔ پھر اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا جو خاص طور پر مجھے زدو کوب کرنے کے لیے بلائے گئے تھے، ان میں ایک نے آگے بڑھ کر میری عینک اُتاری پھر سب نے مل کر میری پٹائی شروع کر دی۔ مجھ پر بے دریغ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کا استعمال کیا۔ یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ اور انہوں نے سہارا دے کر مجھے کھڑا کیا اور دوبارہ میری پٹائی شروع کر دی۔ پھر میں زمین پر گر گیا۔ جب انہوں نے تھک ہار کر مجھے چھوڑا تو میں نے ان سے پُوچھا یہ میرے ساتھ سلُوک کیوں روا رکھا جا رہا ہے کیا میں نے کسی جُرم کا ارتکاب کیا ہے کیا کسی قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ مجھے بتاؤ تو سہی آخر مجھے کس جُرم کی سزا دی جا رہی ہے تو انہوں نے جواب دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنو تم کتے کے بچے ہو اور خود بھی کتے ہو۔ تمہاری یہی سزا ہے جو تمہیں دی جا رہی ہے۔ گدھے کہیں کے اخوان المسلمون کا اور ساتھ دو، جماعۃ الدعوۃ کی مزید ہم نوائی کرو تیری کھال اُتار کر کُتوں کے آگے ڈال دیں گے۔ سن لو جو بھی صدام حکومت کی مخالفت کرے گا اس کا یہی انجام ہوگا۔ میں نے کہا اشتراکی پارٹی کے ارکان تو کھلم کھلا حکومت کے خلاف کام کر رہے ہیں تم انہیں تو کچھ کہتے نہیں۔ کیا یہ ظلم و ستم اسلام کا نام لینے والوں پر ہی روا رکھا جا رہا ہے۔ اُنہوں نے پھر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ کہا تم واقعی گدھے ہو۔ کیا ٹیلیویژن نہیں دیکھتے ہو حال ہی میں اشتراکی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے رکن جناب عزیز الحاج نے حکومتی بعث پارٹی میں میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ پھر اس کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مشہور اشتراکی عبدالقادر اسماعیل، عادل سلام وغیرہ نے بھی بعث پارٹی میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔

میں نے ان سے پوچھا آخر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا تم اچھی طرح جانتے ہو ہم کیا چاہتے ہیں، کان کھول کر سن لو ہم یہ چاہتے ہیں کہ پہلی فرصت میں بعث پارٹی میں شمولیت کا اعلان کر دو۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دو کہ ناصری اور بعثی ایک ہی مقصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہمیں دینی جماعتوں کی کارروائیوں کے بارے میں بھی باخبر رکھو کہ اخوان کیا کر رہے ہیں۔ حزب الدعوۃ والوں کی کیا مساعی ہیں۔ اور خاص طور پر شیخ بدری کی جماعت جو کہ سُنی مسلک ہے اور محمد باقر کی جماعت جو کہ شیعہ مسلک کی ہے کس طرح ان کو ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ تم یہ کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہو۔ ان خبیثوں کی باتیں سن کر میں نے دل میں سوچا کہ میں نے آج تک ملک و قوم کی پورے اخلاص سے خدمت کی ہے۔ دینی جماعتوں کے سربراہوں اور کارکنوں سے میرے دوستانہ تعلقات ہیں کیا میں ان کے خلاف جاسوسی کا کام کروں۔ اس سے بہتر تو مر جانا ہے۔ یہ بے ضمیری کیسے برداشت ہو سکتی ہے۔ یہ سوچ کر میں نے ان کو برملا کہہ دیا۔

میں دینی جماعتوں کے خلاف ایک حرف بھی نہیں کہہ سکتا جو تم سے ہوتا ہے وہ کر لو۔ میں اس قدر بے ضمیری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ تو وہ نوجوان میری یہ بات سن کر بھڑک اٹھا اور یکدم میرے قریب آکر واہیات بکنے لگا۔ اور اس نے میرے مونہہ پر تھوک دیا اور اپنے آدمیوں کو مجھے مارنے کا حکم دیا۔ اور چلا کر بولا۔ یہاں کوئی صدامی حکومت کی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا جو بھی یہ جسارت کرے گا اُسے ایسی عبرتناک سزا دی جائے گی کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی نصیحت کر کے جائیگا کہ موجودہ حکومت کی مخالفت نہ کی جائے۔ پھر وہ مجھے پہلے گندے اور بدبودار کمرے میں لے گئے۔ اور مار پیٹ کر مجھے وہاں پھینک دیا۔

صدام سے مُلاقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

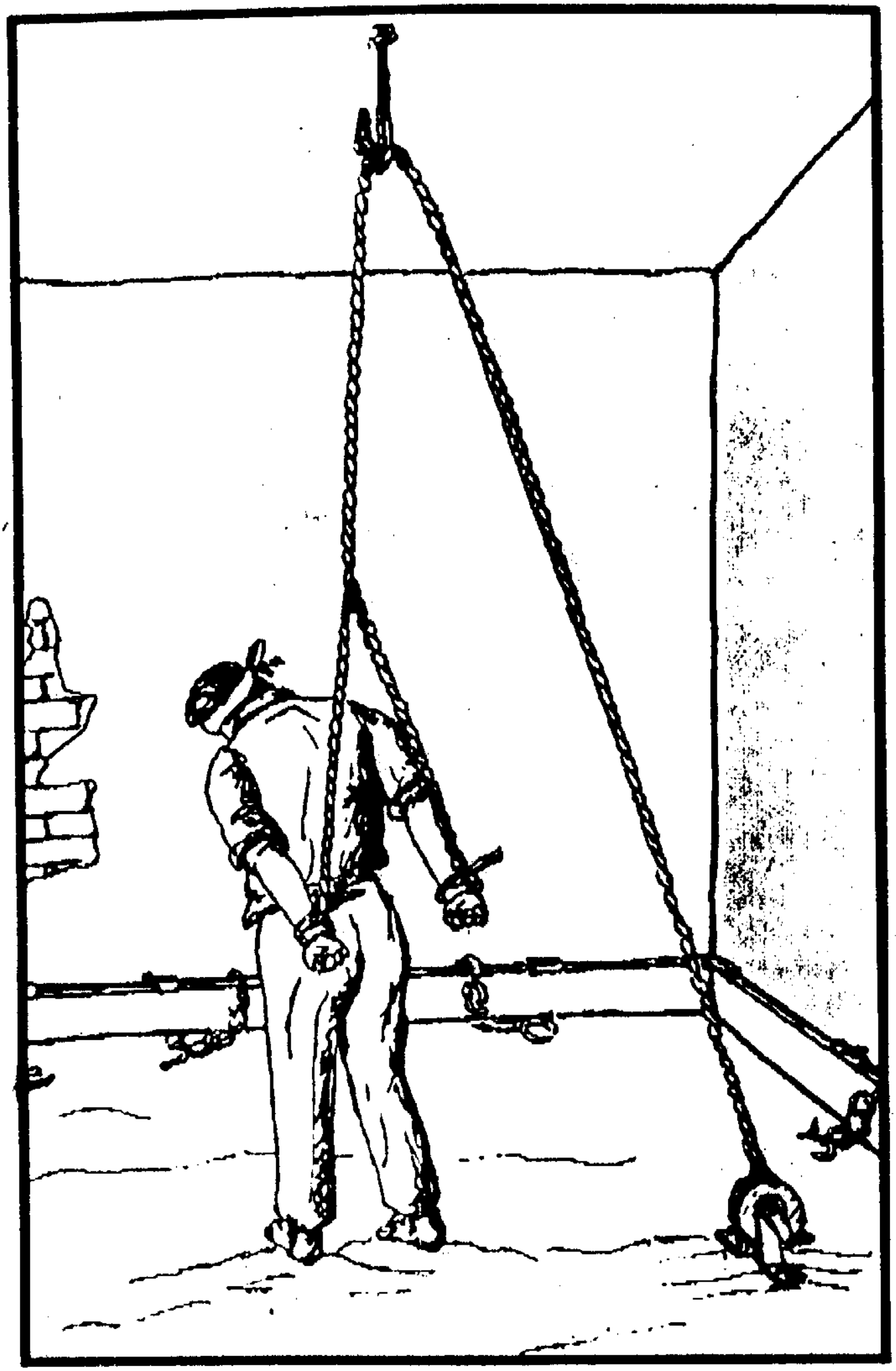

التعذيب في السجون العراقية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رات بھر اس گندے کمرے میں شدید ترین ضربات اور زخموں کی وجہ سے کراہتا رہا، دوسرے روز مجھے وہ ایک کشادہ اور آراستہ کمرے میں لے گئے، وہاں سناٹا طاری تھا، اس کمرے میں کوئی آدمی بھی نظر نہیں آتا تھا عجیب ہو کا عالم تھا بے شمار ٹیلیفون بڑے سلیقے کے ساتھ ایک خوبصورت میز پر رکھے ہوئے تھے، ان تمام آثار سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی بڑی شخصیت تفتیش کے لیے آرہی ہے اچانک تین افراد فوجی لباس میں ملبوس تیزی سے اندر داخل ہوئے اور کمرے کے تین کونوں میں اپنی پوزیشن سنبھال کر کھڑے ہو گئے، اتنے میں بڑے میز کی جانب کا دروازہ کھلا اور موجودہ دور کا ہٹلر صدام حسین اکڑی ہوئی گردن کے ساتھ داخل ہوا، اور اس کے پیچھے ایک آدمی میری چار سالہ معصوم بچی زینب کو گود میں اٹھائے ہوئے اندر داخل ہوا، بچی نے جب مجھے دیکھا تو میری طرف لپکی میں نے پدرانہ شفقت سے مجبور ہو کر اس کی طرف قدم بڑھایا تو فوجیوں نے مجھے روک دیا وہ آدمی مجھے اپنے جگر گوشے کی شکل دکھا کر واپس ہوا تو بچی نے بابا۔ بابا کی دلدوز چیخ لگائی۔ جس سے میرا جگر چھلنی ہو گیا۔ لیکن کیا کرتا مجبور تھا۔ آگے بڑھ کر اپنی بچی کے سر پہ پیار نہ دے سکا۔ یہ بھی ایک سزا کا انداز تھا۔ صدام نے بھی اپنا جتن لگا دیکھا لیکن میں نے اس کا ساتھ دینے سے صاف انکار کر دیا۔

پھر اس نے بھی مجھے اذیت ناک سزاؤں میں مبتلا کیے رکھا۔ لیکن میں نے ہر سزا کو جھیلنے کا پختہ عزم کیے رکھا۔ وہ مجھے مار پیٹ کر اسی گندے کمرے میں پھینک دیتے اور میں وہیں اپنی زندگی کے دن پورے کرنے لگا۔ ایک دن وہ مجھے بکھری ہوئی کھوپڑیوں اور انسانی ہڈیوں کے درمیان سے گزارتے ہوئے پہلے کمرے میں لائے جہاں پہلے دن مجھے ایک خوبصورت نوجوان کے سامنے پیش کیا گیا تھا لیکن آج اپنی کرسی پر وہ براجمان نہیں تھا۔ بلکہ وہ کمرے کے ایک طرف بڑے ادب واحترام سے کھڑا تھا اور اس کی کرسی پر کوئی اور شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس نوجوان نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جناب یہ وہ مجرم ہے جسے تفتیش کے لیے آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ یہ وہ ہے جو صدام حسین کے نظریات اپنانے سے انکاری ہے۔ یہی وہ ناعاقبت اندیش ہے جو مستقبل میں عراق کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ تو کرسی پر براجمان شخص نے غور سے میری طرف دیکھا۔ اور مجھ سے پوچھا۔ تم فلاں ابن فلاں ہو۔ میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے کہا کہ تم فلاں جگہ پر رہتے ہو میں نے کہا ہاں!

اس نے کہا کیا تم نے فلاں کالج میں قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ میں نے کہا بالکل درست۔ اس نے کہا کہ کیا تم سابقہ حکومت میں فلاں وزارت میں اس اہم عہدے پر فائز رہے ہو! میں نے کہا بالکل ٹھیک۔ اس نے کہا تمہارے اتنے بچے ہیں، تمہاری بیوی کا نام یہ ہے، تمہاری نوجوان اور خوبصورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہن فلاں کالج میں پڑھتی ہے۔ تمہارے بڑے بیٹے کی عمر ۱۲ سال ہے۔ غرضیکہ اس نے جتنی بھی میرے بارے میں باتیں کیں وہ معلومات کے اعتبار سے بالکل درست تھیں۔

پھر اس نے لہجہ بدلتے ہوئے مجھ سے پوچھا کیا تم برزان تکریتی کو جانتے ہو، میں نے کہا ہاں: اس نے پوچھا وہ کون ہے؟

میں نے کہا وہ محکمہ سی آئی ڈی کا سربراہ ہے۔

اس نے پوچھا کیا تم کبھی اس سے ملے ہو میں نے کہا۔ بالکل نہیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا آج تم اس کے سامنے کھڑے ہو میں برزان ہوں مجھے آج تمہاری تفتیش کے لیے حکومت نے مقرر کیا ہے! کیا ارادے ہیں، باز آؤ گے یا نہیں؟ میں نے بلاخوف و خطر کہا جناب برزان صاحب میں اخلاقی طور پر وہ کچھ کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں جو تم اور تمہاری حکومت چاہتی ہے میں قطعاً بے ضمیری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ تم نے پہلے بھی مجھ پہ ظلم و ستم ڈھایا اور اب بھی جو کچھ کرنا ہے کر لو میں تمہاری تائید کرنے سے قاصر ہوں۔ میرا ضمیر مجھے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ میں اپنے دینی بھائیوں کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ اس نے کہا اس میں اخلاق کی کون سی بات ہے۔ کیا تم فوجی آفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ کے گہرے دوست نہیں ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں میرے اس سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ کیونکہ ہم کالج میں ایک ساتھ پڑھتے رہے ہیں۔ آخر میں عربی النسل ہوں وہ میرا عربی بھائی ہے۔ اس نے کہا اگر تم عربی النسل ہو تو پھر بعث پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کیوں نہیں کر دیتے۔ اس اعلان کے لیے ٹیلیویژن حاضر ہے۔ لوگوں کو اس کے ذریعے اپنی عربیت سے آگاہ کیوں نہیں کر دیتے۔ میں نے کہا میں عربیت کو اسلام سے جدا نہیں سمجھتا۔ جبکہ بعث پارٹی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں حکومتی پارٹی کا ساتھ دینا دین کے ساتھ غداری سمجھتا ہوں۔ چونکہ بعث پارٹی کی بنیاد سیکولرازم (لادینیت) پر رکھی گئی ہے۔

کیونکہ اس کا بانی ماشیل عفلق لادینی نظریات کا حامل تھا اور وہ خود غیر مسلم مسیحی مسلک سے وابستہ تھا۔ بھلا میں ایسی پارٹی کا ساتھ کس طرح دے سکتا ہوں جس کا بانی غیر مسلم ہو اسلامی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ میں اس قسم کی سیکولر نظام کی حامل پارٹی سے اپنا دامن بچائے رکھوں۔ اور اپنے اسلامی نظریات پر کوئی آنچ نہ آنے دوں میں نے دو روز پہلے یہ ساری باتیں بڑی وضاحت کے ساتھ صدام حسین کے سامنے بھی کی ہیں۔ میری یہ بات سن کر بولا بکواس بند کرو میں نے تمہیں مناظرے کے لیے نہیں بلایا تم اس وقت مجرم کی حیثیت میں برزان کے سامنے کھڑے ہو۔ تمہیں پتا ہونا چاہیے۔ کہ میں کون ہوں تم صدام حسین کی نرمی کو دیکھ کر غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہو۔ میں تمہیں وہ سبق سکھلاؤں گا جو تیری آئندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

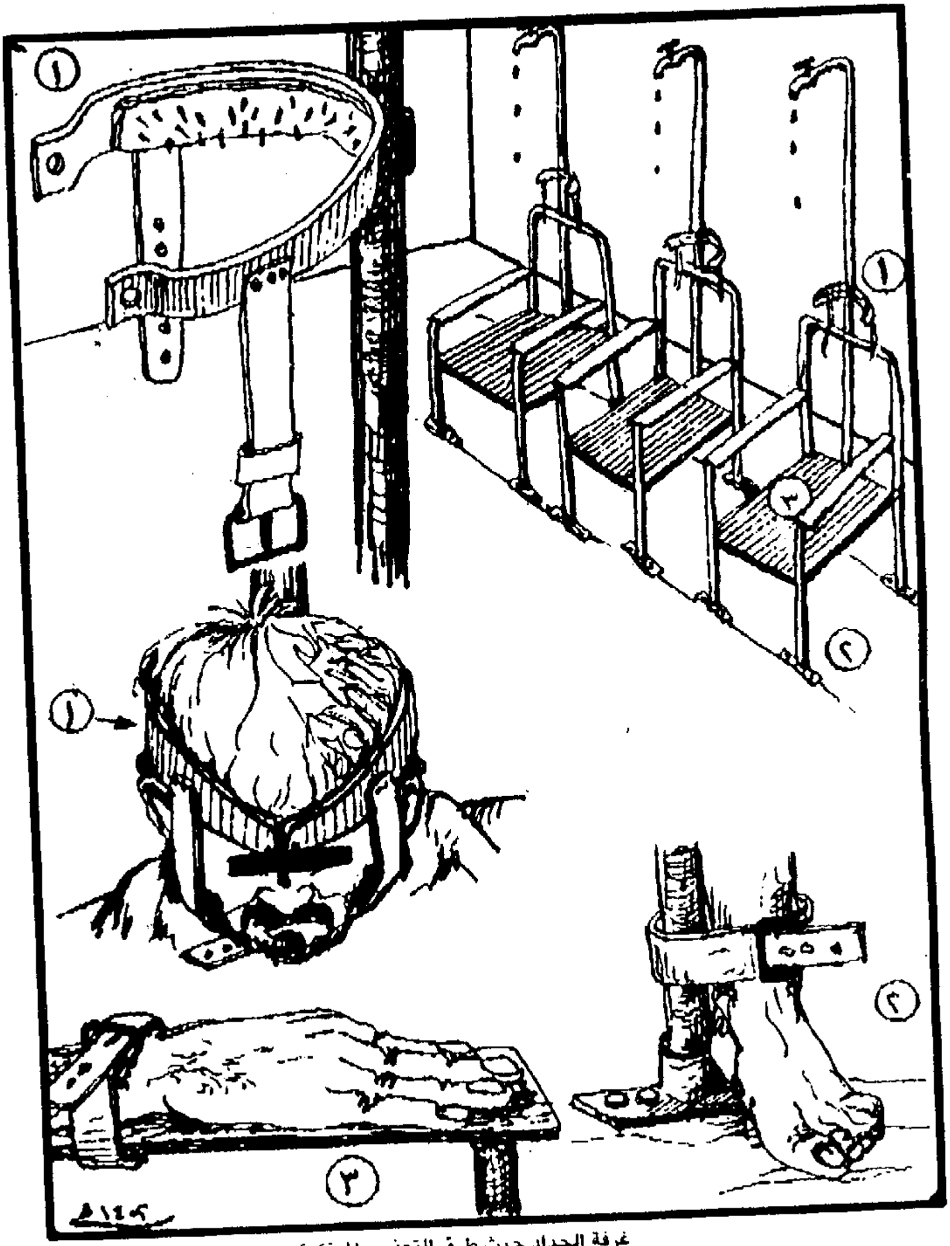

غرفة الحداد حيث طرق التعذيب المبتكرة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسلوں میں یاد رکھا جائے گا۔ پھر اس نے گالیوں کی مجھ پر بچھاڑ کر دی اور پانچ آدمیوں کو مجھے مارنے پر مامور کر دیا۔ انہوں نے ڈنڈوں اور کوڑوں سے بے دریغ مجھے مارنا شروع کر دیا۔ جس سے میں کئی مرتبہ بے ہوش ہو کر زمین پر گرا۔ پھر اس نے کہا ابھی تو تجھے معلوم ہو گا۔ کہ ہم تیرے جیسے منحوس کے ساتھ کیا سلوک کرنے والے ہیں پھر وہ مجھے ایک کمرے میں لے گئے۔ لوہے کی ایک کرسی پر مجھے بٹھا دیا گیا۔ کرسی کی ٹانگوں سے میرے پاؤں باندھ دیئے گئے۔ دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے جکڑ دیا گیا۔ آنکھوں پر کثیف روئی کی پٹی باندھ دی گئی اور سر پر لوہے کا ایک خول چڑھا دیا گیا جس کے اندر ایک باریک سوئی لگی ہوئی تھی۔ جو میرے سر کو چھلنی کر رہی تھی۔ جس کے چھیدنے کی وجہ سے خون بہہ کر میرے چہرے اور بدن پر پھیل رہا تھا۔ مجھے اس کرسی پر باندھ کر بجلی کے جھٹکے دیئے گئے۔ اس پر ان کا جی نہ بھرا تو انہوں نے میرے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن پلاس سے نوچنے شروع کر دیئے اس سے مجھے یوں محسوس ہوا کہ انگوٹھوں کے راستے میری روح نکل رہی ہے۔ میرے لیے یہ تکلیف ناقابلِ برداشت تھی۔ میری چیخیں فضا میں بلند ہو رہی تھیں۔ لیکن وہاں سننے والا کوئی نہ تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس ہولناک عذاب میں ان ظالموں نے کتنی دیر مجھے مبتلا رکھا۔ جب مجھے کمرے سے نکالا گیا تو وہاں رات کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور میں زخموں سے چور تھا۔

جب تم جنت میں داخل ہو نگے تو حوریں بھی تمہیں قبول کرنے سے انکار کر دیں گی۔

میں انہیں مصائب میں مبتلا زخموں سے چور اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا تھا۔ کہ ایک روز میرے کمرے میں تین نوجوان داخل ہوئے ایک کا نام احمد دوسرے کا عباس اور تیسرے کا ابوحسن تھا۔ ان میں سے عباس بہت سخت دل تھا۔ اس نے میرا نام، عمر، رہائش خاندان، تعلیم اور کاروبار کے متعلق پوچھا یہ معلومات ایک کاغذ پر نوٹ کیں۔ اور مجھے کہنے لگا تم کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو تو کر دو اسی رات تجھے سزائے موت دی جائے گی۔ میں نے کہا ہاں میں اپنے بیٹے کے نام وصیت کرنا چاہتا ہوں مجھے قلم اور کاغذ دو اس نے مجھے دھتکارتے ہوئے کہا قلم کاغذ کی کوئی ضرورت نہیں۔ زبانی وصیت کر دو۔ ہم تمہارے بیٹے تک پہنچا دیں گے۔

میں خاموش ہو گیا۔ میں نے دل میں سوچا یہ ظالم کہاں میری وصیت کو بیٹے تک پہنچائیں گے لیکن مرتا کیا نہ کرتا میں نے زبانی وصیت کے کلمات اپنی زبان سے ادا کرنے شروع کر دیئے میں نے وصیت میں کہا، میرا بیٹا قانون کی تعلیم کو جاری رکھے اپنے چھوٹے بھائیوں کی تعلیم و تربیت میں پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ دے اپنی والدہ کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ میں تیزی سے یہ وصیت کے کلمات ادا کر رہا تھا کہ عباس آگے بڑھا اور اس نے پورے زور سے مجھے دھکا دیا۔ جس سے میں اپنے منہ کے بل گر پڑا۔ وہ مجھے پھانسی کی کالی کوٹھری میں لے گئے۔ اور وہاں جا کر کند استرے سے میرا سر اور داڑھی مونڈھ دیئے مجھے اس حالت میں دیکھ کر وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگے ایک کمبخت نے قہقہہ لگاتے ہوئے مجھے کہا۔ کہ اب تم جب جنت میں اس حالت میں جاؤ گے۔ تو حوریں بھی یہ کہہ کر تمہیں قبول کرنے سے انکار کر دیں گی کہ ہمیں یہ گنجا نہیں چاہیئے۔

پھانسی سے پہلے نصیحت

مجھے سزائے موت دینے کے لیے جن تین نوجوانوں کو مقرر کیا گیا تھا ان میں سے ابوالحسن کچھ سنجیدہ اور عقلمند دکھائی دیتا تھا اور فضا میں نظریں دوڑا رہا تھا اس نے میرے پاس آ کر انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ تم اپنے آپ کو موت کے لیے کیوں پیش کر رہے ہو تمہارے چھوٹے بچے ہیں کیا تمہیں ان سے کوئی محبت نہیں کیا تم انہیں دیکھنا پسند نہیں کرتے کیا تم ان کے ساتھ زندگی بسر کرنا نہیں چاہتے دیکھو تمہاری سزائے موت میں ایک گھنٹے سے کم وقت رہ گیا ہے۔ اب بھی سوچ لو وقت ہے ورنہ یہ دیکھو ہمارے پاس یہ تین پستول گولیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ آنِ واحد میں یہ گولیاں تیرے جسم میں پیوست کر دی جائیں گی۔ پھر تیرے جسم سے زندگی کا رشتہ کٹ جائے گا۔ اب بھی اگر ٹیلیویژن پر یہ اعلان کر دو کہ اسلامی احزاب نے مختلف اطراف سے مال حاصل کیا ہے؟ تو میں تمہاری جان اس عذاب سے چھڑا دوں گا۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میں نے اس کی ناصحانہ گفتگو سن کر کہا دیکھیے میں کسی دینی جماعت کا باقاعدہ رکن نہیں ہوں اگر میں نے یہ بیان دے دیا کہ ان جماعتوں نے حکومت کی مخالفت کر کے بیرونی قوتوں سے مال حاصل کیا ہے تو وہ میرے جھوٹے الزام پر کیا ردِ عمل ظاہر کریں گی کہ میرا انجام یہ ہے کہ میں نے بلا تحقیق ان پر جھوٹا الزام عائد کر دیا ہے۔ بھائی میں جھوٹ بول کر کسی کو مصیبت میں مبتلا نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا پھر موت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

میں نے بآوازِ بلند اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کہا۔ پھر جو مجھے آیات اور وظائف یاد تھے میں نے آنکھیں بند کر کے پڑھنے شروع کر دیئے۔ میں نے ساتھ ہی یہ نعرہ مستانہ لگایا کہ اللہ برحق ہے موت برحق ہے اور آخرت کا دن برحق ہے۔ میں قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا تھا کہ عباس نامی بدمعاش چمگادڑوں سے بھری ہوئی سیاہ ٹوپی لے کر میرے پاس آیا اور میرے سر پر اسے باندھ دیا اور کہنے لگے اب اپنی موت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظار کرو۔

یا اللہ یہ کیا مصیبت ہے۔ سر پر چمگادڑوں سے بھری ہوئی ٹوپی بندھی ہوئی ہے۔ میرے ہاتھ مضبوطی سے پیچھے باندھے ہوئے ہیں۔ ٹانگوں کو الگ جکڑا ہوا ہے۔ ہاتھوں کو ہلا نہیں سکتا کہ سر پر سے ٹوپی کو الگ کر سکوں یا تکلیف میں مبتلا اعضاء کو سہلا سکوں۔ میرا پورا جسم اس اذیت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔ اور وہ جن کو مجھے یہ سزا دینے پر مامور کیا ہوا تھا وہ میری یہ حالت دیکھتے ہوئے کھلکھلا کر ہنس رہے تھے۔ اور اوپر سے انہوں نے گالیوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی۔

میرے نوجوان بیٹے کو میری آنکھوں کے سامنے اذیت ناک سزا دی گئی۔

پھر وہ میرے پاس آئے ٹوپی کو سر سے اتارا میرے ہاتھ پاؤں کھولے جو بری طرح جکڑے ہوئے تھے۔ اور مجھے ایک دوسرے کمرے میں لے کر گئے۔ وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے نوجوان بیٹے کو بٹھایا ہوا ہے۔ میں زخموں سے چور تھا۔ جب میں نے اپنے پیارے لخت جگر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو پکار اٹھا میرے لاڈلے کو یہاں کیسے لایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے اسے جکڑ کر ایک ایسی شیشے کی بوتل پر بٹھایا گیا جس کا مونہہ توڑا ہوا تھا تاکہ یہ بوتل جب جسم میں داخل ہو تو آخر تک جسم کو چیرتی چلی جائے۔ جلاد میرے بیٹے کے کندھوں پر بیٹھ گئے میرا بیٹا ایسے انداز میں چلایا کہ میں یہ منظر برداشت نہ کر سکا کاش کہ میں یہ منظر دیکھنے سے پہلے مر گیا ہوتا۔ کاش میں یہ سب کچھ دیکھنے کے لیے آج زندہ نہ ہوتا۔ میرا یہ پیارا بیٹا جس کی جوانی بے داغ تھی اسے کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے ادھر میرے پیارے بیٹے کی دلآزار چیخیں فضا میں بلند ہو رہی تھیں اور ادھر موجودہ دور کا ہلاکو صدام حسین اپنا بھدا سا منہ کھول کر قہقہے لگا رہا تھا۔ اے اللہ تو ان ظالموں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ انہیں تباہ و برباد کر، ان کی جڑوں کو اکھاڑ دے بلاشبہ تو ظالموں کو تباہ و برباد کرنے پر قادر ہے۔

اسی طرح عراق میں بعض قیدیوں کو اذیت دینے کے لیے لوہے کے کیپسول میں بند کر دیا جاتا ہے۔ عورتوں کو برہنہ کر کے بالوں کے ذریعے لٹکا دیا جاتا ہے ان کے نازک مقامات پر جلتی ہوئی سگریٹ سے داغا جاتا ہے۔ نوجوان عورتوں کی عصمت دری کے لیے جیلروں کے گروپ چھوڑے جاتے ہیں۔ بسا اوقات عورتوں کے ساتھ بدسلوکی کا ایسا گھناؤنا انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ قلم وہ ننگ انسانیت منظر قلمبند کرنے سے قاصر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت سے فرار ہونیوالوں پہ کیا گزری؟

ماخوذ از المجلۃ مطبوعہ لندن شمارہ نمبر ۵۶۰

ایم اے غضنفر

محمد ھادی محمود سرزمینِ مصر کی ایک دور دراز بستی کا باشندہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھا اپنے سر کو پکڑے زار و قطار رو رہا تھا، آہ و زاری ایسی کہ دیکھی نہ جا رہی تھی اس نے آہیں بھرتے ہوئے ایک لمبی سانس لی اور یوں گویا ہوا۔

کاش کہ میں یہاں نہ آتا، کاش کہ میں اس سے پہلے ہی موت کی آغوش میں چلا گیا ہوتا۔ مجھے آج یہ تاریک دُنیا نہ دیکھنی پڑتی یہ دُنیا آج مجھے سوئی کے سوراخ سے بھی زیادہ تنگ دکھائی دیتی ہے۔

میں نے آگے بڑھ کر اس نوجوان سے پوچھا تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ کیوں آہیں بھر رہے ہو؟ آہ و زاری کا آخر سبب کیا ہے؟

اس نے روتے ہوئے کہا بھائی کچھ نہ پوچھو! میں اپنی داستانِ غم تمہیں کیا بتاؤں؟ میں، میری بیوی میرے بچے اور میری بوڑھی ماں ہمارے پاس گھر میں کچھ نہیں رہا، سب کچھ لٹ گیا!

ہم کنگال ہو گئے!

میں کویت جانے سے پہلے روزانہ مزدوری کیا کرتا تھا اور شام کو پانچ جنیہ مصری لا کر اپنی بیوی کو دیتا اور وہ اس سے کھانے کی اشیاء خرید کر لاتی اور ہم گھر کے پانچ افراد کھانا کھاتے تنگی ترشی سے زندگی کے دن گزر رہے تھے۔

ایک دن مجھے میرے ایک ساتھی نے کہا کہ تم کویت چلے جاؤ وہ بڑا مالدار ملک ہے تمہارے دن پھر جائیں گے تمہارا گھرانہ خوشحال ہو جائے گا۔ تم ماہوار گھر خرچہ بھیجنے کے علاوہ کافی سرمایہ جمع بھی کر سکو گے۔

یہ باتیں سن کر میرے مونہہ میں پانی آ گیا لیکن میرے پاس تو کوئی پیسہ نہ تھا کہ سفر کا انتظام کر سکوں، میں نے بیوی سے کہا کہ وہ اپنا زیور بیچ دے تاکہ میں ٹکٹ خرید سکوں لیکن اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا میں قطعاً اس قیمتی متاع کو ضائع نہیں کروں گی۔

میں نے بار بار مطالبہ کیا لیکن اس نے ہر دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار کر دیا۔ اس بات پر ہمارا کئی مرتبہ جھگڑا بھی ہوا، میرے ساتھیوں نے بیوی کو سمجھایا کہ کویت بہت مالدار ملک ہے۔ اسے اپنا زیور بیچ کر ٹکٹ خرید دو یہ کئی گنا تمہیں وہاں جاکر واپس لوٹا دے گا تمہارے ہاں دولت کی ریل پیل ہو جائیگی، تمہارے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ لیکن اس نے ایک نہ مانی۔ اس نے میرے دوستوں کو بے نقط سنائیں اور غصّے سے میرا گھر چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی، وہاں جب اس کے باپ نے اسے سمجھایا کہ اللہ کی بندی تیرا میاں صحیح کہتا ہے۔ تو اس کی بات مان لے۔ تم سب کے لیے اس میں فائدہ ہے یہ زیور بلکہ اس سے دوگنا پھر بن جائے گا، اس نے اپنے والد کی بات مان لی۔ اپنا زیور بیچ کر رقم مجھے دے دی میں نے وہ رقم لی اور مزید پانچ سو جینیہ کسی ساتھی سے قرض لیا ٹکٹ خریدی اور ایجنٹ کی فیس ادا کی اور کشاں کشاں ہنستا مسکراتا کویت پہنچا۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی، مستقبل کی خوشحالی کے خیالات میرے دل میں مچل رہے تھے۔ ابھی اڑنے بھی نہ پایا تھا کہ پر کٹ گئے۔ کویت پر عراق نے حملہ کر دیا۔ کویت جہاں دولت کی ریل پیل تھی، دیکھتے ہی دیکھتے ویران ہو گیا۔ اور ہم جیسے غریب الدیار حرماں نصیبوں کے دلی ارمان آنسوؤں میں بہہ گئے۔

مصر کا ایک اور نوجوان محمد علی فرغلی اپنی داستانِ غم یوں بیان کرتا ہے، کہ میں نے چھ ماہ قبل کویت کی ایک کمپنی میں ملازمت اختیار کی، مشاہرہ معقول تھا تنخواہ میں سے تھوڑی سی رقم میں اپنے بچوں کے لیے ہر ماہ گھر بھیج دیتا۔ اور باقی بینک میں جمع کرا دیتا۔ ساری رقم گھر اس لیے نہ بھیجتا کہ بچے آزاد ہو جائیں گے اور میری کمائی ضائع ہو جائے گی۔ لیکن افسوس جو کچھ ہوا اس کا تو وہم و خیال بھی نہ تھا۔

کویت پر عراق نے حملہ کر دیا، کام ٹھپ ہو گیا، کفیل بھاگ گیا میرا پاسپورٹ اور دیگر ضروری تمام کاغذات اسی کے پاس تھے۔ میری جیب میں صرف ایک سو پچاس دینار تھے، بینک بند ہو گئے، ہر طرف عراقی فوجیوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ اس خوشحال ملک میں پہلی دفعہ بھوک، افلاس اور بے چینی کا سامنا کرنا پڑا، عراقی فوجیوں کی مار دھاڑ اور ظلم وستم کی وجہ سے ہر طرف موت اپنے پنجے گاڑے نظر آ رہی تھی نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن، مرتا کیا نہ کرتا ـــ وطن سے دور مصیبت میں گرفتار اپنوں کو یاد کر کے آنسو بہا رہا تھا لیکن آنسو بہانے کے لیے بھی کہاں فرصت دشمن سر پر للکار رہا تھا۔ عافیت اسی میں سمجھی کہ یہاں سے رختِ سفر باندھا جائے، تھیلا پکڑا اس میں چند ضرورت کی چیزیں رکھیں اور اپنے گھر اور اثاثے کو غمناک آنکھوں سے آخری بار الوداع کہا، اور اپنے گھر کی راہ لی۔ کویت کے ریگستان کو بھوک اور پیاس کی حالت میں عبور کیا راستے میں بار بار یہی خیال آتا رہا۔ کہ میں گھر پہنچ کر کیا کروں گا۔ میرے پاس تو کچھ نہیں، میں نے تو روشن مستقبل کی خاطر اپنی بیوی کے زیورات بھی بیچ دیئے تھے جو جمع کیا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت کے بنکوں میں رہ گیا کاش کہ یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔ یہ سوچ کر دل میں یہ خیال آتا کہ یہیں ریگستان میں دفن ہو جاؤں لیکن پھر بچوں کی یاد ستانے لگتی بوڑھی ماں کا خیال آتا کہ وہ اپنے نوجوان بیٹے کی موت کا صدمہ کس طرح برداشت کرے گی تو دل پہ پتھر رکھ کر پھر آگے قدم بڑھانے لگتا کاش کہ یہ بُرا دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

اپنی ورکشاپ بیچ دی

قاہرہ کے ایک محلے شرابیہ میں رہنے والا ایک محنتی نوجوان عبداللہ حسن نعیم بیان کرتا ہے کہ قاہرہ میں میری ایک چھوٹی سی ورکشاپ تھی لیکن میں سرمائے کی کمی کی وجہ سے کارکنوں کی مزدوری بھی پوری ادا نہ کر سکتا تھا۔

میں نے تنگ آکر ورکشاپ بند کر دی اور ملک سے باہر جانے کے بارے میں سوچنے لگا، آخر کار میں نے ورکشاپ بیچ دی اور عراق چلا گیا، وہاں جاکر معلوم ہوا کہ جس شخص نے مجھے عراق جانے کا مشورہ دیا تھا اس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا۔ کیونکہ عراق تو اقتصادی بدحالی کا شکار تھا، ہر طرف فقر و فاقے نے ڈیرے جمائے ہوئے تھے، مجھے اپنا وطن چھوڑنے اور ورکشاپ بیچنے کا ازحد افسوس ہوا لیکن اب تو میں یہ غلطی کر چکا تھا کافی سوچ و بچار کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا کہ کم از کم ایک سال یہاں محنت کی جائے، لیکن ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ ہم سے مطالبہ کیا گیا کہ عراقی فوج میں شامل ہو کر کویت پر حملہ آور ہوں، میں یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بُرا دن دیکھنا پڑے گا کیا ہم مسلمان اور محسن ملک پر چڑھائی کریں، کیا اپنے مسلمان بھائیوں کا گلہ کاٹنے کے لیے فوج میں شمولیت کریں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہم چند ساتھی مل کر وہاں سے بھاگے تیس کلومیٹر پیدل سفر طے کیا عراق ایران سرحدی علاقے سے ہوتے ہوئے اُردن پہنچے تو وہاں بھی ہمارا کوئی پرسانِ حال نہ تھا، بھوک و افلاس نے ڈیرے جما رکھے تھے، کسی نے بھی ہماری حالتِ زار پر رحم نہ کھایا ادھر تین معصوم بچیوں کا خیال پل بھر چین نہ لینے دیتا۔ جی چاہتا تھا کہ اُڑ کر ان کے پاس پہنچ جاؤں، لیکن پر کٹ چکے تھے، اسباب ناپید تھے، دشمن کا خطرہ ہر دم لاحق تھا، دُنیا اندھیر ہو چکی تھی، بھوک اور بیماری ہم پر مسلط ہو چکی تھی، بڑی مشکل سے اپنے گھر پہنچنے میں کامیابی ہوئی۔ یہ باتیں کرتے ہوئے عبداللہ رو پڑا۔ اور کہنے لگا کچھ سمجھ نہیں آتا میں اب کیا کروں، کچھ پتا نہیں چلتا کہ زندگی بہتر ہے یا موت، اولاد، خاندان، خوراک ہزاروں غم ہیں جو اٹھائے زندگی کے دن پورے کر رہا ہوں۔ یہ باتیں کرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ہاتھ اور سر اعصابی بیماری کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب اُلٹے ہو گئے

سرزمین مصر کا ایک باشندہ فرغلی بیان کرتا ہے کہ میں ہر دم یہی خواب دیکھا کرتا تھا کہ میں راتوں رات مالدار بن جاؤں میرے پاس بھی رہنے کے لیے عالیشان بنگلہ ہو سفر کے لیے بہترین کار ہو، خدمت کے لیے نوکر چاکر ہوں میرے پڑوسی کے پاس دولت کی ریل پیل ہے وہ پندرہ سال سے کویت میں ہے۔ میں نے بھی سوچا کہ امیر بننے کے لیے مجھے بھی کویت جانا چاہیے میری بیوی بھی ہمنوا تھی بلکہ اس کی تو دلی تمنا تھی کہ میں جلد از جلد کویت جانے کا پروگرام بناؤں تاکہ اس کے بچے مہنگے اسکول میں تعلیم حاصل کریں لیکن میرے پاس ایک بھینس اور نصف قیراط زمین کے علاوہ کچھ نہ تھا، میری بیوی نے مجھے کہا کہ تم اپنی زمین بیچ کر کویت چلے جاؤ اور لاکھوں روپے کما کر لاؤ تاکہ ہم بھی چار دن عیش کے گذار سکیں لہٰذا میں نے اپنی بھینس اور زمین بیچ دی اور کاغذات مکمل کیے ٹکٹ خریدی اور کویت چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر میں نے ٹھیکیداری کا کام شروع کیا جو مجھے بہت راس آیا دنوں میں میرے پاس پیسے کی فراوانی ہو گئی، میں نے یہ پیسہ فکس ڈیپازٹ اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا تاکہ اس میں سال بسال اضافہ ہوتا چلا جائے اور میں نے حتی الامکان اپنے اخراجات نہایت محدود رکھے تاکہ زیادہ سے زیادہ رقم جمع کر سکوں میں متواتر چار سال کویت میں رہا اور اس دوران اپنے بچوں کو دیکھنے کے لیے بھی ترستا رہا محض اس لیے کہ جو اخراجات سفر پر اٹھیں گے وہ بھی اپنے اکاؤنٹ میں جمع کر سکوں۔ میرا چھوٹا بیٹا جو میرے کویت جانے سے چند دن پہلے پیدا ہوا تھا وہ بھی اب چار سال کا ہو چکا تھا۔ اچانک جب کویت پر حملہ ہوا تو اس وقت میری جیب میں صرف پچاس دینار تھے، باقی سب رقم بینک میں جمع تھی۔ کفیل بھاگ گیا بینک بند ہو گئے اس طرح فرغلی کی تمام رقم آن واحد میں ضائع ہو گئی جو دولت مند ہونے کے خواب دیکھے تھے وہ چکنا چور ہو گئے۔

فرغلی روتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ اب میں چٹیل میدان میں حیران و پریشان کھڑا ہوں۔ کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیا کروں، مصر میں جو تھوڑی سی زمین تھی وہ بیچ دی، جو یہاں مال جمع کیا تھا وہ صدام کے ظلم وستم کی نظر ہو گیا، الٰہی یہ ہمارے ساتھ کیا ہوا، ہمارا کیا گناہ تھا کہ صدام نے ہمارے بچوں کو بوڑھے والدین کو آہیں بھرنے پر مجبور کر دیا۔ اللہ اسے غارت کرے اسے کچھ ترس نہ آیا۔ اب ہم کیا کریں کدھر جائیں پھر آنسو بھری آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے فرغلی نے ایک لمبی آہ بھری اور کہنے لگا۔

اچھا یہ اللہ کا فیصلہ ہے غیب کے رازوں کو وہی جانتا ہے، رزق کے خزانے اس کے پاس ہیں وہ اپنے بندوں کا رکھوالا ہے۔ اب تو صبر کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں، وہی ہمارے تاریک مستقبل میں روشنی کی کوئی کرن پیدا کر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تو اس وقت سویا ہوا ہے۔

نعوذ باللہ من ذالک

ایک عراقی فوجی کے کفریہ کلمات

کویت کے مشہور صحافی ہفت روزہ المجتمع کے چیف ایڈیٹر جناب ڈاکٹر اسماعیل شلبی نے ایک محفل میں کویت میں پیش آنے والے اپنے چشم دید واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک کویتی نوجوان نماز فجر ادا کرنے کے لیے مسجد جا رہا تھا۔ راستے میں عراقی فوجی نے اسے روک لیا اور پوچھا اس وقت تم یہاں آوارہ پھر رہے ہو۔ اس نے کہا: میں نماز ادا کرنے کے لیے مسجد جا رہا ہوں۔ وہ شیطان بولا یہ کونسا نماز کا وقت ہے اس وقت تو خدا سویا ہوا ہے۔ تمہیں پتہ نہیں اسوقت چلنا پھرنا جرم ہے۔

نعوذ باللہ من ذالک

کیا اس کے بعد بھی صدامی فوجیوں کے کفر و ضلالت اور شیطنت و بربریت میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

اے اہل دانش ذرا جواب تو دو۔

(ادارہ دعوۃ الحق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظالم لٹیرے اور شداد صدام کے ظلم و استبداد سے

کویت کو آزاد کرانا

عالم اسلام کی بنیادی ذمہ داری ہے

ادارہ دعوۃ الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکی عزائم کی خلیجی جولانگاہ

خورشید عالم

خلیج کا تازہ بحران تا حال حل نہیں ہوا۔ گو اسے حل کرنے کی کوششیں جاری ہیں تاہم اس کا کوئی حل نہیں نکل سکا۔ اس میں ایسے طاقتور مفادات کی کارفرمائی ہے جو بلا تاخیر حل میں مصلحت نہیں دیکھتے۔ طاقتوروں کی مصلحتیں اپنی جگہ، صورتحال زیادہ دیر جُوں کی تُوں نہیں رکھی جا سکتی۔ دانش مندی کا تقاضا یہی ہے کہ معاملے کو بے قابو نہ ہونے دیا جائے اور تمام تر مساعی صرف کر کے قابلِ عمل اور قابلِ قبول تصفیے میں مزید تاخیر نہ کی جائے۔

بات کویت پر عراقی حملے سے شروع ہوئی تو اس کے مضمرات میں سے ایک ایسا امر اُبھر کر سامنے آ گیا جس کی طرف دھیان نہیں گیا تھا۔ یہ ان لاکھوں غیر ملکیوں کا معاملہ تھا جو کویت اور عراق میں برسوں سے برسرِ کار چلے آ رہے تھے۔ یہ کارندے اپنے اپنے ممالک کو خطیر زرِ مبادلہ بھیجتے تھے۔ وہ اپنے خاندانوں کی خوشحالی کے ذمہ دار بھی تھے اور ملکی معیشت میں بھی ان کا گراں قدر حصہ تھا۔ عراقی اقدام کی اتھل پتھل سے ان کا کام ٹھپ ہو کر رہ گیا اور ان کے لیے بے یقینی اور عدمِ تحفظ کی صورت پیدا ہو گئی۔ افراتفری میں وہ کویت (اور عراق) سے بھاگ بھاگ کر نکلنے لگے۔ بعد میں عراق نے قبضہ کر کے کویت کو اپنا حصہ قرار دے کر جب یہ اعلان کیا کہ غیر ملکی سفارت خانوں کی کویت میں کوئی جگہ یا ضرورت نہیں رہی اور ان کو بند کر دیا جائے تو ان کے لیے صورتِ حال اور زیادہ بگڑ گئی۔

چونکہ امریکہ نے دیکھتے ہی دیکھتے بھاری فوجی اجتماع کر لیا تھا اور وہ عراقی جارحیت کے خاتمے کی بات کرتے ہوئے صدر صدام حسین کو خصوصیت سے نشانہ بناتا تھا، اس لیے غیر ملکیوں، بالخصوص امریکیوں اور یورپیوں کا مسئلہ پیچیدہ ہو گیا۔ اس امکان کے پیشِ نظر کہ امریکہ عراق پر حملہ کر کے اس کے تیل کے کنوؤں پر قبضہ کرنے یا انہیں تباہ کرنے کی سوچ سکتا ہے، عراق نے یہ دھمکی دینا شروع کر دی کہ وہ امریکیوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپیوں کو تیل کی تنصیبات پر جمع کر دے گا۔ عراق نے ایسے کیا یا وہ کرتا تو اس کی وجہ وہ خطرہ ہوتا جو امریکہ کی طرف سے اسے دکھائی دینے لگا تھا۔ اس معاملے کو اس تناظر میں دیکھا جاتا تو شاید کچھ بات بن جاتی۔ اور یہ انسانی مسئلہ اس قدر پریشان کن نہ ہو جاتا جتنا ہو گیا۔ امریکہ نے اس انسانی مسئلے کو الگ کر کے دیکھا اور دکھایا اور اقوامِ متحدہ کے ذریعے اس کی مذمت کرانے کو ترجیح دی۔ اس ضمن میں ایسے بیان بھی دیئے گئے جن کا مطلب یہ تھا کہ جارحیت کے اصولی مسئلے پر اس انسانی پہلو کو اثر انداز نہیں ہونے دیا جائے گا۔ گویا کویت کی آزادی بحال کرانے کے لیے ان کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ یہ اصول سے وابستگی کا اظہار نہ تھا معاملے کو بگاڑنے والی بات تھی۔ لیکن شاید اسے بگاڑنا ہی مقصود تھا۔

یہ قابلِ ذکر ہے کہ اس بظاہر سخت مؤقف کے باوجود امریکہ نے براہِ راست عراق سے معاملہ کرنے سے گریز نہ کیا۔ اس نے عراقی طیارے کرائے پر حاصل کیے اور اپنے بیشتر شہری باہر نکلوائے۔ یہ رعایت لاکھوں ایشیائیوں اور مصریوں کے لیے مہیا نہ کی جا سکی۔ ایشیائی جن میں پاکستانی، ہندوستانی بنگلہ دیشی، سری لنکائی، فلپینی تھے، بہت مشکلات سے دوچار ہوئے۔ وہ اپنے اپنے طور پر بھاگے اور صحرائی سفر کی صعوبتوں سے دوچار ہوتے آہستہ آہستہ اپنے اپنے وطن پہنچے۔ یہ باشندے خاصی تعداد میں بدستور پھنسے ہوئے بھی تھے۔

یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ معاملے کو بگڑنے دیا گیا۔ اس سلسلے میں دو پہلو خصوصیت سے سامنے آئے۔ ایک یہ کہ ناکہ بندی کے نتیجے میں عراق میں خوراک اور اشیائے ضرورت کی قلت پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ عراق نے اس پر اعلان کیا کہ غیر ملکیوں کی خوراک کی ضرورت ان کے متعلقہ ملک اپنے طور پر پوری کریں۔ یہ پیدا شدہ صورتحال کا حقیقی تقاضا بھی ہو سکتا تھا اور عراق کی طرف سے ناکہ بندی میں رخنہ ڈالنے کی کسی حد تک ایک کوشش بھی۔ امریکہ نے ایک طرف یہ دعویٰ کیا کہ ناکہ بندی کامیاب ہو رہی ہے اور دوسری طرف عراق کو غلط بھی ثابت کرنا چاہا۔ انسانی نقطۂ نگاہ سے اس کا حل نکالا جا سکتا تھا، لیکن ایسے نہیں کیا گیا چند ممالک کی طرف سے جن میں ہندوستان پیش پیش تھا، یہ مہم شروع کی گئی کہ انہیں اپنے ہم وطنوں کو خوراک بہم پہنچانے کی اجازت دی جائے۔ یہ ناکہ بندی کو کمزور کرنے کی بالواسطہ کوشش بھی ہو سکتی تھی، اور ایک جائز تقاضے کی تکمیل بھی۔ بہرحال اس مقصد کے لیے خوراک کے جہاز عراق کی طرف روانہ بھی ہو گئے اور اب یہ دیکھنا ہے کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل عراق کے بارے میں غیر معمولی تیزی دکھا رہی ہے اور اس کے پانچوں مستقل ارکان ابھی تک حیران کن اتفاقِ رائے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ غیر ملکیوں کے لیے خوراک بہم پہنچانے کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش ہوا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کیا گیا کہ خوراک عالمی ادارے یا ریڈکراس کے ذریعے تقسیم کی جائے تاکہ یہ عراق کے ہاتھ نہ لگے۔ عراق نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ چنانچہ یہ دیکھنا ہے کہ جو جہاز روانہ کیے گئے اور کیے جا رہے ہیں ان سے کیا سلوک ہوتا ہے۔ یہ معاملہ اتنا لاینحل نہیں ہونا چاہیئے تھا جتنا کہ بنا دیا گیا ہے۔

دُوسرا پہلو یہ سامنے آیا کہ اس طرح کی خبریں آنے لگیں کہ جو سفارتخانے کویت میں رہنے پر مُصر ہیں، عراق ان کے عملے کو پریشان کر رہا ہے۔ عراق نے اس طرح کے کچھ اقدامات کیے تو ضرور مگر لگتا ہے کہ اس نے رویّہ تبدیل کر دیا۔ ایسے میں ایک دن خبر آئی کہ فرانس کے سفارت کاروں سے بدسلوکی کی گئی۔ عراق نے اس کی تردید کی۔ حقیقت حال کیا تھی، اس کا کچھ پتہ نہیں۔ فرانس کا پارہ البتہ یک لخت چڑھ گیا۔ اس نے اپنے ہاں کے عراقی سفارت خانے کا کچھ عملہ نکال دیا اور بقایا کی سرگرمیوں پر پابندیاں لگا دیں۔ یہ معاملہ سلامتی کونسل میں پہنچا تو عراقی وضاحت کو رد کر دیا گیا۔ اس کی مذّمت بھی کی گئی اور مغربی یورپ کے دُوسرے ممالک نے بھی فرانس کی طرز کے اقدامات کرنے شرُوع کر دیئے۔ عراق اس سلسلے میں جس حد تک بھی ذمہ دار ہو، یہ کہا جا سکتا ہے کہ انگریزی محاورے کے مطابق، لوہا گرم ہونے لگا ہے تو کوشش یہی کی جا رہی ہے کہ یہ ٹھنڈا نہ ہو گرم تر ہوتا جائے۔ چنانچہ یہ فیصلہ بھی آناً فاناً اور کامل اتفاق سے کر لیا گیا کہ عراق کی بحری ناکہ بندی میں توسیع کر کے فضائی ناکہ بندی تک نوبت پہنچا دی جائے۔ عراق کے سلسلے میں یہ تیزی اور یہ اتفاق اصُولی کم اور مفاد پرستانہ زیادہ ہے۔ اصُول کا اقدام ہوتا تو اسرائیل اور جنوبی افریقہ جیسے ممالک کے بارے میں ایسا ہی مظاہرہ کیا جاتا۔

عراقی جارحیّت کے اس ضمنی پہلو کو جس طرح ہوا دی گئی اور دی چلی جا رہی ہے، اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امریکہ کو اس کی کوئی جلدی نہیں کہ تصفیہ ہو اور کویت کی ۲ راگست سے پہلے کی حیثیت بحال ہو۔ وُہ بزعمِ خود صدر صدام حسین کو الگ تھلگ کر دینا چاہتا ہے۔ عام دنیا ہی سے نہیں اہلِ عراق سے بھی۔ اس کے خیال میں صدر موصوف کا جو خاتمہ وُہ چاہتا ہے وُہ عراقی از خود کرنے پر آجائیں گے۔ امریکہ مشکل میں مبتلا ہے۔ اسے سمجھ نہیں آرہا کہ خلیجی علاقے میں اپنی ویتنام کے بعد سب سے بڑی فوجی موجودگی کا جواز کیا پیش کرے۔ وُہ صدام حسین کے اہلِ عراق کے ہاتھوں خاتمے کی بات کرتا ہے۔ اپنے طور پر خاتمے کی بات کرتا ہے پُرامن حل کی بات بھی وُہ کر جاتا ہے۔ اسے یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس کی ٹیکنالوجی بہت ترقی یافتہ ہے عراق نے اندرخانہ کچھ بھی کر لیا ہو امریکہ کی ترقی کے سامنے وُہ ہیچ ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے زور سے عراق کو مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ اس سوچ پر قدغن تو نہیں ہو سکتی لیکن پانی تو یہاں مرتا ہے کہ کیا کیا جا سکتا ہے ٹیکنالوجی کا کیا بھروسہ، امریکہ نے یرغمالی چھڑا لانے کے لیے جو آٹھ ہیلی کاپٹر ایران بھیجے تھے ان میں سے پانچ فیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے تھے ٹیکنالوجی دھری کی دھری رہ گئی تھی لیکن ٹھہر یئے۔ امریکہ گرینا ڈا میں کامیاب فوجی کارروائی کر سکا تھا۔ اور پانامہ میں تو وہ اس حد تک کامیاب رہا تھا کہ اس کے فوجی صدر نوری ریگا کو پکڑ کر امریکہ لے گئے تھے۔ عراق گرینا ڈا نہ بنے پانامہ بن جائے تو کیا کہنے!

یہ مفادات کے جال میں پھنسے ہوئے فرد کی اضطراری کیفیت ہے جسے بچ نکلنے کا راستہ نہ مل رہا ہو۔ امریکہ آہی پہنچا ہے تو اس کا فوری مسئلہ یہ ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ ساتھی ملیں۔ ساتھی بھی ایسے جن کی جیبیں ڈالروں سے بھری ہوں۔ امریکہ نے سعودی عرب میں ہی غیر معمولی فوجی اجتماع کر لیا ہے لیکن اسے متحدہ تک بھی پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔ یہ بہت مہنگا سودا ہے اور امریکہ مقروض ترین ملک ہے۔ سوویٹ یونین میں تبدیلیٔ احوال سے سرد جنگ باقاعدہ اعلان کر کے ختم کی گئی تو امریکہ کو کچھ دم لینے کا موقع ملنے کی آس پیدا ہو گئی تھی۔ یہ باور کرنا قابل فہم تھا کہ بدلے ہوئے حالات میں امریکہ کے عالمی مفادات کے تقاضے پہلے کی طرح کمر توڑ نہیں رہیں گے اور اس کے بجٹ کا فروغ پذیر خسارہ کم ہونے لگے گا۔ خلیج میں ہجوم کر کے آجانے سے امریکہ کی ان امیدوں پر پانی پھرتا دکھائی دیتا ہے وہ اس بھاگ دوڑ میں ہے کہ اسے ایسے ساتھی میسر آئیں جو فوجیں بھی عطیے میں دیں اور ڈالر بھی مہیا کر کے اس کا ہاتھ بٹائیں۔

امریکہ کویت کو آزاد کرانے اور سعودی عرب کا دفاع کرنے کے لیے آیا ہے تو یہی دو اس کا پہلا اور براہِ راست نشانہ بنے ہیں۔ دونوں نے قابلِ فہم طور پر خطیر رقم ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے۔ سعودی عرب نے اس ادائیگی کے ساتھ امریکہ سے بہت سا اسلحہ خریدنے کا بھی سمجھوتہ کر لیا ہے۔ اتنا بڑا سودا، اس کے اپنے کس کام آئے گا، یہ تو دیکھا جائے گا۔ اس سے سات سمندر پار کی امریکہ معیشت کو ضرور سنبھالا ملے گا۔ جس کا خاصہ حصہ اسلحہ سازی پر مشتمل ہے، اس کا اسرائیل کو مزید فائدہ پہنچے گا۔ امریکہ کی کوشش ہے کہ توجہ اسرائیل سے ہٹ کر عراق پر مرکوز ہو۔ اب اسرائیل یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ سعودی عرب کو اسلحہ دیا جا رہا ہے تو اسے بھی اور اسلحہ دیا جائے۔ بہرحال دباؤ ڈال کر کچھ رقم اس نے جاپان سے بھی حاصل کر لی ہے گو اسے ناکافی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے یورپی ساتھیوں میں سے برطانیہ اور فرانس تو تیز ہیں اور دونوں نے فوجیں بھی بھجوائی ہیں لیکن دوسرے یورپی ممالک اسی پر اکتفا کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ اپنے ہاں کے عراقی سفارت خانوں کے کچھ عملے کو ملک بدر کر دیں اور بقایا کی حرکات پر چند پابندیاں لگا دیں۔

خرچ کے اعتبار سے امریکہ کی ہی مشکل یہ ہے کہ بات آگے بھی جاتی ہے اور ڈر ہے کہ زیادہ آگے جا سکتی ہے۔ امریکہ کے فوجی ڈیرے ڈالنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ وہ سعودی عرب اور امارات کے تیل کو اپنی نگرانی میں لے آنا چاہتا ہے اس لیے وہ دور کی سوچ رہا ہے۔ وہ اس علاقے میں موجود رہ کر سلامتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نیا نظام وضع کرنا چاہتا ہے۔ گویا وہ آیا ہے جانے کے لیے نہیں رہنے کے لیے۔ کویت کے لیے بھی نہیں، اس کا موجودہ مہنگا سودا اس طرح اور مہنگا ہو جائے گا اور اس طرح کے لیے مزید مشکلات پیدا کرتا جائے گا۔

امریکہ کی مجبوری اپنی جگہ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنی مخصوص سوچ کے مطابق کامیابی بھی حاصل کرے۔ تیل کی رسد اس کے ہاتھ میں آجائے اور بدستور رہے تو بھی تیل کی قیمتوں کو قابو میں رکھنا امریکہ کے بس کا روگ نہیں ہو سکتا۔ ۱۹۷۳ء کی سی صورت حال اگر پیدا ہو نہیں گئی تو ہوتی ضرور جا رہی ہے تیل کی قیمتیں بڑھ بھی گئی ہیں اور ان کے بڑھنے کا رجحان برقرار بھی رہے گا۔ اس کا اثر امریکہ میں بری طرح محسوس کیا جانے لگا ہے کہا جاتا ہے کہ بعض بنک موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہو گئے ہیں اور حالات قابو میں نہ آئے جیسے آتے دکھائی نہیں دے رہے، تو وہ شاید ایک سال سے زیادہ اس صورت حال کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ اسکا امریکہ پر جو اثر پڑے گا، اس کا قیاس کیا جا سکتا ہے، لیکن اس سے تیسری دنیا کے ممالک متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ وفاداری بشرط استواری کی غیر منقطع اور ناقابل رشک روایت کے باوجود پاکستان اس کی زد سے نہیں بچ سکے گا۔ اس امکان کو بعید از قیاس سمجھ کے اس سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیئے، جو کچھ ہو سکتا ہے، اس کے سائے ابھی سے پڑنے شروع ہو گئے ہیں اور امریکہ کے ذمہ دار حلقوں میں پاکستان کی امداد پر نظرثانی کرنے کی باتیں سنائی دینے لگی ہیں، گو ایسی تجویزیں بھی زیرِ غور آنے لگی ہیں کہ عراق کے خلاف اقدامات سے جن ممالک کو نقصان پہنچ رہا ہے ان کی امداد کے منصوبے بنائے جائیں، تاہم یہ فرض کرنا احمقانہ خوش فہمی ہوگی کہ نقصان کی واقعی تلافی ہو جائے گی، پاکستان کا تجربہ شاہد ہے کہ دست نگر ممالک آخرکار گھاٹے ہی میں رہتے ہیں،

امریکہ کو اپنے اقدام کے جواز کا پتہ نہیں چل رہا۔ وہ جنگ کی بات کرتا ہے تو پُرامن حل پر تان توڑنے لگتا ہے۔ جاؤں کدھر کو میں؟ کے سوال کا جواب اسے نہیں مل رہا۔ اس نے جنگ کی بہت باتیں کیں، صدر بش ان دنوں اس سلسلے میں بہت سرگرم دکھائی دیتے ہیں، بہت کچھ کر سن کے انہیں یہ شوق چرایا کہ وہ اہل عراق سے براہِ راست مخاطب ہوں، انہوں نے اپنی تقریر ریکارڈ کرائی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ عراقی ٹیلی ویژن سے نشر کی جائے۔ اس میں صدر موصوف پُرامن روپ میں سامنے آئے، یہ تقریر عراقی ٹی وی سے نشر بھی ہو گئی اور بات آئی گئی بھی ہو گئی۔ اگر امریکی صدر بش اہل عراق کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ تنازعہ کا پُرامن حل چاہتے ہیں تو وہ اس کے لیے کوشش کیوں نہیں کرتے؟ وہ معاملے کو لٹکائے کیوں جا رہے ہیں؟ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جنگ کا ساز و سامان ہزار جدید ترین ہو جنگ سے تنازعہ حل نہیں ہوتا اور مزید مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ سوویٹ یونین نے سلامتی کونسل کی قراردادوں میں امریکہ کا ساتھ دیا ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مؤقف بھی یہ ہے کہ عراق نے کویت پر جارحیت سے قبضہ کیا ہے اور یہ قبضہ ختم ہونا چاہیئے اور کویت کی آزادی کو بحال ہونا چاہیئے۔ اس کے باوجود اس کا مؤقف یہ ہے کہ جنگ اس کا حل نہیں حل ہر صورت میں پُرامن ہونا چاہیئے۔ اسی طرح چین کا مؤقف بھی یہی ہے۔ پچھلے دنوں ہلسنکی میں صدر گوربا چوف اور صدر بُش کی جو سربراہی مُلاقات ہوئی اس سے امریکہ کو بہت اُمیدیں تھیں کہ سوویت یونین اس کی ہاں میں ہاں ملانے پر آجائے گا۔ اس مُلاقات کے بعد یہ تاثر دینے کی کوشش بھی کی گئی کہ امریکہ کو دُوسری بڑی طاقت کی حمایت حاصل ہے۔ لیکن یہ تاثر خلافِ حقیقت ثابت ہوا۔

ماسکو کا مؤقف امریکہ سے مطابقت نہیں رکھتا اور عراق کے زیادہ خلاف نہیں۔ عراق سے جب سلامتی کونسل نے اپنی قرارداد کے ذریعے یہ تقاضا کیا کہ وُہ کویت سے واپس چلا جائے تو اس نے جواب دیا کہ وُہ ایسا کرنے پر تیار ہے بشرطیکہ اسرائیل بھی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق مقبوضہ عرب علاقے خالی کر دے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ ان دو معاملات کو ایک دُوسرے سے متعلق نہیں کہا جاسکتا انہیں جاننا چاہیئے کہ بات اصُولی ہے۔ اور ایک ہی۔ اسرائیل نے جارحیت سے عرب علاقوں پر قبضہ کیا اور سلامتی کونسل کی واضح قراردادوں کے باوجود وہاں سے واپس نہیں جا رہا۔ اگر اسرائیل اس طرح سلامتی کونسل کی تذلیل کر سکتا ہے اور امریکہ کھلے عام اس کی پیٹھ ٹھونک سکتا ہے تو پھر سلامتی کونسل، امریکہ اور دُوسرے ممالک عراق کو کس مُنہ سے کویت سے چلے جانے کے لیے کہہ سکتے ہیں یہ دوہرا معیار کیوں؟ فلسطین کا مغربی کنارہ غزہ اور شام کا علاقہ جولان ایسے ہی عرب علاقے اور عرب معاملے ہیں۔ جیسا کویت ہے۔ دونوں کے بارے میں رویّہ ایک جیسا ہونا چاہیئے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ یہ دلیل عراق نے اپنی جارحیت کے جواز کے لیے تراشی ہے تو پھر اسرائیل کو سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل پیرا کر کے اس بُنیاد کا خاتمہ کیوں نہیں کر دیا جاتا؟

امریکہ اپنی مطلب براری کے لیے ایران کی طرف بھی متوجہ ہو رہا ہے۔ ایران سے اس کے سفارتی تعلقات نہیں پھر بھی رابطے کیے گئے ہیں عراق اور ایران آٹھ سال تک جنگ کرتے رہے اور ان کے تعلقات جنگ بند ہو جانے کے باوجود معمُول کے مطابق نہیں ہو سکے۔ اس کا فائدہ اُٹھا کر امریکہ عراق کے خلاف ایران کی حمایت حاصل کرنے کی فکر میں ہے اس سلسلے میں عراق اس پر بازی لے گیا۔ اس نے یک طرفہ طور پر وُہ رکاوٹیں دُور کر دیں جو باہمی تعلقات میں حائل تھیں۔ چنانچہ اب دونوں ممالک کے تعلقات معمُول پر آ نہیں گئے تو ان کا معمُول پر آجانا یقینی ہو گیا ہے یہ اس لیے ممکن ہوا کہ دونوں ممالک نے ان عوامل کا پاس کیا جو خلیج اور مشرقِ وسطیٰ کی صُورتحال کے حقیقی محرکات ہیں۔ امریکہ انہیں درخورِ اعتنا نہیں سمجھ رہا۔ اس کے سامنے اس علاقے کے اصُولی اور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادی محرکات نہیں اپنے عالمی سامراجی مفادات ہیں، ان مقاصد کا حصول ممکن بھی ہو تو آسان نہیں ہوتا۔ بمقابلہ ان مقاصد کے جو علاقائی صورتِ حال کی بنیاد سے مطابقت رکھتے ہوں، عراق علاقے کا ملک ہوتے ہوئے ایک حد سے زیادہ ان تقاضوں کو پس پشت نہیں ڈال سکتا اور امریکہ دُور کی طاقت ہوتے ہوئے طاقت کے زُور سے ایک حد سے زیادہ انہیں اپنے مفادات کے ہم آہنگ نہیں کر سکتا۔ ایران اور عراق دونوں کے لیے علاقے میں امریکی فوجی موجودگی خوش آئند نہیں۔ امریکہ کو مدعو کرنے والے عرب حکمران ایسا نہ بھی کہیں تو ان کی عرب رعایا اس برتر طاقت کو اپنا محافظ اور محسن نہیں سمجھ سکتی۔

تاہم اس خوش فہمی میں مُبتلا نہیں ہوا جا سکتا کہ یہ برتر طاقت اپنے عالمی مفادات سے وابستگی کو حقیقت پسندی پر قربان کرنے پر آ جائے گی۔ امریکہ طاقت کے زعم میں اس علاقے کے کچھ حصّوں میں اپنی طرح کا جال بن سکتا ہے۔ اس صورتِ حال کا حل نہیں نکل سکتا۔ اسے وُہ اور طُول دے گا۔ اس خیالِ خام میں کہ اس کے قدم جم جائیں، صحرا کی اُڑتی پھسلتی ریت قدم جمانے کے لیے قابلِ اعتبار بُنیاد نہیں بن سکتی، کویت کا مسئلہ کوئی برتر طاقت حل نہیں کر سکتی۔ اس کا وہی حل قابلِ قبول اور دیرپا ہو سکتا ہے جسے عرب حل کہا جا سکتا ہے۔ یہ عرب معاملہ ہے اور اسے عربوں کو آپس میں طے کرنا چاہیئے۔ عالمی ادارہ عربوں کو اس حل میں مدد دے سکتا ہے، علاقائی تقاضوں کے مطابق نہ کہ کسی برتر طاقت کے عالمی مفادات کے حوالے سے۔ اسلامی کانفرنس بھی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ اب تک غیر وابستہ تحریک اس منظر سے غائب رہی ہے۔ اسے بلا تاخیر سامنے آنا اور سرگرم عمل ہو جانا چاہیئے تھا۔ اسے اب سرگرم عمل کرنے کی کوشش کی جانے لگی ہے۔ یہ دیکھنے کی بات ہے کہ یہ تحریک کب اور کیسے اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ اس کے کردار کو مثبت سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ سارے ادارے اپنا اپنا فریضہ سر انجام دینے پر آ جائیں تو اس طوفان پر ممکن اطمینان سے قابو پایا جا سکتا ہے جو اپنے حال پر رہا تو بڑھ کر خطرناک حد تک تند و تیز اور بے قابو ہو سکتا ہے۔

پاکستان کو بیدار مغزی اور حقیقت فہمی کا ایسا مظاہرہ کرنا ہوگا جو بالعموم نہیں ہوتا۔ جو صورتِ حال ہے وُہ علاقائی طور پر تشویشناک ہے۔ اس صورتِ حال کے عالمی مضمرات کم تشویشناک نہیں۔ ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اندرونِ ملک حالات اپنی جگہ ہیں عالمی علاقائی اور ملکی سطحوں پر قومی مفادات کے نقطۂ نگاہ سے عہدہ برآ ہو کر ہی اس گھمبیر مرحلے سے ممکن سرخروئی سے گزرا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق کویت تنازعہ خلیج کا بحران امریکہ اور عالم اسلام

عطاء الرحمٰن

کویت پر عراق کا قبضہ جس کو آج مورخہ سات اکتوبر کو پورے دو ماہ اور پانچ دن گزر گئے ہیں، مشرق وسطیٰ کی سیاست میں کیا تبدیلیاں لایا ہے؟ عرب اور مسلم دنیا پر اس کے کیا اثرات پڑے ہیں؟ صدام حسین نے کویت کو جو بین الاقوامی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے ہڑپ کر لیا ہے، اور امریکہ نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی بحری، بری اور ہوائی افواج سعودی عرب کی سرزمین اور خلیج کے پانیوں میں بکھرا دی ہیں اس پر ملتِ اسلامیہ کا کیا ردِ عمل ہے؟ عرب دنیا میں کونسی نئی دوستیاں اور دشمنیاں وجود میں آئی ہیں، عالمِ اسلام کے مفاد کے نقطۂ نظر سے عالمی سیاسیات کے تناظر میں اس قضیے کی کیا اہمیت ہے؟ ذیل کی سطور میں ان سوالات کے مختصر جواب تلاش کرنے کے بعد ہم دیکھیں گے کہ کویت کا قبضہ بالآخر کس انجام کو پہنچا چاہتا ہے کیا جنگ ناگزیر ہو چکی ہے یا ابھی تک پر امن حل کے کوئی امکانات باقی ہیں، جنگ اور امن میں سے کون سی راہ مسلم اور عرب دنیا کے لیے فائدہ مند رہے گی۔

آیئے پہلے یہ دیکھیں کہ عالم اسلام کے مفاد کے نقطۂ نظر سے عالمی سیاسیات کے تناظر میں موجودہ تنازع کی کیا اہمیت ہے۔ اسی کے ذیل میں باقی سوالات کے جواب بھی آجائیں گے۔ اسے عام طور پر سرد جنگ کے خاتمے کے بعد پہلا عالمی قضیہ قرار دیا جا رہا ہے۔ سرد جنگ کا اختتام ایک سال پہلے اسوقت ہوا تھا جب دیوار برلن منہدم کر دی گئی تھی مشرقی یورپ کے ممالک سوویت یونین کے رسوخ سے باہر نکل آئے تھے اور بطور ایک ہمہ گیر سیاسی و اقتصادی نظام کمیونزم کی ناکامی واضح ہو کر سامنے آگئی تھی۔ تب دو سپر طاقتوں یعنی امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان باہمی کشمکش کا پینتالیس سالہ دور ختم ہوا اور عالمی مسائل پر ان کے درمیان فکری ہم آہنگی اور یگانگت کے عہد نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغاز کیا۔ اب تک یہ دونوں سپر طاقتیں خطۂ ارض کے مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے مسلمان ملکوں کے اندر ان کے حکمرانوں کو اپنے اپنے مفادات کے تحت ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرتے رہے۔ جس طرح پوری دنیا امریکی اور سوویت بلاکوں میں بٹی ہوئی تھی اسی طرح مسلمان ملکوں کے درمیان بھی امریکہ نواز اور سوویت نواز حکومتوں کی تقسیم موجود تھی۔ عربوں کے یہاں یہ تقسیم اور بھی واضح تھی۔ یہاں کی تمام بادشاہتیں امریکہ دوست تھیں جبکہ تمام آمریتیں سوویت یونین کی دم ساز۔ جمہوریت ان کے یہاں کسی ملک میں بھی نہیں تھی۔ نہ اب ہے۔ اسرائیل دشمنی میں یہ متحد تھے لیکن چونکہ ہر قسم کی دفاعی امداد کے لیے یہ ممالک امریکہ اور سوویت یونین کے محتاج تھے اس لیے امریکہ اپنے عرب حواریوں کو ظاہر ہے اتنا اسلحہ ہرگز فراہم نہیں کرتا تھا کہ وہ شرق اوسط میں اس کے اصلی اور سب سے قابلِ اعتماد حلیف بلکہ صحیح تر الفاظ میں امریکی دفاعی چوکی اسرائیل کی سلامتی کو متاثر کر سکیں۔ ادھر سوویت یونین بھی اپنے عرب حلیفوں کو اتنا طاقتور نہیں بنانا چاہتا تھا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ معاملہ نمٹا کر مشرق اوسط میں ایک ایسے قضیے ہی کو ختم کر کے رکھ دیں جس کی بدولت اشتراکی سپر طاقت کو اس علاقے میں امریکہ کے مقابلے میں دم ساز ملے ہوئے تھے۔

چنانچہ امریکہ اور سوویت یونین کے ساتھ عرب بادشاہتوں اور آمریتوں کی بالترتیب دوستی ان ممالک کے اندر بادشاہت یا آمریت کو تقویت پہنچانے میں بلاشبہ مددگار تھی لیکن عربوں یا عالم اسلام کا کوئی بنیادی مسئلہ حل کرنے میں اس گروپ بندی نے کوئی مثبت کردار ادا نہ کیا، نہ یہ کر سکتی تھی۔ امریکہ اور سوویت یونین ان تعلقات کے ذریعے اپنے اپنے مفادات کا تحفظ کرتے تھے عربوں یا مسلمانوں کا نہیں۔ اب جو دونوں سپر طاقتوں کے درمیان عالمی رقابت کا دور ختم ہوا۔ اس کی جگہ دوستی اور کئی ایک امور میں تعاون نے لے لی تھی تو پوری دنیا میں امریکہ اور روس کو مشترکہ طور پر جس امر سے خطرہ درپیش تھا وہ اسلام کی نظریاتی قوت کے علاوہ آبادی اور قدرتی وسائل کے لحاظ سے مسلمانوں کی طاقت تھی۔ جو اگرچہ پہلے کی مانند اب بھی منتشر تھی لیکن اس کے اندر مجتمع ہو جانے کے جو امکانات پائے جاتے ہیں اس سے دونوں سپر طاقتوں کے پالیسی ساز اور اہلِ فکر و دانش خائف تھے۔

اس خدشے کے تدارک کی صرف ایک صورت تھی اور وہ یہ کہ عالمِ اسلام کے مرکز پر ان سپر طاقتوں میں سے ایک کو اس قدر فوجی اور اقتصادی تسلط حاصل ہو جائے کہ مسلمان پھر کبھی اس کی مرضی اور خواہش کے بغیر کوئی قدم اٹھانے کی پوزیشن میں نہ رہیں۔ لیکن دورِ جدید میں اس نوعیت کے ہمہ گیر فوجی، سیاسی اور اقتصادی تسلط کو یکدم ایک ایسے خطے پر قائم کر دینا جو سیاسی اور تہذیبی، مذہبی لحاظ سے دونوں سپر طاقتوں سے متضاد نظریات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامل ہو۔ یہاں کے لوگ عملاً کتنے ہی محکوم کیوں نہ ہوں لیکن نام کی سیاسی آزادی کو بہت عزیز رکھتے ہیں، اور اس کا بھرم قائم رکھنے کی خاطر کسی حد تک سیاسی مزاحمت کی صلاحیت اور تاریخ بھی رکھتے ہیں کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن عراق کے صدر صدام حسین نے اچانک اپنی افواج کے ذریعے کویت پر قبضہ کرکے اور اس کے اپنے اندر انضمام کا اعلان کرکے دونوں مسلمان دشمن سپر طاقتوں کو یہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ وہ عالم عرب اور اسلامی دنیا پر اپنا فوجی واقتصادی تسلط قائم کریں اس کے بارے میں اپنی پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں مسلمانوں کی طاقت کو ایک طویل عرصے کے لیے اس انداز سے ختم کرکے رکھ دیں کہ وہ متحد ہو کر خطہ ارض پر ایک تیسری قوت کی حیثیت سے (جس کے ان کے اندر بڑے امکانات پائے جاتے ہیں) ابھر نہ سکیں۔ آج کیفیت یہ ہے کہ عالم عرب میں امریکہ اور روس کے بلاکوں کی تقسیم ختم ہو چکی ہے۔ آج کی تقسیم صدام دوستی اور صدام دشمنی کا روپ اختیار کر چکی ہے۔ اس تقسیم کے پیچھے صدام دشمن بلاک کو امریکی فوجی اقتصادی اور سیاسی حمایت حاصل ہے جبکہ سوویت یونین اسے اخلاقی وسیاسی مدد فراہم کر رہا ہے اور اس نے یہ عندیہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی اور صدام حسین نے اپنی جارحیت کو ختم نہ کیا تو وہ بھی اپنے فوجی یونٹوں کو خلیج کے پانیوں میں بھجوا سکتا ہے، صدام دوست بلاک کی حمایت کرنیوالوں

میں عالمی طاقتوں میں سے کوئی ملک نہیں۔ عربوں کے اندر نو ممالک اس کے حامی ہیں جبکہ بارہ مخالف کیمپ میں اکٹھے ہیں۔ ان بارہ ممالک میں سعودی عرب جیسی سب سے بڑی اور باوسائل بادشاہت بھی ہے اور ۱۹۹۰ء کے آغاز تک کی حد درجہ امریکہ دشمن شام کی آمریت بھی۔ عالم عرب سے باہر مسلمان ملکوں کے اندر پاکستان نے عملاً مخالف کیمپ کا ساتھ دیا ہے، ترکی نے بھی پاکستان کی مانند صدام حسین کی مخالف قوتوں کی قولاً اور فعلاً ہم نوائی کی ہے۔ انڈونیشیا اور ملائشیا غیر جانبداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جبکہ ایران ایک مخمصے کا شکار رہے۔ وہ کسی ایسی عالمی قوت کا ساتھ نہیں دے سکتا جس کی سربراہی امریکہ کر رہا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایران ایک اصولی موقف کا بھرم بھی قائم رکھنا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کسی بھی اصول کی رو سے کویت پر عراق کے حملے کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا وہ اس کی بھی مذمت کرتا ہے۔ خلیج میں امریکی اور مغربی فوجوں کے اجتماع کو بھی عالم اسلام کے لیے خطرہ قرار دیتا ہے۔ لیکن انہیں واپس جانے پر مجبور کرنے کے لیے کیا مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں؟ یہ ایران کی سمجھ میں بھی نہیں آرہیں۔ اس پیچیدہ صورت حال میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آج جو پورا عالم عرب امریکی فوجی طاقت کے تسلط میں چلا گیا ہے اور اس حالت میں اس تسلط میں گیا ہے کہ امریکہ کا روایتی حریف، سوویت یونین اس کی حمایت کر رہا ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ وہ کام جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی امریکہ اور سوویت یونین کے ماہرین ابھی منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ عالمِ اسلام پر اپنا فوجی اور اقتصادی غلبہ قائم کر دیا جائے اس کے اس قدر جلد مواقع انہیں کس نے فراہم کیے ہیں کہ خود ان کو بھی توقع نہ تھی کہ انکی فوجیں سرد جنگ کے خاتمے کے فوراً بعد سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے سطح ارض کے اس نہایت اہم حصے پر اس قدر جلد جا کر اپنا تسلط جما لیں گی۔ اور وہاں کے ایک نہیں بارہ ملکوں کی انہیں حمایت حاصل ہو گی۔ ان بارہ ملکوں میں بادشاہتیں اور آمریتیں، امریکہ نواز اور سوویت دوست دونوں طرح کے ملک ہونگے عرب اتحاد کا خواب پارہ پارہ ہو جائے گا، عرب لیگ ایک انتہائی غیر مؤثر ادارہ بن کر اپنی موت آپ مر جائے گی۔ مسلمانوں کا دینی لحاظ سے سب سے مقدس ملک سعودی عرب کہ وہاں ان کے دین و مذہب کے سرچشمے پائے جاتے ہیں، امریکی فوجوں کا سب سے بڑا مستقر بن جائے گا۔

مصر جیسا ملک جو عربوں اور مسلمانوں کی ذہنی قیادت میں پیش پیش رہا ہے امریکہ کا حاشیہ بردار بن کر اپنا سات بلین ڈالر کا قرضہ معاف کرالے گا اور اسی کو اپنی بڑی کامیابی قرار دے گا، شام جو گذشتہ تیس برسوں سے عالمِ عرب کے اندر امریکہ دشمنی میں پیش پیش رہا ہے اور وہاں کی بادشاہتوں کو اکھاڑ کر پھینک دینا اپنا فرض اولین قرار دیتا تھا، اب اپنی فوجیں عراق کی ہم نظریہ بعث حکومت کی متوقع یلغار کے خلاف سعودی بادشاہت کے تحفظ میں امریکی افواج کے شانہ بشانہ لڑنے کے لیے بھجوا چکا ہے۔ امریکہ کو شائد تاریخ میں اس سے پہلے مسلمانوں کے معاملے میں اتنی بڑی کامیابی کبھی نصیب نہ ہوئی ہو، اس مسلمان دشمن امریکی کامیابی کی ذمہ داری کا تعین کرنا ہی دراصل شرق اوسط کے موجودہ بحران سے باعزت حل کی کلید فراہم کر سکتا ہے۔

۲؍اگست کی صبح کو جب عراق کی ایک لاکھ سے زائد افواج کویت میں داخل ہو کر آن واحد میں اس چھوٹی ہمسایہ ریاست پر قابض ہوئیں تو اس سے پہلے عراق کو کویت سے مندرجہ ذیل شکایات تھیں۔

(۱) کویت نے رامیلہ کے تیل کے کنوؤں سے جن کے ذخائر عراق کی سرحد پر واقع ہیں اپنے جائز حصے سے تیل نکال کر عراق کو نقصان پہنچایا ہے لہٰذا وہ اس کا اڑھائی بلین ڈالر کی صورت میں جرمانہ ادا کرے۔

(۲) عراق ایران جنگ کے دوران کویت نے جو عراق کو دس بلین ڈالر کے قریب قرضہ دیا تھا، وہ معاف کرے یہ جنگ صرف عراق نہیں پورے عالمِ عرب بالخصوص چھوٹی ریاستوں کے تحفظ کے لیے لڑی گئی تھی۔ لہٰذا کویت اس رقم کا مطالبہ نہ کرے۔

(۳) کویت اور عراق کے ساحل کے نزدیک واقع دو جزیروں بوبیان اور ؟ عراق کے قبضے میں دے دیئے جائیں کیونکہ عراق کو ان کے تیل اور دفاعی اہمیت دونوں کی کویت سے زیادہ ضرورت ہے۔

ان میں سے پہلے دو مطالبات کو یکم اگست کی شام کو کویتی ولی عہد نے عراق کے نائب صدر کے ساتھ جدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مصالحتی مذاکرات کے دوران تسلیم کر لیا تھا۔ تیسرے مطالبے کے بارے میں کویت کی پیش کش یہ تھی کہ ان جزیروں پر مشترکہ کنٹرول کی کوئی صورت نکالی جا سکتی ہے۔ لیکن عراقی نائب صدر نے یہ کہہ کر بات چیت ختم کر دی کہ انہیں کویت کی یہ پیش کش منظور نہیں، اس کے چھ گھنٹے بعد عراق کی فوجیں کویت پر چڑھ دوڑیں۔

یہاں بنیادی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بین الاقوامی قانون کی کسی شق کی کسی بھی تشریح کے تحت عراق کے پاس کویت کے حملے کا اخلاقی یا قانونی جواز موجود تھا؟ ماسوائے اس کے عراق کویت کیا کسی بھی عرب ریاست یا ملک کے مقابلے میں کہیں زیادہ طاقتور ملک بن چکا ہے۔ عراق ایران جنگ نے اسے تیل کی آمدنی کے باوجود ساٹھ بلین ڈالر کا مقروض بنا دیا ہے۔ اسے اپنے عزائم کی خاطر تیل کی دولت کی مزید ضرورت ہے لہٰذا اس نے ہر بہانے کویت پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی تھی۔

صدام حسین کے اس اقدام نے مسلمانوں کی دشمن مغربی طاقتوں کو وہ بہانہ فراہم کیا جس کی وہ کئی دہائیوں سے منتظر تھیں۔ یعنی کوئی عرب اور مسلمان حکمران ایسی حماقت کرے جس سے فائدہ اٹھا کر وہ پورے عرب علاقے کو اپنے فوجی تسلط میں لے لیں۔ یہاں پر صدام حسین کے حق میں معذرت خواہانہ دلائل پیش کرنے والے حضرات دو نکات سامنے لاتے ہیں جن کے تحت ان کے نزدیک صدام حسین نے اچھا کیا یا برا اس سے قطع نظر مسلم دنیا کو سعودی عرب کی سرزمین اور خلیج کے پانیوں پر امریکی افواج کی آمد کی کسی قسم کی مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں تھا اور ان کی غیر مشروط واپسی کے لیے تحریک برپا کرنی چاہیئے۔

پہلا نکتہ یہ ہے کہ کویت عراق کے درمیان قبضہ عربوں کا باہمی تنازعہ ہے۔ اسے حل کرنے کے لیے عربوں یا مسلمانوں کو پیش قدمی کرنی چاہیئے تھی۔ امریکہ اور روس کو کسی قسم کی مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

دوسرا یہ کہ سعودی عرب کو صدام حسین کی جانب سے بار بار یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ وہ اس پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے لہٰذا اس کے باوجود سعودی حکومت کی جانب سے امریکی اور دوسری غیر مسلم افواج کو اپنے ملک میں آنے کی دعوت دینا ایک سخت عاقبت نا اندیشانہ اقدام ہے جس کی بہر صورت مذمت ہونی چاہیئے اور امریکی افواج کو وہاں سے نکل جانا چاہیئے۔

جہاں تک پہلی دلیل کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ عراق کویت تنازعہ بنیادی طور پر ایک عرب یا اسلامی مسئلہ تھا اور اسے عربوں اور مسلمان حکومتوں کو مل کر طے کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن کیا عرب حکومت اور مسلمان ملکوں کے اندر اتنا اتحاد و اتفاق یا صلاحیت باقی رہ گئی ہے کہ وہ مل کر اور بیک آواز ہو کر ایک اپنے ہی ہم مذہب اور ہم قوم لیکن انتہائی طاقتور ملک اور اس کے خود سر حکمران کے مظلوم اور کمزور بھائی پر کیے جانے والے ظلم کا تدارک کر سکیں۔ جس روز عراق نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت پر حملہ کیا ہے اسی روز قاہرہ میں مسلمان وزرائے خارجہ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ اس حملے کی خبر سن کر عرب وزرائے خارجہ نے فوری طور پر اپنا علیحدہ اجلاس بھی منعقد کیا، پانچ گھنٹے کے مذاکرات کے باوجود وہ کسی متفقہ موقف کو اپنانے میں ناکام رہے۔ دو روز بعد ان کی رائے سامنے آئی تو عربوں میں سے بارہ ممالک نے اس حملے کی مذمت کی جبکہ نو نے ایسا کرنے کے لیے انکار کر دیا۔ یاسر عرفات کی تنظیم آزادی فلسطین سمیت چار ملک تو ایسے تھے جو کھل کر صدام حسین کی حمایت کر رہے تھے۔ ظاہر ہے جب عربوں کے اندر یہ تفریق رونما ہو گئی تھی۔ تو مسلمان وزرائے خارجہ اس پوزیشن میں نہیں رہے تھے کہ کویت کی آزادی بحال کرانے کے لیے کسی متفقہ اور مؤثر لائحہ عمل کو تجویز کر سکتے۔ اگر عرب ممالک اپنے اندر ہی ایک طاقتور ملک سے اس قدر مرعوب ہو سکتے ہیں کہ وہ اس کے کسی بھی ناجائز قدم کو روک نہ سکیں تو آج کے دور میں آپ کسی بڑی طاقت کو مداخلت کرنے سے کیسے روک سکتے ہیں جبکہ اس کے آپ کے علاقے سے گہرے معاشی مفادات بھی وابستہ ہیں اور وہ اس انتظار میں بھی بیٹھی تھی کہ آپ میں سے کوئی بھی برخود غلط حکمران طاقت کے جھوٹے نشے میں آ کر احمقانہ قدم اٹھائے اور پھر یہ بڑی طاقت آپ کے باہمی نفاق سے فائدہ اٹھا کر اپنی افواج وہاں بھجوا دے۔ کویت عراق تنازعہ آج بھی بنیادی طور پر عربوں یا مسلمان کا قضیہ ہے لیکن مسلمانوں کے اندر اتنا اتحاد و اتفاق تو ہونا چاہیئے کہ وہ مل کر مؤثر طریقے سے باہمی جھگڑوں کو نمٹا سکیں اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو کسی تیسری طاقت کو اس کو فائدہ اٹھانے سے کیسے روکا جا سکتا ہے۔

دوسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ صدام حسین کی یقین دہانیوں کے بعد سعودی عرب کو کوئی خطرہ لاحق نہیں رہا تھا۔ اس نے خواہ مخواہ امریکی سپاہ کو اپنی سرزمین پر بلوایا ہے یہ دلیل اس لحاظ سے بے معنی ہو جاتی ہے کہ اس طرح کی یقین دہانیاں تو عراقی صدر نے کویت کو بھی حملے سے پہلے دی تھیں۔ کیا اس کے بعد بھی عراق کا کوئی ہمسایہ ملک جس کو اپنی سلامتی عزیز ہو صدام حسین کے کسی قول پر اعتماد کر سکتا تھا۔ اگر سعودی عرب امریکی فوج نہ بلواتا تو کونسا مسلمان ملک ایسا ہے جس کی فوج صدام حسین کے دس لاکھ تربیت یافتہ فوجیوں کا مقابلہ کر سکتی۔

صدام حسین جس نے ایران کے ساتھ نو برس تک طویل جنگ اس لیے لڑی کہ وہ شط العرب کی آبی گزرگاہ پر اپنا حق تسلیم کرانا چاہتا تھا۔ لیکن عین اس وقت جب اس نے یہ دیکھا کہ کویت پر حملے کے نتیجے میں وہ عالمی تنہائی کا شکار ہو رہا ہے اس نے ایران کا ہر وہ مطالبہ اور حق تسلیم کر لیا جسے اس نے طویل اور خونریز جنگ لڑ کر منوایا تھا۔

اس سے صدام حسین کے بارے میں صرف ایک بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ علاقے میں اپنی فوجی برتری منوانے کے لیے کسی بھی وقت کوئی بھی مؤقف اختیار کر سکتا ہے اور کسی بھی وقت کسی موقف سے دستبردار ہو سکتا ہے خواہ اس کی خاطر اس نے قوم سے لاکھوں جانوں کی قربانی بھی طلب کی ہو۔ جو عمر بھر عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعث پارٹی کے ملحدانہ خیالات ونظریات کا علمبردار رہا ہو، جس نے کبھی اپنے ملک میں اسلامی نظریات رکھنے والے عناصر کو چن چن کر ہلاک کیا ہو، لیکن اب چونکہ اسے اپنے ایک ایسے اقدام کو جائز ٹھہرانے کی خاطر اسلامی تحریکوں کے رہنماؤں کی حمایت کی ضرورت ہے جس کی ساری دنیا مذمت کر رہی ہے لہٰذا اس کے سینے میں اسلامی اتحاد کا درد اٹھ رہا ہے۔ ایسے حکمران یا سیاستدان پر کون اعتبار کر سکتا ہے جس کے لیے جنگی چالیں، سیاسی حکمت عملی یا اجتماعی عقائد ونظریات سب جوئے کی مختلف چالوں سے زیادہ اہمیت نہ رکھتے ہوں۔

اس سب کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم ہے کہ خلیج کے پانیوں اور سعودی عرب کی سرزمین پر امریکی فوجوں کا آنا کوئی مستحسن قدم نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہیں یہاں سے نکلنے پر کیسے مجبور کیا جائے۔ راقم کے نزدیک موجودہ صورتِ حال میں اس کا ایک ہی پرامن طریق کار باقی رہ گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پورے عالمِ اسلام کی حکومتیں عوام اور ان کے اہل الرائے مل کر عراق کے صدام حسین اور امریکہ کے بش سے یہ مطالبہ کریں کہ عراق کویت سے اپنی فوجیں واپس بلائے اس کی حاکمیت اعلیٰ بحال ہو اور عین اسی وقت امریکہ سعودی عرب اور خلیج کے پانیوں سے اپنی فوجوں کو نکال لے۔ یہ دونوں کام بیک وقت ہونے چاہئیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مشروط۔ اگر جملہ عرب حکومتیں مسلمان ممالک اور ان کے ہر طرزِ فکر رکھنے والے اہل الرائے بالخصوص اسلامی تحریکوں کے سربراہان کرام اس نکتے پر متفق ہو کر صدام حسین اور جارج بش سے یہ مطالبہ کرتے ہیں تو امید کی جا سکتی ہے کہ عالمی رائے عامہ کا ایک معتدبہ مؤثر حصہ بھی اس کام میں ان کا ساتھ دے گا اور ان کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملائے گا۔ عالم اسلام کا دباؤ بیک وقت عراق اور امریکہ پر ڈالا جانا چاہیئے۔ امریکہ اگر اسلام اور عالم اسلام کا دشمن نمبر ایک ہے تو صدام حسین کے عراق نے اپنی حماقت اور غلط روش کی وجہ سے اس دشمن نمبر ایک کو عالم اسلام کے قلب تک پہنچنے کے لیے ہموار راستہ فراہم کیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ناسور کو کاٹنے کے ساتھ ساتھ اپنے جسد سے اس کی جڑوں کو بھی اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ محض صدام حسین کے معاملے میں مصلحت کوشی اختیار کر کے اور اس کے بارے میں معذرت خواہانہ دلائل پیش کر کے امریکہ کو عالمِ عرب سے نہیں نکالا جا سکتا۔

اگر عرب حکومتیں اور مسلمان سربراہان مل کر ایسی کوئی مؤثر اور فوری حکمت عملی وضع کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو امریکہ اور مغربی طاقتیں آئندہ دو تین مہینوں میں اس مسئلے کو اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق حل کرنے کے لیے تلی بیٹھی ہیں اس کام کے لیے اگر انہیں جنگ بھی کرنا پڑی تو وہ گریز نہیں کریں گی۔ اگر جنگ چھڑ گئی تو دنیا کے غیر جانبدار ماہرین حرب کا یہ اندازہ ہے کہ عراق کو اس میں نہ صرف شکست ہو گی بلکہ اسے زبردست تباہی سے دوچار کر کے رہنے دیا جائے گا۔ یوں صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدام حسین کی حکومت ہی نہیں ختم ہو گی بلکہ ایک مسلمان ملک جنگی بربادی کا شکار ہوگا، مسلمانوں کی ایک مضبوط فوج کو تباہ کر کے رکھ دیا جائے گا۔ امریکہ پورے خطے پر غالب آجائے گا۔ اسرائیل پہلے سے کہیں بہتر جنگی پوزیشن اختیار کر لے گا۔ کیا عالم اسلام اور اس کے رہنماؤں کے اندر اتنی بصیرت اور ایمانی جرأت ہے کہ وہ ان نتائج وعواقب کا اندازہ لگا کر ان کے تدارک کی خاطر فوری منصوبہ بندی کر سکیں اور اس کے نفاذ کے لیے بھی آگے بڑھ سکیں، اس بات کا سرِعام اعتراف کر لینے میں آخر کیا شرعی قباحت ہے کہ ایک مسلمان ملک کے سربراہ نے ننگی جارحیت کا قدم اٹھا کر پورے عالمِ عرب اور مسلم دنیا کو ایک مصیبت میں ڈال دیا ہے، اس مصیبت کا خاتمہ اسی وقت ممکن ہے جب پہلے گھر کے برخود غلط فرد کی عاقبت نااندیشانہ پالیسیوں کی مذمت کی جائے، ان کے تدارک کے لیے پوری اخلاقی جرأت کے ساتھ مشترکہ کوششیں کی جائیں، اس کے ساتھ ہی مسلم دشمن بیرونی قوتوں کو انتباہ کیا جائے کہ وہ اس تنازعے سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے باز رہیں محض دشمن کو زبان وکلام سے برا کہہ کر اور اپنوں کا محاسبہ نہ کر کے ہمیں نہ ماضی میں کچھ حاصل ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اعلیٰ، عمدہ اور معیاری
طباعت کے لیے
وین پرنٹنگ پریس
ہسپتال روڈ لاہور
تشریف لائیے
پروپرائیٹر
مرزا عبدالحمید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیج کی صورتحال اور سعودی عرب

(سہیل احمد خان)

خلیج کی صورتحال آج جتنی خطرناک، پریشان کن اور عبرت انگیز ہے، شاید کبھی نہ ہوئی ہو۔ ساری دُنیا کی نگاہیں یہاں گزرنے والے ہر ہر لمحے پر لگی ہوئی ہیں، حالات ہی کچھ ایسے ہیں، کہ معلوم نہیں کب کیا ہو جائے، عراق اور سعودی عرب سرحد پر دونوں طرف فوجیں اپنے اپنے خوفناک ہتھیاروں کے ساتھ آمنے سامنے ڈٹی ہوئی ہیں۔ اور دانستہ یا نادانستہ کسی بھی وقت کسی طرف سے پھینکی جانے والی کوئی چنگاری اس علاقے کو بارود کی طرح اڑانے کیلئے کافی ہوگی اور دونوں طرف وُہ ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حالات کی نزاکت اُس وقت سے اور بڑھ گئی جب سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا مصالحتی مشن ناکام ہو گیا اور عرب لیگ کا اجلاس اختلاف کا شکار ہو کر مزید تلخی کا باعث بنا۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ عراق کے حواری صرف یمن، سوڈان اور بھارت کے علاوہ کسی حد تک شام اور اُردن کہے جا سکتے ہیں۔ جبکہ عرب ممالک کی بڑی تعداد سعودی عرب کے مؤقف کی حامی ہے، دُوسری طرف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے عراق کے خلاف تحریک مذمت پاس کر دی ہے۔ اور اس پر پابندی لگانے کی تجویز بھی منظور کی ہے۔ اور ان تجاویز کی حمایت میں عراق کے حلیف رُوس اور چین بھی شامل ہیں۔ رُوس نے بظاہر اپنے اُن سینکڑوں فوجی انسٹرکٹروں کو عراق سے واپس بُلانے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن وُہ عراق کے کویت پر قبضہ کر لینے کے خلاف بھی ہے۔ حالیہ بُش گورباچوف سربراہی اجلاس میں بھی یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ عراق فوراً کویت سے اپنی فوجیں واپس بُلائے۔ اب یہ عراق کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے کہ وُہ کویت پر زبردستی اپنا قبضہ جمائے ہوئے ہے۔ کویت پر عراق کے اس جارحانہ قبضہ کو ساری دُنیا اور خاص طور پر خود عرب ممالک نے بڑی حیرت سے دیکھا۔ بہت کو تو یقین ہی مشکل سے آیا کہ عراق اپنے برادر ملک کویت کیخلاف ایسا کر سکتا ہے۔ اس حیرت اور یقین نہ آنے کی وجہ یہی تھی۔ کہ آٹھ سال تک لڑی جانے والی عراق، ایران

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں کویت اور سعودی عرب نے عراق کو بے پناہ مالی امداد دی ہے ۔ اور یہ اس بھاری مالی امداد ہی کا سبب تھا کہ عراق ایران کے مقابلے میں ڈٹا رہا اور آج عراق کی فوجی طاقت اور جنگی سازوسامان کی فراط بھی کویت اور سعودی عرب کی دولت کی بدولت ہے ۔ لیکن عراق نے کویت پر قبضہ کر کے احسان فراموشی کی جو بدترین مثال قائم کی ہے ۔ اس کی حمایت عراق کے محدود دوستوں نے بھی کی ہے اور مزید ستم یہ کہ اب اس کے ارادے اپنے دوسرے محسن سعودی عرب کی طرف بھی جارحانہ نظر آتے ہیں ، اور اس نے اپنی فوجیں سعودی سرحدوں پر لا کھڑا کی ہیں ۔

ان حالات میں سعودی عرب کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا ۔ کہ وہ اس نازک وقت میں اپنے دوستوں کو مدد کے لیے پکارے ، چنانچہ سعودی عرب نے (جس کا امریکہ سے دفاعی معاہدہ بھی ہے) امریکہ سے امداد کی اپیل کی اور امریکہ نے فوراً اپنی بری اور بحری فوج امداد کے لیے روانہ کر دی ، اسکے علاوہ دوسرے ممالک مثلاً فرانس اور برطانیہ کی افواج بھی مدد کے لیے آگئیں ۔ اور اُن اسلامی ممالک نے بھی اپنی افواج امداد کے لیے فراہم کیں ، جنکے سعودی عرب سے قریبی تعلقات ہیں ، ان ممالک میں پاکستان کی افواج بھی شامل ہیں ، غیر مسلم افواج کو چونکہ مقامات مقدسہ میں جانے کی اجازت نہیں ہے ۔ اس لیے سعودی عرب اور دوسرے مسلم ممالک کی فوجیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تعینات کی گئی ہیں ، سوال یہ ہے کہ سعودی عرب کو یہ سارے دفاعی انتظامات کرنے اور احتیاطی تدابیر کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ۔۔۔۔؟

سعودی مملکت پر بعض ناسمجھ یہ اعتراض کرتے ہیں ، کہ اس نے اپنی امداد کے لیے غیر ملکی فوجیں کیوں بُلائیں ۔ اسے اسلامی ملکوں سے امداد لینی چاہیئے تھی تو ایسے لوگ یا تو حالات سے پوری طرح باخبر نہیں ہیں ، یا پھر کسی مصلحت یا پروپیگنڈے کے تحت نہیں کرتے ہیں ، اصل بات یہ ہے کہ عراق نے ایران سے جنگ ہونے کے بعد جب اپنی ملکی معیشت پر نظر کی تو معلوم ہوا کہ بھاری مقدار میں امداد کے باوجود جنگی نقصانات شدید ہیں ، اور اس آٹھ سالہ جنگ کے دوران اقتصادی حالت تقریباً تباہ ہو کر رہ گئی ہے ، گویا اس جنگ نے عراق کو ۲۵ سال پیچھے کر دیا ہے ترقیاتی اسکیمیں اور منصوبے ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں ، ان نقصانات کو پورا کرنے کے لیے عراق کو بھاری سرمائے کی ضرورت تھی ۔ اور یہیں سے عراق کے صدر صدام حسین کی نیت خراب ہوگئی ، صدام حسین نے ایک منصوبے کے تحت کویت پر الزام لگایا کہ کویت نے پچھلے چند برسوں میں عراق کا تیل چوری کیا ہے اور وہ اس کا ہرجانہ جو اربوں ڈالر بتایا گیا تھا ، کویت سے طلب کرنے لگا ، دونوں برادر عرب ملکوں میں جب یہ تنازع بڑھا تو عرب ممالک کو تشویش ہوئی ، سعودی عرب کے حکمران شاہ فہد نے اس معاملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ثالثی کی بھرپور کوششیں کی۔ کویت ایک حد تک ہرجانہ
دینے پر آمادہ بھی ہوگیا۔ لیکن عراق اپنے مطالبہ سے
تھوڑا سا بھی دستبردار نہ ہوا اور یہ بات چیت ناکام
ہوگئی۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ عراق کویت سرحد کا
تنازعہ تین برسوں گزرنے کے باوجود اب تک طے نہیں
ہوسکا ہے۔ کویت کا کہنا یہ تھا کہ اس نے جس
علاقے سے تیل حاصل کیا ہے۔ وہ اس کی اپنی سرحد
کے اندر واقع ہے۔ ایک بات یہ کہ کویت کئی برسوں
سے یہاں سے تیل نکالتا رہا ہے۔ لیکن عراق نے
اس سے پہلے کبھی اعتراض نہیں کیا تھا۔ بہرحال بات
چیت کی ناکامی کے بعد عراق نے صبر نہ کیا اور راتوں
رات کویت پر چڑھائی کرکے اس پر قبضہ کرلیا۔ کویت
ہی نہیں تمام عرب ممالک اور ساری دنیا عراق کے
اس غاصبانہ اقدام پر حیرت زدہ تھی۔ کویت پر قبضہ
جمانے کے بعد عراق کی نظریں سعودی عرب کی دولت
پر جالگیں عراق کی خواہش یہ بھی نظر آئی ہے کہ مقامات
مقدسہ پر قبضہ کرکے عالم اسلام کا چوہدری بن جائے
اور پھر جس کو چاہے مذہبی رسومات کی اجازت
دے اور جس کو چاہے نہ دے۔ اپنی اس ناپاک
اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنی بیشتر فوج
سعودی سرحدوں پر جمع کردی ہے۔ وہ تو یہ کہیے
کہ سعودی حکمران شاہ فہد نے بروقت اقدام کرکے
اپنی مدد کے لیے اپنے اتحادیوں کو پکارا۔ ظاہر ہے
اسلامی ممالک جو اپنی اپنی مشکلات میں الجھے ہوئے
ہیں۔ وہ اس پوزیشن میں نہیں کہ فوراً مدد کو پہنچ سکیں
یا اپنی زیادہ فوج بھیج سکیں، چونکہ انہیں خود بھی اپنی
اپنی سرحدوں پر خطرہ ہے۔ اس صورت میں امریکہ
جس سے سعودی عرب کا دفاعی معاہدہ ہے۔ وہی فوری
مدد کو پہنچ سکتا تھا اور یہی ہوا بھی۔ اب جیسے جیسے
اسلامی ممالک کی فوجیں سعودی عرب کو پہنچتی جائیں
گی غیر مسلم افواج واپس ہوتی جائیں گی۔ پھر یہ خبر
بھی خوش آئند ہے کہ تمام ممالک کی افواج سعودی
جنرل کی کمان میں لڑیں گی۔ وہ بھی اس وقت جب
پہل عراق کی طرف سے کی جائے گی۔ ورنہ شاہ فہد
نے واضح الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ سعودی سرحدوں
سے عراق پر کبھی حملہ نہیں کیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے
کہ عراق نے جس طرح بلاجواز اچانک کویت پر حملہ
کیا ہے وہ ساری دنیا کے لیے قابل مذمت ہے۔
سعودی عرب کا بھی عراق سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ
بلاتاخیر کویت سے اپنی فوجیں واپس بلائے تاکہ
کویت کی (جو ایک آزاد ملک ہے) آزادی بحال ہو
سکے۔ ان تمام باتوں سے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں
ہے کہ سعودی عرب کا موقف خلیج کے تنازع میں
صحیح اور منصفانہ ہے اور خلیج میں یہ سارا خلفشار صرف
اور صرف عراق کی ہٹ دھرمی اور جارحیت سے
پیدا ہوا ہے۔ ورنہ اگر آج عراق کویت سے اپنا قبضہ
ختم کردے تو تمام معاملہ ہی سمجھ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدام مسلمانوں کی اقتصادی حالت کو تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ یوسف جاسم الحجی

انٹرنیشنل اسلامک ویلفیئر سوسائٹی کے چیئرمین جناب یوسف جاسم الحجی نے روزنامہ المسلمون کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ عراق نے کویت میں جو ظلم وستم ڈھایا اور مسلمانوں کی جان و مال اور عزت کو پامال کیا یہ کسی مسلمان کے لیے زیب نہیں دیتا۔

اس اقدام کو دنیا بھر میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے برے اقدامات کا نتیجہ ہمیشہ برا ہی ہوا کرتا ہے۔ انہیں کوئی باضمیر فرد اچھا نہیں کہہ سکتا۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم سب مل کر فلسطین کی آزادی کے لیے جدوجہد کرتے۔ لیکن صدام نے اپنے ہی محسن برادر اسلامی ملک کویت پر جارحیت و چنگیزیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ہڑپ کرنے کی مکروہ کوشش کی۔ جس سے عالمی پریس سراپا احتجاج بن گیا۔ اور آزادی فلسطین کی جدوجہد کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔ اس پر جتنا بھی افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے جناب یوسف جاسم نے سعودی عرب اور اس کے حکمران جناب فہد بن عبدالعزیز کی ناقابلِ فراموش خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا، کہ ہم سعودی حکومت کے احسانات کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ حرمین شریفین اُمتِ مسلمہ کے لیے جائے امن ہے اور ان شاءاللہ ہمیشہ امن کا مرکز رہیں گے۔ ان اسلامی مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے ناقابلِ فراموش خدمات سرانجام دی ہیں۔

اس نازک ترین موقع پر اسلامی ممالک کی افواج کے علاوہ دیگر افواج کو دعوت دینے کی ضرورت عراقی ناعاقبت اندیش صدر کے ظالمانہ اقدام کی بنا پر محسوس کی گئی اس کی تمام تر ذمہ داری عراق پر عائد ہوتی ہے۔ تمام مسلمانوں کو مل کر صدام کے خلاف ایسا مؤثر قدم اُٹھانا چاہیئے جس سے اس کو پسپائی حاصل ہو اور وہ پُرامن اسلامی ممالک کو تباہ و برباد کرنے کے درپے نہ ہو سکے۔ اس وقت ہم سب کا یہ اجتماعی فریضہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیج میں صیہونیت کا دام فریب

ابوطاہر

کویت سے جارحانہ تسلط ختم کیے بغیر بحران دور نہیں ہو گا

خلیج کا بحران سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا ہے اور یہ سوالات شدید سے شدید تر شکل اختیار کرتے ہوئے ذہنوں کو پریشان اور مضطرب کیے جا رہے ہیں کہ

(۱) کیا عراق سعودی عرب پر حملہ کر دے گا؟

(۲) کیا امریکہ عراق کو حملہ کا نشانہ بنائے گا؟

(۳) کیا عالمگیر جنگ چھڑنے کو ہے؟

مگر پہلے آیئے ذرا اک نظر پس منظر پر۔ عراق کے صدر صدام حسین نے ایران کے ساتھ جنگ بندی کے بعد پلٹ کر نفع ونقصان کے بیلنس شیٹ پر نظر ڈالی تو چاروں طرف نقصان ہی نقصان نظر آیا۔ صدر صدام کو صرف ایک ہی سوجھی کہ تباہ حال معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے جارحیت ضروری ہے وہ کسی اور ہدف کے متلاشی ہوئے، صدام کو دفاع ہی کا نہیں حال ہی میں جارحیت کا بھی تجربہ ہو چکا تھا۔ یعنی اس کی فوج جارحیت کا انداز اختیار کر سکتی تھی۔ بعض اہل فہم وادراک کے نزدیک صدام کا اگلا ہدف اسرائیل ہی ہو سکتا تھا۔ صدر صدام نے اسرائیل کو للکارا تو بعض حواریوں کے نزدیک صلاح الدین ایوبی قرار پایا۔ اسرائیل خوف کے مارے دبک گیا مگر اس کی سرشت جاگ اٹھی اس کی عیار زنبیل سے ایک اور تیر نکلا جس نے بیک وقت دو نشانوں کو زد پر رکھا۔ اسرائیل اور اس کے پشت پناہ امریکہ نے اپنے خفیہ دلالوں کی مدد سے صدام حسین کے دماغ میں یہ بات بٹھا دی کہ اس کی معیشت تباہ کرنے والے وہی ہیں جو اس کے مددگار بنے رہے ہیں کہ اس کا تیل چراتے رہے ہیں۔ عراق نے کویت ہڑپ کر لیا اور امت مسلمہ پر ہنود ویہود کی وہ چڑھ مچی ہے کہ امت کے پلے اب ذلت ہے اور رسوائی ہے اور بس!

خلیج کا بحران اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر پیرا یز ڈی کو تیار کے مصالحتی مشن کی ناکامی کے بعد مزید سنگین ہو گیا ہے۔ عرب لیگ سے کچھ توقعات تھیں مگر لیگ کے انتشار کے بعد وہ بھی نقش برآب ثابت ہو چکی ہیں۔ یمن، سوڈان اور بھارت (اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان تینوں میں کونسی قدر مشترک ہو سکتی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے) عراق کے حامی ہیں کسی حد تک شام اور اردن کو بھی کھینچ تان کر عراقی جارحیت کی پشت پر لایا جا سکتا ہے مگر حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ مسلم اور عرب ممالک کی عظیم اکثریت سعودی عرب کے موقف کی حامی ہے۔ امت مسلمہ کے علاوہ عالمی برادری بھی بیک آواز عراق کے خلاف سعودی موقف کی حمایت کا بتکرار اعلان کر چکی ہے۔

عراق نے کویت کو ہڑپ کر کے پوری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ پوری دنیا بالخصوص عرب ممالک اس ننگی جارحیت پر ششدر رہ گئے۔ بہت سے ممالک کو یقین ہی نہ آتا تھا کہ عراق اپنے حربی اور محسن کویت پر جارحانہ تسلط بھی جما سکتا تھا یہ کویت ہی تھا جس نے ایران کے خلاف جنگ میں عراق کی بھرپور حمایت اور مدد کی تھی۔ اگر کویت اور سعودی عرب عراق کی مدد نہ کرتے تو عراق کے لیے ایران کے خلاف آٹھ سال تک نبرد آزما رہنا کسی بھی طور پر ممکن نہ تھا۔ عراق کی فوجی طاقت جو اسے تازہ جارحیت کے بعد اگلے شکار کی جانب ہوس ناک نگاہوں سے دیکھنے کی ہمت بخش رہی ہے کویت اور سعودی عرب کی امداد ہی کی رہین منت ہے۔ عراق نے کویت پر تسلط جما کر طوطا چشمی بلکہ احسان فراموشی کی جو شرمناک مثال قائم کی ہے سچی بات یہ ہے کہ وہ اس پاداش میں پوری دنیا میں یکا و تنہا رہ گیا ہے۔ اس کے معدودے "دوست" بھی اس کی کھل کر تائید و حمایت سے گریزاں ہیں اور بجا طور پر گریزاں ہیں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے عراق کے خلاف عظیم اکثریت سے مذمت کی قرارداد منظور کی اس کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔ عراق کے حلیف روس اور چین بھی پابندیوں سے صرف نظر نہیں کر سکے کہ ننگی جارحیت سے آنکھیں بند کرنا ان کے لیے بھی ممکن نہ رہا۔ روس نے اگرچہ عراق سے فوجی ماہرین واپس بلانے سے انکار کیا مگر عراقی جارحیت کی مذمت سے انکار نہیں کر سکا۔ ان حقائق کے پیش نظر عراق اگر کویت پر اپنا قبضہ جمائے رکھتا ہے تو اسے اس کی ہٹ دھرمی کے سوا کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔

ستم بالائے ستم یہ کہ صدام حسین کے ارادے اپنے دوسرے محسن سعودی عرب کے بارے میں بھی نیک نظر نہیں آ رہے اور اب اس کی فوجیں سعودی سرحد پر تنہا کھڑی ہیں سعودی عرب کے پاس اس صورتحال میں اس کے سوا کیا چارہ رہ جاتا تھا کہ وہ اپنے دوستوں کو بلائے امریکہ اور سعودی عرب کے مابین دفاعی معاہدہ کو بروئے عمل لاتے ہوئے سعودی عرب نے امریکی فوجی مدد طلب کی۔ امریکہ اور اسرائیل کے ارادے کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں ان ارادوں کی تکمیل اور معاہدہ کی پابندی میں امریکہ نے ذرہ بھر تامل نہیں کیا اور آناً فاناً اپنی بری اور بحری فوج بھیج دی۔ امریکہ کے علاوہ برطانیہ اور فرانس نے بھی اپنی فوجیں روانہ کر دیں۔ سعودی عرب کے جن مسلم ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے ان کی فوجیں بھی مدد کو پہنچ گئیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے مابین کئی سال پہلے طے کیے گئے معاہدہ کی رو سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان نے بھی اپنے فوجی دستے حجاز مقدس پہنچائے اور حکومتِ پاکستان نے اعلان کیا کہ پاکستانی فوج مقدس مقامات کے تحفظ کا فرض انجام دے گی جو اس کا دینی فرض بھی ہے۔

مسلمان ملکوں کی ایک بہت بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ان میں مطلوبہ اتحاد کے فقدان کے نتیجہ میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لیے بھی غیروں کی طرف نظریں اٹھانا پڑتی ہیں اور ان کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے اور یہی مسلمانوں کے ازلی و ابدی دشمن اسرائیل کی چالوں کی بہت بڑی اور نظر آنے والی کامیابی ہے مگر اسلام اور مسلم دشمن صیہونیت کی ایک اور کامیابی بھی نظروں کے سامنے رہنی چاہیئے وہ یہ کہ پروپیگنڈہ کا ہتھیار بھی مسلمان، مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کرتے ہیں، سعودی عرب کو غیر مسلم فوج کی مدد حاصل کرنے سے کوئی خوشی نہیں ہوئی ہوگی مگر صیہونی چال میں آکر پروپیگنڈہ کا ہدف سعودی عرب بنا ہوا ہے حالانکہ سعودی عرب نے نہ صرف ماضی میں عراق کی بھرپور مدد کی بلکہ کویت اور عراق کے مابین ثالثی میں مقدور بھر مثبت کردار ادا کیا اور اب جب عراق کی جارحیت پوری دنیا پر ایک معلوم حقیقت کے طور پر آشکارا ہو چکی ہے سعودی عرب نے پھر یقین دلایا ہے کہ اگر عراق جارحانہ تسلط ختم کر کے معقول رویہ اپنائے تو سعودی عرب اس کی معیشت کی بحالی اور اس کی سلامتی کے لیے ہر ممکن مدد کے لیے تیار ہے۔

عراق نے جو جارحانہ قدم اٹھایا اس کی عراق کی جانب سے کوئی بھی تاویل پیش کی جائے عام ذہن اس ظلم و ستم کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا جو کویت ہڑپ کرنے کی صورت میں کیا گیا ہے۔ کویت پر جارحانہ تسلط ہی نہیں جمایا گیا بلکہ اس کی سرکاری و نجی دولت کو اس طرح لوٹا گیا ہے کہ شاید ازلی اور ابدی دشمن بھی اس طرح نہ کر سکے یہ انتہائی افسوس ناک حقیقت ہے کہ مال و دولت لوٹ کر عراق منتقل کر دیا گیا اور کویتی مال کے ساتھ ساتھ کویت میں مقیم کویتیوں کے علاوہ غیر ملکیوں کی عزت و آبرو بھی محفوظ نہ رہی عراقی فوجیوں نے لوٹ مار اور بدکرداری کی جو مثال قائم کی ہے وہ مہذب دنیا کے ماتھے پر ہمیشہ کیلئے کلنک کے ٹیکہ کی حیثیت سے برقرار رہے گی۔

کویت کی دولت پر ہاتھ صاف کرنے سے عراق کے صدر کا جی نہیں بھرا تو اس نے سعودی عرب کی جانب للچائی نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا کہ صیہونی شاطر نے اسے دوسرا سبق یہی پڑھایا تھا سعودی عرب میں کویت سے بھی زیادہ کشش ہے۔ سعودی عرب تیل کی دولت سے بھی مالا مال ہے اس کے ساتھ ساتھ اس سرزمین پر مسلمانوں کے وہ مقدس مقامات ہیں جو ہر مسلمان کو دل و جان سے عزیز ہیں۔ صدر صدام کی یقیناً یہ خواہش بھی ہوگی کہ مسلمانوں کے عقیدت بھرے جذبات و احساسات کے مرکز و محور اسکے قبضہ میں آجائیں دنیا بھر کے مسلمان مناسک حج کی ادائیگی میں بھی اس کی "نظرِ کرم" کے محتاج ہو کر رہ جائیں۔

اب مسلمان ان عزائم اور ان خواہشات سے نابلد اور بے بہرہ نہیں رہ سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم ممالک کو دفاع اپنا خود کرنا چاہیئے

تحریر: بلال احمد

خلیج کا علاقہ شروع ہی سے کسی نہ کسی سنگین صورتحال سے دوچار رہا ہے۔ اس علاقے کی تاریخ بھی اس بات کی شاہد ہے کہ یہاں پر کوئی نہ کوئی مسئلہ ہمیشہ ہی درپیش رہا ہے۔ ابھی ایران عراق جنگ کو بند ہوئے زیادہ مدت نہ ہوئی تھی کہ عراق نے اپنے ہی ایک دوست ملک کویت پر حملہ کر دیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ کویت نے ایران عراق جنگ میں ایران کی مخالفت کا خطرہ مول لے کر بھی عراق کی بھرپور حمایت کی تھی، اور اس کو تقریباً ۱۲ ارب ڈالر کا قرضہ بھی فراہم کیا تھا جو بلا سود تھا اور کویت نے عراق سے اس کی واپسی کا کوئی مطالبہ بھی نہیں کیا تھا مگر عراق نے کویت پر حملہ کر دیا اور آسانی سے اس پر قابض ہو گیا۔ سعودی عرب نے اپنے دفاع کیلئے امریکہ اور مغربی ممالک سے تعاون حاصل کیا اور امریکی فوجیں سعودی عرب پہنچ گئیں۔ اس کشیدہ صورتحال نے چند باتوں کو بہت شدت سے ظاہر کیا۔ پہلی بات یہ کہ مسلمان ملکوں میں اتحاد اور باہمی اعتماد سرے سے موجود نہیں۔ دوسری بات یہ کہ مسلم ملکوں کا دفاع بہت ہی کمزور ہے۔ تیسری بات یہ کہ تیل کی دولت پر اپنوں اور بیگانوں سب کی نظریں ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ تمام مسلم ممالک دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کا ادراک نہیں کر سکے۔ ان باتوں کو سمجھنے کے لیے ہمیں کچھ تفصیل میں جانا پڑے گا۔

مسلمانوں کا باہمی اتحاد ایک ایسی خواہش ہے جو آج تک کبھی بھی پوری نہیں ہو سکی۔ مسلم امہ ہمیشہ چھوٹے چھوٹے فائدوں اور اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے سے ملتی اور لڑتی رہی۔ آج تک کسی بھی اسلامی ملک نے سنجیدگی سے کبھی بھی مسلم امہ کے فائدے کے لیے کام نہیں کیا۔ چند سال پہلے ایران اور عراق کی لڑائی نے مسلم امہ کا شیرازہ بکھیر کے رکھ دیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اب عراقی حملے نے باقی کی کسر کو بھی پورا کر دیا۔ عراق کے صدر نے پہلے اسرائیل پر حملے کی دھمکی دے کر پوری مسلم دنیا میں ایک جان ڈال دی تھی۔ مگر کویت پر حملے نے یہ بات ثابت کر دی کہ ہم سب مسلم امہ کے لیے نہیں بلکہ اپنے مفادات کے لیے کام کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونے سے غیروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ہم تو جس مذہب کے پیروکار ہیں وہ ہمیں اتحاد کا سبق دیتا ہے اور ہم میں اتحاد نہیں لیکن مغربی قوموں نے اسی اتحاد کو بنیاد بنا کر ترقی کی ہر منزل طے کی۔ اس لیے یہ بات تو ہر طرح سے ثابت ہے کہ ہم میں اتحاد و اتفاق کا انتہائی فقدان ہے۔ دوسرے نمبر پر دفاع کی باری آتی ہے۔ مسلم ملکوں کا دفاع انتہائی کمزور ہے۔ خلیج کے علاقے میں طاقت کا توازن بہت ہی غیر متوازن ہے۔ اس خطے میں صرف تین ممالک بہت طاقتور ہیں۔ عراق، شام اور اسرائیل ان تینوں ممالک کے پاس اسلحے کی بہت بڑی مقدار اور منظم فوج بھی موجود ہے۔ جبکہ اس کا موازنہ اگر ہم متحدہ عرب امارات، اومان، سعودی عرب، کویت، بحرین اور ایران سے کریں تو بہت نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر عراق کے پاس تقریباً ١٠ لاکھ مسلح افراد کی فوج موجود ہے۔ جبکہ اوپر ذکر کیے گئے ممالک پاس کل فوج تقریباً ساڑھے سات لاکھ ہے۔ اسی طرح دوسرے شعبوں میں خاصا فرق ہے۔ مثلاً صرف عراق کے پاس ۴۵۰۰ ٹینک ہیں۔ جبکہ ان کے پاس کل ۲۰۶۰ ٹینک ہیں۔ اسی طرح عراق کے پاس ۵۰۰ لڑاکا طیارے ہیں جبکہ ان سب کے پاس کل ۴۵۳ لڑاکا طیارے ہیں۔ یہ فرق بہت زیادہ ہے ان سب کی مشترکہ فوج بھی عراق کے برابر نہیں ہے۔ اگرچہ عراق کی آبادی اور ان ممالک کی آبادی میں کچھ فرق بھی ہے۔ مگر عراق کی فوجی طاقت ان کے مقابلے میں پھر بھی زیادہ ہے اسی لیے کویت عراق کو نہ روک سکا اور سعودی عرب کو امریکہ، مغرب اور کچھ مسلم ممالک کی مدد لینا پڑی۔

تیسرے نمبر پر تیل کی دولت کی بات آتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ اور مغربی ممالک نے اپنی صنعتی ترقی سے بہت دولت کمائی ہے۔ اور کما رہے ہیں۔ مگر تیل ایک ایسی ضرورت ہے جیسی جسم میں خون کی ہوتی ہے۔ تیل کے بغیر امریکہ اور مغرب بے دست و پا ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال دوسرے ملکوں کا بھی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان بہتر زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اس لیے ہر حربہ استعمال بھی کرتا ہے جو جارحیت پر اکساتا ہے۔ روس نے مشرقی یورپ پر حملہ کیا اور وہاں سرخ انقلاب کا دور دورہ رہا تو اس نے ان ملکوں کی معیشت کو خوب چوسا اور بعد میں جب اس میں کچھ نہ بچا تو اب اسے چھوڑ گیا۔ اسی چیز کے پیش نظر اس نے افغانستان پر حملہ کیا تھا کیونکہ اگر وہ پاکستان تک پہنچ جاتا تو باقی کے ملک اس کے لیے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ہی نہ تھے مگر خوش قسمتی سے وہ آگے نہ بڑھ سکا۔ امریکہ اور مغرب نے بھی اسرائیل کی تلوار عربوں کے سر پر لٹکا دی۔ تاکہ اس علاقے میں اثر و رسوخ قائم رکھا جا سکے اور وہ عربوں کی دوستی کا دم بھی بھرتے رہیں اور اسرائیل کو شہ بھی دیتے رہیں۔ ایران عراق تنازعہ بھی تیل کی دولت کے لیے تھا اور کویت پر عراقی حملہ بھی تیل کی دولت سمیٹنے کے لیے ہے۔

صحیح ادراک کا فقدان:- چوتھے نمبر پر بدلتے ہوئے حالات کا صحیح اندازہ نہ لگانے سے متعلق ہے۔ پچھلے دو تین سالوں نے دُنیا کے حالات کو اس تیزی سے بدلا کہ کوئی بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ مگر ہم مسلم ملکوں نے اِن حالات کا صحیح ادراک نہیں کیا۔ جب رُوس نے افغانستان میں اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے اپنی افواج پہلی دفعہ کسی ملک سے واپس بُلالیں تو مشرقی دُنیا میں پکنے والی کھچڑی تیار ہوگئی اور اس طرح رُوس ایک سُپر پاور سے ہاری ہوئی پاور بن گیا اور اس نے امریکہ کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے اور اس طرح امریکہ کی دیرینہ خواہش پُوری ہوگئی اور اس کی یہ خواہش پُوری ہوگئی کہ اس کو چیلنج کرنے والا کوئی نہ ہو۔ جب امریکہ رُوس سے فارغ ہوا تو اس کو مسلم بلاک کا خیال آیا کہ کیوں نہ اس علاقے کی دولت کو بھی اب سمیٹ ہی لیا جائے۔ اسی صُورتحال نے ایک اور خیال کو بھی تقویت دی ہے کہ رُوس پر انحصار کرنے والے کچھ ملکوں نے مل کر کوئی ایسی سازش تیار کی ہو، جو امریکہ اور رُوس کو ایک دُوسرے کے مدمقابل لا کھڑا کریں۔ عراق کو اس سلسلے میں بھارت کی بھی بہت مدد حاصل ہے۔ عراق بھی رُوسی بلاک سے تھا اور اس کی شکست اس کے لیے بھی بُرا وقت لاسکتی تھی۔ خاص طور پر اندرونی طور پر بھارت بھی رُوسی بلاک سے تھا اور اس کی شکست اس کے لیے بھی بُرا وقت لاسکتی تھی۔ خاص طور پر اندرونی طور پر بھارت بھی رُوسی بلاک کا ایک اہم رکن تھا اور بھارتی معیشت اور دفاع کا بہت حد تک انحصار رُوس پر تھا اور اس تبدیلی سے بھارت کو سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ پھر رُوس نے کشمیر کے مسئلے پر بھارت کی مکمل حمایت نہ کرکے بھارت کے لیے اندرُونی طور پر بہت سے مسائل پیدا کر دیئے اور بیرُونی دُنیا میں بھی اسے بہت سی مُشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اس سازش نے رُوس کے رویّے کو تبدیل نہ کیا اور وُہ امریکہ کی مکمل حمایت کرتا رہا کیونکہ وُہ اندرونی طور پر بہت حد تک تباہ ہو چکا ہے اب اس میں مزید سکت نہیں ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ وُہ امریکہ سے بہت مشکل سے حالات معمول پر لایا ہے۔ اسے ایک دم خُود اپنے ہاتھوں سے کیسے تباہ کر دے۔ ان سازشو اور تبدیلیوں کو نظر انداز کرکے سب مُسلم ممالک بے خبر سوئے رہے اور یہی بات اس کشیدگی کا باعث بنی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسائل تو اس خطے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موجود تھے مگر کیا اس کا حل بھی ہے کہ اس علاقے میں ایک ایسا لائحہ عمل اختیار ہو سکے جو اس خطے میں مکمل یا کم سے کم زیادہ دیر تک قائم رہنے والا امن قائم کر سکے؟ میرے خیال میں اس کا ایک بہت ہی بہترین حل یہ کہ تمام مسلم ممالک مِل کر ایک ایسی فورس کا قیام عمل میں لائیں جو سب ملکوں (مسلم) کے مشترکہ دفاع کی ذمہ دار ہوں اور ہر قسم کے بیرونی خطرے کی صورت میں یہ فورس اس ملک کی مسلح افواج کی مدد کرے جس پر جارحیت ہوئی ہو۔ اس کی صورت بالکل ویسی ہی ہو جیسی کہ نیٹو اور وارسا پیکیٹ کی ہے یعنی ان دونوں تنظیموں کے رکن ممالک میں سے کسی ایک پر اگر حملہ ہوتا ہے تو وہ سب پر مشترکہ حملہ تصور ہوتا ہے۔ خوش قسمتی سے جس طرح یورپ آپس میں ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے۔ اسی طرح مسلم ملک بھی ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے لے کر ترکی تک اور سعودی عرب سے لے کر موریطانیہ تک مسلم ممالک کا ایک وسیع جال پھیلا ہوا ہے۔ اگر ہم سب مسلم ملک مل کر ایک ایسی تنظیم وجود میں لے آئیں تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اور بہت سے خطرات سے مسلم ملکوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ اس ٹاسک فورس کا فائدہ صرف خلیج کے ممالک کو ہی نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام کو ہوگا۔ اس وقت امریکہ رُوس سے دو دو ہاتھ کر چکا ہے، اور اب اس کا اگلا نشانہ مسلمان ہیں اسی لیے امریکہ میں لابی بہت حد تک کامیاب ہو چکی ہے کہ بھارت اور اسرائیل کو علاقے کا ٹھیکیدار بنا دیا جائے تاکہ مسلمانوں کو آسانی سے سینڈوچ بنایا جا سکے۔ نقشہ میں بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بھارت اور اسرائیل کے درمیان میں پوری مسلم دُنیا کے ممالک ہیں۔ اس سے پہلے کہ وُہ ہمیں سینڈوچ بنالیں ہمیں اپنے دفاع کے لیے ایک مضبوط ڈھال بنالینی چاہیئے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ ٹاسک فورس کیسے وجُود میں لائی جائے؟ سب سے پہلے تمام مسلم ممالک کے وزرا دفاع کا ایک اجلاس بلایا جائے جس میں یہ تجویز رکھی جائے اور ان کی شمولیت کے علاوہ ان کے وسائل کے بارے میں بھی ایک رپورٹ بنائی جائے۔ یہاں یہ بات بھی ضروری ہے کہ تمام مسلم ممالک کی شمولیت کو ممکن بنایا جائے۔ اور کسی کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے، جب اس پر اتفاق رائے ہو جائے تو تنظیم کی بُنیاد ڈالی جائے۔ اس معاملے میں کچھ ممالک متنازعہ بھی ہو جائیں گے۔ مثلاً ایران کی شمولیت کو ممکن بنایا جائے۔ اور کسی کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے جب اس پر اتفاق رائے ہو جائے تو تنظیم کی بُنیاد ڈال دی جائے۔ اس معاملے میں کچھ ممالک متنازعہ بھی ہو جائیں گے مثلاً ایران کی شمولیت سعودی عرب کے لیے خوشی کا باعث نہ ہو گی کیونکہ ان دونوں کے درمیان حالات کشیدہ چلے آرہے ہیں۔ مگر ایسی صورت میں پاکستان اور ترکی کی خدمات سے بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ پاکستان اور ترکی تعلقات دونوں ممالک سے انتہائی گہرے اور مضبوط ہیں۔ اس لیے اگر یہ دونوں ملک مل کر کوشش کریں تو اس مسئلے کو بھی بخوبی حل کیا جا سکتا ہے۔ دُوسرے مُسلم ملکوں کے حالات اس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشیدہ نہیں ہیں کہ ان کو اس ٹاسک فورس کی راہ میں حائل کیا جا سکے۔ اس فورس کے مقاصد کیا رکھے جائیں۔ اس فورس کا بنیادی مقصد مسلمان ملکوں کو بیرونی حملے سے محفوظ رکھنا ہوگا۔ اگر کسی ایک ممبر پر حملہ ہو تو اُسے پوری اسلامی دنیا پر حملے سے تعبیر کیا جائے جس پر جارحیت کی گئی ہو مسلم ممالک کو دفاعی لحاظ سے ہر طرح خود کفیل بنایا جائے تنظیم کے وجود میں آنے کے بعد فوری طور پر ایک فنڈ قائم کر دیا جائے جس میں تمام ممالک اپنا حصہ ڈالیں تنظیم کے سربراہ کا نام باری باری حروفِ تہجی کے اعتبار سے تجویز کیا جائے۔ تنظیم کو ہر ممبر کے لیے ماننا ضروری ہوگا۔ تنظیم کا سربراہ ہر سال تبدیل ہوگا یہ کوشش ہو کہ ممبر ممالک میں سے جو ملک اسلحہ پیدا کرتے ہیں زیادہ اسلحہ انہیں سے لیا جائے اور چند ممالک کو جو سب کے لیے قابلِ قبول ہوں اسلحہ سازی کے لیے مشینری اور دوسرے آلات خرید کر دیئے جائیں تاکہ مغربی یا امریکی ممالک کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ تنظیم کی فوجی مشقوں میں ہر ملک اپنی ملکی فوج کو حصہ لینے کے لیے بھی بھیجے تاکہ آپس میں ہم آہنگی ہو۔ ٹاسک فورس کی تربیت اور ٹریننگ کے لیے خصوصی انتظام کیا جائے۔ اس تنظیم کے رکن ممالک اس فورس کے لیے جو اسلحہ فراہم کریں وہ بغیر منافع کے فراہم کریں۔ اس ٹاسک فورس کے لیے تنظیم کے ممبر ملکوں سے افرادی قوت لی جائے اور ان کی اکٹھی تربیت اور ٹریننگ کا انتظام کیا جائے تاکہ تمام فوج ایک رنگ میں رنگی ہوئی ہو۔ اس فوج میں کم سے کم تین لاکھ فوج ضرور ہونی چاہیئے جو بحریہ، فضائیہ اور بری افواج پر مشتمل ہو اس سے بڑی فوج اگر ضرورت ہو تو کر لی جائے مگر اس سے چھوٹی ہرگز نہیں ہونی چاہیئے بحریہ کا رول آج کل کی جنگ میں بہت زیادہ ہے۔ خاص طور پر ایک ٹاسک فورس کے لیے بحریہ کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔ اس بحریہ میں کم سے کم دو طیارہ بردار جہاز ۱۵ تباہ کن جہاز ۳۰ فریگیٹ ۴۰ کے قریب روایتی اور ایٹمی آبدوزیں بحریہ کے بیڑے میں لازمی طور پر ہونی چاہئیں اس سے زیادہ کچھ بھی ہو مگر اس سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ اسی طرح فضائیہ کے پاس کم سے کم ۱۰۰۰ لڑاکا طیاروں کا فلیٹ ہونا چاہیئے اس کے ساتھ ہی زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل اور طیارہ شکن توپوں کی بھی اچھی خاصی تعداد ہونی چاہیئے۔ بری افواج کو کم از کم ۱۰۰۰۰ ٹینک، دور مار میزائل، بکتر بند گاڑیاں، ہیلی کاپٹروں اور ٹینک شکن ہتھیاروں سے لیس ہونا چاہیئے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سارے منصوبے کے کے لیے اتنی رقم کہاں سے آئے؟ اس کے حل کے لیے تنظیم کا ایک مشترکہ فنڈ قائم کیا جائے جس میں ہر ممبر اپنا ایک خاص حصہ ڈالے جس کا ذکر میں نے پہلے بھی کیا ہے۔ اور اس میں ٹاسک فورس کے اخراجات اس فنڈ سے پورے کیے جائیں۔ شروع میں کچھ ممالک بنیادی خرچوں کے لیے کچھ زیادہ رقم فراہم کر دیں۔ جو کہ اس علاقے میں موجود بہت سے ممالک کر سکتے ہیں۔ اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ آخر اتنی رقم خرچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ جبکہ ہر ملک کی اپنی افواج کے اخراجات ہی بہت ہیں۔ اس کا جواب بہت آسان ہے۔ کیونکہ اس وقت خلیج کے ممالک امریکی اور مغربی فوج کا خرچہ بھی برداشت کر رہے اور ایران عراق جنگ کے دوران بھی کرتے رہے اگر وہ اس ٹاسک فورس پر خرچہ کرلیں تو ان کو امریکہ اور مغربی فوجوں کا خرچہ بھی برداشت نہیں کرنا پڑے گا اور اس کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ فوج کو اتنی دور سے نہیں بلانا پڑے گا اور فوری ضرورت کے وقت استعمال کیا جاسکے گا جس طرح کویت پر اچانک حملہ ہوا اور وہ کچھ نہ کرسکا اور امریکہ بھی کچھ نہ کرسکا اگر یہ فورس موجود ہوتی تو نتائج شاید بہتر ہوتے۔ اس کے علاوہ اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی کو غیر مسلم فوج کی موجودگی کا اعتراض اٹھانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئے گی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے لیے فنڈز اور فوج مہیا بھی ہو جائے تو اسلحہ کہاں سے لایا جائے گا۔ کیونکہ کوئی بھی مغربی ملک اور امریکہ اس فورس کے لیے اسلحہ نہیں دیں گے جو مسلم ملکوں کو مضبوط بنا دے۔ روس بھی ایسا ہرگز نہیں کرے گا۔ ایسی صورت میں مسلم ملکوں سے خاصا اسلحہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر پاکستان ترکی، اور مصر سے بہت کام لیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، دومار میزائل، طیارہ شکن توپیں، ٹینک شکن میزائل، ہر قسم کا ایمونیشن، فوجی ٹرک، تربیتی طیارے وغیرہ تیار ہو رہے ہیں جس کو ٹاسک فورس کیلئے آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے، ترکی اور مصر بھی بہت سے شعبوں میں کامیابی سے اسلحہ سازی کر رہے ہیں۔ خاص طور پر ترکی نے اس شعبے میں پاکستان سے بھی زیادہ ترقی کی ہوئی ہے، اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ فاضل پرزوں اور راؤ در ہالنگ میں کسی بیرونی ملک کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا اور وہ ان ممالک سے آسانی سے ہر وقت دستیاب ہوسکیں گی اور ان کی قیمت بھی بیرونی دنیا کے ہتھیاروں سے کم ہوگی۔ مثلاً امریکی سٹنگر میزائل کی قیمت میں اور عنزہ میزائل کی قیمت میں آدھے آدھے کا فرق ہے۔ ایسے ہتھیار جو مسلم ملک خود نہ بناتے ہوں وہ چین سے بھی خریدے جاسکتے ہیں۔ اگر کوئی مغربی ملک اپنا اسلحہ فروخت کرنے پر راضی ہو تو اس سے اسلحہ کے ساتھ ٹیکنالوجی کے حصول کو لازمی بنایا جائے تاکہ اسلحہ سازی میں آسانی ہو اور امریکہ اور مغربی اجارہ داری ختم کی جاسکے۔ اس مشینری کو پاکستان اور ترکی میں نصب کرلیا جائے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ کسی بھی مسلم ملک کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔ ویسے بھی تاریخی طور پر ان کے تعلقات تمام مسلم ممالک سے بہترین رہے ہیں۔ اس نظریہ پر کچھ تنقیدی نظر ڈالی جائے تو بہتر ہے تاکہ بات پوری طرح کھل کر سامنے آسکے پہلا اعتراض اس پر یہ کیا جاسکتا ہے کہ عرب لیگ کے ہوتے ہوئے اس فورس کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ تمام عرب ممالک پہلے ہی اپنی افواج کو مل جل کر استعمال کرنے کا لائحہ عمل اختیار کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ عرب لیگ کا اپنا کردار ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ خلیج کے زیادہ تر ملک فوجی لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ دوسرا اعتراض یہ کیا جا سکتا ہے کہ تمام مسلم ممالک پہلے سے اسلامی کانفرنس کے ذریعے متحد ہیں۔ پھر ان کو مزید متحد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلامی ممالک ایک پلیٹ فارم پر متحد ہیں مگر اس تنظیم کا کوئی فوجی کردار نہیں ہے۔ اگر ہے بھی تو وہ بہت محدود ہے۔ اس لیے کسی ایسی طاقت کی اشد ضرورت ہے جو مضبوطی اور طاقت سے ان ممالک کو جارحیت سے روک سکے جنھوں نے بین الاقوامی امن کو خراب کیا ہوا ہے۔ جو مسلم ممالک میں بھی موجود ہیں اور غیر مسلموں میں تو خیر ان کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے۔ آخر میں اس فورس کا نام بھی تجویز کرنا چاہوں گا میرے خیال میں اس کا نام مسلم ممالک کی دفاعی فوج (مسلم ورلڈ ڈیفنس فورس) ہونا چاہیئے اس کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تاکہ مسلم ممالک کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام آباد میں دینی، علمی اور ادبی کتابوں کا مرکز۔

دار العلم اسلام آباد

پروپرائٹر
محمد بشیر ایم اے
مدیر

دار العلم آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدّام حسین کا اگلا شکار کون ہوگا؟

عطاء الرحمٰن

کویت پر عراق کے اچانک اور نہایت مستعدی کے ساتھ کیے جانے والے فوجی قبضے کی تفصیلی روئداد آپ اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ اس پر عالمی ردعمل کی تفصیلات سے بھی باخبر ہو چکے ہونگے۔ دورِ جدید کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ہمارے عہد کی دونوں سُپر طاقتوں یعنی امریکہ اور سوویت یونین نے مل کر کسی ایسے اقدام کی مذمت کی ہو اور مشترکہ طور پر اس کے خلاف مؤثر حکمت عملی وضع کرنے پر اتفاق کیا ہو — لیکن اس کے باوجود آج مورخہ ۵ راگست بروز اتوار تک جبکہ یہ قبضہ کیے ہوئے تین روز مکمل ہو چکے ہیں اس بات کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے ہیں کہ عراق کو کویت سے اپنی فوجیں واپس بلا لینے اور کویت کی حاکمیت اعلیٰ بحال کر دینے پر آمادہ کر لیا گیا ہے۔ اسلامی وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے جس کا اجلاس اس دوران قاہرہ میں ہو رہا تھا اس حملے کی مذمت کی ہے عراقی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے اور کویت کے معزول امیر کے دوبارہ تقرر کے مطالبے کی حمایت کی ہے۔ اس سے پہلے سلامتی کونسل، اپنی ایک قرارداد میں عراق کی جانب سے بین الاقوامی قانون کی اس قدر کھلم کھلا خلاف ورزی اور اپنے ایک کمزور ہمسایہ ملک کی آزادی سلب کر لینے کے واقعے کی غیر مبہم الفاظ میں تنقیص کر چکی ہے لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ عراق کی ایک برادر عرب ملک کے خلاف اس ننگی جارحیت پر سب سے کمزور ردعمل خود عرب ممالک کی جانب سے سامنے آیا ہے — دو اگست کی صبح کاذب کو جب عراق کی ایک لاکھ افواج کویت کے شہر اور اس کی اراضی پر قابض ہو چکی تھیں تو اس خبر نے باقی دنیا کی مانند پورے عالم عرب کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ عرب وزرائے خارجہ، اسلامی کانفرنس کے موقع پر قاہرہ میں جمع تھے۔ انہوں نے اس روز پانچ گھنٹے تک اپنا اجلاس منعقد کیا اور کسی فیصلے تک نہ پہنچ سکے۔ تین اگست کو دوبارہ اجلاس منعقد ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قرارداد مذمت پاس ہو گئی لیکن یہ مشترکہ نہ تھی۔ اردن، لیبیا، سوڈان، موریطانیہ اور تنظیم آزادی فلسطین نے اس کی حمایت سے احتراز کیا۔ لیبیا نے اس کے فوراً بعد اعلان کیا کہ اس نے تنظیم آزادی فلسطین کے ساتھ مل کر عراقی افواج کی واپسی کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا ہے اس پر جلد عملدرآمد شروع ہو جائے گا لہٰذا عربوں کے معاملے میں کسی بیرونی مداخلت کی ضرورت نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اس کی ڈٹ کر مخالفت کی جائے گی۔ یہ منصوبہ کیا ہے اس کی تفصیلات کا تا حال کسی کو علم نہیں۔ فی الواقع یہ لیبیا اور پی ایل او کی جانب سے عراقی قبضے کو مضبوط کرنے کی بالواسطہ کوشش ہے۔

لیبیا کے کویت کے معزول حکمرانوں کے ساتھ کبھی اچھے تعلقات نہیں رہے اور ان دنوں عراق کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت سے کرنل قذافی بہت متاثر ہیں۔ لہٰذا انہوں نے مظلوم عرب بھائی کی حمایت کی بجائے جارح برادر عرب ملک کی در پردہ اور کھلی حمایت کا فیصلہ کیا ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین اور اسکے سربراہ جناب یاسر عرفات عراق کے آمر مطلق صدام حسین کو ان دنوں عالم عرب میں اپنا سب سے بڑا سہارا گردانتے ہیں کیونکہ شام کے حافظ الاسد کے ہاتھوں ۱۹۸۱ء سے لیکر اب تک بار بار ہزیمت اٹھانے کے بعد یاسر عرفات کی پہلے کے مقابلے میں کمزور شخصیت کے لیے شامی مرد آہن کے مقابلے میں عراق کی زور آور شخصیت کے سایہ عاطفت میں چلے جانے کے علاوہ بظاہر کوئی چارہ کار نہیں۔ اردن کے شاہ حسین بظاہر صدام حسین کے دوست ہیں لیکن اندر سے ان سے سخت خائف ہیں۔ انہیں خدشہ یہ لاحق ہے کہ عالم عرب میں عراق کا بڑھتا ہوا فوجی نفوذ کہیں ان کے ملک کو نہ آ لے۔ حافظ الاسد کے ساتھ ان کے تعلقات ہمیشہ سے عمومی سرد مہری کا شکار رہے ہیں۔ اب اگر صدام سے بھی بگڑ گئی تو کیا انہیں سعودی عرب تحفظ دیگا یا قدرے فاصلہ پر موجود مصر جس کا حال ہی میں عرب برادری نے بمشکل تمام سیاسی مقاطعہ ختم کیا ہے۔ ان حالات میں جب عرب ممالک اپنے ہی ایک کمزور بھائی پر طاقتور ساتھی کی جارحیت کے خلاف مشترکہ موقف اختیار کرنے کی جرأت اور ہمت سے محروم ہیں تو صدام حسین کے بڑھتے ہوئے مسلح ہاتھوں کو کون روک سکتا ہے اور اسے کیسے مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی تلوار کو نیام میں واپس لے جائے۔ عرب ممالک کا یہ طرز عمل ان کی کم نظری اور پست عملی پر دلالت کرتا ہے۔ صدام حسین کے فوجی قدموں کو اگر پیچھے کی جانب نہ دھکیلا گیا، تو وہ کویت پر اپنے قبضے کو مستحکم کر کے چاروں طرف پھیلنے کی کوشش کرے گا۔ جس بابلی تہذیب کے احیاء اور ملک عراق کو دوبارہ سطوت دلانے اور اپنی سلطنت کو پورے عالم عرب پر حاوی کرنے کے خواب یہ آمر مطلق دیکھ رہا ہے اس کی حدود کویت تک ہرگز محدود نہ رہیں گی نہ صرف کویت کا تیل اس امپائر کی بڑھتی ہوئی پیاس کو بجھا سکے گا۔

کرۂ ارض کی سپر طاقت نمبر ایک ریاست ہائے متحدہ امریکہ اس وقت عالمی سطح پر عراقی حملے کے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ سفارتی کارروائیوں میں مصروف ہے اپنی رقیب سپر طاقت سوویت یونین کے ساتھ ان دنوں اس کے تعلقات عداوت نہیں معاونت کا رنگ لیے ہوئے ہیں۔ دونوں نے مشترکہ بیان میں اس اقدام کی مذمت کی ہے۔ امریکہ کے کہنے پر سوویت یونین نے عراق کو اسلحہ کی ترسیل پر پابندی لگا دی ہے۔ امریکہ نے عالمی سطح پر عراق کا اقتصادی بائیکاٹ شروع کرانے کی مہم کا آغاز کیا ہے۔ کوئی اس کا تیل نہیں خریدے گا اور انسانی جان بچانے والی اغذیہ اور ادویہ کے علاوہ کوئی اسے اپنا مال نہیں بیچے گا۔ ناٹو کے رکن یورپی ممالک نے اس مسئلے پر اپنا دست تعاون بڑھانے کا امریکہ سے وعدہ کیا ہے جبکہ تیسری دنیا کے بیشتر ممالک نے ابھی تک اپنا عندیہ ظاہر نہیں کیا ہے بحری بیڑہ امریکہ کا خلیج کی جانب بڑھ رہا ہے۔ یہ ناکہ بندی عراق کی کرے گا اور اگر سعودی عرب اور ترکی نے تعاون امریکہ کے ساتھ کیا تو تیل عراق کا ملک سے باہر نہیں نکلنے دے گا۔ (ہر دو ممالک سے عراق کے تیل کی پائپ لائنیں گزرتی ہیں) لیکن یہ سب کارروائیاں اس وقت کی جا رہی ہیں۔ جب عراق کویت پر اپنے فوجی قبضے کو مستحکم کر کے خود سی آئی اے کے جاسوسی آلات کی اطلاعات کے مطابق عراقی افواج کویت اور سعودی عرب کے درمیان غیر جانب دار خطے تک جا پہنچی ہیں۔ اگر یہ اس وقت سعودی عرب میں داخل نہ بھی ہوں گی تو اس پر دباؤ تو ڈال سکتی ہیں۔ پھر اس سے پہلے جب دو اگست کی صبح کو عراقی افواج کویتی سرحد کو عبور کر رہی تھیں امریکہ کی حکومت کو اپنے وسیع و عریض عالمی جاسوسی نظام

کیا صدرِ عراق بابلی تہذیب کے احیاء کے لیے کوشاں ہے؟

کے ذریعے اس کی خبر ہو چکی تھی۔ سپر طاقت نمبر ایک نے اس وقت اس ناانصافی کو روکنے کے لیے کوئی فوری وارننگ نہ دی۔ اس کے اقدام کیخلاف حکومت عراق کو سخت ترین نتائج بھگتنے کے لیے خبردار نہ کیا بلکہ خاموشی اختیار کی اور جب یہ حملہ کامیابی سے ہو چکا، حکومت کویت معزول ہو گئی۔ قانونی حکمران یہاں کا ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تو صدر امریکہ نے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت امریکی سنٹرل کمانڈ کی ٹاسک فورسس کیا کر رہی تھی جس کا چرچا ہم پچھلے دس برسوں سے بہت سنتے آرہے ہیں اور امریکی اعلانات کیمطابق قائم ہی اس لیے کی گئی تھی کہ خلیج کی تیل پیدا کرنے والی فوجی لحاظ سے کمزور لیکن مائع سونے سے لبریز ریاستوں کا کسی بیرونی حملے کے خلاف دفاع اور تحفظ کیا جا سکے یا یہ کہ امریکیوں نے یہ سوچا ہو کہ عراق جو کارروائی کرنے پر تل گیا ہے اسے کرنے دی جائے بعد ازاں اس کی مذمت کی جائے گی اور کمزور خلیجی ریاستوں کو آئندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفظ کے بدلے مزید امریکی رسوخ میں لے آیا جائے گا۔ جو طاقت جتنی بڑی ہوتی ہے اس کی سوچ و عمل میں ایک ایکسپلائٹ کرنے کا جذبہ اتنی ہی گہرائی کے ساتھ جاری و ساری ہوتا ہے۔

لیکن اس حملے سے پہلے عراق کے صدر صدام حسین نے جس چالاکی اور پھرتی کے ساتھ امریکیوں کو عجبہ دیا وہ اپنی جگہ لائق مطالعہ ہے۔ پچھلے ماہ جولائی کے وسط میں حکومت عراق نے کویت اور متحدہ عرب امارات کو دھمکی دی کہ وہ اپنے کوٹے سے زیادہ تیل عالمی منڈیوں میں لا کر تیل کی قیمتوں میں چودہ ڈالر فی بیرل تک کی کمی کا باعث بنے ہیں، اس سے عراق کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ہر دو ریاستوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ یہ کھیل بند کر دیں ورنہ سخت نتائج بھگتنا پڑیں گے حکومت عراق کے بیان میں ان دونوں ریاستوں کو عالم عرب میں امریکہ اور یہودیوں کا ایجنٹ بھی کہا گیا۔ اس کے معاً بعد عراق نے کویت پر الزام لگایا کہ وہ عراق کویت سرحد پر واقع تیل کے کنوؤں سے عراق کا تیل چوری کرتا رہا ہے۔ اس سے اس نے اڑھائی بلین ڈالر کا فائدہ حاصل کیا ہے، یہ رقم فوراً عراق کو واپس کی جائے اور مزید برآں یہ کہ کویت کا ؟ اور بوبیان کے خلیجی اور تیل پیدا کرنے والے جزیروں پر کوئی حق نہیں یہ عراق کا حصہ ہیں۔ کویت بلاوجہ ایک مدت سے ان پر قابض ہے عراق انہیں واپس لے کر رہے گا۔ یہ ایک کھلی دھمکی تھی۔ کویت کے علاوہ متحدہ عرب امارات اور سعودی حکومت کو بھی اس پر تشویش ہوئی۔ امریکی بھی حرکت میں آ گئے۔ انہوں نے عراق کو خطے میں اپنی فوجوں کی موجودگی کا احساس دلانے کے لیے ابوظہبی کی سپاہ کے ساتھ مشقیں کیں۔ صدام حسین نے اگلے روز بغداد میں متعین امریکہ کی خاتون سفیر کو اپنے دفتر میں ملاقات کی دعوت دی، دوران ملاقات صدام حسین نے نرم اور دھیمے لہجے میں گفتگو کی۔ امن کی ضرورت پر زور دیا۔ خاتون سفیر کو یقین دلایا کہ ان کی دھمکیوں کے پیچھے محض یہ مقصد کارفرما ہے کہ کویت اور متحدہ عرب امارات کو اپنے کوٹے سے زیادہ تیل نہ پیدا کرنے پر مجبور کیا جائے۔ امریکی سفیر نے صدام حسین کی گفتگو سے مثبت تاثر لیا اور واشنگٹن میں اپنے محکمہ خارجہ کے حکام کو اطلاع دی کہ صدام حسین کویت کے خلاف کسی قسم کی جنگی کارروائی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے، امن چاہتے ہیں، اپنی بات بھی منوانا چاہتے ہیں، کویت وغیرہ ان سے گفتگو کریں۔ ان کے درمیان معاملات طے ہو سکتے ہیں۔ اگلے روز امریکی وزیر خارجہ جناب بیکر نے جو اس وقت ماسکو جانے کے لیے پابہ رکاب تھے بیان دیا کہ صدام حسین کا رویہ صلح کن ہے وہ جنگ نہیں چاہتے۔ اگرچہ ہمیں جنگ نہیں بھاتی لیکن الجھنا ہم بھی ان سے بلاوجہ نہیں چاہتے۔ ساری دنیا کو اطمینان حاصل ہو گیا، شرق اوسط میں جنگ کا خطرہ بظاہر دور ہو گیا۔ تین چار روز بعد عراقی فوجیں چپکے سے صبح کے دھندلکے میں کویت میں داخل ہوئیں، تعداد میں ایک لاکھ تھیں لڑنے کے تجربے سے مالا مال اور جدید اسلحے سے لیس تھیں کویتی سپاہ کی تعداد بیس ہزار سے زائد نہیں، لڑائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنی تاریخ میں کبھی کسی کے ساتھ لڑی نہیں۔ شاہی محلات کی حفاظت کا کام ان کا اور شہزادوں کے احکام بجا لانے میں بڑا نام ان کا۔ اسلحے میں ان کا عراق کے ساتھ کوئی مقابلہ نہ تھا۔ لہٰذا بغیر جنگ کیسے سرنگوں ہوئیں۔ عراق قبضے کی خبر دنیا میں پھیلی۔ عراق نے واقعی "جنگ" نہیں کی، صدام نے اپنے وعدے کا "پاس" کیا، نہایت ہی "پُرامن" طریقے سے فوج کے ذریعے کویت کا کام تمام کیا۔

عراق حملے سے ایک ہفتہ پہلے اوپیک کے اجلاس میں تیل کی قیمتوں اور ہر ملک کے کوٹے کا مسئلہ بخیر و خوبی طے ہو گیا تھا۔ سب نے عہد کیا تھا کہ اکیس ڈالر فی بیرل سے کم قیمت پر تیل فروخت نہیں کرنے دیں گے۔ مشترکہ طور پر ساڑھے بائیس ملین بیرل روزانہ سے زائد تیل منڈی میں نہ لائیں گے۔ اس مقصد کی خاطر اپنے اپنے کوٹے سے تجاوز نہیں کریں گے۔ اس اجلاس میں ایک حیران کن بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ تیل کی قیمت اور کوٹے کے مسائل حل کرنے میں عراق اور ایران در پردہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر رہے تھے۔ یہ مفادات کا اشتراک بھی عجیب چیز ہے۔ دشمنی کو دوستی میں اور محبتوں کو نفرتوں میں تبدیل کر دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ خاص طور پر عالمی سیاسیات میں تو اس کی بڑی کارفرمائی ہے۔ بہر صورت اس اجلاس کے بعد کویت کے خلاف عراق کا ایک بڑا اعتراض دور ہو چکا تھا۔ دوسرے اعتراضات رفع کرنے کے لیے مصر، اردن اور سعودی عرب کی کوششوں کے نتیجے میں یہ طے پایا کہ جدہ میں عراق اور کویت کی حکومتوں کے اعلیٰ نمائندے باہمی ملاقات کریں گے۔ رنجشیں اپنی اپنی دور کریں گے۔ کسی معاہدے پر پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ پہلے تیس جولائی کی تاریخ طے ہوئی لیکن یہ دو روز کے لیے ملتوی ہوئی غالباً عراق کو اصل منصوبے کی تکمیل میں تھوڑا شاید مزید وقت درکار تھا۔ یکم اگست کی شب کو عراق کے نائب صدر عزت ابراہیم اور کویت کے ولی عہد سعد عبداللہ الصباح کا جدہ کے کسی مقام پر آمنا سامنا ہوا۔ عراق عرب بھائی اپنے کویتی برادر سے تحکمانہ لہجے میں مخاطب ہوا اور اسے آگاہ کیا کہ وہ کوئی غیر ضروری مذاکرات کر کے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اگر کویت عراق جیسی طاقت کے ساتھ صلح چاہتا ہے تو کل صبح ایک عہد نامے پر دستخط کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔ چودہ بلین ڈالر کا جو قرضہ کویت نے عراق کو ایران کے ساتھ جنگ کے دوران بغیر سود کے دیا تھا اس سے فوراً دستبردار ہو جائے۔ اڑھائی بلین ڈالر کا ہرجانہ یک دم ادا کرے، بوبیان کا جزیرہ فوراً عراق کی ملکیت میں دے۔ اگر یہ سب شرائط ماننے پر فوراً راضی ہے تو ابھی بتائے ورنہ۔ جس سفارت کار نے اس ملاقات کی تفصیل پریس کو دی ہے اس کے مطابق کویت کے ولی عہد نے جواب میں کہا کہ صاحب قرضہ ابھی معاف کیے دیتے ہیں۔ ہرجانہ جلد ادا کر دیں گے۔ رہا بوبیان کے جزیرے کا مسئلہ تو کوئی حکومت اس قدر شتابی سے اپنے علاقے سے دستبردار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کرتی ۔ آپ مذاکرات کو آگے بڑھایئے ۔ کوئی راہ نکل آئے گی ۔ مشترکہ ملکیت کی کسی قابل عمل تجویز پر غور کر لیں گے ۔ آپ ہم سے عدم جارحیت کا معاہدہ کیجیئے ہم آپ کے ملک کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے ضروری فنڈ مہیا کریں گے ۔ عراق کے نائب صدر نے اپنے مطالبات کے جواب میں ان باتوں کو اپنی توہین گردانا ، جواب ان کا دینا پسند نہیں کیا ملاقات کے کمرے سے باہر نکلے ۔ اس واقعے کے چھ گھنٹے کے بعد ان کی فوجیں کویت کی سرزمین کو اپنے بوٹوں سے روندرہی تھیں ۔ ایک ریاست غلام بن چکی تھی ۔ آقا اس کا ایک عرب بھائی اور مسلمان ملک تھا ۔

عراق کو ایران کے ساتھ آٹھ سال تک ایران کے ساتھ ایک کامیاب جنگ لڑنے کا تازہ تجربہ حاصل ہے ۔ اس کامیابی نے جہاں اس کے فوجی وقار کو بلند کیا ہے وہیں تیل کی دولت کے باوجود ساٹھ بلین ڈالر کا مقروض بنایا ہے ۔۔۔ یہ قرضہ اب اس کے منہ کو آتا ہے ۔ اندر اس کے جذبہ سب سے طاقت ور اور خوشحال عرب سلطنت بننے کا ہے ۔ پنجابی محاورے کے مطابق اُبالے کھاتا ہے ۔۔۔ سو اس نے ہر بہانے کویت پر قبضہ کیا ۔ پھر کہا کہ دعوت اس کی فوجوں کو وہاں آنے کی مقامی انقلابی کونسل نے دی ہے ۔۔۔ اب وہی یہاں کی عبوری حکومت ہے ۔۔۔ یہ کون لوگ ہیں تا دم تحریر کسی کو ان کا علم نہیں ۔ روس کو بھی افغانستان میں آنے کیلئے ایسا ہی خانہ ساز سندیسہ ملا تھا ۔ دس برس بعد اپنے کیے پر نادم ہوا اور اب تک اپنے زخم چاٹ رہا ہے ۔ لیکن افغان تو ٹھہرے غریب اور غیرت مند قوم ۔ لڑنا مرنا جانتے ہیں ۔ غیر متمدن ہیں لیکن آزادی اپنی کو بہت عزیز رکھتے ہیں ۔ یہ کویتی بھائی تو بڑی نرم و نازک قوم ہیں ۔ سوئی چبھ جائے تو علاج کے لیے لندن بھاگتے ہیں ۔ ہندوستان میں جب اودھ کی ریاست پر انگریزوں نے قبضہ کیا تو واجد علی شاہ کو معزول کیا تھا ۔ قوم اس کی طاؤس و رباب کی دلدادہ بہت تھی ۔ کچھ کر نہ پائی تھی ۔ اگرچہ اپنے بادشاہ کے غم میں روئی بہت تھی ۔ گیت بھی بہت کہے تھے لیکن گیا وقت پھر ان کے ہاتھ کبھی نہ آیا ۔ خدا کرے کویت کے ساتھ ایسا نہ ہو ۔ ایک غلط نظیر قائم نہ ہو ۔ جارحیت کا انسداد ہو ۔ وہ بادیہ نشین جواب ذاتی جیٹ طیاروں میں اُڑتے ہیں ، داد عشرت دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ، غیرت ان میں دوبارہ لوٹ آئے یہاں پھر بسیرا کرے اور عرب سیاست کا اونٹ بار بار غلط اور ناپسندیدہ کروٹوں پر نہ بیٹھے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی حالات وواقعات

اگر تیسری عالمی جنگ شروع ہوئی تو؟

سلیم یزدانی

۱۹۹۰ء سیاسی معجزوں کے رونما ہونے کا سال ہے کیا اس سے پہلے کوئی شخص یہ سوچ سکتا تھا کہ روس اور امریکہ کے درمیان عالمی اور علاقائی تنازعات پر اتفاق رائے ہو سکتا ہے۔ دونوں یک ہی راستہ اختیار کریں گے اور اعصابی جنگ ختم ہو جائے گی مشرقی اور مغربی جرمنی متحد ہو جائیں گے۔ روسی کیمونزم کی طاقتور ایمپائر زمین بوس ہو جائے گی روس، جنوبی کوریا سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ اسرائیل اور روس کے درمیان ۱۹۶۷ء میں سفارتی تعلقات میں جو تعطل پیدا ہوا تھا۔ وہ ختم ہو جائے گا امریکہ جس ملک کے ہاتھوں فوجی شکست سے دوچار ہوا اس سے وہ سفارتی تعلقات قائم کرے گا۔ بھارت میں پسماندہ اور کم ذات کے ہندوؤں کے لیے ملازمتوں میں پچاس فیصد کوٹہ قائم کیا جائے گا اور امیر کویت اس طرح امریکہ کے دورے پر جائیں گے کہ ان کا ملک ان کے پڑوسی ملک کے قبضہ میں ہو گا۔ لیکن یہ سب کچھ ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور عقل حیران کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔ اب اس میں کسی شخص کو شبہ نہیں رہا کہ خلیج میں کسی وقت بھی جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں۔ امریکہ اور روس کے ہم خیال ممالک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے عراق کے خلاف کارروائی کی اجازت چاہتے ہیں۔ یہ کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے۔ اور یہ اجازت مل جائے گی۔ پہلے روس عراق کیخلاف طاقت کے استعمال کا سب سے بڑا مخالف تھا۔ لیکن اب روس کا بھی نقطۂ نظر تبدیل ہو گیا ہے۔ روس کے وزیر خارجہ "ایڈورڈ ناڈزے" نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی۔ کہ روس بھی اقوام متحدہ کے تحت نہیں رہے گا خلیج میں پیچھے اس اعلان سے امریکہ کو تقویت ملی ہے کہ عراق کے صدر صدام حسین نے یہ محسوس کر لیا کہ اب وہ چاروں طرف سے حصار میں ہیں۔ اس لیے انہوں نے اپنے مؤقف میں لچک پیدا کی ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں انہوں نے بہت دیر کر دی ہے۔ اور اسٹیج کارروائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تیار ہو چکا ہے۔ فرانس کے صدر متراں نے خلیج کے بحران کے حل کے لیے چند تجاویز پیش کی تھیں جن میں کویت سے عراق کا انخلا اور یرغمالیوں کی رہائی سر فہرست تھیں عراق نے صدر متراں کے منصوبے پر مذاکرات کے لیے آمادگی کا اظہار کیا ہے لیکن یہ سب ایسے وقت میں ہوا ہے۔ جب حملے کے لیے کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو چکا ہے لیکن جہاں بہت سے سیاسی معجزے رونما ہو رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ صدر متراں کوئی معجزہ کر دکھائیں اور یہ تنازع پُرامن طور پر حل ہو جائے۔ صدام حسین نے اس سارے عرصہ میں پہلی بار اپنے رویے میں لچک پیدا کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ملک کی ناکہ بندی اس طرح کر دی گئی ہے۔ کہ اب بری، بحری اور فضائی راستوں سے انہیں کسی قسم کی مدد نہیں مل سکتی۔ وہ بہت عرصہ تک اپنے عوام کو نعروں پر زندہ نہیں رکھ سکتے عراق کے لیے امن و آشتی کا اب ایک ہی راستہ ہے کہ وہ کویت سے غیر مشروط اپنا قبضہ ختم کرے تاکہ کویت کا اقتدار اعلیٰ بحال ہو اور وہ ان نقصانات کا ازالہ کرے جو اس کی کارروائی سے علاقہ کے ملکوں کو پہنچا ہے۔ اب اتنا وقت نہیں ہے کہ عراق شرطیں عائد کرے اور ان کے بار آور ہونے کا انتظار کرے۔ اسے عالمی امن کی خاطر یکطرفہ طور پر اپنی افواج کو کویت سے واپس بلانے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ دنوں امیر کویت نے امریکہ کا دورہ کیا۔ انہوں نے یہ دورہ ایسے وقت میں کیا جب ان کے ملک پر عراق کا قبضہ ہے اور وہ جلاوطنی

کی زندگی گزار رہے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کے ملک پر قبضہ کو کسی ملک نے تسلیم نہیں کیا ہے۔ اور سلامتی کونسل نے اس قبضہ کو ختم کرنے کے لیے ایسی سخت تدابیر اختیار کی ہیں۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ امریکہ میں امیر کویت کو پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا اور صدر جارج بُش نے وہائٹ ہاؤس کی تقریب میں انہیں یقین دلایا کہ امریکہ اقوام عالم کی حمایت سے عراقی جارحیت کو ختم کر کے ہی چین سے بیٹھے گا۔ امیر کویت نے اس موقع پر امریکی حکومت اور صدر بُش کا ان کے ملک کے لیے حمایت پر شکریہ ادا کیا۔ خلیج کے تنازعے کے حل کا وقت اب دُور نہیں رہا اب اس سلسلے میں بہتر وقت اور بہتر اسٹیج کا انتظار ہے۔ صدر متراں اب اس پوزیشن میں ہیں کہ وُہ تنازع کے پُرامن حل کے لیے اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ اس لیے انہیں وقت ضائع کیے بغیر اپنے منصوبے کو بروئے کار لانا ہو گا جو انہوں نے پیش کیا ہے۔ امریکہ نے ویت نام سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا اعلان ویت نام کے وزیر خارجہ اور امریکی وزیر خارجہ جیمس بیکر کی ملاقات کے بعد کیا گیا عالمی سطح پر یہ ایک چونکا دینے والا اعلان ہے۔ سیاسی رویوں میں ایسی تبدیلی کی ایک بڑی وجہ تو یہ ہے کہ سُپر پاورز کے رویوں میں تبدیلی آ گئی ہے اور ایک طرح سے حریف سُپر پاورز اب حلیف قوتوں میں بدل گئی ہیں۔ امریکہ کو ویت نام کے ہاتھوں شرمناک شکست کا مُنہ دیکھنا پڑا تھا۔ اس جنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں امریکہ کے تقریباً ۶۰۰۰۰ فوجی کام آئے لاکھوں زخمی ہوئے ہزاروں معذور ہو گئے ۱۷۰۰ امریکی فوجی آج تک لاپتہ ہیں۔ امریکہ کو اس جنگ میں ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا اس کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی اور دُنیا کی عظیم ترین فوجی قوت ہونے کا سحر ٹوٹ گیا عالمی سطح پر اس کے مفادات خطرے میں پڑ گئے اور وُہ ایک ایسی قوت میں تبدیل ہو گیا جو سکڑ رہی ہو، اور عالمی سطح پر کہیں بھی مؤثر طاقت ہونے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو۔ یہ ایک سیاسی حقیقت ہے کہ امریکہ کو اس وقت صدر نکسن نے اپنے دانشمندانہ فیصلے سے جنگ سے نجات دلائی اگر وُہ ایسا نہ کرتے تو شاید دُنیا کو ایک عالمی جنگ کا سامنا کرنا پڑتا اس لیے کہ اس وقت روسی قیادت کا موڈ سخت جارحانہ تھا اور عوامی جمہوریہ چین ایشیا میں اس کا مؤثر اور مضبوط ساتھی تھا۔ یہ صحیح ہے کہ صدر نکسن نے امریکہ کو جنگ سے نجات دلائی لیکن رُوسی قائد برزنیف کا سیاسی ستارہ عروج پر تھا۔ انہوں نے ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ امریکہ کو ساری دُنیا میں پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا یہ بات پُوری ذمہ داری کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اگر امریکی صدارت کی ذمہ داری رونالڈ ریگن جیسے شخص کے ہاتھوں میں نہ آتی تو کمیونزم جو امریکہ کے دروازہ تک پہنچ گیا تھا امریکہ میں بھی داخل ہو جاتا۔ صدر ریگن کے نظریات حکمرانی اور ان کی سیاسی حکمت عملی کی بدولت نہ صرف یہ کہ کمیونزم پسپا ہوا بلکہ اپنی زمین میں بھی زوال پذیر ہو گیا اس کی تھرڈ ورلڈ ایمپائر تباہ ہو گئی۔ روس اس وقت عالمی سطح پر ایک غیر مؤثر طاقت ہے اور اس کا عالمی کردار امریکہ کا مرہونِ منت ہو کر رہ گیا ہے۔ اس پس منظر میں امریکہ اور ویت نام کے تعلقات کا قائم ہونا بڑی سیاسی اہمیت کا حامل ہے ویت نام ہندچینی میں بلا مبالغہ سیاسی اور فوجی اہمیت کا حامل ہے اور اس علاقہ میں امریکی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔

چین اس علاقہ کی ایک بڑی مؤثر قوت ہے جو اپنی سیاسی قوت اور دفاعی صلاحیت کو بڑھا رہی ہے یہ ایک ایسی قوت ہے جو آئندہ کسی بھی وقت ایشیائی مفادات کی خاطر امریکہ کے لیے بڑا چیلنج بن سکتی ہے۔ اس لیے امریکہ کو چین کے اطراف میں ایسی ہمدرد قوتوں کی ضرورت پڑے گی۔ جو اس کے مفادات کے مطابق کام کر سکیں اور اس مقصد کے لیے ویت نام ایک اہم ملک ہے جس سے چین کے تعلقات معمول کے مطابق نہیں ہیں۔ فلپائن سے امریکی اڈوں کے ختم ہونے کے بعد اس علاقہ میں ویت نام امریکی مدد سے ایک مؤثر فوجی اڈا بن کر اُبھر سکتا ہے۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۵ء تک کے عرصہ میں امریکہ نے ویت نام پر اتنا شدید حملہ جاری رکھا کہ ویت نام کی معیشت اور اقتصادی قوت ختم ہو کر رہ گئی اور وُہ کمیونسٹ بلاک کی امداد کے ذریعہ امریکہ کے خلاف نبرد آزما رہا اب امریکہ سے تعلقات کی بہتری کے بعد ویت نام کو یہ موقع مل سکتا ہے کہ وُہ آزاد دنیا کی حمایت سے اپنے ملک کی تعمیرِ نو کر سکے امریکہ کو اس علاقہ میں ایک معتبر حلیف کی ضرورت ہے اگر وُہ ویت نام کو دوست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے تو اس سے بہتر حلیف اسے کون ملے گا۔ آج صورتِ حال یہ ہے کہ ایشیا مرکزِ نگاہ بنا ہوا ہے۔ اور سیاسی اور فوجی ہاٹ زون یورپ سے منتقل ہو کر ایشیا میں آگیا ہے۔ مشرقی اور مغربی یورپ قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں، مشرقی اور مغربی جرمنی ایک ہو چکے ہیں پاور اسٹرگل کا میدان اب ایشیا اور خلیج ہیں۔ یورپ میں محبت کے ترانے گائے جا رہے ہیں۔ روس نے اسرائیل کی جارحیت کے بعد ۱۹۶۷ء میں اسرائیل سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے تھے۔ اب صدر میخائیل گورباچوف کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسرائیل سے قونصلیٹ کی سطح پر تعلقات بحال کر لیے جائیں یہاں یہ بات محلِ نظر ہے کہ روس نے اسرائیل سے تعلقات کیوں بحال کیے ہیں۔ کیا اسرائیل نے روس کے مطالبات تسلیم کر لیے ہیں۔ سیاسی بصیرت رکھنے والے حضرات یہ جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ اسرائیل آج تک عربوں کے علاقے پر قابض ہے اور وہ مقبوضہ علاقوں کو خالی کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روس نے اسرائیل سے تعلقات بحال کیوں کیے ہو سکتا ہے کہ روس نے یہ قدم امریکہ کے مشورہ سے اٹھایا ہو تاکہ اسرائیل کو یہ باور کرایا جا سکے کہ سپر پاورز میں سے کوئی اس کے مفادات کے خلاف نہیں ہے۔ اس طرح ان عرب ملکوں پر بھی ایک سیاسی دباؤ پیدا ہو گا جو عرب اسرائیل تنازع کا حل تصادم اور ٹکراؤ کی حکمتِ عملی میں دیکھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ امریکہ اور روس اس بات پر متفق ہوں کہ روس کے رویے سے انتہا پسند عربوں کی سوچ میں فرق آ جائے گا روس نے جہاں اسرائیل سے تعلقات بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہاں روس نے جنوبی کوریا سے بھی سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سیاسی اعتبار سے یہ معجزاتی تبدیلیاں ہیں، اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ روس اور امریکہ ایک ایسی طویل المیعاد پالیسی پر گامزن ہیں، جس سے دونوں سپر پاور طاقتوں کا مقصد مستقبل میں ایشیا کی ابھرتی ہوئی سپر پاور عوامی جمہوریہ چین کی مزاحمت کرنا مقصود ہو۔ ایک تو اس وجہ سے کہ عوامی جمہوریہ چین اس وقت کمیونزم کا واحد مضبوط قلعہ ہے۔ دوسرے یہ ملک ایک ایسی صورت اختیار کر گیا ہے کہ بہت جلد سپر طاقت کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ ایک بات قابلِ غور ہے اور وہ ایشیا میں سیاسی رجحانات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عوامی جمہوریہ چین وہ واحد ملک ہے جس نے جاپان کے اس فیصلہ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ وہ اپنی دفاعی افواج کو خلیج روانہ کرے گا۔ اور اس پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جاپان کے وزیرِ اعظم مسٹر کیفو امریکہ کے دورہ پر ہیں جاپان نے خلیج کے بحران سے نمٹنے کے لیے چار بلین ڈالر فراہم کیے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۹۶۰ء میں جب چین اور بھارت کے درمیان تنازع اٹھ کھڑا ہوا تھا، اور دونوں ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی، تو روس اور امریکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چین کے خلاف ایک ہو گئے تھے اور دونوں سپر پاورز نے چین کے خلاف ایک جیسی حکمت عملی اختیار کرلی تھی اس بار بھی دونوں سپر پاورز ایک ایسی مفاہمت پیدا کر رہی ہیں کہ جس کے اثرات عوامی جمہوریہ چین کے خلاف جا سکتے ہیں۔ روس جیسا کہ ہم نے پہلے کہا عالمی سطح پر اب اتنا مؤثر نہیں رہا ہے۔ اور امریکہ کے لیے میدان عمل صاف ہے اگر کوئی طاقت امریکہ کی مزاحمت کر سکتی ہے تو وہ چین ہے۔ جاپان نے خلیج میں دفاعی فوج بھیجنے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کی مزاحمت چین ہی نے کی ہے۔ بھارت سے چین کے تعلقات زیادہ کشیدہ نہیں رہے ہیں لیکن موجودہ حالات میں اُمید رکھنا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات معمول پر لانے کے لیے تیزی سے کوئی پیش رفت ہو سکتی ہے۔ امکان سے باہر ہے۔

بھارت میں گذشتہ الیکشن کے بعد سے حالات مستقل طور پر عدم استحکام کے شکار ہیں۔ بھارت کے وزیر اعظم وی۔ پی سنگھ کئی بار سخت مراحل سے گزر چکے ہیں۔ ان کی حکومت ابھی تک تو چل رہی ہے۔ اور وہ اپنی سیاسی بقا کی جنگ میں مصروف ہیں، جو ان کو اقتدار سے محروم کرنا چاہتی ہیں۔ ان میں سر فہرست چندر شیکھر اور دیوی لال کے نام ہیں۔ وہ اب تک جو اپنی اکھیڑ پچھاڑ میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ جب بھارت کے وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ نے اس منصوبے کا اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں پچاس فیصد کوٹہ نیچی ذات کے ہندوؤں کے لیے مختص کیا جائے گا۔ بھارت میں اُونچی ذات کے ہندوؤں نے ایک طوفان کھڑا کر دیا ہے سارے ملک میں احتجاج کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اگر مسٹر وی پی سنگھ اپنی اس منصوبہ بندی میں کامیاب ہو گئے۔ تو وہ بہت جلد بھارتی سیاست میں سیاسی سبقت حاصل کر لیں گے بھارت کے رائے دہندگان کی اکثریت نچلی ذات کے ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ اس طرح مسٹر وی پی سنگھ کو نچلی ذات کے ہندو رائے دہندگان کی بڑے پیمانے پر حمایت حاصل ہو جائے گی۔ جبکہ کانگریس اور ان کے مخالفین کا خیال ہے۔ اس طرح بھارتی سیاست ذاتوں کی گروہ بندی کی نذر ہو جائے گی۔ اور اس سے بھارت کے قومی اتحاد کو سخت خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ ہمیں پاکستان میں اس کا تجربہ ہے یہ کوٹہ سسٹم ہی ہے جس نے پاکستان کی یک جہتی اور اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور قوم کو فریقی قومیتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اب یہی کام بھارت میں ہو رہا ہے اس کے نتائج بہت خوفناک ہو سکتے ہیں اور آئندہ عشروں میں بھارت کئی حصوں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔ نچلی ذات اور اُونچی ذات کے ہندوؤں کی تقسیم بھارت کو ایک بار اور تقسیم کر سکتی ہے۔ پاکستان کا مؤقف اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اس تنازع کا حل سلامتی کونسل کی قراردادوں اور شملہ معاہدہ کے تحت ہونا چاہیے لیکن بھارت اس کے لیے تیار نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق کا کویت سے انخلا بحران کا واحد حل ہے

سلیم یزدانی

مشرقِ وسطیٰ جس سیاسی بحران میں مبتلا ہے، اور جس طرح تباہی کے دہانے پر پہنچا ہے۔ اس کی ساری ذمہ داری بلاشبہ عراق کے صدر صدام حسین پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے فوجی طاقت کے نشہ میں انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل اختیار کیا۔ کویت کے خلاف جارحیت کی اور اس پر قبضہ کر لیا۔ عراق کے اس اقدام کو کسی قانونی اور کسی سیاسی ضابطے کے تحت جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ عرب ممالک کو خصوصاً اور مسلمان ممالک کو عموماً عراق کے کویت پر حملے نے حیرت زدہ کر دیا تھا۔ اس جدید دور میں اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی بھی ملک طاقت کے ذریعے کسی بھی ملک پر قبضہ کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ممکن ہے تو پھر سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کا قیام بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

صدر صدام حسین نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کے نتائج کسی بھی صورت میں نہ انکے حق میں ہو سکتے ہیں اور نہ عرب ملکوں کے حق میں ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی فوجی قوت کے اظہار کے لیے غلط جگہ منتخب کی ہے۔ اس پورے علاقہ کی سلامتی اور قیام امن کی بقاء کا تقاضا یہ ہے۔ کہ عراق سلامتی کونسل کی قراردادوں کا احترام کرے اور کویت کو غیر مشروط طور پر خالی کر کے دانشمندی کا ثبوت دے۔ اس علاقہ کو خطرات سے دوچار کرنے اور اس علاقہ میں فوجی ہلڑ باپ کی ذمہ داری عراق پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ کویت کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کرتا تو یہ صورتِ حال پیدا نہ ہوتی۔ پھر اس سارے قبضے میں افسوسناک پہلو یہ ہے۔ کہ عراق نے افہام و تفہیم کا راستہ چھوڑ دیا۔ اور اپنے ہمسایہ ملک پر قبضہ کر لیا۔ خلیج کے علاقہ میں اگر جنگ ہوتی ہے تب بھی سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے مسلمان ہونگے اور اگر جنگ نہیں بھی ہوتی ہے۔ اور موجودہ صورتِ طول پکڑتی ہے۔ تب بھی نقصان میں رہنے والے مسلمان اور عرب ہی ہونگے۔ ان کے اربوں اور کھربوں ڈالر ان فوجوں کے اخراجات پر خرچ ہو جائیں گے۔ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے تحفظ کے لیے وہاں جمع ہوئیں ہیں۔ خود عراق کے عوام اور عراق کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے جو آنیوالی نصف صدی میں بھی پُورا نہیں ہوگا۔ عراق، ایران جنگ سے اس علاقہ کے ملکوں کی ترقی متاثر ہوئی تھی۔ اور اب عراق کی جارحیت نے پھر ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ یہ ملک ترقی کی رفتار میں بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ عراق نے جب کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ اس کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو کہ دنیا اس طرح ردِعمل ظاہر کرے گی۔ جس طرح کیا ہے۔ عراق عالمی برادری کی صف میں تنہا کھڑا ہے اور اس کے لیے مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ عراق کی حکومت اور صدام حسین نے کویت پر حملہ کر کے بہت بڑی سیاسی غلطی کی ہے ایک تو اس طرح کہ انہوں نے اس بات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا کہ ان کا کویت پر حملہ سپر پاور کو کتنا ناراض کر سکتا ہے۔

اور اس کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ کہ اُنہوں نے اس مخالفت کا صحیح ادراک نہیں کیا تھا۔ جو عرب ملکوں کی جانب سے پیش آسکتی تھی۔

سب سے بڑی غلطی ان سے یہ ہوئی کہ انہوں نے روس کے موڈ کا اندازہ نہیں لگایا۔ شاید انہوں نے یہ سمجھا ہو کہ وُہ روس کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کر سکیں گے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ عراق کی حکومت ان سیاسی کرمٹس اور انڈر کرمٹس کو سمجھنے سے قاصر رہی۔ جو ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہیں۔

عالمی سیاست میں روس کا رول تبدیل ہو چکا ہے اور یہ رول صدر میخائیل گورباچوف نے اپنے اور رُوس کے لیے خود منتخب کیا ہے۔ روس نیو گلوبل ازم کی جس پالیسی پر چل رہا ہے اس میں امریکہ سے تصادم کی ذرہ برابر گنجائش نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرد جنگ ختم ہو چکی ہے۔ اور جب سلامتی کونسل میں عراق کے خلاف قرار دادیں پیش ہوئیں تو پانچوں مستقل ممبروں میں سے کسی نے ویٹو کا حق استعمال نہیں کیا۔ اس کے بعد عراق کی حکومت کو عقل آجانی چاہیئے تھی۔ اور اسے کویت سے نکلنے کا فیصلہ کر لینا چاہیئے تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ جہاں تک مشرقِ وسطیٰ میں رُوسی مفادات کا تعلق ہے تو وُہ بہت پہلے ان سے دستبردار ہو چکا تھا اسکا سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب مصر روس کے حلقۂ اثر سے آزاد ہوگیا اور امریکی کیمپ میں چلا گیا۔ ایک طرف تو خلیج میں امریکہ اور عراق کے درمیان الفاظ کی جنگ جاری ہے۔ ایک دُوسرے کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ جنگ کے سامان مہیّا کیے جا رہے ہیں۔ امریکہ کے صدر کا ایک وڈیو ٹیپ عراقی ٹیلی ویژن سے نشر کیا گیا ہے۔ جس میں صدر جارج بُش نے عراقی عوام کے سامنے امریکی مؤقف پیش کیا۔ اس کے بعد امریکی صدر کے خطاب کا جواب دیا گیا۔ اور ان کے مؤقف کو رد کیا گیا۔ سلامتی کونسل نے متفقہ طور پر عراق کے خلاف ایک تحریک مذمت منظور کی ہے جس میں کویت میں سفارت کاروں کے ساتھ ناروا سلوک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب کی حکومت اپنی سفارتی جنگ کو تیز کر رہی ہے۔ سعودی عرب ایک ایسا ملک ہے جس کے سفارتی تعلقات ۱۹۳۸ء سے روس سے منقطع ہیں اور ان دونوں ملکوں کے درمیان کسی بھی قسم کا رابطہ نہیں رہا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان رابطہ کی ابتداء افغانستان سے روسی فوج کے انخلاء کے بعد ہوئی تھی۔ سعودی عرب ایک اور کمیونسٹ ملک چین سے سفارتی تعلقات قائم کر چکا ہے روس سے سے اس کے تعلقات کا قیام بہت اہم ہے اور خاص طور سے ایسے وقت میں جبکہ سعودی عرب کو خلیج کے تنازع میں سب سے زیادہ اہم اور کلیدی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود الفیصل کے روس کے دورہ کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ ایک عام خیال یہ ہے کہ سعودی وزیر خارجہ کے اسی دورۂ روس کے دوران سفارتی تعلقات کی بحالی کے معاہدے پر دستخط ہو جائیںگے۔

درحقیقت سعودی عرب کی حکومت بہت پہلے سے یہ محسوس کر رہی تھی کہ اس کے تعلقات عوامی جمہوریہ چین اور روس سے ہونے چاہئیں۔ ان سیاسی تصورات نے مرحوم شاہ فیصل کے دور میں ایک شکل اختیار کرنی شروع کی۔

شاہ فیصل مرحوم کا شمار اسلامی دنیا کے ان مدبروں اور صاحب حکمت حکمرانوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اسلامی ملکوں کو ایک نئی سوچ دی اور انہیں ان کی اہمیت کا احساس دلایا۔ شاہ فیصل مرحوم نے مسلمانوں کے اتحاد اور عظمت رفتہ کو واپس لانے کے لیے انتھک کام کیا۔ ایک دور تو ایسا آگیا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عالمی سیاسی افق پر سعودی عرب کے اس حکمران کا امیج غالب آتا جا رہا ہے۔ ان کے سیاسی تصورات ایک نئے انقلاب کی بنیاد ڈال رہے تھے۔ جب انہوں نے تیل کی ترسیل پر پابندی کا اعلان کیا تو ساری دنیا سکتہ میں آگئی ان کے ایک ہی حربے نے جو انہوں نے تیل کو ہتھیار بنا کر استعمال کیا تھا، امریکہ اور مغربی دنیا کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن پھر اس کا انجام کیا ہوا ایک عالمی سازش کے ذریعے انہیں سیاسی منظر سے ہٹا دیا گیا۔

عراق کویت تنازعہ سے ساری دنیا متاثر ہوئی ہے وہ ملک جہاں کویت اور عراق سے نکلنے والے غیر ملکی ہزاروں کی تعداد میں آرہے ہیں۔ وہ ان پناہ گزینوں کی وجہ سے سخت معاشی دباؤ میں آسکتے ہیں اور وہاں پناہ گزینوں کے کیمپوں میں صورت حال بہت ابتر ہے۔ کئی ایسے ملک بھی ہیں۔ جن پر مالی دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ ان میں پاکستان، مصر، بنگلہ دیش اور بھارت شامل ہیں۔

پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے، اس پر کئی جہتوں سے دباؤ بڑھ رہا ہے۔ ایک طرف تو اس کے زرمبادلہ کی آمدنی متاثر ہو رہی ہے اس لیے کہ کویت اور عراق میں سمندر پار پاکستانیوں کے ترسیل زر کی صلاحیت ختم ہو گئی ہے اور جو زرمبادلہ کویت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عراق سے آتا تھا وہ تقریباً ختم ہوگیا ہے پاکستان اپنی تیل کی ضروریات کے لیے جو تیل خلیج سے درآمد کرتا تھا اب قیمتیں بڑھ جانے سے بھی پاکستان متاثر ہوگا۔ جب تیل کی قیمتیں بڑھیں گی تو تمام ضروریاتِ زندگی کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور ایک بحرانی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔ جس سے عہدہ برا ہونے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کی ضرورت ہے اس علاقے میں پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس پر دفاعی اور فوجی اعتبار سے دباؤ میں اضافہ ہورہا ہے۔ اور ایک نفسیاتی دباؤ بڑھ رہا ہے پاکستان نے عراقی جارحیت کی مذمت کی ہے اس کا موقف وہی ہے جس کی آئینہ دار سلامتی کونسل کی قراردادیں ہیں پاکستان نے اپنے فوجی دستے بھی سعودی عرب روانہ کیے ہیں جبکہ اس کے مشرقی اور مغربی سرحدوں پر ایسے ملک ہیں جو عراق سے یا تو مفاہمت رکھتے ہیں یا عراق کی جارحیت پر ان کا رویہ نرم ہے۔ پاکستان کو ان حالات میں اپنی دفاعی قوت بڑھانے اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دینی، علمی اور ادبی کتابوں
کا
عظیم مرکز

محمدی کتب خانہ

پروپرائٹر
محمد خالد

محمدی کتبخانہ اردو بازار لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق کویت تنازعہ پس منظر اور پیش منظر

سید احسان علی

عراق کویت کی موجودہ کشمکش کا آغاز کویت پر عراق کے مندرجہ ذیل دو الزامات کی وجہ سے ہوا۔

(۱) عراق نے کویت پر الزام لگایا کہ جب وُہ ایران کے ساتھ جنگ میں مشغول تھا تو اس وقت کویت نے عراق کویت متنازعہ سرحدوں کے ایک مشترکہ آئل فیلڈ سے ۲۰۴ بلین ڈالر کا تیل نکال لیا۔ عراق اس بات کو "چوری" کہتا ہے۔ یہ الزام مضحکہ خیز اور ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر مسترد کیا جا سکتا ہے۔ کویت نے اس الزام کی تردید کی اور ان معاملات پر مذاکرات کرنے پر زور دیا، بالآخر سعودی عربیہ کی زیرِ سرپرستی جدہ میں جولائی کے آخری ہفتہ میں مذاکرات بھی ہوئے اور شنید یہی ہے کہ جھگڑے کو مٹانے کی خاطر کویت ۲۰۴ بلین ڈالر کی خطیر رقم عراق کو دے دینے پر آمادگی ظاہر کر رہا تھا لیکن عراقیوں نے مذاکرات پر سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا اور بات چیت ختم کر دی، کیونکہ وُہ ایک بات کا فیصلہ کر چکے تھے۔ جو آئندہ چند روز میں ہونے والی تھی اور اس میں ۲۰۴ بلین ڈالر سے ہزاروں گنا زیادہ فائدہ مضمر تھا۔

(۲) عراق نے کویت اور متحدہ عرب امارات پر یہ الزام لگایا کہ دونوں ممالک اوپیک کے منظور شدہ کوٹے سے زائد تیل نکال رہے ہیں اور مارکیٹ میں تیل کی رسد زیادہ ہو جانے سے تیل کی قیمت گر جاتی ہے۔ جس کا عراق کو کافی مالی نقصان ہوتا ہے یہ ایک ایسا الزام ہے جو کہ اوپیک کے ممالک ایک دُوسرے پر کھلے اور دبے الفاظ میں لگاتے ہی رہتے ہیں۔ اگر عراق اپنے الزامات میں سنجیدہ تھا تو اس کا فرض تھا کہ معاملہ بمعہ ضروری شواہد کے اوپیک میں لے جاتا۔ اور وہاں اس بات کا تصفیہ ہو جاتا۔ لیکن عراق نے بوجوہ ایسا نہیں کیا۔ جس سے ان الزامات کی سنجیدگی کو پرکھا جا سکتا ہے۔ جب جدہ میں عراقیوں کی ہٹ دھرمی کی بناء پر مذاکرات ناکام ہو گئے تو عراق نے ۱۲ اگست یوم العاشور بروز جمعرات صبح چھ بجے کویت کی شمالی سرحدات سے حملے کا آغاز کر دیا اس کی حیرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کوئی انتہا نہ رہی کہ کہیں بھی اسے کسی بھی منظم مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ دن کے دس بجے کے قریب عراقی افواج کویت شہر کے نواح میں پہنچ گئیں۔ اور شویخ پورٹ کا محاصرہ کر لیا۔ اس کے آدھ گھنٹے بعد امیرِ کویت کے محل قصر سیف واقع ساحل خلیج کا محاصرہ ہو چکا تھا۔ امیرِ کویت اپنے خاندان کے کافی آدمیوں کو ساتھ لیکر اپنے ہیلی کاپٹر میں ٹینکوں کے حملوں سے بچ کر کویت کے جنوب میں سعودی علاقہ میں اُتر گئے اور مزاحمت جاری رکھنے کا اعلان کیا ان کے بھائی شیخ فہد الاحمد الصباح مزاحمت کرتے ہوئے وطن کی آن پر قربان ہو گئے۔ عراقیوں نے کویت میں داخل ہوتے ہی کرفیو لگا دیا۔ اور سب سے پہلے کویت میں مقیم ان عراقیوں کو گرفتار کیا گیا جو جنگ کے ایام سے عراق سے بھگوڑے ہو کر کویت چلے آئے تھے۔ ان عراقیوں کے ساتھ مزید ان عراقیوں کو گرفتار کیا گیا جو کہ عراقی بعث پارٹی، صدر صدام حسین وغیرہ کے مخالف تھے ان سب کو فوراً عراق بھیج دیا گیا۔ اس کے علاوہ کویت کی دفاعی سروسز میں کام کرنے والے غیر ملکی ماہرین اور ٹیکنیشنز کو بھی حراست میں لے کر بغداد پہنچا دیا گیا۔ آئل فیلڈ میں کام کرنے والے سب غیر ملکیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ کویت کی تمام وزارتوں ریڈیو، ٹیلی ویژن کی عمارتوں ٹیلی کمیونیکیشنز کے مراکز اور بنکوں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا گیا۔ کسی شخص کو بنک سے اپنے پیسے نکالنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کرفیو کی وجہ سے لوگوں کو اشیائے ضرورت کی خریداری میں جانکاہ مصائب کا سامنا بنکوں سے پیسے نہ نکلوا سکنے کی وجہ سے لوگ کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے۔ جس کا جدھر منہ آیا اُدھر کو چل دیا۔ ایک افراتفری کی صورت پیدا ہو گئی۔ بعض لوگوں نے کویت کی مغربی اور جنوبی سرحدوں پر جانے کی کوشش کی تاکہ سعودیہ کے راستے سے کویت سے نکل جائیں۔ لیکن بہت سے اس کوشش میں ناکام رہے صحراؤں اور غیر معروف راستوں پر کاروں کا اژدھام ہو گیا اور راستے بند ہو گئے۔ اس وقت کویت میں سب سے زیادہ متاثرین پاکستان اور ہندوستان کے لوگ تھے جو کہ کافی بڑی تعداد میں وہاں مقیم تھے اور دونوں ہی حکومتیں اپنے شہریوں کو وہاں سے بحفاظت نکالنے کے لیے ناقابلِ معافی سستی کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔

عراق نے کویت پر قبضہ کرتے ہی کرفیو عائد کر دیا تھا

عراق کو آخر کویت سے نکلنا ہو گا

عراق کیلئے اپنی فوج کو مصروف رکھنا ضروری تھا

آیئے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ کویت پر عراقی فوج کشی کے اصل اور فوری محرکات کیا ہو سکتے ہیں۔ عراق اس وقت دُنیا کا ۷۰ بلین ڈالر کا مقروض ہے۔ جس کا سود ادا کرنے کی اس میں سکت نہیں ہے۔ مالی پریشانیاں اس حملہ کا بڑا سبب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) عراق کی ایران کے ساتھ جنگ کے آغاز پر اس کی بری افواج کی تعداد کسی طرح بھی دو ڈھائی لاکھ سے زیادہ نہ تھی اس کے پاس ہوائی جہاز اور ٹینک بھی مناسب مقدار میں موجود تھے۔ جبکہ میزائل کی بھی قلیل مقدار تھی لیکن مغربی دُنیا کی بھرپور امداد، خلیجی ریاستوں کی فراخ دلانہ کمک کی وجہ سے عراق کو وافر مقدار میں بہترین سامان حرب ملنے لگا۔ اس امداد سے عراق نے اپنی فوجی قوت بہت بڑھالی اور اسوقت عراق کے پاس دس لاکھ نفری پر مشتمل بری فوج ہے (جبکہ اس کی آبادی صرف ڈیڑھ کروڑ ہے) جو ہر طرح کے کیل کانٹے سے لیس ہے۔ عراق کے پاس ۵۰۰۰ ٹینک ہیں اور ۵۰۰ لڑاکا طیارے ہیں۔ میزائلوں کی تعداد نامعلوم ہے۔ عراق نے ان ہی ایام میں دفاعی ٹیکنالوجی کی تحقیق میں کافی بڑے بڑے قدم اُٹھائے ہیں۔ ایران عراق جنگ کے خاتمے کے بعد اتنی بڑی فوج کے واجبات ادا کرنا کافی مشکل ہو رہا تھا خصوصًا عراق جبکہ سخت مالی مشکلات میں گرفتار تھا۔ اسے ان افواج کا مالی بوجھ اٹھانے کے لیے وسائل کی شدید ضرورت تھی یہ تو ہوئی مالی وجہ دُوسری اہم وجہ یہ بھی ہے کہ عراق کے اندر اتنی بڑی فوج کا موجود رہنا خود صدر صدام حسین کے لیے خطرے کا باعث ہے صدر صدام حسین کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کا کام کر سکتی تھی۔ للہٰذا اس فوج کو "مصرُوف" کرنا نہایت ضرُوری تھا۔

(۲) آپ کو یاد ہوگا پچھلے ہی دنوں صدر موصوف نے اپنے تیار کردہ میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے بل بوتے پر اسرئیل کو آدھے قبرستان میں تبدیل کردینے کی دھمکی دی تھی۔ امریکہ اور اسرائیل اس دھمکی کو نہیں بھولے اسرائیل نے عراقی توجہ اپنی طرف سے ہٹانے کے لیے ہوسکتا ہے اپنی خفیہ سروس موساد کے ذریعے عراقیوں کو کسی اور سہل میدان میں زور آزمائی کا سبق پڑھا دیا ہو، تاکہ وہ دیکھے کہ عراق دراصل کتنے پانی میں ہے۔ عراق اور دیگر اسلامی ممالک کے جھگڑے میں نقصان مُسلمانوں کا ہی ہوگا اور بالواسطہ عراق کے پھنس جانے سے بدلہ بھی اُتارا جاسکے گا۔ عمُومًا یہ خیال کیا جاتا ہے۔ اسرائیلی خفیہ سروس جتنی بغداد میں طاقتور ہے کہیں بھی نہیں۔ عراقی افواج عراقی پولیس حتیٰ کہ عراقی کابینہ میں اسرائیلی اثرونفوذ کو رد نہیں کیا جاسکتا خود عراقی وزیر خارجہ طارق عبدالعزیز یوحنا ایک غیر مسلم شخص ہیں اور بالواسطہ طور پر (مُسلمانوں اور عربوں کے ہمدرد ہونے کی بجائے) وہ مغربی طاقتوں کے ہمدرد ہیں۔

یاد رہے کہ کویت پر عراقی حملہ ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے جس میں امریکہ بھی ملوث نظر آتا ہے۔ بصرہ کے نواح میں دو ڈھائی لاکھ افواج کا اپنے تمام سازو سامان کے ساتھ مجتمع ہونا کوئی معمُولی بات نہیں تھی۔ امریکی دفاعی سیّارے کرہ ارض کے گرد دن میں کئی بار چکر لگاتے ہیں اور ہر طرح کی دفاعی معلومات کا ریکارڈ پنٹاگان میں اور سی آئی اے میں رکھا جاتا ہے اس لیے یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ امریکہ کو اس حملہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشگی اطلاع نہیں تھی امریکہ نے محض عراق کو کویت میں پورے کا پورا ملوث ہونے کا موقعہ دیا ورنہ وہ عراق کے کویت میں داخلہ سے پہلے ہی اپنی معلومات کے بل پر فوجیں آثار دیتا امریکہ کے پاس ایسے بحری اور ہوائی انتظامات موجود ہیں۔ جس سے وہ کم ازکم آدھے کویت کو عراقی قبضے سے۔ بچاسکتا تھا باور کیا جاتا ہے کہ عراق کو اپنے کویت پر فوج کشی کے اثرات کا صحیح اندازہ نہ تھا نہ ہی اتنے شدید ردِ عمل کی توقع تھی عراق نے ۲۵۰ کلومیٹر لمبے اور ۸۰ کلومیٹر چوڑے علاقہ پر قبضہ تو ۲۴ گھنٹوں میں کرلیا۔ لیکن دنیا کے سامنے اپنی فوج کشی کے اسباب بیان کرنے میں اس نے کافی ٹھوکریں کھائی ہیں اور کئی بار اپنے مؤقف سے پھرا ہے۔

کویت پر اپنا جارحانہ قبضہ مستحکم کرلینے کے بعد عراق نے رُوسی طرز کا یہ اعلان کیا کہ کویت میں آل صباح کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے اور نئی جمہوری حکومت نے عراق سے فوجی مداخلت کی اپیل کی ہے لیکن سات اگست تک اسے کوئی بھی کویتی ایسا نہیں ملا جو نام نہاد انقلاب کے لیے عراق کے کام آ سکتا نہ عراق کی خیالی جمہوری حکومت نے دُنیا کے کسی ملک سے اُسے تسلیم کرنے کی درخواست کی آخر تھک ہار کر صدر صدام حسین نے خود اپنے ہی داماد کو کویتی انقلاب کا ہیرو بنا دیا اور بغداد میں اپنے قصر میں اس کا استقبال کیا اور یہ فلم دنیا کے ذرائع ابلاغ میں چلوادی حقیقت یہ ہے کہ ایسی کوئی جمہوری حکومت قائم نہ ہوئی نہ ہی انہوں نے کوئی ایسا قدم اٹھایا جو حکومت کی "تعریف" پر پُورا اترتا ہو بلکہ تمام کویتی کونسل عراقی فوجیوں پر مشتمل تھی۔ دُنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر عراق نے بڑے پیمانے پہ کویت سے عراقی فوج کے فوری انخلاء کا ڈرامہ بھی رچایا لیکن کسی نے اُسے تسلیم نہ کیا عراق نے ایک اور پینترا بدلا اور کہا کہ صدر صدام حسین کے داماد نئی نام نہاد کویتی جمہوری حکومت کے نام نہاد سربراہ کرنل الحسین نے عراق سے درخواست کی ہے کہ کویت کو عراق میں ضم کردیا جائے صدر عراق نے اس درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے کویت کا عراق میں ادغام منظور فرمایا دُنیا کے تمام ممالک (بالخصوص عراق کے یارِ غار اُردن نے بھی) اُسے منظور نہیں کیا دنیا کے تمام ممالک نے کویت پر عراقی قبضہ پر اس قدر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔ جس کی مثال پہلے کبھی نہیں ملتی کوئی ملک بھی عراق کے اس اقدام کو جائز قرار نہیں دے رہا اور تمام ملکوں نے کھلے یا دبے لفظوں میں عراق کو کویت سے اپنی فوجیں غیر مشروط طور پر واپس بلانے کا مطالبہ کیا۔

اقوامِ متحدہ نے ریکارڈ ووٹوں سے عراق پر

سی آئی اے سے عراقی نقل و حرکت پوشیدہ نہیں تھی

کویت دو اعشاریہ چار بلین ڈالر ادا کرنے پر رضامند ہو گیا تھا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتصادی پابندیاں عائد کر دی ہیں اور دُنیا کے کسی ملک نے ان اقتصادی پابندیوں کو توڑنے کا اعلان نہیں کیا عراق کے قریبی ہمسائے ایران، ترکی، شام اردن سعُودیہ بھی عراق کے ساتھ نہیں ہیں بلکہ بالکل مخالف صفوں میں کھڑے نظر آتے ہیں اس وقت عراق دُنیا میں بالکل تنہا ہے اس کی تیل اور کھجوروں کی ایکسپورٹ بالکل بند ہو چکی ہے شمالی دوست ترکی نے اس بحیرہ روم میں تیل لے جانے والی ایک پائپ لائن کو بند کر دیا ہے سعُودی عرب نے بھی بحیرہ روم میں عراق کا تیل لے جانے والی ایک پائپ لائن کو بند کر دیا ہے بصرہ کی بندرگاہ سے آئل فیلڈ کا تیل بھی ایکسپورٹ نہیں ہو رہا۔ اس پر مستزاد کہ تمام غیر ممالک میں عراقی اور کویتی حکومتوں کے اثاثے اور اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے ہیں جس سے عراق بالکل ہی اقتصادی طور پر بے دست و پا ہو گیا ہے۔ عراق بنیادی زرعی پیداوار میں خود کفیل نہیں ہے وہ بڑے پیمانے پر آسٹریلیا امریکہ سے گندم پاکستان تھائی لینڈ ہندوستان سے چاول اور مکئی امپورٹ کرتا تھا۔ چونکہ یہ حملہ افراتفری اور بغیر منصوبہ بندی کے شروع کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے عراق نے وافر مقدار میں ضروری زرعی اجناس کا ذخیرہ نہیں کیا اس لیے خیال ہے عراق اپنے اقتصادی بائیکاٹ سے ایک ماہ کے اندر اندر لازمی طور پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اپنے لحاظ سے کویت کے اندر زرعی اجناس کا ذخیرہ ہمیشہ کافی مقدار میں ہوتا ہے لیکن وہ اجناس عراق لے جائے گا جس سے پندرہ دن کے اندر اندر کویت میں قحط کا سا سماں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

فوجی اور سیاسی ردِعمل کے طور پر سعُودیہ کی درخواست پر امریکہ نے کویت کے جنوب میں اپنی کثیر تعداد میں افواج کو اُتار دیا ہے اس مداخلت کو مزید مؤثر بنانے کی خاطر اس کے حلیف ممالک کینیڈا، برطانیہ، مغربی جرمنی، آسٹریلیا، سپین، اٹلی، بلجیم وغیرہ بھی اپنی بحری فوجوں کو اس علاقے میں مرتکز کر رہے ہیں تاکہ عراق کی پوری پوری بحری اور بری اور فضائی ناکہ بندی کر کے اسے کویت سے نکلنے پر مجبور کر دیا جائے اور سعُودیہ پر عراقی حملہ کی صورت میں اپنے مفادات اور سعُودی علاقہ کا دفاع کیا جا سکے شمال میں بھی عراق کو شدید فوجی دباؤ کا سامنا ہے جہاں ترکی کی حکومت نے اپنی پارلیمنٹ سے جنگ کے ہنگامی اختیارات حاصل کر لیے ہیں، فرانس نے اگرچہ مشترکہ کمان میں نہ آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن بوقت ضرورت وہ عراق کے خلاف اقدامات کرے گا یا ان میں بھرپور حصّہ لے گا رُوس جیسے عراقی دوست سے بھی امریکہ کے ساتھ مفاہمت کر لی ہے اور وہ بھی خلیج میں اپنی بحری قوت عراق کے خلاف لے آیا ہے۔

گذشتہ دس دن ہوئے اقتصادی بائیکاٹ نے عراق کے صدر صدام حسین کو نفسیاتی طور پر نہایت مضمحل کر دیا ہے اور ان کے بوکھلائے ہوئے بیانات آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اُنہوں نے پہلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالبہ کیا ہے کہ کویت سے تمام سفارتخانے بغداد میں منتقل ہو جائیں جو تقریباً سب ممالک نے رد کر دیا ہے پھر انہوں نے کہا ہے کہ اگر سعودیہ سے تمام غیر ملکی افواج نکل جائیں تو وہ بھی کویت سے اپنی فوجیں نکال لیں گے پھر انہوں نے کہا ہے خلیج سے تمام غیر ملکی بحری طاقت کا انخلا ہو جائے۔

عراق بنیادی زرعی پیداوار میں خود کفیل نہیں

سعودیہ سے امریکی اور مصری افواج نکل جائیں شام لبنان سے نکل جائے اسرائیل تمام فلسطینی علاقے خالی کر دے تو وہ کویت سے اپنی افواج نکال لے گا یہ تمام تجاویز تمام ممالک نے فوراً مسترد کر دی ہیں۔ ان تجاویز کی معقولیت اور موقعہ کے سلسلہ میں سب لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ عراق کی بوکھلاہٹ کا آغاز ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ عراق کی جذباتی اپیلوں پر کوئی دھیان نہیں دے رہا اس مسئلہ کے حل کے لیے دنیا واضح طور پر تین گروپوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ لیکن تمام گروپ اس بات پر مکمل طور پر متفق ہیں کہ عراق کویت سے اپنی فوجیں واپس بلا لے۔

پہلا گروپ :۔ امریکہ اور اس کے حلیفوں کا۔ جو اقتصادی ناکہ بندی اور فوجی دباؤ کے تحت اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے اور یہ گروپ بڑے خوفناک انداز میں آگے بڑھ رہا ہے اور جنگی خطرے کو مول لینے پر بھی تیار ہے یہ آل صباح کی حکومت کو پھر سے قائم کرنا چاہتا ہے۔

دوسرا گروپ :۔ فرانس چین اور روس پر مشتمل ہے جو کہ عربوں کے ذریعے ہی اس کا حل چاہتا ہے اور دراصل امریکی اور مغربی قوتوں کی مداخلت پسند نہیں کرتا۔

تیسرا گروپ :۔ عرب لیگ والوں کا ہے اور معتدل قیادت والا مصر عرب لیگ کی افواج کے ذریعے اس مسئلہ کا حل چاہتا ہے اور عراقی فوج کے انخلا کے بعد کویت میں مندرجہ ذیل امور پر عرب لیگ کے زیر اہتمام یا یو این او کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل امور پر ریفرنڈم کروانا چاہتا ہے۔

۱ آیا کویتی عوام کی اکثریت کویت کو عراق میں مدغم کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

۲ آیا کویتی عوام آل صباح کی حکومت انکو دوبارہ لانا چاہتے ہیں یا نہیں۔

۳ آیا کویتی عوام کویت میں جمہوریت چاہتے ہیں یا نہیں۔

اگر ایسا موقعہ آیا تو کویتی آل صباح کی دوبارہ حکومت لا کر رہیں گے عراق کو اپنی خیالی کویتی جمہوری حکومت کے لیے کسی کویتی سے نہ ملنا اس بات کا بین الاقوامی ثبوت ہے کہ کویتی آل صباح کو اب بھی پسند کرتے ہیں دنیا کے متوسط ممالک کا ایک ایسا گروہ بھی ہے جو خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ اگر خدانخواستہ جنگ کا موقعہ آگیا تو پھر دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے بڑی اور خوفناک جنگ ہوگی۔ عراق کو چاہیئے کہ کویت خالی کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر حاضر کے فرعون کے انوکھے فیصلے

علی محسن ابو تراب

جو عراقی اپنی ایرانی بیوی کو طلاق دے گا اسے چار ہزار دینار انعام دیا جائے گا۔

یہ قرارداد ایران عراق جنگ کے دوران پاس کی گئی۔ عراق کی سپریم کونسل کا فیصلہ جو اسے اب شرمسار ہو کر واپس لینا پڑے گا۔

عراق کی سپریم کونسل نے ۱۵ اپریل ۱۹۸۱ء کو اپنے ایک اجلاس میں قرارداد نمبر ۴۷۴ پاس کی جس کا متن درج ذیل ہے۔

(۱) ہر وہ عراقی باشندہ جس نے ایرانی عورت کے ساتھ شادی کی ہو اگر وہ فوجی ہے تو اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے اور عراق کی سرزمین سے نکالنے پر چار ہزار دینار بطور انعام دیا جائے گا، لیکن اگر وہ عام عراقی معاشرے کا فرد ہے تو اسے اڑھائی ہزار دینار دیئے جائیں گے۔

(۲) طلاق یا بیوی کو ملک بدر کرنے کا مصدقہ ثبوت فراہم کرنا لازمی ہے، نیز اسے عراقی عورت سے شادی کرنے کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا بھی ضروری ہوگا۔

عراق کے صوبہ کردستان کی ۴۴۸ بستیوں کو ملیامیٹ کرنے والے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو کیمیائی ہتھیاروں کے ذریعے موت کی نیند سلانے والے ہزاروں کرد مسلمان نوجوانوں کے سر کاٹ کر سرعام سڑکوں پہ لٹکانے والے شیطان وصف درندے کو کویت کی کٹھ پتلی حکومت کا سربراہ بنایا گیا ہے۔

شریف قندیل

۱۷ ستمبر (المسلمون)

مورخہ ۱۴ ستمبر کو عراقی صدر نے اپنے ایک بھٹو علی حسین مجید نامی وزیر کو اس کی سابقہ خدمات کے صلے میں کویت میں قائم کردہ اپنی کٹھ پتلی حکومت کا سربراہ مقرر کر دیا۔ عراق میں اس نے دورِ وزارت میں صوبہ کردستان کی ۴۴۸ بستیوں کو ملیامیٹ کر دیا اور اس میں آباد لاکھوں مسلمان باشندوں کو کیمیائی ہتھیاروں کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہزاروں نوجوانوں کے سر قلم کر کے گزرگاہوں سڑکوں اور چوراہوں پر لٹکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے۔ عراقی مسلمانوں کے قتل عام اور ان کی آبادیوں کو تباہ و برباد کرنے کے صلے میں کویت میں اس کی تعیناتی جہاں بطور انعام کی گئی، وہاں اس بات کی طرف بھی غمازی کرتی ہے کہ کویت میں باقی ماندہ باشندوں کو بے دردی سے قتل کرنے اور انہیں اپنے راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے، چونکہ کویت کو اپنی سابقہ حالت پر واپس لانے کے لیے اندرونِ خانہ تحریک مزاحمت شروع ہو چکی ہے۔ اس پر قابو پانے کے لیے اور کویت کو عراق کا تابع فرمان صوبہ بنانے کے لیے ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جس کے دل میں فرعونیت، چنگیزیت اور شیطنت کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ اور وہ علی حسین مجید کی صورت میں عراقی صدر صدام حسین کو دستیاب ہو گیا۔ علی حسین مجید کا نام کردستان میں بے دریغ بہائے گئے مسلمانوں کے خون ناحق، سڑکوں اور چوراہوں پر نوجوانوں کے لٹکائے گئے سروں، اور جگہ جگہ پڑی ہوئی بوڑھوں کی برہنہ لاشوں کے ساتھ تاریخی طور پر منسلک ہو کر رہ گیا ہے۔ اس تخریب کار کو کویتی مسلمانوں پر اپنی طبع آزمائی کا ایک اور موقع فراہم کیا گیا ہے۔ اللہ کرے کہ وہ اپنے گھناؤنے کردار کو یہاں دوہرانے میں کامیاب نہ ہو سکے اور تحریک مزاحمت میں بھرپور حصہ لینے والے کویتی باشندے اسے واصل جہنم کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اگر آگے بڑھ کر اس ظالم کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو نا عاقبت اندیش کویت میں بھی تباہی پھیلانے سے باز نہیں آئے گا۔ اور اسے کویت میں متعین ہی اس لیے کیا گیا ہے، تاکہ یہ کردستان کی طرح اسے بھی کویتستان بنا دے۔ یہ باقاعدہ ایک خفیہ اصطلاح ہے جو کویت کو مکمل طور پر عراق کے زیرنگیں بنانے کے لیے "کوڈ ورڈ" کے طور پر استعمال کی جا رہی ہے، اللہ نہ کرے اگر یہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو یہ بعید نہیں کہ کویت کا نام بدل کر کویتستان رکھ دیا جائے۔ علی حسین مجید کو کردستان کی ۴۸۰۰ بستیوں پر کیمیائی ہتھیاروں کے ذریعے تباہی پھیلانے کے صلے میں عراق کی کابینہ میں وزارت کا عہدہ تفویض کیا گیا۔ اور اسے یہ فریضہ بھی سونپا گیا، کہ وہ کویت کے متعلق مکمل رپورٹ تیار کرے کہ اس کی تاریخی، جغرافیائی، کیمیائی اور نفسیاتی اعتبار سے کویت کس مقام پر ہے، اور اس پر کیمیائی زہریلے ہتھیار استعمال کیے جائیں تو عراق کے لیے کس حد تک مفید ہو سکتے ہیں، اور اس کوتاہ نظر، سیاہ دل اور خبیث النفس تخریب کاری تعیناتی اسی لیے کویت میں کی گئی ہے اور اس نے ۴ ستمبر کو اپنے اختیارات سنبھال لیے ہیں۔

سفاکیت کا آغاز

اختیارات سنبھالتے ہی پہلے مرحلے پر اس نے کویتی باشندوں اور دیگر ممالک کے کویت میں رہائش پذیر افراد کو موقع فراہم کیا، کہ یہ لوگ سعودی عرب، اردن، شام اور ترکی کے راستے کویت سے نکل جائیں جو یہاں سے بھاگنا چاہے وہ بھاگ جائے۔ لیکن جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی ان پر وہی حربہ استعمال کیا جائے گا، جو کردستان میں استعمال کیا گیا۔ کویت کا جو کٹھ پتلی حکمران سیاہ تاریخ اور سیاہ دل رکھتا ہے، اس کے ہاتھ عراقی مسلمانوں کے خونِ ناحق سے رنگے ہوئے ہیں، اس سے ہر بری حرکت سرزد ہونے کا ہمہ وقت امکان موجود ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کویتی بھائیوں کو اس آزمائش کے دور میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیاہ فائل عراق کی سپریم کونسل نے ۴ نومبر ۱۹۸۶ء کو اپنے ایک اجلاس میں جرم و سزا کے سلسلے میں یہ فرعونی قانون پاس کیا۔

(۱) کہ قانونِ سزا کی دفعہ نمبر ۲۲۵ شق نمبر ۱۱۱ ۱۹۶۹ء کے حوالے سے ہر ایسے شخص کو سزائے موت اور منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ضبط کا مستحق قرار دیا گیا ہے جو صدرِ مملکت، یا اس کے نائب، سپریم کونسل یا حکومتی اشتراکی پارٹی کو واضح طور پر گالی دینے یا اُسے برا بھلا کہنے کا مرتکب پایا گیا۔

(۲) ہر ایسے شخص کو سات سال کی قید بامشقت اور جرمانے کی سزا سنائی جائیگی جس نے عدلیہ، فوج، لوکل گورنمنٹ یا کسی بھی حکومتی کمپنی کے خلاف ہرزہ سرائی یا اس کی توہین کا ارتکاب کیا۔

یہ عبارت عراقی دستاویز نمبر ۳۱۲۳ تاریخ ۱۷-۱۱-۱۹۸۶ء سے نقل کی گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شمس وقمر ڈائری ۱۹۹۱ء

اہلِ دل، اہلِ ذوق، اہلِ نظر
اور اہلِ علم کے لیے۔

ملنے کا پتہ
جامعۃ الفیصل الاسلامیۃ
گوشۂ احباب، اعوان ٹاؤن، ملتان روڈ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی مسائل

جواب دیتے ہیں

عزت مآب شیخ
عبدالعزیز عبداللہ بن باز حفظہ اللہ
مفتی اعظم سعودی عرب ○ فضیلت مآب شیخ محمد بن صالح
العثیمین حفظہ اللہ
سعودی ممتاز عالم دین

ترجمانی: محمود احمد غضنفر

عورت اور نمازِ جنازہ

سوال :۔ کیا عورتیں مردوں کے ساتھ نمازِ جنازہ میں شریک ہو سکتی ہیں؟

جواب :۔ نمازِ جنازہ ان عبادات میں سے ہے۔ جس کے ادا کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول علیہ السلام نے دیا ہے۔ اور اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شامل ہیں۔ کتاب و سُنّت میں عورت کو کسی جگہ نمازِ جنازہ میں شریک ہونے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہونی چاہئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی میت کو لایا جائے۔ میں نمازِ جنازہ پڑھنا چاہتی ہوں۔ لہٰذا میت اُن کے پاس لائی گئی اور کسی صحابیؓ نے اس سے انکار نہیں کیا۔ اسی طرح صحابیات نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھا۔ جس طرح کہ صحابہ نے پڑھا تھا۔ البتہ عورتیں میت کو دفن کرنے میں مشارکت نہیں کر سکتیں اور نہ ہی جنازے کی متابعت کر سکتی ہیں اس سے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(شیخ ابن باز حفظہ اللہ)

کافر کا جنازہ

سوال :۔ کافر کے جنازے میں کیا مسلمان شریک ہو سکتا ہے جبکہ اس دور میں سیاسی مصلحت کے پیشِ نظر مسلمان کافر کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر کافر کی میت کو دفن کرنے کیلئے کفار موجود ہوں تو مسلمان کا کافر کے جنازے میں شریک ہونا اور اس کے دفن کی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں۔

اس کی کوئی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفائے راشدین رضی کے اثر سے نہیں ملتی ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عبداللہ بن اُبی کی قبر پر کھڑا ہونے اور کافر کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا
وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝

اور ان میں سے کسی ایک میت پر کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور مر گئے اور وہ فاسق ہیں۔

البتہ کافر کی میت کو دفن کرنے کے لیے اگر کوئی ان کا ساتھی موجود نہ ہو تو مسلمان اس کو دفن کر سکتے ہیں۔ جس طرح کہ غزوۂ بدر کے مقتول کافروں کو مسلمانوں نے دفن کیا۔

(شیخ ابن باز حفظہ اللہ)

اجنبی ڈرائیور کیساتھ عورت کا سفر کرنا

سوال:۔ کیا اکیلی عورت شہر میں کسی جگہ جانے کے لیے اجنبی ڈرائیور کے ساتھ سفر کر سکتی ہے؟

اسی طرح کیا عورتوں کی جماعت کا اجنبی ڈرائیور کے ہمراہ سفر کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب:۔ اکیلی عورت کا غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عمل اس خلوت کے زمرے میں آتا ہے۔ جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

"لا یخلون رجل بامرءة الا و معها محرم"

کوئی مرد عورت کے ساتھ الگ نہ ہو مگر آنکہ ان دونوں کے ہمراہ محرم ہو۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

"لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا"

کوئی مرد عورت کے ساتھ الگ نہیں ہوتا مگر آنکہ شیطان ان کا تیسرا ہوتا ہے۔

ہاں البتہ اگر دو یا دو سے زیادہ عورتیں ہوں یا ان کے ہمراہ مرد ہوں اور کسی قسم کا اندیشہ یا شک وشبہ بھی نہ ہو تو اس صورت میں غیر محرم ڈرائیور کے ہمراہ عورتیں گاڑی میں ایک گھر سے دوسرے گھر جا سکتی ہیں۔ کیونکہ تیسرے فرد کا وجود خلوت کو زائل کر دیتا ہے لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ اس پر سفر کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ عورت کا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَا تُسَافِرُ إِمْرَءَةٌ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ یہ سفر خواہ بری، بحری یا فضائی ہو۔
سفر میں عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے

کیا مسلمان عورت کافر عورت سے پردہ کرے؟

سوال:۔ ایک خاتون سوال کرتی ہیں، کہ ہمارے گھروں میں غیر مسلم عورتیں کام کرتی ہیں، کیا ہم ان سے پردہ کریں کیا وہ ہمارے کپڑے دھو سکتی ہیں جبکہ ہم ان کپڑوں میں نماز پڑھتی ہیں۔ کیا ہم ان کے دین کے عیوب ان کے سامنے بیان کر سکتی ہیں۔ اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دے سکتی ہیں۔

جواب:۔ ○ کافر عورتوں سے پردہ ضروری نہیں ہے۔ جمہور علمائے امت کی یہ رائے ہے کہ وہ بھی عام عورتوں جیسی ہیں۔

○۔ کافر عورت سے مسلمان عورت اپنے کپڑے اور برتن دھلوا سکتی ہے۔

○۔ جزیرۃ العرب میں کام کاج اور خدمت کے لیے مسلمانوں سے ہی معاہدے ہونے چاہئیں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرۃ العرب سے مشرکوں کو نکالنے کا حکم دیا تھا۔
یہاں ہر شعبہ زندگی میں اسلام اور مسلمانوں کا ہی غلبہ رہنا چاہیئے۔

○ مسلمان عورتیں غیر مسلم عورتوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں۔ اور اس سلسلے میں اسلام کے محاسن اور انکے نظریات کے بطلان کے لیے ان کے نظریئے کے عیوب بیان کر سکتی ہیں، کیونکہ اسلام نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسلام ہی دین حق ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام ہی دین ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔
جو بھی اسلام کے علاوہ دین کو پسند کرے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا۔

البتہ دین کی دعوت علم و بصیرت کی بنیاد پر ہو۔ بغیر علم و بصیرت کے دین کی دعوت دینا مستحسن نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔
کہہ دیجئے بلاشبہ میرے رب نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کریمہ میں بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے متعلق بات کرنے کو انتہائی غیر مستحسن اقدام قرار دیا گیا ہے۔
(شیخ ابن باز حفظہ اللہ)

وکیل اور وکالت

سوال: وکیل اگر شر کی وکالت کرے اور ظالم کی مدد "اور گناہ کا ارتکاب کرنے والے مجرم کو بری کرانے کی کوشش کرے تو کیا اس کی اس وکالت سے ہونے والی کمائی حلال ہے؟

کیا وکالت کا شعبہ اختیار کرنے کے لیے اسلامی شرائط بھی ہیں۔

جواب: محاماۃ مفاعلہ کے وزن پر حمایت سے مشتق ہے۔ جس کا معنی حمایت یا مدد کرنا ہے۔

محامی عربی زبان میں وکیل کو کہتے ہیں۔ بلاشبہ شر کی حمایت اور اس کا دفاع کرنا حرام ہے اس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

و لاتعاونوا علی الاثم و العدوان

گناہ اور ظلم کے کاموں پر تعاون نہ کرو۔

اس طرح نیکی کی حمایت کرنا اور اس کے دفاع کے لیے کوشاں ہونا بہت اچھی اور قابل تعریف بات ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

و تعاونوا علی البرّ و التقوٰی

اور ایک دوسرے کی نیکی اور تقویٰ کی بنیاد پر مدد کرو۔

لہٰذا وکیل کو کوئی بھی کیس لینے سے پہلے اس کا اچھی طرح جائزہ لے لینا چاہیئے اگر مظلوم کو چھڑانے اور ظالم کو ظلم سے روکنے کے لیے کوئی وکیل کیس لڑتا ہے تو اس کا مستحسن اقدام ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

انصر أخاك ظالمًا او مظلومًا

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہؓ نے عرض کی مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ظالم کی مدد سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا ظالم کو ظلم سے روکنا یہ اس کی مدد ہے۔

لہٰذا وکالت فی نفسہٖ کوئی برا کام نہیں اس سے مظلوم کی مدد کی جا سکتی ہے۔

(شیخ محمد بن صالح عثیمین)

دورانِ نماز عورت کا بچے کو گود میں لینا

سوال: مکہ مکرمہ سے اُمّ احمد سوال کرتی ہیں۔ کیا عورت اپنا بچہ گود میں لے کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

جواب: بچہ اگر پاک ہو اور ضرورت متقاضی ہو تو عورت بچے کو گود میں لے کر نماز ادا کر سکتی ہے بسا اوقات بچے کو نہ اٹھانے کی وجہ سے وہ روتا ہے، اور نماز میں خلل انداز ہوتا ہے۔ ایسی صورت اٹھانا بہتر ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ صحابہؓ کو نماز پڑھا رہے تھے اس حال میں کہ آپ نے اپنی بیٹی زینب کی بیٹی اُمامہ کو گود میں اٹھایا ہوا تھا جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے اور جب سجدے میں جاتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے۔

(محمد بن صالح العثیمین)

جُمعہ کے روز سُورہ کہف پڑھنا

سوال: مصر سے رحاب احمد سوال کرتے ہیں کہ کیا جُمعے کے روز سورۃ کہف پڑھنا مستحب ہے۔

جواب: جُمعہ کے روز سُورہ کہف پڑھنا مستحب اور باعث فضیلت اور اجر و ثواب ہے۔ برابر ہے کہ وہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھے یا زبانی نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں البتہ غسل نماز سے پہلے مسنون ہے۔

محمد بن صالح العثیمین۔

بحوالہ جریدۃ المؤمنون عدد (۲۹۵) ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

سوگوار عورت کے لیے خوشبودار صابون کا استعمال

سوال: ظہران سے ن۔س سوال کرتی ہیں کہ میں ایک بیوہ عورت ہوں چند روز پہلے میرا خاوند فوت ہوگیا اور میں اب سوگ کے دن گزار رہی ہوں۔ کیا میں ان ایّام میں خوشبودار صابون سے نہا سکتی ہوں یا اپنے بچّوں کو خوشبودار صابون سے نہلا سکتی ہوں؟

جواب: جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، تو اس کے لیے سوگ کی مدت چار ماہ دس دن مقرر کی گئی ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجًا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرًا فاذا بلغن اجلهن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف واللّٰه بما تعملون خبیرٌ "

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں اور جب یہ عدت پُوری کر چکیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کریں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ (البقرہ ۲۳۴)

سوگ کے دنوں میں بیوہ عورت نہ خوشبُو استعمال کر سکتی ہے نہ زیور پہن سکتی ہے اور نہ ہی سُرمہ وغیرہ لگا سکتی ہے اور نہ ہی خوشبودار صابون سے نہا سکتی ہے غرضیکہ کوئی ایسی چیز جو حُسن و جمال کا باعث بنے سوگوار عورت کے لیے اس کا استعمال شرعًا جائز نہیں ہے۔ نیز اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وُہ عورت سوگ کی مدت کے دوران خاوند کے گھر ہی قیام پذیر رہے جہاں وُہ فوت ہوا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اپنے بچوں کو بھی اس دوران سادہ صابون سے نہلائے۔

(ابن عثیمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ شکرانہ

سوال :۔ یونان سے احمد شرف محمود سوال کرتے ہیں۔ جب میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ نماز ادا کی تو پہلی نماز ادا کرنے کے بعد میں نے شکرانے کے نفل ادا کیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا کی۔ کیا اس طرح شکرانے کی نماز پڑھنے کا شرعًا کوئی ثبوت ہے۔

جواب :۔ میری معلومات کے مطابق شکرانے کے لیے رکوع یا قیام والی نماز کا کوئی ثبوت نہیں البتہ صرف سجدہ شکر کا ثبوت ملتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو کوئی نعمت عطا کرے یا کسی مصیبت سے نجات دے، تو سجدہ شکر بجا لائے۔ جس طرح کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

حضرت کعب بن مالک، ہلال بن امیّہ اور مرارہ بن ربیع غزوۂ تبوک میں بغیر کسی عذر کے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور وہ غزوے میں شریک نہ ہوئے جس کی بنا پر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ ان پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ انہوں نے صدقِ دل سے توبہ کی اور جب توبہ قبول ہوئی اور قرآنِ مجید میں آیات نازل ہوئیں۔ اور کعب بن مالک کو بریت کی بشارت دی گئی تو وہ فوراً شکرانے کے طور پر سجدے میں گر گئے۔ اور یہ واقعہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پیش آیا۔

(ابن عثیمین)

مُسافر کا مقیم کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال :۔ اُردن سے محفوظ راشد سوال کرتے ہیں کہ کیا حالتِ سفر میں مقیم امام کے پیچھے میں نماز کو مکمل کروں یا قصر کروں۔

جواب :۔ مُسافر جب مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ امام کی اقتداء میں نماز پوری پڑھے، اور اس کے سلام کے ساتھ سلام پھیرے مقیم امام کی اقتداء میں قصر جائز نہیں۔ کیونکہ امام کی اقتداءُ ضروری ہے۔ حدیث میں وارد ہے۔

" جُعِلَ الامامُ لیؤتمّ بہٖ " امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔

(ابن عثیمین)

چوری کے مال کی خرید وفروخت

سوال :۔ اسماعیلیہ مصر سے اُمل سوال کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سامان خریدا اور میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا تھا کہ یہ چوری کا مال ہے۔ کیا مجھے اس کا گناہ ہوگا۔

جواب:۔ جس کو یہ معلوم ہو کر یہ چوری کا مال ہے اسے خریدنا حرام ہے۔ بلکہ اس کا یہ فرض ہے کہ اس کو یہ نصیحت کرے کہ یہ مال جس کا ہے اسے لوٹا دے اگر وہ نصیحت کو نہ مانے تو اس کی اطلاع پولیس یا حکومت کے کسی بھی متعلقہ ادارے کو کرے۔

(شیخ ابن باز)

نمازِ تسبیح

سوال:۔ الزلفی سے رضا خلیفہ سوال کرتے ہیں کہ کیا نمازِ تسبیح کا شرعًا کوئی ثبوت ہے۔

جواب:۔ نمازِ تسبیح کا جن احادیث میں تذکرہ ملتا ہے وہ تمام احادیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں بلکہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے انہیں کذب قرار دیا ہے، کسی امام نے اسے مستحب قرار نہیں دیا۔

(ابن عثیمین)

قسم ٹوٹنے کا کفارہ

سوال:۔ بیضاء مراکش سے ع۔ل۔ق سوال کرتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یہ قسم کھائی ہے کہ میں اپنے حقیقی بھائی کے گھر داخل نہیں ہوں گا۔ میں نے یہ قسم توڑ دی ہے کیا میرے لیے قسم کا کفارہ ہے؟

ع۔ل۔ق بیضاء مراکش

جواب:۔ جی ہاں آپ کو قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا خواہ آپ نے قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی ہو یا ویسے ہی پختہ ارادے سے قسم کھائی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ۔

(المائدۃ - ۸۹)

اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں کا تم سے مؤاخذہ نہ کرے گا، لیکن پختہ قسموں پر مؤاخذہ کرے گا (جن کی تم خلاف ورزی کرو گے) تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے، جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو، یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام کو آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم کھا لو (اور اسے توڑ دو) تمہیں چاہیئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

لہٰذا اگر تم دس مساکین کو صبح یا شام کا کھانا کھلا دو یا انہیں کپڑے لے دو تو تمہاری طرف سے کفارہ ادا ہو گیا۔ یا اگر تم ہر ایک مسکین نصف صاع کھجور گندم یا چاول دے دو تو اس سے بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(شیخ ابن باز)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے لیے موت کی دُعا

سوال :۔ جیذان السعودیہ سے ایک خاتون سوال کرتی ہیں کہ میرا خاوند بہت غصیل ہے اور وہ شدید غصے کی حالت میں اپنے لیے موت کی دُعا کرتا ہے اس سلسلے میں شریعت کا حکم کیا ہے۔

جواب :۔ اپنے لیے موت کی دُعا کرنا شرعاً حرام ہے۔ یہ قطعاً جائز نہیں کہ کوئی اپنے لیے موت کی دُعا کرے۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مصیبت نازل ہونے پر کوئی تم میں سے اپنے لیے موت کی تمنا نہ کرے۔ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مصائب میں صبر کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے عافیت، ہدایت اور ثابت قدمی کی دُعا کرے۔ تمام معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

(محمد بن صالح العثیمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دینی، علمی، ادبی اور تاریخی کتابیں مناسب قیمت پر خریدنے کے لیے

نعمانی کتب خانہ

میں تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر
بشیر احمد

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاھور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کویت کی فلاحی تنظیمیں

کویت کی ان رفاہی تنظیموں کے نام درج ذیل ہیں۔ جن کے تعاون سے دنیا بھر میں ہزارہا مساجد، مدارس بنائے گئے ضرورتمندوں کیلئے کنوئیں کھدوائے گئے دنیا بھر کی لائبریریوں کو اہم ترین کتابیں مفت فراہم کی گئیں اور لاکھوں یتیموں کی کفالت کا اہتمام کیا گیا۔

۱- الهيئة الخيرية الاسلامية العالمية

۲- بيت الزكاة

۳- لجنة المناصرة الخيرية لفلسطين ولبنان

۴- جمعية الاصلاح الاجتماعي۔

۵- جمعية احياء التراث الاسلامي۔

۶- جمعية المعلمين الكويتية۔

۷- الجمعية الثقافية النسائية۔

۸- صندوق إغاثة المرضى لمستشفى مبارك۔

۹- الجمعية الطبية الكويتية۔

۱۰- جمعية الشيخ عبد الله النوري الخيرية

۱۱- الاتحاد الوطني لطلبة الكويت۔

۱۲- جمعية الرعاية الاسلامية۔

۱۳- لجنة الفلاح الخيرية۔

۱۴- الجمعية الخيرية للتضامن الاجتماعي

۱۵- لجنة التضامن مع الشعب الفلسطيني

۱۶- جمعية النجاة الخيرية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نظم ہمارے ملک کے ممتاز اسلامی شاعر جناب علیم ناصری نے مورخہ ۹ مئی ۱۹۸۵ء جلسہ تقسیم انعامات میں پڑھی۔ اس خصوصی اجلاس کی صدارت فضیلۃ الشیخ عبدالرحمان سلیمان العوبیسی مؤظف مکتب الدعوۃ الاسلامیہ نے کی۔

مرحبا دار العلوم الفیصل الاسلامیہ — تشنگانِ علم کی خاطر ہے "عین جاریۃ"
یہ غضنفر کی شجرکاری کا ہے رنگیں چمن — ہیں بہار اندر بہار اس کے گل و سرو و سمن
اس جگہ آباد ہے اِک نور و نکہت کا جہاں — اِک دبستاں ہو رہے فکر و نظر کا آسماں
یاں چلے آتے ہیں از خود طالبوں کے قافلے — شہد کی مکھی کو جیسے پھول کی خوشبو ملے
اس جگہ ڈھلتے ہیں علم و فضل کے مینار بھی — تربیت پاتے ہیں یاں ابرار بھی احرار بھی
دیکھتا ہوں سامنے اقصائے مشرق کے جواں — یہ فلپائن کے غازی دینِ حق کے ترجماں
ان کے آبا ہیں جہادِ حریت کے سرفروش — بحر و بر میں دشت میں قرآں بکف سنت بدوش
بڑھ رہے ہیں فی سبیل اللہ جاں دیتے ہوئے — منڈانا و کے اندھیروں میں اذاں دیتے ہوئے
لڑ رہے ہیں دینِ حق کی سربلندی کے لیے — ملتِ اسلام کی شیرازہ بندی کے لیے
مارکوسی جبر و جور ان کو ڈرا سکتا نہیں — لشکرِ باطل انہیں نیچا دکھا سکتا نہیں
نعرۂ توحید ہے اِک اِک سعادت مند کا — خوف کیا ان کو کسی تثلیث کے فرزند کا
یہ جوانانِ جری یہ طالبانِ دینِ حق — جا رہے ہیں اپنے سینوں میں لیے آئینِ حق
ان کا اِک اِک فرد حریت نشاں بن جائے گا — ان کا اِک اِک لفظ شمشیر و سناں بن جائے گا
فلپائن میں بھی ہو گا کامراں یہ انقلاب — اور اس مشرق سے بھی نکلے گا دین کا آفتاب

جا کے تم کہنا مرا ان حق شعاروں کو سلام
ان مجاہد غازیوں کو جاں نثاروں کو سلام

علیم ناصری
۹ مئی ۱۹۸۵ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصانیف جن کا ہر گھر میں ہونا ازحد ضروری ہے ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور (۲)

صلوٰۃ الرسول — جمال مصطفٰے — انوار التوحید — ریاض الاخلاق

سید الکونین — خطبۂ رحمۃ للعالمین — ضرب حدیث — اعجاز حدیث

قرآنی شمعیں — اصلاح معاشرہ — مسلمان کا سفر آخرت — عالم عقبیٰ

سبیل الرسول — حزب الرسول — حج مسنون — رحمت عالم کی کہانیاں

انوار الزکوٰۃ — صد احادیث — تجلیات رمضان — محبت مصطفٰے

سرور عالم کا پیغام — شان العالمین — ساقی کوثر — نماز جنازہ

بستان الاربعین — مقام والدین — بیاض الاربعین — قندیل حج

ارشادات شیخ عبدالقادر جیلانی — نماز مقبول نورانی نماز — مراۃ النساء — تبویب القرآن علامہ وحید الزمان

ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور / پاکستان فون نمبر ۳۲۱۸۱۵ — مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ فون ۲۱۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ صحابہؓ کے درخشاں پہلو

حصہ اوّل - دوم - سوم

صحابہ کرامؓ کی سیرت پر ایک ایمان افروز کتاب

جس میں

آغوشِ نبوتؐ کی اُن پروردہ ہستیوں کا تذکرہ نہایت دل نشیں انداز میں کیا گیا ہے

- جن کے سینوں پہ انوارِ رسالتؐ براہِ راست پڑے۔
- جنھوں نے دینِ حق کی سربلندی کے لیے اپنی ہر چیز راہِ خدا میں لٹا دی
- جن کی قدسی صفات کا تذکرہ قرآنِ مجید اور پہلی آسمانی کتابوں میں بھی کیا گیا
- بلاشبہ جن کی سیرت کا ہر پہلو ہمارے لیے درخشاں و تاباں ہے۔
- عمدہ اسلوب، سلیس زبان، رواں دواں ترجمہ، دیدہ زیب عنوان۔
- نفیس کتابت اور عمدہ طباعت
- ہر شعبۂ زندگی سے متعلق افراد کے لیے یکساں مفید
- اپنے دلوں کو منور کرنے کے لیے آج ہی اس کتاب کو اپنے قریبی بک سٹال سے طلب کیجیے

ترجمہ: از قلم محمود احمد غضنفر

رابطہ کے لیے: کاشانہ ضیاء الرحمان: ۴۷۶/ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸

نعمانی کتب خانہ: حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب: زمانے میں بہترین ہمنشیں

- العبودیّة ــــــــ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ علیہ الرحمہ
- الفرقان ــــــــ 〃 〃 〃 〃 〃
- کتاب الکبائر ــــــــ شیخ الاسلام امام محمّد بن عبدالوہاب علیہ الرحمہ
- اصولِ دین ــــــــ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
- فضل الاسلام ــــــــ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
- دین کے چار بنیادی اصول ــــ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
- فضائلِ قرآن ــــــــ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
- اصُولِ ایمان ــــــــ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
- الورد المصفّٰی المختار ــــ المغفور جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود
- دعوت الی اللہ اور مبلغین کے اوصاف ــــ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز حفظہ اللہ
- حج وعمرۃ قرآن وسنت کے آئینے میں ــــ 〃 〃 〃
- عید میلاد النّبیؐ کی شرعی حیثیت ــــ 〃 〃 〃
- احادیث قدسیّہ ــــــــ دکتور عزالدین ابراہیم حفظہ اللہ
- حیاتِ صحابہؓ کے درخشاں پہلو ــــ دکتور عبدالرحمان رافت الباشا
- سگریٹ نوشی ــــــــ سماحۃ المفتی محمد ابراہیم حفظہ اللہ
- عقیدۃ طحاویّة ــــــــ علّامہ ابوجعفر الوراق الطحاوی حفظہ اللہ

مندرجہ بالا کتب کا سلیس اُردو زبان میں ترجمہ **محمود احمد غضنفر کے قلم سے**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجامعۃ السلفیۃ (العالمیۃ) دعوۃ الحق (رجسٹرڈ)

- کوئٹہ (بلوچستان) میں سلفی مشائخ کی ایک عظیم یادگار
- بلوچستان میں سلفی عقائد کی ترویج کا اہم مرکز
- سلفی عقائد کی عظمتوں کا امین ایک عالی شان ادارہ
- عالم اسلام کے سلفی احباب کی اُمنگوں کا ترجمان
- کتاب وسُنّت کی نشر واشاعت کا ایک مثالی مرکز
- مسلمان بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کی معیاری درس گاہ
- زیر تعلیم طلبہ کی رہائش اور خورد ونوش کا معقول انتظام
- ادارے کی نئی بلڈنگ فنّ تعمیر کا ایک عظیم شاہکار
- مسلمان نوجوانوں کی جہادی تربیت کا بے مثال ادارہ
- نونہالانِ قوم کی علمی، روحانی اور جہادی تربیت کا سنگم
- دِن بدن ترقی کی جانب رواں دواں

اپنے بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیئے الجامعۃ السلفیہ دعوۃ الحق کی انتظامیہ سے رابطہ کریں

رابطہ کے لیئے
ناظم: الجامعۃ السلفیۃ دعوۃ الحق

مسلم آباد ▫ ائیرپورٹ روڈ ▫ کوئٹہ ▫ بلوچستان ص ب ۳۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ قرآن کریم کے نورانی الفاظ کو نونہالان قوم کے سینوں میں مزین و آراستہ کرنے کا بہترین انتظام۔

○ زیر تعلیم طلبہ کی رہائش و خوراک کا معقول اور فری انتظام

مدرسہ تحفیظ القرآن رحمانیہ راج گڑھ لاہور

اپنے بچوں کو قرآن پاک حفظ کرانے کے لیے

مدرسہ

تحفیظ القرآن رحمانیہ

میں داخل کروائیں

رابطہ کے لیے

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی

ناظم مدرسہ تحفیظ القرآن رحمانیہ ○ محمدی پارک ○ راج گڑھ ○ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز نہ دبو ایسے شخص سے

ہرگز نہ دبو کسی ایسے شخص سے جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے۔ طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔ بھلائی سے روکتا ہے، ظلم و زیادتی میں حد سے گزرنے والا ہے، سخت بد اعمال ہے، جفا کار ہے اور ان سب عیوب کے ساتھ بد اصل ہے... جب ہماری آیات اُس کو سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے وقتوں کے افسانے ہیں۔ عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔

(القرآن ۶۸ : ۱۰–۱۶)

ایک داعئ حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص عدد
کویت نمبر

مجلة دعوة الحق

لاهور

اردو عربی

جنوری سنہ ۱۹۹۱ء جلد : ۱
جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۱۱ھ شمارہ : ۱

کویت کی پہلی حیثیت بحال کی جائے :

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبد العزیز

یجب علی الدول الاسلامیة انکار عدوان رئیس العراق الاثیم علی الکویت :

سماحة الشیخ عبد العزیز بن باز

عراقی حملے نے خلیج میں سنگین صورت حال پیدا کر دی

سعودی سفیر کا بیان

الكويتيون عائدون إلى وطنهم إن شاء الله

محمد احمد غضنفر

یکے از مطبوعات
جامعة الفیصل الاسلامیة
لاہور، پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم دعوة جهاد

جامعہ الفیصل الاسلامیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي هٰذا العدد

كيف نُصدّق أنّ صدّام حُسين لاينوى الإعتداء على المملكةِ وهو الّذى نكث بوعدِهِ واجتاح الكويت

خادم الحرمين الشريفين حفظه الله

يجب على الدّول الإسلاميةِ إنكار عدوان رئيس العراق الأثيم على الكويت

الشيخ عبدالعزيز عبدالله بن باز حفظه الله

الواجب على وُلاةِ الأمر إتخاذُ كُلِّ وسيلةٍ تصد الخَطَر

بيان لهيئة كبار العلماء

المؤتمر الإسلامى لمناقشة الأوضاع الحاضرة فى الخليج بمكّة المكرمة

بيانات . قرارات . توصيات

حين يحكم الطّغاة فى بغداد

دكتور نبيل سليم

هدفنا تحرير الوطن من دنس العدو المحتل

سمو امير الكويت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجوب عداوة اليهود والنصارى

سماحة الشيخ عبدالعزيز عبدالله بن باز حفظه الله

أبتاه
طفل كويتي يحاور أباه

دكتور عبدالرحمن صالح العشاوي

ماذا خسر العالم بإحتلال الكويت

دكتور سعود المصيبيح

الأزمة تفيق الأمة

الشيخ احمد القطان

فويل للشيطان العراق

صلاح احمد الطنوبي

قريبا تعود الكويت

مصطفى أمين

حكم الإستعانة بغير المسلمين

الشيخ مناع القطان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كيف نصدق أن صدام حسين لاينوي الاعتداء على المملكة وهو الذي نكث بوعده واجتاح الكويت

خادم الحرمين الشريفين حفظه الله

قبل الغزو العراقي الغاشم للكويت وبعده كانت المملكة بقيادة خادم الحرمين الشريفين خلية عمل دبلوماسية حقيقية غير أن الأزمة لم تتوقف على الكويت فقط، وإنما يبدو أن شهية صدام حسين للدماء كانت مفتوحة على الدوام، ولهذا حشد قواته على الحدود الكويتية السعودية مهدداً بذلك المملكة.

وبعد اسبوعين من غزو العراق للكويت، تحدث خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز عن حقيقة الأوضاع الجديدة.

وفي هذا الحديث الذي تم بحضور المواطنين في ٢٣ محرم بقصر السلام بجدة.. شدد خادم الحرمين الشريفين على أن المملكة العربية السعودية لن تسمح لكائن من كان أن تمتد يده بالعدوان على شبر واحد من أراضيها.

واستعرض خادم الحرمين الشريفين أمام المواطنين الأوضاع في المنطقة على ضوء الغزو العراقي لدولة الكويت الشقيقة ورفض المملكة لهذا الغزو ودعوتها مجدداً لإنسحاب القوات العراقية من الأراضي الكويتية وعودة الشرعية إلى الكويت المرتبطة بسمو الشيخ جابر الأحمد الجابر الصباح أمير دولة الكويت.

بيد أن الملك المفدى أكد مجدداً أن المملكة العربية السعودية دولة كانت وستظل محبة للسلام وتدعو له وتطبقه في كل علاقاتها على مستوى التعامل الدولي اقليميا وعربيا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسلاميا ودوليا.

وقال: «نحن دولة لن تكون معتدية على أحد ولن تبدأ بالعدوان، ولكننا لن نمكن أحدا من الاعتداء علينا أو على شبر واحد من أراضينا ولن يبقى فينا واحد على قيد الحياة إذا تعرض أمن المملكة العربية السعودية للخطر، فكلنا سنجاهد في سبيل الله ومن أجل حماية الأرض والعرض والكرامة».

وطمأن خادم الحرمين الشريفين المواطنين السعوديين على أن بلدهم وحياتهم وحاضرهم ومستقبلهم هو الشغل الأول والأخير للدولة.

وقال ـ حفظه الله ـ موجها الخطاب اليهم: «نرجو أن يثق المواطنون بأن الدولة تتوخى دائما وأبدا تحقيق مصالحهم، ومن ثم فنحن لن نمكن المعتدي أو حتى من تسول له نفسه بالاعتداء أن يجني ذرة واحدة من رمال بلادنا وسيكون الثمن الذي يدفعه المعتدي غاليا وأغلى مما يتصور بكثير».

وأكد الملك المفدى أن المواطن السعودي ولد حرا وسيظل كذلك وفقا للعقيدة الإسلامية التي تحفظ له حقوقه وتمكنه من أداء مسئولياته وواجباته في ضوء هذه المنظومة المتكاملة من التفاعل والترابط والتكامل بين القيادة السعودية ومواطنيها.

المواطن موضع اهتمام الدولة

وتابع خادم الحرمين الشريفين يقول: «أحب أن اطمئن أبناء المملكة العربية السعودية إلى أنه لا يمكن أن أسمح لأحد أو لنفسي التدخل بالشؤون العامة أو الخاصة للمواطنين بما في ذلك حريتهم التي كفلها لهم الإسلام، كما أننا لن نتدخل في أمور الناس، بل نعمل على حمايتهم ونستميت في سبيل ذلك وفي سبيل بقاء العقيدة الإسلامية وسيظل كل مواطن موضع اهتمام الدولة في معاشه وحياته، وخططنا التنموية تسير في ضوء ما خطط لها كما أن الخير ـ بحمد الله ـ يزداد».

وأعرب الملك المفدى عن ألمه لما تعرضت له دولة الكويت من غزو سافر على أيدي القوات العراقية وما ترتب على ذلك الغزو من نتائج رفضها العالم كله بشكل قاطع، وطالب، جلالته، على الفور بسحب القوات العراقية من الأراضي الكويتية بدون قيد أو شرط وعودة الشرعية إليها.

وتطرق خادم الحرمين الشريفين ـ في شرح مسهب ـ إلى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تطور الوضع بين العراق والكويت وأوقف المواطنين على خلفيات ذلك الوضع والآثار التي ترتبت عليه.

اجتماع جدة

وأكد أن موقف المملكة العربية السعودية من الاجتماع الثنائي بين الطرفين العراقي والكويتي الذي عقد في جدة قبل غزو العراق للكويت.. كان منطلقاً من رغبة المملكة في كسر الجمود الذي أصاب العلاقات القائمة بين البلدين الجارين.

وقال: «لقد تم الاجتماع الثنائي بناء على رغبة الدولتين العراق والكويت، وكان من المفهوم أيضاً أن وافق الطرفان على استمرار اللقاءات في بغداد، وكان من الممكن حل الأمور بالطرق السلمية لو استمر الحوار بين الطرفين».

واستبعد الملك المفدى أن يكون موقف المملكة في هذا الاجتماع التدخل في الشؤون الداخلية للطرفين اقتناعاً من المملكة بأن دورها يتركز في جمع المسؤولين من كلا البلدين ووضعهما وجهاً لوجه أمام بعضهما البعض لحل المشكلات بالحوار الودي الأخوي والتفاهم المفضي إلى ما يؤدي إلى عودة الصفاء والعلاقات الحسنة بينهما، مشيراً إلى أن المملكة لم تكن مفوضة لاتخاذ ماتراه تحت مظلة الجامعة العربية للمساهمة في حل الأمور المعلقة بين العراق والكويت.

وقال رعاه الله.. «إن دور المملكة انحصر في تهيئة الأجواء ولم تتدخل في شيء ولم يطلب منها أحد شيئاً، لأن البلدين كانا قادرين على حل المشكلات إذا توفرت النوايا الحسنة وتم استبعاد القوة من أن تكون العنصر الغالب أو الاخذ على حين غرة».

ونوه الملك فهد بن عبدالعزيز بالدور الايجابي المميز الذي أدته مصر الشقيقة بقيادة فخامة الرئيس محمد حسني مبارك، مشيراً في هذا السياق إلى الرحلات التي قام بها فخامته بين العراق والكويت وجدة في يوم واحد وتطلعاته إلى تضييق فجوة الخلاف وحصره وعدم توسيع دائرته.

الهجوم المفاجأة

وأوضح خادم الحرمين الشريفين أن الرئيس مبارك أكد له في لقائهما بجدة قبل الغزو العراقي للكويت نقلاً عن الرئيس صدام حسين أن العراق لا يود الإساءة إلى الكويت بأي شكل من الأشكال.

بيد أن الملك المفدى أضاف قائلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لقد فوجئنا بعد منتصف الليل بهجوم العراق على الكويت في الوقت الذي لم يكن أحد في الكويت يتوقع ذلك أو يصدقه ولم أكن أنا المتألم الوحيد فقط لما حدث، بل العالم كله لأن ما حدث لا يزرع الثقة بين الأمة العربية، وإنما يبرزها بشكل مزر».

وأضاف قائلاً: «ان الاختلاف في الرأي ليس غريباً ولكن المعروف عن الإنسان العربي المسلم أن يلتزم بالكلمة التي أعطاها. ولقد كان الحدث مؤلماً لأنه صدر من دولة قوية إلى دولة لها إمكانات محدودة ولو كانت الكويت تعلم أن العراق سيغزوها بهذا القدر الهائل من الجنود والدبابات والآليات العسكرية لأعدت للأمر حسابه ولكنها فوجئت بالغزو رغم التطمينات التي أعطيت لها من العراق بعدم الإساءة إليها».

وقال الملك المفدى: «لم يخطر ببالي لحظة أن يحدث ما حدث بعد التأكيد العراقي بعدم الاعتداء على الكويت، رغم أن الكويت لم يتحفظ إطلاقاً على مواصلة الاجتماعات في بغداد ولم يعلن رفضه للحوار على الاطلاق».

أقوال صدام وأفعاله

واستعرض الملك فهد بن عبدالعزيز مواقف المملكة من العراق ابان المحنة التي تعرض لها وقال: «إن أحداً لايستطيع أن يتجاهل هذه المواقف، كما أن الرئيس صدام حسين كان يتحدث عن صدق هذه المواقف في كل مناسبة، ونحن لم نقم إلا بالواجب ومساهمتنا في الدفاع عن العراق دفاع عن المملكة التي عرفت منذ القدم أنها إذا قدمت شيئاً لا تتبعه بمنٍّ أو أذى، وفي أعمال الخير لا تقدم المملكة باليمين وتأخذ بالشمال، ومن الغريب أن تنقلب الموازين بين عشية وضحاها فيقلب لنا ظهر المجن ويتنكر للجميل الذي أسدته المملكة».

وأشار خادم الحرمين الشريفين إلى أنه إذا كان العراق يدعي أن المملكة والدول الخليجية العربية الأخرى لم تقدم له شيئاً، فإن هذا الكلام يعد اختلالاً في الموازين ليس المالية فحسب، بل والخلقية والإنسانية التي عرف بصدقها الإنسان العربي المسلم.

التضحيات

وتابع رعاه الله قائلاً: «إذا كان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العراق يقول: إنه ضحى بالشباب فقد شاركناه هذه التضحية فنحن ضحينا بالمال والأسلحة المتطورة والمواقف الدولية ولم نتبع ذلك بمن أو أذى إلا أن النكران يجعلنا نعلن حقيقة مواقفنا وما قدمنا من آلاف الملايين للعراق في شتى المجالات مما يعرفه العالم بأسره وعلى لسان صدام حسين نفسه في كل المناسبات فحتى لو أراد التنكر لمواقف المملكة، فإن السجلات التاريخية لدى جميع الدول مليئة بما قاله صدام بملء فمه، فكيف نسي كل ذلك وراح يحاول طمس الحقائق التي شهد بها الشعب العراقي قبل باقي الشعوب.

وأردف رعاه الله يقول: «كيف نصدق أن صدام حسين لا ينوي الاعتداء على المملكة العربية السعودية بينما هو نكث بوعده وخان عزده واجتاح الكويت رغم كل العهود والوعود التي أكدها لي شخصياً ولأخي فخامة الرئيس حسني مبارك».

صديق الأمس.. عدو اليوم

واستمر الملك فهد بن عبدالعزيز في حديثه إلى المواطنين قائلاً: «لقد كنا نساعد صدام حسين بدون طلب ولم نتردد في القيام بالواجب فكيف - في لمحات البرق - أصبح صديق الأمس عدو اليوم.

وأبدى الملك فهد بن عبدالعزيز أسفه لما تبثه وسائل الإعلام العراقية الآن من محاولات ترمي إلى التشويش على سلامة ونصاعة موقف المملكة العربية السعودية، وقال: «إنه من المؤسف أن يحدث هذا بين عشية وضحاها ولكنه سلاح العاجز».

كما أبدى حفظه الله ألمه الشديد لما تعرض له أبناء الشعب الكويتي بسبب الغزو العراقي وقال: «إنها بادرة خطيرة، ويحز في النفس أن يتعرض نساء الكويت لهجوم لا أخلاقي وتمارس معهم أمور بشعة يجب الترفع عنها».

القوات العربية والصديقة

ونوه خادم الحرمين الشريفين بالتجاوب الذي لقيته المملكة العربية السعودية من الأشقاء العرب والأصدقاء لإشراك قوة متعددة الجنسيات لمساندة القوات المسلحة السعودية في المحافظة على سلامة أراضي المملكة وحماية مقوماتها الحيوية والاقتصادية وتعزيز قدراتها الدفاعية ورفع مستوى تدريب القوات المسلحة السعودية وذلك في

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواجهة الحشود العراقية التي أخذت تتزايد يوماً بعد يوم على الحدود الكويتية السعودية.

وقال: «إن هذا الإجراء استهدف كف الأذى وكف الشر، ونحن لن نكون معتدين على أحد ولن نبدأ أحداً بالعدوان لا على العراق ولا على غيره إلا إذا بادرنا أحد بالاعتداء.. والله يقول في كتابه العزيز: ﴿فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم﴾.. ويقول جل شأنه: ﴿وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بغت احداهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء إلى أمر الله فإن فاءت فأصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا ان الله يحب المقسطين﴾ «الحجرات الاية ٩».

ولهذا كففنا يد العراق عن أن تمتد إلى شيء لا تحمد عقباه وفي نفس الوقت أدينا الواجب تجاه بلدنا ومواطنينا وأطمئن المواطنين أن بلدهم في أيد أمينة والوقاية خير من العلاج..

وأكد الملك فهد بن عبدالعزيز أن المملكة ليست لقمة سائغة ولن تصبح فريسة للأطماع والعدوان.

وقال: لقد حاولت أن أبذل أكبر مجهود لابعاد هذه البلاد المطهرة عن المشكلات واعتقد أن هذا أفضل طريق سلكناه».

وشدد على أن رب العزة والجلال أكرم المملكة بأن جعلها مهبط الدين الإسلامي وموئل العقيدة الإسلامية كما أكرمها بخدمة الحرمين الشريفين.

ووصف خادم الحرمين الشريفين في ختام حديثه إلى المواطنين مبادرة الرئيس العراقي التي أعلن عنها بأنها زادت الأمور تعقيداً، فضلاً عن أنها غير قابلة للتنفيذ مشيراً إلى أن هذه المبادرة كان ينبغي أن تنحصر في الواقع الذي نحن فيه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يجب على الدول الاسلامية انكار عدوان رئيس العراق الاثيم على الكويت

سماحة الشيخ ابن باز حفظه الله

وجه سماحة الشيخ عبدالعزيز بن باز الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد كلمة حدد فيها موقف الشريعة الاسلامية من الغزو العراقي للكويت.

وفيما يلي نص الكلمة..

بسم الله الرحمن الرحيم

والحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين والصلاة والسلام عل عبده ورسوله وخليله وأمينه على وحيه نبينا وإمامنا سيدنا محمد بن عبدالله وعلى اله وأصحابه ومن سلك سبيله واهتدى بهداه إلى يوم الدين.

أما بعد أيها الاخوان المسلمون في كل مكان نظراً لما جرى من حوادث في اليوم الحادي عشر من هذا الشهر من شهر الله المحرم عام ١٤١١هـ من العدوان الأثيم والظلم العظيم من رئيس دولة العراق على دولة الكويت، وذلك باجتياحه بلاد الكويت بجيوشه المزودة بأنواع الأسلحة المدمرة وما حصل بسبب ذلك من الفساد العظيم وسفك الدماء ونهب الأموال وهتك الأعراض وتشريد الامنين.

بسبب هذا كله كثر السؤال عن هذا الحادث وعما ينبغي نحوه ورأيت أنه من الواجب إخبار المسلمين فيما يتعلق بهذا الحادث وما يجب على المسلم نحوه فأقول.. :

لا شك أن هذا الحادث من رئيس دولة العراق حادث أليم وعدوان كبير على دولة مجاورة امنة يجب على جميع الدول الاسلامية وغيرها وعلى جميع المسلمين انكار ذلك وشجبه وبيان أنه عدوان أثيم وظلم كبير

يجب على رئيس دولة العراق أن يبادر بسحب جيشه من دولة الكويت وأن يحذر مغبة ذلك في الدنيا والآخرة، والظلم عاقبته وخيمة، والله عز وجل يقول في كتابه المبين «والظالمون ما لهم من ولي ولا نصير» ويقول سبحانه «ومن يظلم منكم نذقه عذاباً كبيراً». ويقول النبي ﷺ (اتقوا الظلم فإن الظلم ظلمات يوم القيامة) ويقول الله عز وجل فيما رواه عنه نبيه صلى الله عليه وسلم (يا عبادي إني حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم محرماً فلا تظالموا).

لاشك أن هذا العدوان من أقبح الظلم ولا شك أيضا أنه مخالف للتعاليم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلامية والمواثيق الدولية مدين صاحبه بالعقوبة العادلة.

والمشاكل بين الجيران وبين القبائل وبين الدول لا تحل بالظلم والعدوان ولكن تحل بالطرق السلمية والصلح أو بالحكم الشرعي أما حلها بالظلم والعدوان والسلاح وقتل الأبرياء ونهب الأموال وغير هذا من أنواع الفساد فهذا لا تقره شريعة إسلامية ولا يقره ميثاق دولي ولا عرف بين الناس بل مخالف للاعراف ومخالف للمواثيق الدولية كما أنه مخالف لشرع الله المطهر.

والواجب على جميع الدول الاسلامية وغيرها والعربية وغيرها انكاره. وقد وقع ذلك وأجمع العالم على إنكاره ولا شك أنه جدير بالانكار، فالواجب على دولة العراق أن تسحب جيوشها من دولة الكويت وأن تبادر بذلك وأن تلغي هذه المشكلة الخطيرة، وأن تحل المشكل بينها وبين الكويت بالطرق السلمية التي أوضحها الاسلام ودرج عليها المسلمون ودرج عليها كل من له أدنى بصيرة وأدنى رغبة في الحق والعدل والانصاف.

وهذه المسألة كغيرها من المسائل التي تقع بين الناس سواء كان ذلك بين دول أو قبائل أو غير ذلك يجب، أن تحل بالطرق الشرعية ويحرم حلها بالظلم والعدوان والصلح جائز بين المسلمين، كما قال جل وعلا ﴿والصلح خير﴾ وفي الحديث الشريف يقول عليه الصلاة والسلام (الصلح جائز بين المسلمين إلا صلحاً حرم حلالاً أو أحل حراماً) فإذا تيسر الصلح الذي لا يخالف شرع الله بل أن تحري فيه العدل والانصاف والقسط فذلك جائز فإن لم يتيسر ذلك وجب الرجوع إلى حكم الله، كما قال جل وعلا في كتابه المبين ﴿يا أيها الذين أمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله والرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر ذلك خير وأحسن تأويلا﴾.

فقد أجمع العلماء على أن الرد إلى الله سبحانه هو الرد إلى كتابه العظيم القرآن وأن الرد إلى الرسول صلى الله عليه وسلم هو الرد إليه في حياته عليه الصلاة والسلام والرد إلى سنته الثابتة بعد وفاته صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وهذا هو خير المسلمين وفيه عاقبة حميدة وهو الواجب على كل من آمن بالله واليوم الآخر.

وقال الله عز وجل ﴿وما اختلفتم فيه من شيء فحكمه إلى الله﴾ وهذا عام في جميع المسائل في الدول والشعوب وغير ذلك وقال سبحانه ﴿فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم﴾ يعني النبي صلى الله عليه وسلم.

ويقول سبحانه ﴿أفحكم الجاهلية يبغون ومن أحسن من الله حكماً لقوم يوقنون﴾.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فالواجب على جميع الدول وجميع الجماعات وجميع القبائل وجميع المسلمين في كل مكان أن يرجعوا إلى حكم الله فيما يتنازعون ويختلفون فيه وأن يحذروا العدوان والظلم، وأن تحل المشاكل بينهم بالطرق السلمية والوسائط العاقلة الطيبة فإن لم يتيسر ذلك وجب الحل بالحكم الشرعي لا بالعدوان والظلم.

وهذا المسألة التي بين الكويت والعراق يجب أن تحل بمحكمة شرعية من العلماء المعروفين بالعلم والفضل والاستقامة ليحلوها على رأي كتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم يتيسر الصلح.

وهكذا جميع المشاكل التي تعم وتعرض للدول الاسلامية أو العربية في كل مكان تحل بهذه الطريقة بالصلح ان تيسر لا بالعدوان والظلم.

ولا شك أن ما يجري بين الناس من الفساد والشرور والظلم كل ذلك بأسباب الذنوب والمعاصي، كما قال الله عز وجل في كتابه العظيم ﴿وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم ويعفو عن كثير﴾ وقال سبحانه ﴿وما أصابك من حسنة فمن الله وما أصابك من سيئة فمن نفسك﴾ وقال جل وعلا ﴿ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون﴾.

فالواجب على جميع المسلمين التوبة إلى الله من جميع الذنوب وذلك بالندم على الماضي منها والاقلاع عنها والعزم الصادق على عدم العودة إليها هذه هي التوبة النصوح وإذا كان الذنب يتعلق بحق المخلوق فلا بد من الحل للمخلوق وسماحه إذا كان مرشداً أو رد مظلمته إليه وإعطائه حقه ولا تتم التوبة إلا بذلك.

والله سبحانه وتعالى يقول: ﴿وتوبوا إلى الله جميعاً أيها المؤمنون لعلكم تفلحون﴾ ففي التوبة الفلاح والظفر بكل شيء والسلامة من كل شر في الدنيا والآخرة، وقال سبحانه ﴿يأيها الذين آمنوا توبوا إلى الله توبة نصوحا عسى ربكم أن يكفر عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الانهار﴾ والنبي صلى الله عليه وسلم يقول: (التائب من الذنب كمن لا ذنب له).

فعلى جميع المسلمين في كل مكان أن يراقبوا الله وأن يستقيموا على دينه وأن يسارعوا إلى ما أوجب عليهم وإلى ترك ما حرم الله عليهم وأن يتناصحوا فيما بينهم ويتعاونوا على البر والتقوى ويتواصوا بالحق والصبر عليه عملاً بقول الله عز وجل ﴿وتعاونوا على البر والتقوى﴾ وقوله سبحانه ﴿والعصر إن الانسان لفي خسر إلا الذين امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر﴾ وقوله صلى الله عليه وسلم (مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتعاطفهم كمثل الجسد الواحد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى) وقوله صلى الله عليه وسلم (المؤمن للمؤمن كالبنيان المرصوص يشد بعضه بعضاً) ثم شبك بين أصابعه.

فالتناصح في الله والتواصي بالحق والتناصح من أهم المهمات وأعظم الواجبات في حق الأفراد والجماعات والشعوب.

ويجب على رئيس دولة العراق أن يتوب إلى الله وأن يبادر بالرجوع إليه والتوبة عما وقع منه من ظلم والمسارعة إلى اخراج جيشه من الكويت حتى تهدأ الفتنة وحتى تعود الأمور إلى نصابها ويحصل التقارب في حل المشكلة بالطريقة التي ذكرتها.

وهذه مقولة جميع أهل العلم ليس في هذا النزاع، هذا قول جميع العلماء، أن جميع المشاكل بين الدول والجماعات والقبائل والأفراد يجب أن تحل بالطريق الشرعي إذا لم يحسن حلها بالطرق السلمية والصلح الشرعي الذي لا يخالف شرع الله.

وأما ما حصل من الحكومة السعودية لأسباب هذه الحوادث المترتبة على الظلم الصادر من رئيس دولة العراق لدولة الكويت من استعانتها بجملة من الجيوش التي حصلت من أناس متعددة من المسلمين وغيرهم لصد العدوان والدفاع عن البلاد. فذلك أمر جائز، بل تحكمه الضرورة وتوجب الضرورة على المملكة أن تقوم بهذا الواجب لأن الدفاع عن الاسلام والمسلمين وعن حرمة البلاد وأهلها أمر لازم بل متحتم. فهي معذورة في ذلك ومشكورة على مبادرتها لهذا الاحتياط والحرص على حماية البلاد من الشر وأهله والدفاع عنها من عدوان متوقع قد يقوم به رئيس دولة العراق لأنه لا يؤمن لشعب ما حدث منه مع دولة الكويت فخيانته متوقعة.

فلذلك دعت الضرورة إلى الأخذ بالاحتياط والاستعانة بالجيوش المتعددة الأجناس حماية للبلاد وأهلها وحرصاً على الأمن وحرصاً على سلامة البلاد وأهلها من كل شر.

ونسأل الله أن يثيبها على ذلك ويوفقها في كل خير وأن ينفع بالاسباب ويحسن العاقبة وأن يقهر كل ذي شر ويشغله في نفسه، وأن يجعل كيد أعداء الله في نحورهم ويكفي المسلمين شرهم انه جل وعلا خير مسئول.

واسأل الله عز وجل أن يصلح أحوال المسلمين وأن يهديهم الصراط المستقيم وأن يقهر كل عدو للاسلام والمسلمين وأن يشغله في نفسه وأن يعيذ المسلمين من شره وأن يجعل فيما أجرته الحكومة السعودية الخير للمسلمين والعاقبة الحميدة وأن يبارك في جهودها ويسدد خطاها وأن يحسن العاقبة لها ولجميع المسلمين.

إنه جل وعلا جواد كريم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بيان لهيئة كبار العلماء

الواجب على ولاة الامر اتخاذ كل وسيلة تصد الخطر

صدر يوم الاثنين ١٤١١/١/٢٢هـ عن هيئة كبار العلماء في المملكة العربية السعودية البيان التالي:

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهديه والزم سنته إلى يوم الدين وبعد.

فانه لم يغب عن علم هيئة كبار العلماء وغيرهم في المملكة العربية السعودية ما حدث على حدودها من حشود قوات كبيرة وعدوان على دولة مجاورة من دولة العراق.

ولقد بلغ الهيئة ما تناقلته وكالات الأنباء وبثته وسائل الإعلام ونقله الفارون من الدولة المعتدى عليها الكويت، من أمور فظيعة وجرائم خطيرة واستهتار بالقيم وانتهاك لحرمة الجوار، مما واقعه أعظم من وصفه والسعيد من وعظ بغيره.

وهذا هو الذي حدا بولاة الأمور في المملكة العربية السعودية إلى أن يأخذوا بأسباب حماية بلادهم وأهلها ومقوماتها من التعرض لمثل ما تعرضت له جارتهم الكويت، وان يطلبوا إعانة الدول العربية وغير العربية لدفع الخطر المتوقع والوقوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوجه العدوان المرتقب ممن يريد مداهمة البلاد، وقد حققت وقائع الأحوال في الكويت ان هذا العدو لا يوثق بوعده ولا تؤمن خيانته.

ولذا فإن بيان الحكم الشرعي في هذه المسألة أمر حتمي ليكون الناس في هذه البلاد وفي غيرها على بصيرة من الأمر، ويجلى لهم الواقع عن طريق علمائهم.

لهذا قرر مجلس هيئة كبار العلماء عقد جلسة خاصة لإصدار هذا البيان ليوضح للناس فيه ضرورة الدفاع عن الأمة ومقوماتها بجميع الوسائل الممكنة وإن الواجب على ولاة أمرها المبادرة لاتخاذ كل وسيلة تصد الخطر وتوقف زحف الشر وتؤمن للناس سلامة دينهم وأموالهم وأعراضهم ودمائهم وتحفظ لهم ما ينعمون به من أمن واستقرار.

لذا فإن مجلس هيئة كبار العلماء يؤيد ما اتخذه ولي الأمر، وفقه الله، من استقدام قوات مؤهلة بأجهزة قادرة على اخافة وارهاب من أراد العدوان على هذه البلاد وهو أمر واجب عليه تمليه الضرورة في الظروف الحاضرة ويحتمه الواقع المؤلم، وقواعد الشريعة وأدلتها توجب على ولي أمر المسلمين أن يستعين بمن تتوفر فيه القدرة وحصول المقصود.

وقد دل القرآن والسنة النبوية على لزوم الاستعداد وأخذ الحذر قبل فوات الأوان.

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم.

«هيئة كبار العلماء»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورة لبيان هيئة كبار العلماء

المملكة العربية السعودية
وزارة العدل
مجلس القضاء الأعلى

الرقم ...
التاريخ ١٤١١/١/٢٠ هـ
المشفوعات ...

إلى حضرة خادم الحرمين الشريفين الملك فهد وفقه الله وحفظه وحفظ به أمن الأمة ومقدساتها

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:

فمن منطلق هذه الأحداث المرة والتطورات الخطيرة وحدوث هذا الظلم الفاحش الذي لم يراع العقود والمواثيق ولا العهود والوعود ولأن المسلم حرام الدم والمال والعرض ولأن المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه وأن الله حرم الظلم على نفسه وجعله بين العباد محرما كما ثبت ذلك في بديهيات الأمور ودل عليه القرآن الكريم والسنة المطهرة ولأن ولي الأمر عليه أن يعمل كل ما في وسعه لحماية أمته وبلاده من الأخطار وما يوفر لهما الاستقرار والأمن على مقدساتها وبلادها وأعراضها وأموالها وأن عليه من مسؤولية ذلك بالنص على سواه، وأنه يجب الأخذ بالأسباب وأنجعها لما يراه بالعادة دافعا للشر من مواقع منبع الشر ومن هذا المنطلق ولأن إحاطتكم بما يراه أولياؤكم نحو هذه الأحوال وما يمس الأمن مواجهتها أمر له وجهه واعتباره [illegible] وفقكم الله أنما [illegible] كل ما [illegible] من خطر أو مرتقب من عدوان ونوصي أنفسنا ونوصيكم ونوصي كافة أمتنا في بلادنا وغيرها بإحسان الصلة بالله ولزوم تقواه والأخذ بكافة الأسباب المعنوية والمادية وصدق التوكل عليه سبحانه ولن يجعل الله للظالمين والمعتدين على أهل الحق سبيلا وليعلموا أن صدق التوجه إلى الله ومراقبته في كافة أمورنا أعظم عون لنا على أعدائنا ...

حفظكم الله وثبتكم [illegible] على الحق وأعانكم ووفقنا وإياكم لما فيه الخير والصلاح ..

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

مجلس القضاء الأعلى بهيئته الدائمة

عضو	عضو	عضو	عضو	رئيس الهيئة الدائمة
[illegible]	محمد بن [illegible] البدر	عبد الله بن رشيد	[illegible] المبارك	صالح بن محمد اللحيدان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المؤتمر الاسلامي لمناقشة الاوضاع الحاضرة في الخليج بمكة المكرمة

بيانات - قرارات

وجه خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز - حفظه الله - كلمة الى المؤتمر الاسلامي العالمي لمناقشة الاوضاع الحاضرة في منطقة الخليج والذي نظمته رابطة العالم الاسلامي بمكة المكرمة واستمر لمدة ثلاثة ايام في الفترة من يوم الاثنين ٢١- ٢٣ / ٢ / ١٤١١ هـ الموافق ٩ - ١١ / ٩ / ١٩٩٠ م.

وقد اكد خادم الحرمين الشريفين ان الازمة الخطيرة في الخليج والتي تنذر بانفجار رهيب في المنطقة لها سبب واحد وهو العدوان العراقي على أرض الكويت وقيادته واستقلاله ومقدراته.

وقال حفظه الله: انه اذا كان سبب الازمة واضحا تماما فان انهاءها واضح تماما ايضا وهو ازالة السبب بانسحاب العراق من الكويت بلا شروط وعودة الشرعية. وفيما يلي نص كلمة خادم الحرمين الشريفين التي القاها معالي الدكتور عبدالله بن عبدالمحسن التركي مدير جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية:

نصّ كلمة خادم الحرمين الشريفين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين.

من خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز الى الاخوة المشاركين من العلماء والمفكرين في المؤتمر الاسلامي العالمي بمكة المكرمة.

ايها الاخوة الكرام.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

في رحاب البلد الامين. مكة المكرمة. حيث تنزل الوحي، وابتعث الرسول الاعظم صلى الله عليه وسلم. وعلى ارض المملكة العربية السعودية التي وفقها الله سبحانه وتعالى الى تطبيق الشريعة الاسلامية في كل شؤونها وشرفها بخدمة الحرمين الشريفين نرحب بكم اخوة متعاونين على البر والتقوى. قائمين بالشهادة لله متواصين بالحق والصبر.

ونتمنى لكم التوفيق والسداد في مؤتمركم المبارك سائلين الله تعالى ان يجعل اعمالنا كلها قربى اليه وسبيلا الى رضوانه..

ايها الاخوة.

ان مؤتمركم هذا ينعقد في فترة عصيبة تتطلب الضراعة الى الله. والكلمة الشجاعة في قول الحق. والموقف الصادق في مواجهة البغي والعدوان فقد قال سبحانه وتعالى: (يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما).

ولاشك انكم تابعتم الاحداث المحزنة وتطوراتها في منطقة الخليج والتي تجسدت في عدوان العراق على الكويت. عدوان غزو واجتياح واحتلال. فقد اقدم العراق على ارتكاب جريمة منكرة في حق الاسلام والاوطان والانسان باحتلاله للكويت الشقيقة وتشريد اهلها واستباحة مقدراتها.

وتزداد هذه الجريمة بشاعة وقبحا حين تعلمون انها تمت ونحن منهمكون في ايجاد حل عادل واخوي للنزاع الذي نشب بين الكويت والعراق.

كنا على اتصال نشط بالكويت والعراق وباشقاء اخرين في سبيل احتواء النزاع بسرعة وحله بطريقة جذرية حتى تتمكن امتنا من التفرغ لمواجهة قضاياها المصيرية.

في هذه الظروف باغتنا العراق بعدوانه على الكويت

وكان لابد من موقف شجاع وحاسم في مواجهة هذا العدوان

أدنا العدوان وجرمناه بحزم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « اذا رايت امتي تهاب ان تقول للظالم يا ظالم فقد تودع منها ».

وحين تاكدنا من ان العراق يبيت النية للعدوان على بلادنا بعد ان حشد الحشود الهائلة على حدودنا تحملنا مسؤوليتنا الدينية والامنية والتاريخية فطلبنا قوات مساندة عربية واسلامية وصديقة. وهذا حق تتيحه لنا مقاصد الشريعة الاسلامية الغراء والمواثيق والاعراف الدولية وقد بين ذلك علماء الاسلام في كل مكان.

ونؤكد لكم هنا ان هذه القوات انما جاءت بسبب هذا الغزو العراقي للكويت وحشد القوات العراقية على حدود المملكة العربية السعودية وانه متى ما زال السبب فان المملكة العربية السعودية ستطلب من هذه القوات مغادرة اراضيها.

وحين ووجه المعتدي بالاستعداد القوي لردع عدوانه وبموقف سياسي واضح لجا الى الدعاية المضللة. ان سبب العداوة الحقيقي لنا هو تمسكنا بشريعة الاسلام الحنيف واؤكد لعلمائنا وللامة الاسلامية اننا ماضون ابدا بعون الله على نهج الاسلام وملتزمون دوما بقضايا الاسلام والمسلمين مهما ارجف المرجفون (فاستمسك بالذي اوحي اليك انك على صراط مستقيم وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسالون).

ايها الاخوة:

اننا لم ننفرد بادانة عدوان العراق على الكويت بل نهض العالم العربي والعالم الاسلامي والعالم كله بمسؤوليته فادان العدوان واهله بوضوح وقوة ومثابرة جماعية. ومن رحمة الله تعالى ان يجمع العالم على ادانة البغي والظلم والعدوان فالمعتدي يجب ان يعلم انه يعيش في عالم يرفض العودة الى عصور الاحتلال وفوضى الهمجية والتوحش.

ايها الاخوة:

لقد كانت وقفة المسلمين في العالم معنا عزاء عميقا وعظيما ومازلت شديد التاثر بالاتصالات الرسمية والشعبية المتعددة الاساليب والتي تلقيتها من مختلف انحاء العالم الاسلامي اذ ان هذه الاتصالات كلها كانت تركز على تاييد المملكة ومساندتها في مواجهة العدوان وتاييد الاجراءات التي اتخذتها

ايها الاخوة:

ان القضية واضحة تماما فالازمة الخطيرة في الخليج والتي تنذر بانفجار رهيب في المنطقة لها سبب واحد وهو العدوان العراقي على ارض الكويت وسيادته واستقلاله ومقدراته. واذا كان سبب الازمة واضحا تماما فان انهاء الازمة واضح تماما ايضا وهو ازالة السبب ويتمثل ذلك في انسحاب العراق من الكويت بلا شروط وعودة الشرعية الى هذا البلد العربي المسلم الشقيق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان كل مسلم صادق مخلص لدينه وامته حريص على حقن دماء المسلمين مدرك للآثار الرهيبة للانفجار العسكري في المنطقة يجب ان يسعى بهمة وجد لازالة اسباب المشكلة والازمة وهي احتلال العراق للكويت.

وواجب العلماء والدعاة في هذا الصدد اكبر فعليكم ايها الاخوة الافاضل بذل ما تستطيعون لجمع كلمة المسلمين وايضاح السبيل لهم لكي يستقيموا على هدى الله عز وجل ويعملوا على اطفاء الفتنة استجابة لقوله تعالى: (واتقوا فتنة لاتصيبن الذين ظلموا منكم خاصة).

وحذرا من الوقوع تحت طائلة قول الرسول صلى الله عليه وسلم. (ان الناس اذا رأوا الظالم فلم ياخذوا على يديه اوشك ان يعمهم الله بعذاب منه).

نسال الله تعالى ان يقي امتنا شرور التظالم والفتن والاقتتال وان يجعل لها من هذه الازمة مخرجا.

آملين ان يتمخض مؤتمركم عن نتائج تعيد الامور الى نصابها وتحقق الآمال في اعادة الامن واستتباب السلام في المنطقة و في العالم باسره.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته..

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کے عظیم اور نامور
مفکر پروفیسر عبدالحمید صدیقی (مرحوم)
کی
عظیم یادگار
قاضی پبلیشرز
ذوالقرنین چیمبرز
گنپت روڈ لاہور
انگریزی
زبان میں اسلامی
لٹریچر کی اعلیٰ عمدہ
اور معیاری طباعت

پروپرائٹر پروفیسر محمد اکرام صدیقی

مجلّہ دعوۃ الحق کے
کویت نمبر کے بعد
انشاء اللہ
جہاد نمبر قارئین کرام کی
خدمت میں
پیش کیا جائے گا

ایوب غضنفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وإن هذه امتكم امة واحدة وانا ربكم فاعبدون)

ان هذه الوحدة الاسلامية المفروضة والمطلوبة هي ـ بعد عون الله ـ سبيل المسلمين الى حياة كريمة قوية في ظل الكيانات الكبيرة التي يعاد بناؤها في العالم في مناخ الوفاق الدولي فوق كوكبنا الارضي.

وندعو الي بناء القوة العسكرية الاسلامية بسرعة وعزم والى الاستعداد بمفاهيمه الشرعية الصحيحة وهي اعلاء كلمة الله ودفع الظلم والذود عن المقدسات والقتال دون النفس والاهل والمال.

ان بناء القوة العسكرية الاسلامية الجهادية هي الضمان الحقيقي والدائم ـ بعد توفيق الله ـ لعزة المسلمين واستقلالهم وسيادتهم ومكانتهم المرموقة بين الامم.

وندعو كافة الدول العربية والاسلامية ودول العالم الى الالتزام بالعهود والمواثيق والاعراف الدولية التي تمنع الاعتداء والتدخل في الشؤون الداخلية للدول وتحض على افشاء السلام في المنطقة وفي العالم وعلى التعاون وحسن الجوار وحل الخلافات بالطرق السلمية وعدم فرض الارادة الخارجية عليها.

وندعو الدول الاسلامية كافة الى تحقيق العدالة الاجتماعية وفقا للشريعة الاسلامية ـ لا وفقا للمفاهيم الطبقية ونوازع الاحقاد والضغائن ـ وتبعا لمنهج هذه الامة في احترام الحقوق. وتحريم الاعتداء والاستيلاء عليها بالقوة. ويجب كذلك اشاعة روح التعاون بين الدول الاسلامية والتكافل بين شعوبها. ورفض كل شكل من اشكال الاغتصاب للحقوق والممتلكات دون مبرر. واحياء روح المحبة والالفة بين ابناء هذه الامة واستنكار كل قول وعمل وسلوك يسعى الى إثارة الفتنة والحساسيات بين الشعوب العربية والاسلامية والدعوة الى مواجهة هذه النزعات والتصرفات بالمزيد من الوعي والادراك لما تؤدي اليه من انقسامات خطيرة من شانها ان تدمر الروابط العميقة بين هذه الشعوب وتقضي على اسباب قوتها وتماسكها وتفتح اوسع الابواب لكيد الاعداء.

وندعو شعوب الامة الاسلامية في مختلف انحاء الارض الى ممارسة اقصى درجات الوعي واليقظة والحذر تجاه المحاولات الرامية الى استغلال عواطفها الدينية الجياشة وحساسيتها المفرطة نحو مقدساتها العظيمة في الخلافات السياسية. والبرامج الدعائية التي لاتعرف تقوى الله عز وجل ولاتلتزم مراقبته في بواعثها واهدافها.

وندعو الى حياة اسلامية صحيحة في سائر مناحي حياة المسلمين فالاسلام ليس شعارا موسميا يرفع بغتة لهذا الغرض او ذاك.. انما الاسلام منهج يطبق في شعب الحياة جميعا مهما اتسع نطاقها وتنوعت مواقعها.

والمقياس الصحيح للولاء للاسلام هو التخلي الكامل عن حياة الجاهلية بعصبيتها وحزبيتها اذ لاتصح دعوى من يدعي الاسلام وهو لايزال متلبسا ومتشبثا بالاصل العلماني واللاديني للحياة والحكم.

ويأتي بعد التخلي عن العلمانية: تطبيق شرائع الاسلام وشعائره في صميم المجتمع والدولة ذلك انه لايمكن موضوعيا وعمليا ان يطبق الاسلام او يصدق في الاخذ به نظام علماني اتخذ العلمانية منهجا في الحياة ولم يزل كذلك.

كما ندعو الى استتباب الامن في المنطقة وفي كافة دول العالم والحرص على عدم اللجوء الى الحروب كوسيلة لانهاء الخلافات.

ونسأل الله عز وجل ان يلهم هذه الامة رشدها وان يبصرها بمواضع الضعف فيها. وان يريها الحق حقا ويرزقها اتباعه ويريها الباطل باطلا ويرزقها اجتنابه.

وصلى الله وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حين يحكم الطغاة في بغداد

بقلم الدكتور: نبيل سليم

ما كنت احسب يوما انني سامسك بقلمي، لاكتب ضد فرد او نظام عربي.. لكن حدث ما استنفر القلم في يدي.. وجعلني اقرب الى مقاتل حمل راسه على يديه وذهب الى الميدان ليقاتل بسلاحه الفردي جيشا بلغ من العتاد والقوة مالم يبلغه هتلر في زمانه. فما فعله صدام حسين التكريتي - وقواته المؤتمرة بامره - بالكويت، وشعبه، بل وشعوب الدول التي كانت تبني وتعمر في العراق والكويت.. «يجعل الدم يفور في العروق» كما نقول نحن المصريين في امثالنا الشعبية تعبيرا عن الاستنكار والغضب والانتقام من كل غاصب آثم.. لقد كشف لي بعض المصريين العائدين من العراق والكويت، بعد معايشة اربعين يوما كاملة للغزو الارعن او بالاحرى الخطف العراقي للكويت، عن معلومات مخزية يندى لها جبين العربي والمسلم في كل مكان خجلا.

قال لي جاري وهو رجل - في ريعان شبابه - انهم - اي العراقيين - يستحقون الموت .. فهم لايعرفون طريق الرحمة .. انهم غزاة .. قلوبهم تملؤها القسوة .. لقد قطعوا لسان صديقي أمامي !

بهذه الكلمات التي تقطر دما .. بدأ ذلك الشاب يحكي قصة عودته وزملائه الثلاثة العائدين من العراق .. وأضاف قائلا : « اننا ذهبنا مع بعض شباب مصر الى العراق ، شاركنا في بناء العراق في فترة الحرب مع ايران .. قدمنا علمنا وخبراتنا وشبابنا لهم ، لم نتوان في أداء واجبنا .. بذلنا الجهد والعرق من أجل الكسب الحلال وعندما وجدنا ان الغزو العراقي ستكون نتيجته الدمار والخراب الشامل ، قررت أنا وزملائي الثلاثة العودة لوطننا مصر عن طريق العقبة . كانت رحلة عناء ما بعده عناء ، وعذاب لم يماثله عذاب .. وقبل أن نصل الى الحدود الاردنية .. فوجئنا بجندي عراقي يستوقف شابا مصريا تربطني به صداقة ثم قال له : اخرج لسانك . وعندما أراد الشاب المصري معرفة السبب وراء هذا الطلب الغريب دفعه الجندي العراقي وطلب منه مرة اخرى (زاجرا) اخراج لسانه .. وعندما استجاب الشاب الاعزل لطلبه .. باغته الجندي واسرع بقطع لسانه بالسلاح الابيض الذي يحمله مع مدفعه الرشاش ...

لقد أصابنا الذهول امام هذا المشهد المروع .. وانهمرت الدموع من عيني لانني لم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استطع ان افعل شيئا امام هذا الجندي وزملائه المدججين بالسلاح والرشاشات ، انهم جنود صغار لاتتجاوز اعمارهم ١٧ عاما .. يلعبون بالاسلحة التي في ايديهم ..

طمأنت الشاب وقلت له ثق أن المنتقم الجبار يمهل ولايهمل ، وسيأتي الوقت الذي يدفع صدام فيه الثمن غاليا .. وثق انه سوف يلقى به في « مزبلة التاريخ » .. باعتباره نفاية قذرة من نفايات العصر السامة .. ولن يرحمه شعبه اذا ما استنهض من كبوته وأفاق على حقيقة الخداع الكبير الرهيب الذي أوهمه به رئيسه المجنون .

أن مجنون العراق .. يبرر فعلته النكراء ـ بسرقة واختطاف الكويت ـ قائلا : انه يريد حقوق العراق التاريخية في الكويت .. ولاندري حقيقة ما هي هذه الحقوق ومتى كان للعراق حقوق هناك ؟.. فلو نظرنا بمنظور العلم والتاريخ الى أصل تكوين العراق نفسه لقلنا ان هناك دولا اخرى لها حقوق تاريخية في العراق .. وبالتالي ـ وفق المنطق العراقي ـ يجب عليها ان تفعل بالعراق ما فعله بالكويت ، أن لم يستجب .

الاصول التاريخية للجنسية العراقية

لن نتطرق في هذه العجالة الى الجذور التاريخية للجنسية العراقية ، وكيفية خضوعها لعوامل غير مطردة بعضها مع بعض ، بل يكفي ان نقول أن كل عراقي يحمل احدى التبعيتين وهما العثمانية أو الايرانية ، نظرا لأن العراق ـ على اختلاف الآراء في حدوده الجغرافية والصراع الذي حدث ويحدث بين الدول المجاورة في رسمها وتثبيتها ـ قد خضع لدولتين اسلاميتين بالتتابع ، الدولة العثمانية ثم الصفوية ، والاولى ذات عرق تركي فيما الثانية ذات عرق ايراني . وكان الانسان العراقي ، أي الساكن في هذه البقعة مخيرا بين الانتماءين ، وعلى هذا الاساس اكتسب (جنسيته) ولذا اختلطت الاصول والجذور خاصة وان تحديد الانتماء تتابعت عليه بواعث تواصلت على مسرحها اسباب (غير وطنية) فالذي يتدين بالمذاهب الاربعة يفضل الانتماء العثماني . اما الذي يتدين بالمذهب الشيعي فيرجح الانتماء الايراني ، رغم أن كل المسوغات الوطنية تتعارض مع هذا التوجه أو ذاك ، ومن هنا فليست هناك قيمة تاريخية معتد بها في اعطاء مواصفات المواطنة الاصيلة ، بحيث تترتب عليها قوانين ودساتير صارمة تؤدي الى توطين اناس وتهجير آخرين .

هذه في عجالة حقيقة الأصول التاريخية للجنسية العراقية .. فهل تسعى تركيا أو ايران الى اقتسام العراق استرجاعا لحقوقهما التاريخية فيه ؟.. وماذا يفعل صدام وجنوده حينئذ اذا استحكم الامر في هاتين الدولتين وأصرتا على تنفيذ المنطق العراقي على العراقيين انفسهم ؟

وماذا سيفعل صدام اذا تحولت العراق الى الدمار والخراب كما فعل هو بالكويت ؟

ما الذي بقي من الكويت ؟

بأي كلمات نصف ما فعله صدام بالكويت الواحة .. الكويت الامن والسلام ؟

ما الذي بقي من الكويت الآمنة العامرة بعد هجمة صدام البربرية .. اكوام من الحديد وتلال من الرمل والحجارة .. كتب ولعب اطفال مبعثرة .. اراض خواء .. خرائب ولا شيء غير الخرائب .. صمت جليدي مطبق ، لايقطعه الا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عويل الريح على الانقاض ، لم يعد ثمة وجود لمحرك ، ولا لصياح الديكة .. ولا لصياح الصبية والاطفال وهم يجرون يمرحون ويلعبون .. ولا لضوضاء الأسواق ، ولدقات الساعات ، ولا لزقزقة العصافير ، ولا لصفق الأبواب ، ووقع الاقدام على الأرصفة ، وما من أذان يرفع من فوق المآذن .. فالسيارات ، والأسواق والساعات والأشجار والمنازل والأرصفة والمنائر والمنشآت الحكومية ، وكل ما عداها قد سحقت وهشمت ومزجت مزجا .. وأصبحت ممزوجة بأديم الأرض مختلطة به .

انه الموت في كل مكان .. الموت الفاجع لدولة مسالمة برمتها .. بعد ان أخليت من كل شيء من المال والأثاث ، ولم ينج حتى مقعد واحد .. فقد تم ارسال كل المحتويات الى بغداد ؟!

صدام .. مصاص دماء الجرحى والقتلى

ان القانون الدولي قد امضى جملة توصيات قانونية ، أوجب مراعاتها في الحرب ، وهذه التوصيات كانت حصيلة دراسة شاملة لأضرار الحرب ومخاطرها على ضوء الواقع والتجارب كما انها مستفادة في معظم بنودها من ايحاءات التعاليم التي بشرت بها أديان السماء ، وللعرف دور كبير في اقرارها وتثبيتها .. وعليه فان هذه التوصيات تعبر عن ارادة اجتماعية جماعية دولية عامة ومخالفتها يشكل نوعا من التجني على الوجدان الانساني واعتداء على الاخلاق التي تصادق على اهميتها وضرورتها ابناء الجنس البشري .

صدام خالف كل هذه الاعتبارات وضرب بها عرض الحائط . ليس فقط في حربه في الكويت بل قبل ذلك في حربه مع ايران . ونحن لانقول ذلك استخراجا للهوى ولا استجابة لحقد ، وانما الوثائق هي التي تنطق بهذه الحقيقة الخطيرة ، وهذه الوثائق صادرة من دوائر رسمية عراقية معتبرة كالاستخبارات العسكرية ووزارة الدفاع ، واحيانا امانة السر في مجلس قيادة الثورة العراقي .

لم يكن سرا من الاسرار ان القانون الدولي يوصي باحترام الاسير ، ويؤكد على توفير كل مستلزمات الحياة الكريمة له ، وذلك من مأكل ومشرب ولباس ، وهناك توصيات عالمية على ضرورة الاهتمام بالاسير حتى على صعيد مراعاة الحالة النفسية له ، وتتأكد هذه التوصيات فيما اذا كان الاسير جريحا ، بل يشدد القانون الدولي على وجوب تطبيبه والعناية الصحية الكاملة به ، ولابد من العمل على انقاذ حياته اذا كانت في خطر !!

صدام خالف كل هذه الاعتبارات القانونية والانسانية في حربه مع ايران اذ أصدر اوامره الجائرة عبر ضباطه الكبار التي تلزم بقتل الجرحى !! والكتاب الصادر عن (مقر جحفل لواء المشاة الآلي العشرين . الاستخبارات) . والمرقم بـ/١س/٦/٨٣ والمؤرخ بـ ١٩٨٢/٢/١٠ يثبت ذلك وهو بهذا القرار الظالم يفسر حقدا دفينا يكنه صدام لهؤلاء الجنود الايرانيين ، والغريب في المسألة تشديد النكير على الذين يحملون هؤلاء الجرحى الى المستشفيات ومن الجدير بالذكر ان الكتاب يعتبر هؤلاء الاسرى (مجوسا) وهو خرق لمشاعرهم باعتبارهم مسلمين ، مهما كانت خلفية الصراع واسباب الحرب والقوى المحركة لها . اذن فالكتاب يحمل ثلاث جرائم بحق صدام .

- اعدام جرحى الحرب .
- المنع من ارسالهم الى المستشفيات .
- جرح مشاعر الأسرى .

ونقرأ أيضا في احد الكتب الصادرة الى

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجيش العراقي - بقلم المقدم الركن عدنان عبدالرحمن رجب - ما يلي : « يكافأ كل عسكري يتمكن من قتل أي فرد شرع بالهرب الى جانب العدو على أن تجلب جثته بمنحه قدما ممتازا وبصلاحية قائد الفرقة اضافة الى ذلك اجازة لمدة شهر مع هدية عينية ثمينة ، نرجو تعميم ذلك على منتسبيكم واعلامنا » .

ونحن لانريد ان نناقش القرار من حيث صلاحيته القانونية والشرعية ، ولكن نؤكد انه يشكل ادانة خطيرة لنظام بغداد لخلوه من الضوابط التي تحول دون استغلاله ، خاصة وان المحفزات على ذلك كثيرة ومغرية ، وقد يستثمر لعمليات ثأر وحقد ، والطريق الى ذلك سهل يسير في ابان الحرب التي تختلط فيها الحقائق ويصعب اثناءها التمييز بين الحالات ، ولاننسى ان هناك الكثير ممن يهرب الى جهة (العدو) لأسباب اضطرارية لايملك ارادة لدفعها .

اذن القرار - حتى لو كان قانونيا - الا انه اثناء التطبيق قد يؤدي ، لا بل يؤدي فعلا ، الى نتائج سلبية تدين صياغته ، وتحكم على واضعه ، وما أكثر القرارات التي اتخذها ويتخذها صدام ، وهي تنطوي على مثل هذه المفارقات الخطيرة التي تنم عن عقلية مريضة ونفس خربة ، ونزعة دموية عدوانية تجاه أي انسان كان .. حتى مع شعبه شعب العراق .

وتؤكد تقارير منظمة العفو الدولية على الحقائق التالية فيما يخص النظام العراقي في تعامله مع افراد شعبه العراقي :

- استخدام مادة (الثاليوم) مع المعارضة .
- استخدام مختلف وسائل التعذيب للحصول على الاعترافات ، ومن هذه الوسائل :
  - الضرب بقبضات الايدي .
  - الضرب بالهراوة المطاطية .
  - الضرب بالعصا الكهربائية .
  - الفلقة .
  - التهديد بالاعدامات المزيفة والاستهزائية .
  - التهديد بالاغتصاب .
  - الاغتصاب الفعلي .
- لاتوجد أي ضمانات قانونية للسجناء العراقيين مثل :
  - ☐ توكيل محامي الدفاع .
  - ☐ زيارة الاهل والاقارب والاصدقاء .
  - ☐ انعدام حق استئناف الحكم .
  - ☐ الحكم لايمر على السلطة القضائية .

جرائم صدام بحق الاكراد

ولقد تعرض الاكراد من ابناء الشعب العراقي الى صنوف من الاضطهاد والظلم وسلب الحريات . اذ تابع النظام وبشراسة ، أشد السياسات القمعية للحكومات العراقية السابقة والضالعة في المخطط الاستعماري الذي يستهدف تمزيق الامة الاسلامية بانتهاج سياسات قومية عنصرية .

ومن المؤسف حقا أن الجيش العراقي قد زج به في معارك غير مشرفة استهدفت ابادة الاكراد ، لانهم رفضوا الانصياع الى تلك السياسات العنصرية . وكان من نتيجتها ان دمرت قرى كردية بأكملها ، وقتل آلاف الاكراد من ابناء الشعب المسلم ، فيما أودع النظام الجائر آلافا اخرى في سجونه السيئة الصيت

ولم يكتف النظام البعثي بذلك ، اذ عمد الى تهجير قرى كاملة من مناطق سكناها الاصلية في شمال العراق الى مناطق الاهوار النائية في جنوب العراق ، التي لم يعتادوا العيش فيها مما أدى الى انتشار الامراض في صفوفهم فضلا عن نشوب الكثير من النزاعات والمشاكل الاجتماعية بين هؤلاء المهجرين وبين السكان الاصليين والتي كانت حرب الشمال عاملا مساعدا في

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تأجيجها اضافة الى مخطط النظام الرامي الى ذلك .

كما عمد النظام الى محاولة مسخ الهوية القومية في شمال العراق وحرمان الاكراد من حرية ممارسة حقوقهم الثقافية والتعبير عنها بلغتهم الخاصة .

بل لم يسلم من شرور البعث العميل حتى أولئك الذين هربوا الى خارج العراق ، فراح النظام يطاردهم في مواطن غربتهم ، يحصي انفاسهم ويتعقب نشاطاتهم ويغتال عناصرهم الفاعلة . وخير شاهد على ذلك محاولة تفجير قاعة كان ينعقد فيها مؤتمر للطلبة الاكراد في المانيا من قبل أحد عملاء النظام الذي كان يتستر تحت واجهة العمل الدبلوماسي .

ومما هو جدير بالذكر ان منظمة العفو الدولية كانت قد شنت حملة دولية في يونيو ١٩٨٠ لاقناع السلطات العراقية بايقاف ممارساتها المتزايدة لعقوبة الموت ، المفروضة من النظام الحاكم على كل من يخالفه .

وقد جاءت اعتقالات واعدامات العلماء والقادة الدينيين والاكاديميين والمهندسين بعد تصاعد المعارضة للحكومة العراقية من قبل العلماء من السنة والشيعة . ومن بين الذي تحدثت التقارير عن اعدامهم في نيسان عام ١٩٨٠ كان الدكتور محمد باقر الصدر والشيخ عبدالعزيز البدري وغيرهم من عشرات العلماء والمفكرين .

وجاءت اعدامات الاكراد في اعقاب الهجمات المستمرة للاكراد المطالبين بالحكم الذاتي في صراعهم الطويل والمرير ضد الحكومة .

وقد بدأت التطهيرات والاعدامات للموظفين الحكوميين بعد وقت قصير من استلام صدام حسين الرئاسة بدلا من احمد حسن البكر في تموز ١٩٧٩م .

منظمة العفو الدولية تدين النظام العراقي

وهذه ترجمة طبق الاصل عن النص الانجليزي لاحد تقارير منظمة العفو الدولية الصادر في ١٩٨١/٤/٢٩ .

العراق : أدلة على وجود التعذيب .

لعدة سنوات ، بضمنها الاثنتا عشرة سنة مدة حكم الحكومة العراقية الحالية ، استلمت منظمة العفو الدولية بصورة منتظمة اثباتات حول تعذيب الاشخاص المشتبه بهم في معتقلات قوات الامن العراقية ، وذكر ان العديد من الاشخاص ماتوا جراء التعذيب وسلمت جثثهم الى عوائلهم وهي تحمل علامات التعذيب ، وبعض الجثث المشوهة تركت في الشارع خارج منازل الضحايا وفي معظم الحالات كان يتم تعذيب السجناء لاجبارهم على الادلاء بمعلومات تستعمل كدليل في المحكمة أو لجعلهم يرفضون الانتماء للتنظيمات المحظورة وحملهم على الانتماء لحزب البعث الحاكم .

ولم تكن شواهد التعذيب الاولية متوفرة لدى المنظمة ولكن في شهر تشرين الأول عام ١٩٧٩ تمكنت منظمة العفو الدولية اخيرا ان تطلع وتفحص طبيا احد المنفيين العراقيين المدعو (برهان الشاوي) الذي قال بانه عذب بقسوة عام ١٩٧٨ عندما كان في معتقلات الامن العراقية .. وتم اجراء الاختبار لمدة يومين في مستشفى الجامعة في كوبنهاجن من قبل اطباء اعضاء في لجنة الاطباء الدانماركيين التابعة لمنظمة العفو الدولية .

وفي آذار عام ١٩٨٠ تم فحص خمسة عشر منفيا عراقيا اخرين وذكروا بأنهم عذبوا من قبل قوى الامن ما بين ايلول ١٩٧٦ و وآب ١٩٧٩ (طلبوا ان تبقى المعلومات الشخصية عنهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرية خوفا من الانتقام منهم ومن عوائلهم) ويتكون الخمسة عشر شخصا الذين تمت مقابلتهم ، وفحصهم من اثني عشر رجلا وثلاثة نساء ، وثلاثة صحفيين وثلاثة طلاب جامعيين ، وطبيب وموظف صحي ، وعامل مصنع ، وعامل تلفون ، ومحامي متقاعد ، وكاتب ، وضابط عسكري . وكانت أعمارهم تتراوح ما بين ٢٠ و ٥٢ عاما وانهم قضوا ما بين يوم واحد و٢٧٠ يوما في المعتقل واستمرت فترة التعذيب من يوم واحد الى ٥٠ يوما وتم فحص المعتقلين بعد الافراج عنهم خلال فترة امتدت من ٧ الى ٣٧ شهرا .

أساليب التعذيب

وذكر هؤلاء العراقيون الـ (١٥) انهم تعرضوا لكافة وسائل التعذيب من اعتداءات بدنية قاسية بقبضة اليد والاحذية والهراوات والسياط الى التعليق وضرب باطن القدم والصدمات الكهربائية واجراءات الاستهزاء . وكذلك عرضوا للتعذيب الجنسي مرات عديدة حيث تعرضوا رجالا ونساء الى الاعتداءات الجنسية الشفهية والفعلية مع التهديد باغتصابهم واغتصاب قسم من افراد عوائلهم واصدقائهم . وذكر احد المعتقلين بأنه تم اغتصابه فعلا بعد ربط يديه وارجله الى الكرسي ، وذكر كافة الذين تمت مقابلتهم بانهم عانوا من الضربات على رؤوسهم واجسامهم واطرافهم بواسطة قبضات الايدي والاقدام والاحذية المطاطية . وذكر بعضهم بانهم ضربوا بالحبال والعصي الخشبية أو السوط الكهربائي . وذكر كافة المعتقلين بأنهم كانوا معصوبي الاعين خلال كل أو معظم فترة استجوابهم وكانت ايديهم مربوطة خلف ظهورهم . وذكر اثنا عشر معتقلا انهم عرضوا الى (الفلقة) وذلك بان اجبروا على الاستلقاء على ظهورهم على الارض وتركوا ارجلهم في الهواء مستندة على الواح خشبية أو منضدة ، وبعد ذلك ضرب باطن اقدامهم بهراوات مطاطية ثم اجبر معظمهم على السير في الغرفة ذهابا ومجيئا بعد ان تمت تغطية ارض الغرفة بالماء الحار المالح .

وذكر ثلاثة عشر شخصا بانهم عرضوا للتعذيب الكهربائي في عدد من الحالات تم استعمال الة تشبه الهراوة مع سلك تربط احدى نهاياته على الوجه أو الصدر (الثديين) والاعضاء التناسلية وفي اربع حالات تم تسليط التيار الكهربائي بعد وضع الاقطاب الكهربائية على الاصابع وفتحات الانف أو البطن واصيب احد الضحايا بالتشنج العضلي وفقدان الوعي بعد وضع الاقطاب الكهربائية على صدغيه .

وقال أحدهم ويبلغ عمره (٥٢) سنة بأنه وضع بملابسه الداخلية في مخدع حار مملوء بالبخار وبعد ذلك تم تخفيض درجة الحرارة الى ان تجمدت ملابسه وتصلبت على جسمه .

وذكر اثنان منهم بأنه تم كوي اجسادهم بالسجائر وحرق احدهم بجسم صلب صغير بحجم القلم ، وذكرت امرأة عمرها (٣١) عاما بانها اخذت الى حديقة السجن بملابس النوم معصوبة العين وايديها مربوطة خلفها وفي درجة حرارة قريبة من الانجماد غطست في الماء البارد وتركت معلقة على السلم لعدة ساعات . ووصف أربعة منهم كيف عرضوا لاجراءات الاستهزاء حيث قال احدهم بانه تم ضغط المسدس على رأسه (الصدغ) وثم سحب الزناد وقال اثنان انهما بعد ان هددا بالاعدام تم اطلاق عدة عيارات نارية بسرعة فوق رؤوسهم وهم معصوبو الاعين وقال رابع بأنه عرض ثلاث مرات لاجراءات الاستهزاء . أول مرة تم وضع السلك

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حول عنقه وتم شده بقوة وطلب منه تلاوة صلاته الاخيرة وقد فعل ذلك ، وبعدها اخرج وضرب والمرة الثانية اخبر بانه سيتم اعدامه ويرمى في النهر ، ثم وضع في سيارة سارت لمدة ثلاث ساعات في صمت تام والمرة الثالثة اخبر بانه سيتم رميه بالرصاص ويدفن ، واخذ الى حديقة السجن والبندقية على رقبته ولم يجر اطلاق النار عليه .

وقال كافة الذين تمت مقابلتهم بأنه جرى تحقيرهم عن قصد ، حيث ذكر خمسة منهم انه تم خلع ثيابهم جزئيا أو كليا ، وقالت امرأة بان المحققين معها تركوها واقفة عارية امامهم بدون تعصيب عينيها . وقال ثلاثة منهم بانه تم نبش اعضائهم التناسلية . وقال ثمانية بضمنهم امرأة بانهم هددوا بالاغتصاب واثنان هددوا بوضع القنينة داخل شروجهم وقال احدهم انه تم تنفيذ النوعين من الاهانات البدنية عليه .

وقال السجناء الآخرون بأن المحققين هددوهم بتعذيب او اغتصاب افراد عوائلهم بضمنهم الاطفال . وذكر اربعة منهم بأنهم اجبروا على الوقوف خارج غرفة التحقيق يستمعون الى تعذيب السجناء الآخرين ، وقالت احدى النساء بانها اجبرت على مشاهدة احد المعتقلين يعذب لمدة ثلاث ساعات الى ان وافق ان يوقع تصريحا بانه سيبقى دون نشاط سياسي . وذكر خمسة منهم بانهم وضعوا في الحبس الانفرادي لفترات مختلفة ، وقال اثنان منهم بان ذلك استمر طيلة فترة سجنهم بين (٩ ايام و ٢٧٠ يوماً) وقال ثلاثة معتقلين بانهم منعوا من المعالجة في المستشفى بالرغم من توصية طبيب السجن بذلك .

○

صحفي يروي مأساته مع النظام العراقي

اخبر المؤلف والصحفي المدعو برهان الشاوي البالغ من العمر (٢٤) عاما الاطباء الذين يعالجونه بأنه مستعد لنشر قضيته . وقال انه القى القبض عليه من قبل ضباط الامن في بغداد في ١٩٧٨/١١/٣ واخذ الى دوائر الامن في ناحية الكرخ واحتجز لتسعة ايام ، معصوب العينين دائما . وتم استجوابه حول ميوله السياسية وعن اسماء الاشخاص الذين يحملون نفس آرائه ، وخلال اليومين الاولين اخذ الى غرف مختلفة وضرب بقبضة اليد والعصي والسياط الكهربائية وفي احدى الغرف تم ضربه ورفسه وبعد ذلك اصبح التعذيب منتظما اي كل ساعة أو ساعتين حيث يتم ضرب رأسه بقوة الى ان يفقد وعيه . وفي اليوم الثالث والرابع فقد احساسه بالوقت . واحدى المرات ربط صدره الى الكرسي باتجاه المقعد وربطت اطرافه الى رجل الكرسي وبعد ذلك انهالوا عليه ضربا بالعصا واصيب بالاغماء عدة مرات . وبعد استعادته لوعيه ادرك بأنه قد تم خلع بنطلونه واغتصابه . وبعد ذلك اجبر على الجلوس على جسم بارد يشبه القنينة وجعلت تدخل في شرجه . وكذلك تم كويه بجسم صلب بحجم القلم . وكشف الفحص الطبي (٣٥) منطقة فيها اثار جروح دائرية او بيضوية منهاعلى ظهر يده اليسرى وافخاذه الخارجية لكلتا ساقيه ، على الاقدام وفي جلد بطنه . وكافة الآثار كانت مطابقة لجروح الحروق ، حسب ادعائه .

وقال برهان الشاوي انه بعد ان استعاد وعيه اخرجوه ووجد نفسه مرميا في الشارع قرب داره ثم ساعده المارة على الدخول الى البيت . وعالجه الطبيب خلال الاسبوع الاول من خروجه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولكن كان عليه مغادرة البلد بسرعة فترك العراق بصورة غير قانونية ليلة ١٩٧٩/٥/٦ .

آثار طبية رهيبة على المعتقلين

أثناء الفحوص الطبية اشتكى اثنا عشر شخصا من كل او معظم الاعراض العقلية الثابتة الآتية : شرود الذهن ، فقدان النشاط ، عصبية المزاج ، هبوط الضغط ، الخوف وضعف السيطرة على النفس ، الرغبة في العزلة ، الارق ، والاحلام المزعجة . وقال احد عشر شخصا انهم اصيبوا بضعف الذاكرة واربعة منهم عانوا من العجز الجنسي وقال ثمانية منهم بأنهم اصيبوا بالصداع . وقد تطورت هذه الاعراض بعد التعذيب وفترة الاعتقال . وبينت لوحة الكشف الطبي لعشرة اشخاص من الذين تمت مقابلتهم ، بينت علامات لعدم قيام عقولهم بوظائفها عند الفحص وظهرت على ثمانية منهم آثار جروح مطابقة مع التعذيب المؤكد ، وفي كافة الحالات وجد الاطباء بأن مواصفات التعذيب المذكورة كانت مطابقة مع الاعراض والآثار اللاحقة التي وجدت اثناء الفحص البدني .

ولم يجد الاطباء شيئا غير مطابق مع حجم التعذيب بالاضافة لذلك فان الاعراض التي وصفت كانت مطابقة مع التقارير المقدمة من اشخاص عرضوا لانواع مشابهة من التعذيب .

الالتزامات القانونية للعراق حبر على ورق

التعذيب ممنوع في العراق ، بموجب القانون المحلي والقانون الدولي. وفي ١٩٧١/١/٢٥ وقع العراق على الميثاق الدولي للحقوق المدنية والسياسية ، البند السابع الذي ينص على انه: لايعرض أي احد للتعذيب أو معاملة قاسية غير انسانية أو اهانة او عقاب . وفي ١٩٧٥/١٢/٩ تم تبني قرار الامم المتحدة بالاجماع حول حماية الناس من التعرض للتعذيب وغيرها من المعاملات أو المعاقبة القاسية غير الانسانية او الاهانة من قبل الجمعية العمومية للامم المتحدة . وبموجب البند الثالث من هذا القرار لايمكن لاية حكومة ان تسمح أو تبيح التعذيب أو اية معاملة أو عقوبة أو اهانة قاسية غير انسانية . ولايمكن اعتبار الظروف الاستثنائية مثل حالة الحرب أو التهديد بالحرب وعدم الاستقرار السياسي الداخلي أو أية حالة طارئة اخرى كتبرير للسماح بالتعذيب أو اية معاملة أو عقوبة لا انسانية قاسية اخرى .

وبينت الحكومة العراقية رسميا في ١٩٨١/٩/٣ بانها عمدت الى التجاوب مع القرار والاستمرار في اكمال التزاماتها ، من خلال تشريعاتها الوطنية والاجراءات الفعالة الاخرى لشروط القرار اعلاه . وان البند (٢٢) - أ - من الدستور العراقي يمنع اي شكل من التعذيب البدني أو النفسي ، لكن ذلك لم يكن الا حبرا على ورق .. وما حدث بعد ذلك ولايزال تحت حكم صدام خير شاهد على البطش والتنكيل وأن العراق لم يعد غير سجن كبير لشعب العراق يتلقى السياط ليل نهار من المجرم صدام حسين .

وهاهي الكويت الآمنة تنال نصيبها من هذا الطغيان الصدامي .. في سابقة تاريخية لم تحدث على مدى التاريخ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمو أمير الكويت في المؤتمر الشعبي الكويتي:

هدفنا تحرير الوطن من دنس العدو المحتل

● تحت رعاية صاحب السمو الشيخ جابر الاحمد الصباح عُقد المؤتمر الشعبي الكويتي في قصر المؤتمرات بمدينة جدة رافعا شعار «التحرير.. سبيلنا وهدفنا» خلال الفترة من ٢٤ الى ٢٦ ربيع الاول ١٤١١هـ

وقد شهد المؤتمر الذي يعد الاول من نوعه منذ الغزو العراقي الغاشم للكويت حشد من ابناء الكويت من الشيوخ والوزراء والفعاليات السياسية والنقابية ورؤساء اعضاء المجالس المتخصصة وجموع من ابناء الشعب الكويتي.

والقى سمو الشيخ جابر الاحمد الصباح كلمة في بداية المؤتمر اشار فيها الى الادانة العالمية الكاملة للجرم الذي ارتكبه النظام العراقي ضد الكويت وشعبها. وقال سموه ان وقوف العالم مع الحق الكويتي يؤكد صواب سياستنا وسلامة مواقعنا الموضوعية.. وقال ان صمودنا ووقفتنا جميعا صفا واحدا ضد المحتل الغاشم كان مثار اعجاب واحترام العالم.

واكد سموه في كلمته النهج الديمقراطي في اطار الدستور ومبدأ الشورى الذي عاشه الكويتيون منذ القدم.. واشار سموه الى ان هذا الاجتماع هو رسالة موجهة الى العالم كله تثبت وحدة ابناء الكويت وتلاحمهم في مواجهة من اغتصب ارضهم.

كما القى سمو ولي العهد ورئيس مجلس الوزراء الكويتي كلمة اشاد فيها بالتضحيات الكويتية والصبر والصمود الذي يظهره شعب الكويت في وجه الاحتلال العراقي الغاشم الذي يستهدف محو الشخصية الكويتية والغاء التاريخ وازالة الحضارة.

وقال سمو ولي العهد: ان عناية المولى حالت دون استكمال حلقات هذا المخطط الاجرامي، فنجت الكويت وارتفعت راية الجهاد والمقاومة في يد كل كويتي وكويتية. واكد سمو ولي الشيخ سعد العبدالله في كلمته ان رجال القوات المسلحة الكويتية - جيشا وحرسا وطنيا وشرطة - قد وقفوا وقفة الابطال في مواجهة جيش العدوان، وخاضوا معركة غير متكافئة لم تتح لهم فيها فرصة استخدام كامل قدراتهم وامكانياتهم وكفاءتهم.

والقى السيد عبدالعزيز الصقر كلمة في المؤتمر الشعبي الكويتي قال فيها ان ابناء الكويت الذين استطاعوا بفضل الله ثم بسواعدهم ان يجعلوا الكويت منارة حضارة ومعجزة عمران، قادرون بإذن الله وبعزيمتهم ان يعيدوا للكويت الحرة مجدها وبهاءها.

وقد صدر البيان التالي في ختام المؤتمر الشعبي الكويتي الذي عقد بجدة:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نص البيان الختامي .

نحن ابناء الشعب الكويتي وممثلوه بكافة قطاعاته وفئاته وهيئاته الرسمية والاهلية ومؤسساته الوطنية المتواجدون خارج دولة الكويت.

مجتمعين في المؤتمر الشعبي الكويتي الذي عقد تحت رعاية امير دولة الكويت صاحب السمو الشيخ جابر الاحمد الصباح تلبية لدعوة سمو ولي العهد ورئيس مجلس الوزراء الشيخ سعد العبدالله السالم الصباح بمدينة جدة في المملكة العربية السعودية في الفترة ٢٤-٢٦ ربيع الاول ١٤١١هـ الموافق ١٣-١٥ اكتوبر ١٩٩٠م تحت شعار التحرير. شعارنا.. سبيلنا. هدفنا.

مسترجعين كافة الاحداث والتطورات التي وقعت داخل وطننا الحبيب وعلى الساحتين العربية والدولية منذ ان قام نظام الحكم العراقي في الثاني من اغسطس (اب) ١٩٩٠ بعدوانه الغادر على دولة الكويت واحتل كامل اراضيها ثم اعلن - بغيا وعدوانا - ضمها الى بلده العراق.

وآخذين بالاعتبار كلمة حضرة صاحب السمو امير البلاد في افتتاح المؤتمر وكلمة سمو ولي العهد ورئيس مجلس الوزراء وكلمة المؤتمرين التي القاها السيد عبد العزيز حمد الصقر والتي اقرت جميعا كوثائق رسمية للمؤتمر. والتي ستكون منهاجا للعمل الحكومي.

وواضعين نصب اعيننا كافة ما اجريناه من مناقشات ومداولات خلال فترة انعقاد مؤتمرنا هذا.

قد قررنا ما يلي:

١ - نعلن للعالم اجمع رفضنا القاطع لاحتلال نظام الحكم العراقي لوطننا الكويت وادانتنا له باعتباره عدوانا آثما على دولة الكويت المستقلة ذات السيادة والعضو في جامعة الدول العربية والامم المتحدة، وانتهاكا صارخا لكافة المواثيق والقوانين الدولية وبخاصة ميثاق جامعة الدول العربية وميثاق الامم المتحدة.

٢ - نعلن للعالم اجمع زيف وبطلان كافة الادعاءات والمزاعم التي ساقها نظام الحكم العراقي تبريرا لجريمة غزوه واحتلاله دولة الكويت المستقلة مؤكدين رفضنا القاطع لهذه الادعاءات والمزاعم التي تخالف الحقيقة والواقع ويكذبها التاريخ.

٣ - نعلن للعالم اجمع مقتنا وادانتنا لكافة اعمال القتال والبطش والتعذيب والارهاب التي مارستها قوات النظام العراقي ضد المدنيين العزل الابرياء من المواطنين الكويتيين ومواطني الدول الشقيقة والصديقة والتي شملت النساء والاطفال وكذلك ما قامت به قوات الاحتلال العراقي من اعتداءات على بيوت الله واعمال السرقة والسلب والنهب التي امتدت حتى الى المستشفيات والمدارس، كما ندعو شعوب العالم اجمع الى ادانة وشجب هذه الممارسات غير الانسانية.

٤ - نعلن للعالم اجمع تمسكنا بنظام الحكم الذي اختاره شعبنا منذ نشاته وارتضته اجياله المتعاقبة . ونجدد البيعة لأميرنا . مؤكدين وقوف الشعب الكويتي كله - رجالا ونساء، شيوخا وشبابا واطفالا - صفا واحدا خلف قياتنا الشرعية ممثلة في اميرنا الشيخ جابر الاحمد الصباح وولي عهده الشيخ سعد العبدالله السالم الصباح حفظهما الله.

٥ - نعاهد الله ونعاهد انفسنا وكافة ابناء شعبنا الصامدين في كويتنا الحبيبة والمكافحين خارجها على ان يكون التحرير غايتنا والعودة هدفنا والامير قائدنا والجهاد سبيلنا والوحدة الوطنية سلاحنا والموت في سبيل الله والوطن اسمى امانينا. حتى يتحقق لنا النصر بعون الله ونطهر وطننا من رجس الغزاة المعتدين.

٦ - نحيي صمود ابناء شعبنا في كويتنا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحبيبة وكفاحهم البطولي ضد قوات الاحتلال الاثم ومقاومتهم الباسلة التي نتابعها ويتابعها العالم اجمع بالتقدير والاعزاز، ونشيد بتضحياتهم التي تنير لنا سبيل التحرير، ونؤكد لهم انهم ليسوا وحدهم في مجابهة عدوان الفئة العراقية الباغية واننا جميعا نقف من ورائهم صفا واحدا وتقف معنا كافة الشعوب المحبة للسلام الرافض للعدوان وتؤيدنا وتساندنا وتحشد قواتها لمؤازرتنا في كفاحنا من اجل تحرير وطننا ودحر الغزاة وطرد المعتدين «اصبرو وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون».

٧ ـ ندعو كافة ابناء الشعب الكويتي المتواجدين خارج وطننا الحبيب الى العمل كل في مجاله ومن موقعه وبقدر استطاعته من اجل تحرير وطننا وطرد الغزاة المعتدين من ديارنا.

٨ ـ نعلن للعالم اجمع ان اهل الكويت كانوا منذ نشاتها وسيظلون ابدا بعون الله اسرة واحدة متحابة متعاونة متراحمة متكافلة في السراء والضراء، وانهم مهما تباينت اجتهاداتهم وتفاوتت وجهات نظرهم فانها لن تخرج بهم عن نطاق الاسرة الواحدة. حب الكويت يؤلف بين قلوبهم والولاء والاخلاص لها يوحد صفهم وكلمتهم.

٩ ـ نعلن للعالم اجمع ان لا مساومة ولا تفاوض على سيادة الكويت واستقلالها وسلامة اراضيها ونؤكد رفضنا القاطع لأي حل لا يحقق التنفيذ الكامل لقرارات مؤتمر القمة العربية الطارىء المنعقد في القاهرة في ١٠ اغسطس ١٩٩٠م. وقرارات مجلس الامن الدولي التي اعلنت كلها رفضها وادانتها للعدوان العراقي على دولة الكويت المستقلة واصرارها على انسحاب القوات العراقية بغير شروط من جميع الاراضي الكويتية واكدت دعمها لعودة السلطة الشرعية الكويتية.

١٠ ـ نناشد الامم المتحدة ووكالاتها المتخصصة ولجنة الصليب الاحمر الدولية ولجنة الهلال والصليب الاحمر الوطنية وكافة الهيئات الانسانية العالمية ان تبذل قصارى جهدها بالضغط على نظام الحكم العراقي لتخفيف الويلات والمعاملة الانسانية التي يتعرض لها المواطنون الكويتيون والمقيمون في بلدنا من رعايا الدول الاخرى على يد قوات الاحتلال العراقي ونرجوا هذه الهيئات ان تبذل ما في وسعها لايفاد مندوبين عنها لحماية المواطنين والموقيمين في الكويت من بطش وارهاب وتنكيل قوات الاحتلال العراقي.

١١ ـ نناشد مجلس الامن والمجتمع الدولي التحرك بالسرعة الممكنة من اجل وضع حد للاجراءات العراقية الهادفة الى ازالة الشخصية السياسية لدولة الكويت وطمس معالمها التاريخية وهويتها الوطنية والحضارية وتغيير تركيبتها السكانية بتهجير اهلها بالقوة وجلب مجموعات اجنبية لتحل محلها وتسكن في بيوتهم وتستوطن ديارهم.

١٢ ـ ندعو مجلس الامن الدولي الى اتخاذ قرار يجيز للمجتمع الدولي استعمال الوسائل المتاحة لتطبيق قرارات المجلس بما يكفل انسحاب قوات الاحتلال العراقي من دولة الكويت وتمكين السلطة الشرعية من العودة اليها. ونناشد على الخصوص الدول الخمس ذات العضوية الدائمة بالمجلس بما لها من تراث عريق ومبادىء تاريخية وما تحمله من مسؤولية، كبيرة في المجتمع الدولي العمل على تسهيل اتخاذ مثل هذا القرار.

١٣ - نعرب عن عميق شكرنا لكافة الدول والشعوب الشقيقة والصديقة التي وقفت الى جانب الكويت ضد عدوان النظام العراقي الغادر ومساندتها قولا وعملا ، مؤكدين ان الشعب الكويتي بأجياله المتعاقبة سيظل يذكر بالتقدير والعرفان هذا الموقف الشجاع العادل .

١٤ - نعرب عن عميق شكرنا للمجتمع الدولي ممثلا في الامم المتحدة وبخاصة الدول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

في مجلس الامن الدولي التي صوتت لما اتخذه من قرارات وتدابير اكدت رفض وادانة العدوان العراقي على دولة الكويت واعلنت وجوب الانسحاب الفوري وغير المشروط للقوات العراقية من جميع الاراضي الكويتية واكدت عزمها لعودة السلطة الشرعية لدولة الكويت ، كما نشيد بالجهود المخلصة التي بذلها سكرتير عام الامم المتحدة ومندوبو الدول الاعضاء في مجلس الامن من اجل ذلك .

١٥ - ندعو الدول العربية الشقيقة التي تخلفت لسبب او لاخر عن الوفاء لمبادئها والتزاماتها في رفض العدوان ونصرة الحق والعدل ان تعيد النظر في موقفها على ضوء تعاليم الدين الاسلامي الحنيف والمبادىء القومية والاخلاق العربية والقيم الانسانية وتحكم ضمائرها وتنضم الى الاجماع الدولي الذي يعمل لاحقاق الحق وازهاق الباطل ، ولا شك انها في النهاية ستجد أن الموقف المبدئي الشجاع العادل خير وابقى .

١٦ - نوكد أن موقف بعض القيادات الفلسطينية لن يؤثر على تضامننا الثابت مع الشعب الفلسطيني في كفاحه العادل من اجل تحرير وطنه واسترجاع حقوقه المغتصبة لثقتنا بأن الشعب الفلسطيني بكل تضحياته ومثله ومبادئه لا يمكن ان يكون راضيا أو مقتنعا بموقف هذه القيادات المنطلق من مصالحها الخاصة والذي يسيء في الدرجة الاولى الى القضية الفلسطينية ومصداقية النضال الفلسطيني ومصالح الشعب الفلسطيني نفسه .

١٧ - نعرب عن عميق شكرنا وامتناننا للدول العربية الشقيقة والصديقة... قادة وحكومات وشعوبا التي فتحت قلوبها وبيوتها واراضيها لاستضافة ورعاية المواطنين الكويتيين الذين كانوا متواجدين فيها وقت العدوان العراقي الغاشم او الذين نزحوا اليها في اعقابه . ونحن اذ نحيي هذا الموقف الاخوي الكريم بكل ما يجسده من شهامة ومروءة عربية نسأل الله ان يجزيهم عن الكويت واهلها خير الجزاء .

١٨ - نعرب عن عميق شكرنا وامتناننا للمملكة العربية السعودية الشقيقة ملكا وحكومة وشعبا لاستضافة مؤتمرنا وتوفيرها الخدمات والتسهيلات اللازمة لانعقاده واداء اعماله داعين الله ان يكون لقاؤنا على هذه الارض الطاهرة فاتحة خير لانطلاقة مباركة نحو تحرير وطننا واسترجاع ارضنا المغتصبة .

١٩ - اننا نعلن اننا رغم الامنا وجراحنا وما جره عدوان النظام العراقي الآثم من المصائب والويلات على شعبنا ، فاننا لا نضمر للشعب العراقي شرا ولا نحمل له حقدا لاننا نعلم علم اليقين انه مغلوب على امره ينتظر ساعة الخلاص من طاغية بغداد وزمرته الباغية الذين يسومون الشعب العراقي سوء العذاب والذين زجوا بالشعب العراقي في حرب طاحنة عقيمة مع الشعب الايراني المسلم حصدت ارواح مئات الالوف من ابناء الشعب العراقي واستنزفت موارده وثرواته الوطنية وهاهم اليوم يزجون بالشعب العراقي المسكين في مجابهة خاسرة ضد العالم كله لايمكن ان يجني فيها الشعب العراقي الا الدمار والهلاك وفناء المزيد من ابنائه .

٢٠ - نوكد اننا بعد ان يتحقق لنا نصر الله على الفئةالباغية ونحرر ارضنا من رجس احتلال النظام العراقي الآثم ، سنقوم بعون الله وتوفيقه باعادة بناء كويتنا الحبيبة .. كويت المستقبل .. كويت الاسرة الواحدة .. ارض المحبة والوفاق والسلام والامن والامان .. نبني صرحها على اسس راسخة من وحدتنا الوطنية ونظامنا الشرعي الذي اخترناه وارتضيناه لحكمنا معززين الشورى والديمقراطية والمشاركة الشعبية في ظل دستورنا الصادر عام ١٩٦٢ م ملتزمين بمبادىء الحق والعدل والحرية والتكافل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والتراحم والتعاضد وسائر المبادىء التي نشا عليها مجتمعنا . مؤكدين ان للمرأة الكويتية دورا ايجابيا واسهاما فعالا في كويت المستقبل التي سيتعاون جميع الكويتيين . رجالا ونساء . في بنائها .. اسلامية العقيدة ملتزمة بقيم الاسلام ومبادئه واحكامه ، عربية الانتماء بالتاريخ والمشاعر والمصالح العليا ، انسانية النزعة ترفض الظلم وتدينه وتويد الحق وتنتصر له ، .. شجرة طيبة مباركة اصلها ثابت وفرعها فى السماء يستفيء بظلها اهلها والوافدون اليها ، منارة فكر وحضارة وعطاء تسهم بخيرها في تقدم ونماء وازدهار الاشقاء والاصدقاء وسائر الشعوب ، مؤمنة بدورها الانساني والحضاري وتواصلها الخير مع سائر الامم والشعوب لما فيه خير ورفاه البشرية جمعاء .

والله اكبر والمجد للكويت

والله على مانقول شهيد

صدّام هدّام عدّام

دجّال العصر الحاضر

حذارِ حذارِ

من حمار العراق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

وجوب عداوة اليهود والنصارى

بقلم سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز

فأقول وبالله التوفيق، قد دل الكتاب والسنة وإجماع المسلمين على أنه يجب على المسلمين أن يعادوا الكافرين من اليهود والنصارى وسائر المشركين وأن يحذروا مودتهم واتخاذهم أولياء، كما أخبر الله سبحانه في كتابه المبين الذي لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد، أن اليهود والمشركين هم أشد الناس عداوة للمؤمنين. قال تعالى: «*يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء تُلقون إليهم بالمودة وقد كفروا بما جاءكم من الحق*» إلى قوله سبحانه: «*قد كانت لكم أسوة حسنة في إبراهيم والذين معه إذ قالوا لقومهم إنا بُرَآءُ منكم ومما تعبدون من دون الله كفرنا بكم وبدا بيننا وبينكم العداوة والبغضاء أبداً حتى تؤمنوا بالله وحده*»، وقال تعالى: «*يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى أولياء بعضهم أولياء بعض ومن يتولهم منكم فإنه منهم إن الله لا يهدي القوم الظالمين*»، وقال تعالى: «*يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا آباءكم وإخوانكم أولياء إن استحبوا الكفر على الإيمان ومن يتولهم منكم فأولئك هم الظالمون*»، وقال عز وجل في شأن اليهود: «*ترى كثيراً منهم يتولون الذين كفروا لبئس ما قدمت لهم أنفسهم أن سخط الله عليهم وفي العذاب هم خالدون ولو كانوا يؤمنون*

www.KitaboSunnat.com

بالله والنبي وما أنزل إليه ما اتخذوهم أولياء ولكن كثيراً منهم فاسقون لتجدن أشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود والذين أشركوا».

وقال تعالى: «لا تجد قوماً يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادُّون من حادَّ الله ورسوله ولو كانوا آباءهم أو أبناءهم أو إخوانهم أو عشيرتهم». والآيات في هذا المعنى كثيرة وهي تدل دلالة صريحة على وجوب بغض الكفار من اليهود والنصارى وسائر المشركين وعلى وجوب معاداتهم حتى يؤمنوا بالله وحده وتدل أيضاً على تحريم مودتهم وموالاتهم وذلك يعني بغضهم والحذر من مكائدهم وما ذاك إلا لكفرهم بالله وعدائهم لدينه ومعاداتهم لأوليائه وكيدهم للإسلام وأهله كما قال تعالى: «يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونكم لا يألونكم خبالا ودُّوا ما عَنِتُّم قد بدت البغضاء من أفواههم وما تُخفي صدورهم أكبر قد بينا لكم الآيات إن كنتم تعقلون. هاأنتم أولاء تحبونهم ولا يحبونكم وتؤمنون بالكتاب كله وإذا لقوكم قالوا آمنا وإذا خلوا عَضُّوا عليكم الأنامل من الغيظ قل موتوا بغيظكم إن الله عليم بذات الصدور إن تمسسكم حسنة تسؤهم وإن تُصبكم سيئة يفرحوا بها وإن تصبروا وتتقوا لا يَضُرُّكم كيدهم شيئاً إن الله بما يعملون محيط» ففي هذه الآيات الكريمات حث المؤمنين على بغض الكافرين ومعاداتهم في الله سبحانه من وجوه كثيرة، والتحذير من اتخاذهم بطانة والتصريح بأنهم لا يقصرون في إيصال الشر إلينا وهذا هو معنى قوله تعالى: «لا يألونكم خَبالاً» والخبال هو الفساد والتخريب، وصرح سبحانه أنهم يودون عنتنا والعنت المشقة وأوضح سبحانه أن البغضاء قد بدت من أفواههم وذلك فيما ينطقون به من الكلام لمن تأمله وتعقله وما تخفي صدورهم أكبر من الحقد والبغضاء ونية السوء لنا أكبر مما يظهرونه، ثم ذكر سبحانه وتعالى أن هؤلاء الكفار قد يتظاهرون بالإسلام نفاقاً ليدركوا مقاصدهم الخبيثة وإذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نص كلمة الشيخ جابر الأحمد الصباح

كما وجه صاحب السمو الشيخ جابر الاحمد الصباح امير دولة الكويت الشقيقة كلمة للعلماء والمفكرين المشاركين في المؤتمر الاسلامي العالمي اشار فيها الى ما تعرضت له دولة الكويت من عدوان سافر وغادر من دولة جارة ومسلمة هي العراق.. مشيرا الى ان الوقوف مع الحق ودفع الظلم وردع الفئة الباغية والدعوة الى حكم الله في الطائفة التي تبغي احداهما على الاخرى من ركائز الايمان الاساسية.

وفيما يلي نص برقية سمو امير دولة الكويت التي القاها الشيخ يوسف الحجي رئيس الهيئة الخيرية العالمية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين. وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد وعلى اله وصحبه ومن اهتدى بهديه الى يوم الدين.

ايها الاخوة العلماء:

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد.

قال الله تعالى: «وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما. فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء الى امر الله. فان فاءت فاصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا. ان الله يحب المقسطين». صدق الله العظيم

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم «المسلم اخو المسلم لايظلمه ولا يسلمه ولايخذله. كل المسلم على المسلم حرام. عرضه وماله ودمه. التقوى ههنا. بحسب امرىء من الشر ان يحقر اخاه المسلم».

هذه هي مبادىء الاسلام التي اتخذناها شرعة ومنهاجا. وسرنا في هديها مستنيرين بضيائها. وداعين اليها في كل مناسبة يثور فيها خلاف بين المسلمين.

وانكم تعلمون - ولاشك - ما تعرضت له دولة الكويت من عدوان سافر وغادر من دولة جارة ومسلمة هي العراق. لم ترع حق الجوار ولا حرمة الاسلام في الشهر الحرام. ففي الحادي عشر من محرم اجتاحت القوات العراقية في نحو مائة وعشرين الف جندي دولة الكويت في هداة الليل واستباحت تلك القوات الاعراض والاموال والدماء. واتخذت من المساجد والمدارس ومؤسسات الدولة المختلفة ثكنات عسكرية تنشر منها الدمار وتروع الآمنين. فنهبت البنوك والمتاجر والمساكن وسرقت دار الآثار الاسلامية التي تعتز بها الكويت وتفاخر وهدمت العديد من المنشآت المدنية او احرقتها.

ونتيجة لذلك فقد تشرد مئات الآلاف من ابناء الكويت وابناء الدول العربية والاسلامية الاخرى، وسلبت مدخراتهم وسقط المئات منهم غدرا برصاص الجنود العراقيين.

لقد تحولت - ايها الاخوة - الكثير من المؤسسات التي كانت تنشر الخير والعدل والسلام في دولة الكويت الى معتقلات يتلقى فيها ابناؤنا هناك اصناف التعذيب والاذلال. ويردنا كل يوم خبر عن مذبحة جديدة لمواطنين آمنين يقتلون ويمثل بهم في قسوة ووحشية لايقرها شرع ولاترضاها ملة. ولا ذنب لهم الا ان يقولوا «ربنا الله»: «ان الله يدافع عن الذين امنوا. ان الله لايحب كل خوان كفور. اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير».

ان ما حدث ايها الاخوة هو سطو همجي مسلح على دولة الكويت. ولم يكن باي حال من الاحوال نزاعا بين دولتين على جزء من الارض.

اخواني علماء الامة الاسلامية

لقد كان هذا قدر الكويت التي كانت تتطلع دائما الى التعاون البناء مع الدول الاسلامية.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فهي اول من طالب بانشاء محكمة العدل الاسلامية لحل النزاعات التي تنشا بين الدول الاسلامية. وكان لها الفضل في حل كثير من الخلافات بين الدول العربية والاسلامية انطلاقا من ايمانها الراسخ بضرورة تسوية المنازعات بين الدول الاسلامية بالوسائل السلمية، وعدم التدخل في الشؤون الداخلية لأي دولة، وهو ما نصت عليه رسالة الاسلام ومبادىء ميثاق منظمة المؤتمر الاسلامي.

وان ما يعزى النفس ان العالم كله لم ينس للكويت مواقفها، فالقرارات الصادرة عن اجهزة منظمة الامم المتحدة ومنظمة المؤتمر الاسلامي وجامعة الدول العربية ودول عدم الانحياز كلها قد اجمعت على الاستنكار الكامل للعدوان والمطالبة بالانسحاب الفوري وغير المشروط للقوات العراقية وعودة الحكومة الشرعية الى الكويت.

ومع ذلك كله فان حكومة العراق لم تفىء الى امر الله وظلت حتى الآن في بغيها غير عابئة بنداء العالم قاطبة. بل يحاول العراق صرف الانظار الناجمة عن احتلاله الكويت باثارة مشكلات جانبية ومبادرات لاتعبر الا عن صلف النظام في العراق وتعنته. وهو بذلك يجر هذه المنطقة من بلاد الاسلام الى حرب تاكل الاخضر واليابس وسيكون شعب العراق المسلم اول الخاسرين فيها.

ايها الاخوة الاجلاء:

ان من ركائز الايمان الوقوف مع الحق ودفع الظلم وردع الفئة الباغية قولا وعملا والدعوة الى حكم الله في الطائفة التي تبغي احداهما على الاخرى.

قال تعالى: يا ايها الذين امنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه وانه اليه تحشرون، واتقوا فتنة لاتصيبن الذين ظلموا منكم خاصة. واعلموا ان الله شديد العقاب).

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وكان المؤتمر الاسلامي العالمي والذي يناقش قضايا الخليج قد بدا صباح يوم الاثنين ٢١ صفر ١٤١١هـ وحضره اكثر من «٣٠٠» عالم ومفكر من علماء المسلمين في كل اقطار العالم الاسلامي. كما حضره زعماء الاقليات الاسلامية في امريكا واوروبا. وذلك بجلسة افتتاحية تحدث فيها كل من سماحة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد. وعلامة الهند ابو الحسن علي الحسني الندوي، وسماحة امام الجامع الازهر جاد الحق علي جاد الحق، وفضيلة الشيخ احمد القطان، ومعالي الدكتور عبدالله بن عمر نصيف الامين العام لرابطة العالم الاسلامي.

كلمة البروفسور عبد رب الرسول سياف

وقد استهل المؤتمر بكلمة البروفيسور عبد رب الرسول سياف رئيس وزراء حكومة المجاهدين الافغان عبر فيها عن سعادته بلقائه بالحضور كما عبر عن المه لما يسود هذا الاجتماع من احزان وهموم كادت ان تكون قاصمة لظهر الامتين العربية والاسلامية.

واعرب عن امله في ان يكون هذا الاجتماع الاحتفاء بانقاذ القدس من ايدي اليهود او تحرير بلاد الاندلس من ايدي الصليبيين او باستعادة القيادة والريادة مرة اخرى لامتنا اليتيمة المضطهدة.

واضاف قائلا: نحن نجتمع الآن لعلاج مشكلة مريرة ادمت قلوبنا واشمتت اعداءنا وفرقت كياننا الممزق مرة اخرى.

وأردف قائلا وان الحادث الذي نجتمع لاجله هو سهم من السهام يتمثل في دفع صدام للهجوم على بلد اسلامي شقيق لم يؤذ جيرانه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل كان يحتضن مؤسسات ومجموعات عاشت خادمة للاسلام والمسلمين وحامية لقضاياهم العادلة.

واضاف يقول نحن لانشك في ان هذا العمل قد خططله من قبل اعداء الاسلام ليتسنى لهم فرصة القضاء على قلب العالم الاسلامي واستنزاف خيراته واستئصال روح العزة والاباء في ابنائه.

وشدد البروفيسور عبد رب الرسول سياف في كلمته على انه لابد ان يعلم النظام العراقي بانه سوف يتحمل مسؤولية سفك دماء الابرياء وهتك حرمات المسلمين واعراضهم واضاعة اموالهم.

واكد على ان الذين يلعبون دور الاسود في الهجوم على ضعفاء امتنا في نفس الوقت يمثلون دور الثعالب والفئران عند مواجهة اعدائنا.

وقال يا فتيان صدام لاتمارسوا بطشكم على ابناء امتكم لان هذا العمل ليس من المروءة والرجولة في شيء.

واضاف يقول اذا كنتم رجالا فاين انتم من صرخات ابناء الحجارة في فلسطين المحتلة؟ واين انتم من القدس الحزين؟ اين انتم من صيحات الارامل والايتام الذين فقدوا آباءهم في سبيل الدفاع ان اعراض امتكم؟

واكد البروفيسور عبد رب الرسول سياف ان الشعب العراقي وهو شعب مسلم عريق في الاسلام لن يرضى بحال من الاحوال ان يتعدى على شقيقه الشعب الكويت المسلم ويتسبب في تعكير المياه وتمكين الاعداء من الاصطياد فيها.

وعبر عن اسفه العميق لعدم استطاعة الشعوب الاسلامية المضطهدة المغلوب على امرها ممارسة رجولتها في صالح امتها.

وقال ان هذا الامر هو الذي منع الشعب العراقي من ان يوقف النظام الحاكم من هذا الظلم والطغيان.

واضاف يقول ان هذا الامر نفسه يدفع ملايين من ابناء الشعوب الاسلامية من التوجه الى ارض الجزيرة لانقاذ الموقف وانجاء الشعب الكويتي من وطاة الاحتلال العراقي.

وطالب عبد رب الرسول سياف صدام حسين اذا كان صادقا بادعائه بانه يكره وجود القوات الاجنبية في الساحة فليسحب قواته من ارض الكويت وليرد الى المسلمين اموالهم وديارهم حتى لايبقى هناك مبرر لوجود قوات اجنبية في المنطقة.

كما طالب حكومات البلاد الاسلامية في ان تسمح لشعوبها لتؤدي دورها في حل هذه الازمة بقوة عقيدتها وايمانها وطالب الشعوب الاسلامية وحكوماتها في ان تكون جيوشا لتلتقي على ارض الجزيرة وان تقف بجانب اخوانهم الكويتين لرفع الظلم والعدوان وبجانب اخوانهم السعوديين للدفاع عن المملكة العربية السعودية من بطش المعتدين وطغيان الظالمين ولتعيد الى المنطقة الامن والسلام ولتسعى في استعادة مجد امتهم التليدة وعزتها الفقيدة.

واهاب بالمسلمين ان يربوا ابناءهم واولادهم على الجندية للاسلام ويلقنوهم بانهم قادة وليسوا بمقودين وانهم سادة وليسوا عبيدا.

كلمة الشيخ عبدالعزيز بن باز

ثم القى سماحة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد كلمة بداها سماحته قائلا:

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على عبده ورسوله نبينا وسيدنا محمد بن عبدالله.

اما بعد، فإني اشكر الله جلّ وعلا على ما منّ به من هذا اللقاء لاخوة في الله من سائر انحاء الارض من علماء المسلمين للتعاون على البر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والتقوى والتواصي بالحق وتدارس ما وقع من المحنة في هذه الايام الذي بدا فيه عدوان حاكم العراق على دولة الكويت. واسال الله جل وعلا ان يجعل هذا اللقاء لقاء مباركا وان يوفقنا جميعا لما فيه رضاه ولما فيه صلاح عباده في العاجل والآجل وان يصلح قلوبنا واعمالنا وان يمنحنا الثقة فيه والتوجه اليه والاستقامة على ما يرضيه وان يقينا جميعا وسائر المسلمين من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا وان ينصر دينه ويعلي كلمته. ويوفق حكام المسلمين لكل ما فيه صلاح العباد والبلاد وتحكيم الشريعة والرضاء بها والحذر مما يخالفها.

واضاف سماحته قائلا.. ايها الاخوة في الله لقد سمعنا جميعا كلمة اخينا في الله صاحب الفضيلة الشيخ سياف رئيس حكومة الافغان الاسلامية المؤقتة.. لقد شمل هذه الكلمة العظيمة المفيدة الواسعة في موضوع. وانني أؤيده في جميع ما ذكر وان الواجب على المسلمين جميعا ان يتعاونوا على البر والتقوى وان ينصحوا لله ولعباده وان يكونوا جميعا جسدا وبناء واحداً ضد اعداء الاسلام وضد الطامعين وضد الظالمين وان يتواصوا بالحق والصبر وان يتوبوا الى الله جل وعلا من جميع الذنوب فهذا هو طريق النجاة وطريق النصر كما قال الله جل وعلا (ولينصرن الله من ينصره ان الله لقوي عزيز الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلاة وآتوا الزكاة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور).

ويقول سبحانه (يا ايها الذين آمنوا ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم). ويقول عز وجل (وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم أمنا يعبدونني ولا يشركون بي شيئا).

فقد وعد سبحانه وتعالى من آمن وعمل صالحا بالاستخلاف في الارض والتمكين فيها ووجود الامن الكامل عند الاستقامة على الايمان بالله وعمل الصالحات يعني استقام على دين الله وحافظ على امره وابتعد عن نهيه سبحانه وتعالى.

أمر منكر وعدوان سيىء ظالم

وبين سماحته انه لايخفى ان هجوم حاكم العراق على دولة الكويت حتى اجتياحها بقواته المدمرة لا ريب ان ذلك امر منكر وانه عدوان سيىء وظلم واضح لاتقره شريعة ولا تقره ايضا المواثيق الدولية.

واوضح الشيخ ابن باز ان الشريعة الاسلامية العظيمة تحرم العدوان على كل مسلم وعلى كل انسان.

يقول النبي عليه الصلاة والسلام في خطبته في حجة الوداع على رؤوس الاشهاد «ان دماءكم واموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا (يعني يوم عرفة) في شهركم هذا (يعني شهر ذي الحجة) وفي بلدكم هذا (يعني مكة)

وقال عليه الصلاة والسلام ايضا «ان دماءكم واموالكم وابشاركم واعراضم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا (يعني يوم النحر) في بلدكم هذا (يعني مكة) فلا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض».

لقد اوصى عليه الصلاة والسلام الامة بالاعتصام بكتاب الله وسنة رسوله عليه الصلاة والسلام وبين لهم انه حرم عليهم دماءهم واموالهم وابشارهم واعراضهم.

وقال سماحته ان العدوان من دولة على دولة او شخص على شخص ومن قبيلة على قبيلة من اعظم ما حرم الله ومن اعظم اسباب انتشار الفتن وسفك الدماء بين الناس واختلاف الامر.

واشار الى انه من فضل الله جل وعلا ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفق المسلمين واجتمعت كلمتهم على ادانة حاكم العراق في ظلمه وعدوانه واجتمعت الدول الاخرى غير الاسلامية على ذلك لان هذا العدوان امر مخالف للشريعة الاسلامية ومخالف للعقول الصحيحة ومخالف للفطر السليمة وللمواثيق الدولية والعرفية بين الناس.

وقال سماحة الشيخ عبدالعزيز بن باز: لذلك يجب اتباع الطرق التي تعود بالصلح والتضامن او بالحكم الشرعي بواسطة علماء الاسلام على سنة رسوله واحكام القرآن الكريم.

تشكيل محكمة شرعية للنظر في الامر

واوضح سماحة الشيخ عبدالعزيز بن باز ان هذا المؤتمر لدراسة هذا الامر وبيان ما يجب على المسلمين اعتماده في مواجهة ذلك.

وقال: لا ريب ان الطريق الوحيد هو سحب الجيوش من الكويت لان فيه ردا للفتنة وسحب جميع اثاره فهذا هو الطريق الذي يجب ان يتبعه حاكم العراق وجيشه وكل رئيس دولة عاقل ينصح بذلك حتى تعود المياه الى مجاريها.

ودعا الشيخ ابن باز الى تشكيل محكمة شرعية للنظر في هذا الامر لان الواجب على جميع المسلمين الخضوع لحكم الله اذا كان حاكم العراق يلتزم بالاسلام كما يقول ويلتزم بشرع الله ويرضى بحكمه جل وعلا لاطفاء شر الفتنة ويصلح ما بينه وبين حكام الكويت.

وناشد المؤتمر اصدار قرار يبين فيه شرع الله وشناعة ما اقدم عليه حاكم العراق وان الواجب عليه الانسحاب من الكويت.

وفيما يتعلق بالاستعانة بالجيوش المتعددة الجنسيات للدفاع فيما دعت اليه الحاجة فالضرورة ملحة لدفع الظلم حتى لاتقع كارثة لايعلم مداها الا الله.

وقد صرح العلماء بجواز الاستعانة بمن تؤمن عاقبتهم لدفع الشر ومقابلة اعداء الله حتى يقفوا عند حدهم ودعا الله ان يوفق الجميع وان ينصر دينه.

كلمة العلامة أبو الحسن الندوي

تلا ذلك كلمة المشاركين القاها نيابة عنهم علامة الهند ابو الحسن الندوي وصف فيها الغزو العراقي لدولة الكويت بانه حادثة مروعة لم تنكس رؤوس الدعاة الى العدل والاحترام الانساني فحسب بل نكست راس الملة الاسلامية بكاملها داخل الهند وخارجها. وغضت بصرها وتندى لها جبينها.

وقال: وإني كدارس للتاريخ الاسلامي ومؤلف فيه لا اذكر ان المسلمين من حيث الملة اصيبوا بمثل هذه الصدمة العنيفة التي ادت الى خجل وذلة ومهانة منذ قرون عديدة.

واضاف الشيخ الندوي انه مما يزيد هذه المأساة شدة ووطاة انها وقعت في منطقة عربية مجاورة للمنطقة التي كان منها الاشعاع الاول لاحترام الانسان والعدل والاحسان وجزاء الاحسان بالاحسان والكرامة ونجدة المظلوم والضعيف وتطور هذا الاشعاع الى حركة عالمية ودعوة طبقت الآفاق.

ان خطورة هذا الحادث المؤلم وضخامته وتاثيره السيىء على الضمير الاسلامي والانساني ترجع الى اسباب عديدة منها:

ان غزو بلد كالعراق لبلد صغير كالكويت يقدم مثالا سيئا لايتطابق مع التعاليم الاسلامية الخلقية والتقاليد الاسلامية ويتناق مع الضمير الانساني ومبادىء الاخلاق العامة ويعتبر اجراء مذموما ومرادفا للقرصنة. ومما يزيد الوضع خطورة ان كلا البلدين المعتدي منهما والمعتدى عليه بلد مسلم وعربي ثم انه اعتداء لبلد على بلد له منة وفضل عليه في العهد القريب في وقت المحنة والبلاء وكان قد اجزل العطاء عليه ولم تكن له جريمة يستحق بها هذا العقاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد تعاقبت بعد غزو العراق للكويت واستيلائه عليها الاعمال والتصرفات الشنيعة والمخزية التي لايوجد لها نظير الا في تاريخ الغزاة والفاتحين الجبابرة المستبدين في تاريخ الحروب.

واوضح الشيخ ابو الحسن الندوي ان غزو العراق للكويت وعدم اصغائه الى نداء القادة العرب والمسلمين وعدم انصاته لنصيحتهم وتماديه في موقفه وتغاضيه عن جميع المخاطر التي تترتب على مثل هذا الموقف الطائش قد اثارت شبهات ومخاوف بان يسوقه طمعه الى التعرض للجزيرة العربية وعلى اخصها المملكة العربية السعودية التي تتولى خدمة الحرمين الشريفين وحفظهما وصيانتهما والتي انجزت تلك الخدمة التاريخية التي لايوجد لها نظير في تاريخ القرون الماضية في تامين الامن والسلامة للاماكن المقدسة ورعاية ضيوف الرحمن وحسن وفادتهم وتوفير وسائل الراحة والامان.

واشار الشيخ الندوي الى ان هذه المخاوف والشبهات هي التي حملت حكومة المملكة العربية السعودية على الاستعانة بالقوات الاسلامية والصديقة لتهيئة الوقاية العسكرية وقال:

ومع الاسف الشديد ان البلد الغازي العراق ـ كما تدل عليه معلوماتي ودراستي ـ لا مبرر له شرعيا ولا خلقيا لاقتحام مثل هذه المجازفة وقد اقلق هذا الحادث ذهني وفكري واقض مضجعي الى حد لا اذكر اني تاثرت مثله قبل حدوث هذه الفاجعة في حياتي.

كلمة شيخ الازهر

بعد ذلك القى سماحة الشيخ جاد الحق علي جاد الحق شيخ الجامع الازهر كلمة اوضح فيها ان هذه القضية في حاجة لحكمة الحكماء وفقه الفقهاء. ولابد ان يتحدث فيها العلماء بما في كتاب الله وسنة رسوله النبي صلى الله عليه وسلم. وعلى العلماء أن يقيموا الشهادة لله فلا يخشون في الله لومة لائم.

واضاف. لابد ان تكون القضية بين ايدينا ولاينبغي ان تخرج عنها او تخرج من ايدينا فالامر خطير ولانريد ان تمتد القضية اكثر من ذلك دون ان يقول اهل العلم كلمتهم.

كلمة الشيخ أحمد القطان

ثم تحدث الداعية الشيخ احمد القطان عما احدثه هذا الغدر من تصدع في حياة الشباب المسلم في ايمانه ووحدته وآماله.

وتطرق الشيخ القطان الى المآسي التي تعرض لها شعب الكويت من هتك للعرض ونهب للاموال وسلب لمقدرات الكويت.

واشار الى ان الجهاد الذي ينادي به صدام حسين هو مسجد ضرار وصور مسجد ضرار تتكرر في كل زمان و في كل مكان. وتتلون. وموقفنا كمسلمين وكحكام وكعلماء.. ان الذين يدورون في فلك نظام العراق انما هم الخاسرون.

كلمة د. نصيف

كما القى الدكتور عبدالله نصيف كلمة اعرب فيها عن امله في ان يخرج المؤتمر بالتوصيات التي تكون بمثابة الماء الذي يطفيء هذه الفتنة موضحا ان هذا اللقاء يعتبر هاما ويحتاج الى الجهد وتوحيد الصف والكلمة ووضع الامور في نصابها.

واضاف اننا الآن بحاجة الى توحيد الصف ووضع الامور في نصابها من اجل اصلاح الامة ومواجهة الكارثة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كلمة الاستاذ ابراهيم الرفاعي

بسم الله الرحمن الرحيم . والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى أله وصحبه ومن استن بسنته الى يوم الدين .

نشكر لرابطة العالم الاسلامي هذه الدعوة الكريمة لهذا المؤتمر الاسلامي العالمي لمناقشة الاوضاع الحاضرة في الخليج والغزو العراقي الغاشم على دولة الكويت

ايها السادة العلماء . السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد .

ان المحنة التي يعيشها اهل الكويت محنة عظيمة وكارثة جسيمة . وفظاعة هذه المحنة انها وقعت من جار من المفروض انه محسوب على اهل العروبة والاسلام. وقف معه اهل هذه البلدة الآمنة المسالمة الخيرة في السراء والضراء . والامر من جميع الوجوه مفزع سواء أكان من الناحية السياسية او الاقتصادية او الاجتماعية او الاخلاقية او الدينية ولقد قام الجيش العراقي في الكويت بتصرفات الوحوش الكاسرة ويكاد يكون افراد الجيش الغازي بعيدين عن كل قيمة اخلاقية وانهم موصومون بالنزعة الدموية الغارقة في الحقد والتشفي من شعب الكويت المسلم المسالم الذي يحمل الخير لبني البشر .

فاي حالم مخدوع بهذا الطاغية بانه سيحرر القدس وفلسطين فليفق من غفلته وليعد الى رشده . فنصر الله غال ولا يهدى النصر الا الى الصالحين المتقين . فتحرير القدس وفلسطين ادخره الله سبحانه وتعالى لاوليائه ونصرائه والسائرين على طريق الحق والعدل . اما الديار المقدسة والحرمان الشريفان فهم محروسون بعناية الله وفي حفظ دولة حاكمة رشيدة سديدة عرف عنها الحزم والحكمة والسداد . بارك الله فيها وحفظها .

واسمحوا لي ايها السادة العلماء ان اتقدم ببعض المقترحات العملية في هذا الامر

- ادانة الغزو العراقي الغاشم ادانة شرعية واضحة وتبيان الحكم الشرعي فيما ارتكبه النظام العراقي الغاشم .
- دعوة العراق الى الانسحاب فورا من الكويت دون قيد او شرط وعودة الشرعية اليها .
- اصدار فتوى تلزم المسلمين حكاما ومحكومين بالدفاع عن الكويت واهلها وعن المظلومين في جميع انحاء العالم باعتبار الظلم جريمة نكراء لايقرها الاسلام ومنافية لاخلاقه .
- تشكيل وفود من العلماء الاجلاء لزيارة البلاد العربية والاسلامية لشرح الحكم الشرعي في هذه القضية واظهار مدى فظاعة الجريمة .
- ان السكوت على الظلم ظلم واثم وما تفشى الظلم والاثم في امة الا حاق بها عذاب الله واذا سكت اهل العلم والفكر والحكمة على هذا انحرفت الامة وزاغت . واني استدل بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم بما معناه (ان الامة التي لاتقول للظالم انت ظالم فقد تودع منها) ارجو الله سبحانه وتعالى ان لانكون من الذين قد تودع منهم . فالذي اضاع الامة المجاملات والسكوت على المعاصي والآثام .
- استنهاض همم العلماء والمفكرين في الدول العربية التي وقفت واشتهرت بمواقفها السلبية كتونس والسودان وموريتانيا ونحوهم في تبيان الحق والصواب في هذا الامر .
- ارسال برقية الى مقام خادم الحرمين الشريفين شاكرين له دوره في خدمة الاسلام .
- ارسال برقية الى فخامة السيد الرئيس محمد حسني مبارك رئيس جمهورية مصر العربية على وقفته العملاقة في رد الظلم والمعتدي .
- ارسال برقية الى رؤساء الانظمة المتواطئة او المتعاطفة ندعوها للانصياع الى الحق والعدل والعودة الى جادة الصواب .

ولتصحيح مسار الامة لابد من

- تعميق دور العلماء العاملين في حياة الامة الاسلامية لان الحكم بدون علم ضلال والعلماء ورثة الانبياء .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- تعميق مفهوم السياسة الشرعية في حياة الامة وهذا يحتاج الى عمل دؤوب في خدمة الاسلام - دعوة الحكام الى العدل والقسط بين الناس وليعلموا ان العدل اساس الملك.

- تعميق مفهوم الشورى وان الامة المسلمة لها حق في ابداء الراي - في امور حياتها - واشراك الفاقهين من اهل الحل والعقد في تسيير الامور العامة والتي لها اساس بحاضر الامة ومستقبلها.

- تسخير اجهزة الاعلام المرئية والمسموعة لشرح مقاصد الدين وتبيان حكم الله في مستجدات الحياة.

- تنقية اجهزة الاعلام من الرذيلة او الدعوة اليها.

كما اعتقد ان هذه فرصة يجب الاستفادة منها لصالح الاسلام والمسلمين وذلك بالعمل الذكي الواعي وان نتحرك بكل طاقاتنا لتحقيق هذه الغاية النبيلة والله يقول الحق وهو الهادى الى سواء السبيل.

جلسات المؤتمر

وقد ناقش المؤتمر جملة من الموضوعات التي تتحدث عن العدوان العراقي الغاشم للكويت والاعتداء على المسلمين والتهديد بغزو اراضيهم واغتصاب اراضي الغير بالقوة بدعوى اعلان الجهاد ودعوى توزيع الثروات واستعداء الفقراء على الاغنياء. ولجوء الدول الاسلامية للوسائل المتاحة والسبل الممكنة وما يجب على علماء المسلمين من الاضطلاع بالدعوة والصدع بالحق والتنبيه على مواطن الفضيلة واعلام الناس ان شعب العراق ليس له جريرة وانما الوزر يقع على الطغمة الفاسدة المتسلطة على العراقيين من زمرة صدام حسين واعوانه الشياطين.

وقد توزعت هذه الموضوعات المهمة على جلسات اربع كل واحدة منهن تدارست موضوعا من هذه القضايا الملحة.

الجلسة الاولى

وتحدث فيها كل من رئيس دولة كشمير الحرة السيد سردار عبدالقيوم

ثم تحدث د. عمر جاد. سفير جامبيا لدى المملكة الذي اوضح ان الامة الاسلامية تواجه قضيتين اساسيتين وهما غزو العراق للكويت والثانية قضية امن المملكة العربية السعودية مشيرا الى ان الحق واضح ولايقبل الجدال ولايفتح المجال للاجتهاد.

واكد د. عمر ان ما اتخذته المملكة من اجراءات وتدابير لحماية اراضيها حق مشروع. وطالب بانسحاب القوات العراقية من الكويت دون قيد او شرط.

كما تحدث د. محمد عبدالباري رئيس جماعة اهل الحديث في بنغلاديش.

ايضا اشار د. الحبر يوسف نور الدائم من جامعة الخرطوم الى ان الواجب على علماء الامة ان يولوا هذه القضية ما تستحقه من اهتمام. مشيرا الى ان الله شدد العقاب على العلماء الذين يكتمون الحق ولايبينونه.

واضاف ان ما حدث للكويت ظلم بين ليس فيه شك ولايجوز ان يتنازع فيه مسلم وهو امر لايجوز التحفظ عليه.

الشعب الفلسطيني يدين الغزو

وقال الاستاذ سعيد خليل المزين (ابو هشام) عضو المجلس لرابطة العالم الاسلامي. ان الشعب الفلسطيني ضد اي تهديد لأمن المملكة وقال ان غزو العراق للكويت كان غزوا لكل الاراضي العربية والاسلامية وكان موجها ضد الشعب الفلسطيني المجاهد وضد ابناء المجاهدين في الاراضي المحتلة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د. القرضاوي

وقد طالب د. يوسف القرضاوي عميد كلية الشريعة بدولة قطر، بان الفئة الباغية ينبغي ان ترد وتوقف عند حدها. وقال ان الاستعانة بقوات مساندة ضرورة واننا مضطرون لذلك واكد انه لابد ان يكون لنا قوة تستطيع ردع عدوها وقال اننا نعجب ممن يركزون على النتائج ويتركون الاسباب.

كما تحدث في الجلسة الاولى ايضا كل من الشيخ عبدالعزيز ابازيد من سوريا، والاستاذ ايقابيل من السنغال والدكتور محمد رشيدي وزير التعليم السابق في اندونيسيا والدكتور احمد عمر هاشم من مصر

الجلسة الثانية

في اليوم الثاني للمؤتمر وهو يوم الثلاثاء ٢٢/٢/١٤١١هـ عقدت الجلسة الثانية وتراسها الاستاذ برهان الدين رباني من افغانستان. والشيخ محمد صادق مفتي المسلمين السوفييت والشيخ د. صالح بن حميد امام المسجد الحرام.

وتحدث الشيخ رباني بان ما يدمي القلوب ويحرق الاكباد اننا لاننتهي من علاج جرح الا تصيبنا جراحات اعمق من الجراحات السابقة. واشار الى ان هذه محنة من المحن التي تهدد مسيرة الامة وليس دولة الكويت فحسب. وان هذا العدوان امر مرفوض وعدواني بكل المعايير والمقاييس

وقال ان المجاهدين الافغان رفضوا بكل قوة هذا العدوان في اول يوم له

وأوضح ان المجاهدين مازالوا يرفضون تواجد العراق على ارض الكويت وجميع الحجج الواهية والادعاءات الزائفة لاسباب العدوان

وقال رباني ان هذا العدوان قد حجب كثيرا من قضايا امتنا الاسلامية وكانها مؤامرة لكي ننسى ما يحدث في عالمنا الاسلامي.

• بعد ذلك تحدث سماحة مفتي الديار المصرية د. محمد سيد طنطاوي فقال:

ان المعروف ان الكلام في اوساط العلماء غيره في الاوساط الاخرى. وان ما حدث من غزو العراق للكويت نعرفه جميعا ولاشك انه قد زلزل نفوسنا واصاب الامة الاسلامية جميعها والعالم كله بالاضطراب والفزع واشار ان دار الافتاء المصرية كتبت في هذا الموضوع بحثا وموضوعه الحكم الشرعي في احداث الخليج.

واوضح ان شريعة الاسلام من الآداب التي اوجبتها للمشرك حق الاستجارة بالمسلم «وان احد من المشركين استجارك فاجره».

وان الشريعة الاسلامية اكدت على مهمة اختيار الحاكم وعزله من قبل اهل البلد.

وان ما حدث من غزو للكويت من العراق هو لون من الدجل حرمته شريعة الاسلام قطعياً. وهناك العديد من الاحاديث التي تدل على عدم الجواز لغير اهل الحل والعقد ان يعزلوا الحاكم.

كما اوضح فضيلته ان من الحقائق ايضا جواز الاستعانة بغير المسلمين واورد بعض الاحاديث وراي العلماء وتحدث عن بعض البحوث التي قدمت حول هذا الموضوع وقال فضيلته موجها كلامه للحكام بصفة عامة ولصدام حسين بصفة خاصة ان يلزموا العدل في الاحكام والاقوال. فالقرآن امرنا بالعدل حتى مع اعدائنا والعدل لاياتي من فراغ وانما ينبع من النفوس النقية ومن القلوب الطاهرة والمشاعر التي حسنت ظنها بالله وان الجبان يبيعك بأرخص الاثمان

ولاتنتظر العدل من صاحب الهوى. والقرآن بين ان من الاسباب التي تدعو الى الظلم اتباع الهوى. ومن شان الطاغية ان يقول انا الدولة والدولة انا. وقال اننا نقول لصدام ولغيره نريدكم ان تكونوا صادقين مع

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لله اولا. ومـع انفسكم ثانيـا. في هذا الزمن الذي ترقت فيـه وسائل الاعلام واصبح رجل الشارع الذي لايعرف القراءة والكتابة يعرف من الظالم ومن الكاذب.

والمصيبة ان الرجل الذي يفعل ذلك يتسمى باسم الدين.

واشـار فضيلتـه الى ما قدمت المملكـة من خدمـات للحـرمين الشريفين تجعلنا نقول ان المملكة حكومة وملكا وشعبا احرص الناس على الحرمين الشريفين والمسلمين وراءهم من أجل حماية الحرمين الشريفين.

زعيم المسلمين البلاليين بأمريكا

بعد ذلك القى الدكتور وارث الدين محمد رئيس الجماعة الاسلامية في امريكا كلمة ذكر فيها فضل العرب على البشرية خاصة بالقرآن الكريم فالعـرب كان لهم مجـد قديم « واذكر اخـوتي بتغيير الحيـاة حتى تتبـوا الامـة الاسلامية مكانتها ».

وقال بان الاعتداء العراقي على الكويت امر غير مقبـول وفيـه اضعـاف للامة الاسلامية وسيستغل ذلك الاعداء وسينقل ذلك كسلاح ضد تضامننا الاسلامي ويجب ان نتذكر احرار الحكـومة الجزائرية والموقف المصري للحرب التي شنتها ضد اسرائيل من أجل انقاذ القدس والتصدي للدفاع عن الفلسطينيين.

واضـاف ان على المؤسسات الاسلامية ان توضـح للطرف الاخـر المعتـدي اننـا على استعـداد لايقـافه عند حده ويجب ان نبذل قصارى جهدنا في تطوير اسلحتنا لمواجهة هذا العـدوان ونسال الله ان يعيننا على انفسنا وان يوفقنا لما فيه خير امتنا

البروفيسور نجم الدين اربكان

بعـد ذلك القى الشيخ نجم الدين اربكان الوزيـر السابق في تركيا كلمة أوضح فيها ان هذا اللقـاء ياتي لمعـالجـة اوضـاع الخليج وكيفية معالجة هذه القضية.

وقال اننا يجب ان نوضح ونسال عن كيفية مواجهـة الغرب الاحداث. وتحدث عن حرب الغـرب مع مصر حينمـا قطع الملك فيصـل البتـرول عن المعتدين على مصر لم يستسلم الغرب لذلك بل اجتمعوا ووقوا نظام الطاقة واكتشفـوا معـدن الكـوبال المختلط بالتربة واستطاعوا ان يتغلبوا على تاكل التربة دون تكلفة.

وفي مشكلة الخليج تراهم يبحثون امورهم بجدية يجب ان يصلوا الى الحل ولذلك ينبغي ان نعرف كيف تحل قضايانا.

وان ديننا يوضح لنا كل الحلول وقال ان قضيتنا عبارة عن ثلاث قضايا متداخلة وهي كيف نمنـع الحرب. ثم هذا العالم الاسلامي المتنـاثر كيف نحوله الى قوة. ثم كيف يواجه المسلمون الصهيونية

ولقد حاولت الصهيونية ان تضع اقدامها ايام السلطان عبدالحميد وفشلت ولكنها لم تستسلم.

ومنذ مؤتمر بازل تم تحقيق خطتها في ثلاث مراحل ذروتها سيطرتها على العالم الاسلامي وهذا النشاط الصهيوني جزء من المؤامرة على العـالم الاسـلامي وينبغي لهـذا المـؤتمر ان يتصدى لها.

وقال ان هناك اكثر من مليار مسلم يجب ان يتصـدوا للمشاكل التي تعترضهم. وقال انه لابد من وجود منظمات مشتركة لتنظيم العمل بين المسلمين كسوق مشتركة اسلامية وعملة اسلامية موحدة واقامة مجتمع اسلامي اصبح ضرورة في الوقت الذي تسقط فيه الشيوعية وان اقـامـة مثل هذا المجتمع اصبح ضرورة اسلامية وحيوية.

وتقـدم بمشروع لحل القضية يتلخص في اربع نقاط وهي

- على العراق الانسحاب من الكويت.
- الخلاف المزعوم الذي تدعيه العراق يجب ان

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ينحل بالوسائل السلمية عن طريق المفاوضات •

- ومن اجل حماية المملكة والكويت والمنطقة يجب قيام قوة سلام اسلامية تكون على أعلى قوة تحل محل القوات الغربية.

- ويجب وضع خطة تفصيلية وتعد سلفا لاحلال القوات الاسلامية في المنطقة.

واوضح ان القوة الاسلامية تحقق المبادىء لمنع الراب والاحتلال وستؤمن المنطقة بنفقات اقل وتعود بالخير على المسلمين وتكون نواة العمل الاسلامي المشترك. ثم تستطيع ان تكون قوة تواجه الصهيونية التي تريد ان تستولي على العالم الاسلامي. وقال: ان هذه الخطة يتم تحقيقها بعدد من الطرق. فاولا قبل ان ينفض هذا الجمع يجب تشكيل لجنة من المؤتمر تقوم بالاتصالات اللازمة بكافة الجهات الاسلامية المعنية واخرى خارج الدول المعنية.

وعلى هذه الهيئة ان تقوم بوضع نتائج اعمالها امام منظمة المؤتمر الاسلامي والذي يضم دول العالم الاسلامي لترى رأيها لوضع دول العالم الاسلامي امام مسؤولياتها وتقوم بالدفاع عن الامة الاسلامية ومقدساتها ومقدراتها.

الجلسة الثالثة

بعد عصر يوم الثلاثاء ٢٢/٢/١٤١١هـ عقدت الجلسة الثالثة للمؤتمر الاسلامي العالمي لمناقشة اوضاع الخليج وتراس الجلسة د. عبدالله بن بيه الاستاذ بجامعة الملك عبدالعزيز بجدة والاستاذ يوسف الحجي نائبا للرئيس والاستاذ سعيد خليل المزين (ابو هشام) مقررا.

وتحدث في هذه الجلسة الاستاذ الدكتور عبدالله بن محمد من دولة الكويت. واكد في ورقة العمل التي تقدم بها ان الغزو العراقي للكويت يخالف القانون الدولي والاعراف المتفق عليها وطالب الدول الاسلامية الوقوف مع الحق و... ي لكل الافتراءات التي روجها اعلام «صدام» من دعاوي باطلة في كون الارض الكويتية جزءا من العراق. وكاعلان الجهاد وغيرها التي ليس اهلا لها وذلك لمجرد حرف الرأي العام الى قضايا جانبية هي اصلا مترتبة على القضية الاساسية وهي احتلال العراق للكويت.

كما تحدث معالي الدكتور محمد عمر زيد مدير جامعة الملك عبدالعزيز سابقا وعضو هيئة التدريس وقال ان القضية هي قضية عدوان على بلد آمن وان النصوص في ذلك قطعية الدلالة.

واشار الاستاذ فهمي هويدي الى ان الامة الاسلامية تفتقد لاسباب القوة وهي ليست القوة العسكرية فحسب ولكنها بشكل اعمق القوة السياسية والمعنوية.

وقال الاستاذ هويدي اننا نحتاج للمصارحة فقد تعاملنا مع العراق بشكل اعان الظالم على ظلمه. فالرئيس العراقي سحق علماء السنة ومارس عدوانا ضد الشعب الكردي وتجنبنا الحديث عن الموضوع زمنا. واوضح ان الاستعمار العالمي يتربص بهذه الامة ومن حقها ان تخطط لنفسها وقد اعطيناها الفرصة لكي تقوم بواجبها الآن.

وعلق على قول خادم الحرمين الشريفين بان هذه القوى ستغادر فور انتهاء القضية فقال ان هذا التاكيد قول نحييه.

كما تحدث في الجلسة كل من التهامي نقره من تونس والشيخ تراوري من مالي، ود. ابراهيم الرفاعي من الكويت.. والشيخ شكري حسن ابراهيم ممثل الاخوة الاكراد، ود. ادريس العلوي امين عام رابطة الجامعات الاسلامية. والشيخ عبدالرحمن آل محمود من قطر. والشيخ محمد الوزاني من المغرب. والشيخ هاشم مجددي والمهندس قلب الدين حكمتيار، والشيخ خالد فاضل من الباكستان.

الجلسة الرابعة

وفي صباح يوم الاربعاء ٢٣/٢/١٤١١هـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقدت الجلسة الرابعة برئاسة الشيخ عبدالله آل خليفة وزير العمل سابقا بدولة البحرين. وتحدث في هذه الجلسة مستشار امير دولة الامارات العربية معالي الاستاذ علي الهاشمي وتطرق في حديثه الى فجاعة هذا الحدث وقال ان الاسلام احاط بضمانات الحقوق العامة والخاصة. ومن تلك المبادىء كف يد الظالم، واستنهاض المظلوم وتقويته للدفاع عن نفسه ومطالبة الغير لصد العدوان عنه

وتناول الحديث بعد ذلك الشيخ مناع خليل القطان رئيس الدراسات العليا بجامعة الامام محمد بن سعود. قال فيها «للاسف فان بعض الاخوة تركوا الاصل ونددوا بالاستعانة بغير المسلمين لانه يؤدي الى ضياع الخليج كما يزعمون»

ثم استعرض اقوال الفقهاء في الشريعة الاسلامية وآراءهم في الاستعانة بغير المسلم، واوضح ان الراي الغالب هو جواز هذه الاستعانة لما فرضته الظروف والضرورة لان ذلك آهون من اجتياح الارض وما يجلبه ذلك من فساد.

واوضح المشير عبدالرحمن سوار الذهب ان المؤتمر ياتي من اجل اتخاذ قرار لايقاف حرب ورد مظالم ونصرة امة طال سباتها.

واورد المشير سوار الذهب حلولا للازمة تتمثل في التاكيد على انسحاب العراق من الكويت دون قيد او شرط وعودة الشرعية بقيادة الشيخ جابر للكويت

واشار الى ان الامة بحاجة الى وقفة مع الذات لمحاسبة نفسها لان الكوارث التي حلت بنا سببها بُعدنا عن الكتاب والسنة.

وقد تحدث في هذه الجلسة كل من د. محمد رشيد قباني قائم مفتي الجمهورية اللبنانية والشيخ خالد العيسى الصالح والاستاذ صهيب حسن ممثل الوفد البريطاني، والشيخ ابو الكلام من بنغلاديش، والشيخ احمد ديدات من جنوب افريقيا. والدكتور عزالدين [illegible]

والاستاذ محمد الاسعد ممثل الصحافة الكويتية.

الجلسة الختامية

هذا وفي مساء يوم الاربعاء عقدت الجلسة الختامية حيث اصدر المؤتمر توصياته. وفيما يلي البيان الختامي والتوصيات التي اقرها المؤتمر العالمي الاسلامي:

القرارات والتوصيات

هذا وقد صدرت في نهاية المؤتمر التوصيات والقرارات التي توصل اليها قادة العمل الاسلامي والعلماء والمفكرين عبر جلساتهم التي اختتمت مساء يوم الاربعاء ٢٣/٢/١٤١١هـ الموافق وهذا نصها

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد افضل المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين وبعد

فنظرا للاحداث التي نزلت بمنطقة الخليج من اجتياح القوات العراقية للكويت وتهديدها المملكة العربية السعودية ودول الخليج الاخرى وما تبعه من الاستعانة بالقوات العربية والاسلامية والاجنبية لمساندة قواتها. فقد دعت رابطة العالم الاسلامي الى مؤتمر اسلامي عالمي ضم علماء المسلمين ومفكريهم من انحاء العالم حيث انعقد في الفترة من ٢١ - ٢٣ صفر ١٤١١هـ الموافق ١٠ - ١٢ سبتمبر ١٩٩٠م

وقد تداول اعضاء المؤتمر في الاحداث الخطيرة انطلاقا من واجبهم الديني ومسؤوليتهم الانسانية والتاريخية

وحرصا على استمرار وازدهار اواصر الاخوة والقربى والجوار

وادراكا للاخطار والتحديات التي تهدد الامة في حاضرها ومستقبلها في كيانها المعنوي والمادي

وبعد مداولات استغرقت ثلاثة ايام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واتسمت بروح الاخوة الاسلامية والصراحة والموضوعية.

أصدر المؤتمر القرارات والتوصيات التالية:

اولا: لما كانت نصوص القرآن والسنة قد قضت بان كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه. فان المؤتمر يقرر إدانة العدوان العراقي على الكويت وانتهاب الاموال والممتلكات وتدمير المؤسسات واستباحة الحرمات وادانة حشد القوات العسكرية على حدود المملكة العربية السعودية تهديدا لامنها وامن دول الخليج.

ثانيا: يطالب المؤتمر النظام العراقي بسحب قواته من ارض الكويت فورا ودون شرط ويسحب القوات التي حشدها على حدود المملكة العربية السعودية وعودتها الى داخل اراضي العراق وانهاء كافة اثار الاحتلال والتهديد وتحمل كافة التعويضات عما احدثته قوات الاحتلال العراقي من اتلاف وسرقات

ثالثا: يطالب المؤتمر بعودة الشرعية الكويتية الى تسلم مقاليد الحكم في بلادها

رابعا: لما كانت قواعد الشريعة الاسلامية تلزم بالوفاء بالعهود والمواثيق للمسلمين وغيرهم وتحمي الرسل والسفراء والمقيمين في البلاد الاسلامية من غير المسلمين في انفسهم واموالهم ووفقا لما قررته القوانين الدولية والاعراف الدبلوماسية. فان المؤتمر يطالب النظام العراقي بالالتزام بهذه المواثيق واحترامها

خامسا: فيما يتعلق بالاستعانة بالقوات الاجنبية فان المؤتمر بعد الاطلاع على بحوث العلماء يقرر ان ما حدث من استعانة المملكة بقوات اجنبية لمساندة قواتها في الدفاع عن النفس انما اقتضته الضرورة الشرعية والشريعة الاسلامية تجيز ذلك بشروط الضرورة المقررة شرعا

ومتى زالت اسباب وجود هذه القوات من انسحاب العراق من الكويت وعدم تهديد المملكة ودول الخليج فانه على هذه القوات مغادرة المنطقة.

ويناشد المؤتمر الدول الاسلامية تكوين قوة اسلامية دائمة تحت اشراف منظمة المؤتمر الاسلامي تلجا اليها الدول الاسلامية عند حدوث النزاعات بينها.

سادسا: يرى المؤتمر انه يتعين على المسلمين تجديد التوبة والرجوع الى الله تعالى وتصحيح المسار في جميع شؤون الحياة وفقا للكتاب والسنة كما يتعين عليهم تكوين الشباب ايمانيا وعسكريا حتى يواجهوا الاخطار المحدقة بالامة للدفاع عن بيضة الاسلام

كما يقرر المؤتمر ان اعداد القوة اللازمة لحفظ امن المسلمين في مجتمعاتهم والدفاع عنهم ضد الاخطار قد اصبح فرضا متعينا على المسلمين.

سابعا: يناشد المؤتمر الحكومات والهيئات الاسلامية السعي لمنع وقوع الحرب وتحقيق الامن والسلام في المنطقة.

ثامنا: يناشد المؤتمر الحكومات والهيئات والشعوب الاسلامية بذل الجهود لتحقيق وحدة المسلمين باقامة سوق اسلامية وتكامل اقتصادي فيما بينها ومعاهدة دفاع مشترك.

تاسعا: يناشد المؤتمر الحكومات الاسلامية بتطبيق الشريعة الاسلامية في كل مناحي الحياة القضائية والسياسية والاقتصادية وغيرها مع العناية باقامة الشورى في حياة المسلمين وتطهير المجتمعات الاسلامية من آفة الربا وتنقية وسائل الاعلام مما يخالف تعاليم الاسلام.

عاشرا: يستمر هذا المؤتمر في حالة انعقاد دائمة وتكون له لجنة لمتابعة اعماله والتنسيق مع الهيئات والمنظمات الاسلامية في معالجة الموقف وتكوين وفود للدول والشعوب والهيئات الاسلامية لبيان حقيقة ما جرى وخطورته على مستقبل المسلمين وضرورة الاسهام في معالجة المشكلة.

كما يدعو المؤتمر العلماء والمفكرين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المشاركين فيه الى الاسهام في معالجة القضية من خلال مجال عملهم والهيئات العاملين فيها كل حسب اختصاصه.

حادي عشر: يدعو المؤتمر الهيئات الاسلامية الى اقامة مؤتمرات وندوات لتوعية المسلمين في الموضوعات التي لمسها المؤتمر مستفيدة من الابحاث والدراسات التي قدمت فيه.

ثاني عشر: يؤكد المؤتمر على ضرورة مشاركة المنظمات الاسلامية الاغاثية وفي مقدمتها هيئة الاغاثة الاسلامية العالمية والهلال الاحمر الدولي في اغاثة منكوبي كارثة الخليج في كافة الدول ذات العلاقة.

ثالث عشر: يؤكد المؤتمر على ان هذه الفتنة المفجعة يجب الا تشغل المسلمين عن قضاياهم الاساسية والمصيرية وفي مقدمتها قضية المسجد الاقصى والقدس وفلسطين وقضايا المجاهدين الافغان وقضية كشمير وقضايا الاقليات المسلمة المضطهدة في العالم.

رابع عشر: يقدم المؤتمر بمناسبة انتهاء اعماله الشكر للحكومات والهيئات والشعوب الاسلامية التي وقفت مع الشعب الكويتي في محنته وشجبت العدوان العراقي الغاشم وايدت المملكة العربية السعودية فيما اتخذته من اجراءات.. ويخص بالذكر حكومة خادم الحرمين الشريفين والشعب السعودي وحكومات الشعوب الاسلامية الاخرى على وقوفها مع الشعب الكويتي المسلم والرعاية التي احيط بها. كما يشكر المؤتمر الامانة العامة لرابطة العالم الاسلامي على دعوتها لحضور هذا المؤتمر والترتيبات الممتازة التي وضعتها مما ساعد على انجاز اعماله في الوقت المحدد له.

وصلى اللهُ وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين. والحمد لله رب العالمين.

صدر في مكة المكرمة في ٢٣/٢/١٤١١هـ.

وثيقة مكة المكرمة الصادرة عن المؤتمر الاسلامي العالمي لمناقشة الاوضاع الحاضرة في الخليج

وفي نهاية المؤتمر الاسلامي العالمي صدرت وثيقة مكة المكرمة التي اكدت موقف المسلمين من احداث الغزو العراقي للكويت والاسس التي على المسلمين ان يتعاملوا على ضوئها مع الاحداث ومستجداته. وهذا هو نص الوثيقة

بسم الله الرحمن الرحيم

وبه نستعين وعليه نتوكل ومنه نستمد العون والتوفيق

في يوم الاثنين الموافق ٢١ صفر ١٤١١هـ الى يوم الاربعاء ٢٣ صفر ١٤١١هـ انعقد بمكة المكرمة المؤتمر الاسلامي العالمي لمناقشة الاوضاع الحاضرة في الخليج وحضره ممثلون لعلماء المسلمين وقادة الراي في الامة والعاملين في حقل الدعوة ومندوبي المنظمات والحركات والجمعيات الاسلامية من انحاء العالم. لتدارس احتلال العراق للكويت وضم اراضيه بالقوة وتهديده لامن الخليج وتعريضه مصالح الامة الاسلامية للخطر وما ترتب على ذلك من آثار خطيرة، وبيان حكم الاسلام في هذا الحدث وما نتج عنه من آثار اليمة اضرت بسمعة الامة الاسلامية وعرضت حقائق الاسلام وقيمه للتشويه.. والتوصية بالمخرج من المحنة في ضوء هدى الاسلام واحكام شريعته حتى يتحقق البيان الذي أوجبه الله على العلماء.

ان تطبيق شريعة الله والتزام منهجه في كافة مجالات الحياة وعرض ما يقع للمسلمين من قضايا ومشكلات على كتاب الله وسنة نبيه والنزول على حكم الشرع واجب هذه الامة.

ذلك ان اعلان الايمان بالله والاقرار بان شرعه هو الحق وان حكمه هو العدل،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لايستقيم مع عدم النزول على حكمه بمقتضى قول الله تعالى (فلا وربك لايؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما). وقوله تعالى (وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم)

وما اكتنف المسلمين من وهن وفرقة وتظالم وتدابر الا بعد ان ضعفت صلتهم بهذا النهج واتبع كثير منهم اهواءهم. وقال تعالى: (ومن اعرض عن ذكري فإن له معيشة ضنكا. ونحشره يوم القيامة اعمى) وقوله تعالى: (ولئن اتبعت اهواءهم بعد الذي جاءك من العلم مالك من الله من ولي ولا نصير)

وعليه فقد قرر المؤتمرون بالاجماع اعلان الوثيقة التالية شهادة بالحق ورعاية للامانة ونهوضا بالمسؤولية وبلاغا الى الاجيال

ان مقاصد الشريعة القطعية ومبادئها الكلية وادلتها الجزئية توجب الحفاظ على الانفس والاعراض والاموال والذود عنها وتعد الموت من اجل كل ذلك شهادة.

قال تعالى: (ولاتقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق) وقال عليه الصلاة والسلام: «ان دماءكم واموالكم واعراضكم حرام عليكم.. الخ» وقال عليه الصلاة والسلام: «من قتل دون ماله فهو شهيد».

وفي نور هذا الهدي الرباني المبين يعلن المؤتمر

ان عدوان النظام العراقي على الكويت اهدار صريح وانتهاك سافر لهذه الحقوق والمقاصد التي حفظها الاسلام وهو منكر عظيم وفساد كبير وسنة سيئة يشهد على ذلك اهل العلم والعقل

ومن ثم فلا يزول هذا المنكر ولايرتفع هذا الفساد الا بانسحاب الجيش العراقي الكامل من الكويت وابطال كافة الاثار المترتبة على هذا المنكر وذلك الفساد

ومما ترتب على هذا العدوان وجود قوات اجنبية في الخليج اذ اضطرت المملكة العربية السعودية ودول الخليج العربي الى طلب قوات اسلامية واجنبية لمساندة قواتها الدفاعية في مواجهة عدوان وشيك من القوات العراقية المحتشدة على حدود المملكة العربية السعودية.

ولقد تقرر عند اولى العلم ان شريعة الاسلام تتسع لهذا الاجراء وتستوعب هذه الضرورة ومن هنا فان ثمة تلازما بين احتلال الكويت والتهديد العراقي للمملكة العربية السعودية ودول الخليج ووجود القوات الاجنبية فاذا زالت هذه الاسباب انتفت الضرورة لوجود هذه القوات كما اكد اولو الامر في المملكة العربية السعودية.

ولايرى المؤتمر مسوغا لاقحام الحرمين الشريفين في هذا الخصام السياسي والاعلامي فليس في الارض المقدسة وجود اجنبي ولايجوز ان يقحما في الصراعات والشعارات والخلافات والمزايدات السياسية فالنأي بهما عن هذه الصراعات والمزايدات مظهران من مظاهر تعظيمهما واحترامهما (ذلك ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب).

والمؤتمر مدرك حرص المملكة الدائم على ابقاء الحرمين الشريفين بعيدين عن الصراع السياسي والمذهبي كما يقدر الجهود الدائبة المخلصة التي تبذلها المملكة في خدمة الحرمين الشريفين والحفاظ على طهارتهما وقدسيتهما

كما يشيد المؤتمرون بتطبيق المملكة العربية السعودية للشريعة الاسلامية ودعمها للمسلمين في شتى بقاع الارض وحرصها على تضامنهم

والمؤتمر يدرك ان من مخططات الاعداء الثابتة والمتجددة ايقاد نيران الفتنة والحروب في العالم الاسلامي وكأنه المستثنى وحده من فرص الهدوء والاستقرار التي يتمتع بها غيره في ظل الوفاق الدولي الجديد

وتعتبر ازمة الخليج الراهنة حلقة في هذا المخطط الذي لايريد لامتنا خيرا ولا نهضة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولاتقدما. ومن المحزن ان يجد هذا المخطط من ينفذه من ابناء الامة العربية والاسلامية.

ان ازمة الخليج قد صدعت العلاقة الاخوية بين الشعوب الاسلامية وفرقت كلمة المسلمين خاصتهم وعامتهم وحرمتهم من الاحساس بالامن على انفسهم واموالهم وديارهم واعراضهم وصرفت الجهود والهمم عن قضايا الاسلام والمسلمين كقضية الجهاد الافغاني والانتفاضة الفلسطينية وهجرة اليهود السوفيت الى فلسطين المحتلة وسائر القضايا الاسلامية.

ان غزو العراق للكويت مع منافاته للاسلام قد اتاح الفرصة لاعداء الاسلام لتشويه صورة الاسلام والمسلمين امام الراي العام العالمي بانهم امة دموية لاتحفظ العهود والمواثيق ولاترعى حق الجوار ولاترحم صغيرا ولا تعرف حق كبير.

وتدبر المؤتمر اسباب الضعف والتخلف والخذلان والفرقة والاضطراب في الامة فوجد ان من اخطرها وابرزها مايلي:

اولا: الاستبداد الذي اتاح لفرد واحد ان يقرر اجتياح بلد عربي مستقل ويتصرف في مقدراته ويعبث في مصائر الامة ويعبث في اهم قضاياها الامنية والسياسية والاستراتيجية.

ثانيا: تمزيق الامة بالشعارات العرقية والقومية والعلمانية والطائفية.

ثالثا: ضعف البناء الذاتي في التربية والتعليم والصناعة المدنية والعسكرية وترك الاستعداد للجهاد.

رابعا: الحملات الاعلامية المعادية والغزو الثقافي والفكري وضعف اعلام المسلمين عن التصدي لها.

خامسا: القصور الظاهر في سلوك الامة وفشو مظاهر العصيان والمخالفات كالتعامل بالربا وصور الفسوق في البيت والشارع.

سادسا: الغفلة عن مخططات الاعداء وتدبيرهم ومكرهم.

وعلاجا لهذه الاوضاع يؤكد المؤتمر وجوب العودة الى الله تعالى عودة صادقة والالتزام بكتابه وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم اذ هما ركيزتا العمل المخلص والجاد في سبيل احياء الاخوة الاسلامية وبناء الاجيال على اسس سليمة والعزم البصير على ترسيخ النهضة الاسلامية الشاملة. ودعوة العلماء الى القيام بواجب البيان لكتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم كما قال تعالى: (واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولاتكتمونه). ودعوتهم الى جمع كلمتهم والتشاور فيما بينهم ليصدروا عن موقف واحد فتتحد الامة من ورائهم. ونحذرهم من الوقوع تحت الضغوط ترهيبا وترغيبا فان الله يقول: (ان الذين يكتمون ما انزل الله من الكتاب ويشترون به ثمنا قليلا اولئك ما ياكلون في بطونهم الا النار ولايكلمهم الله يوم القيامة ولايزكيهم ولهم عذاب اليم).

وندعو حكام المسلمين وقادتهم الى تحكيم شرع الله فيما بينهم فان الله سبحانه يقول: (فلا وربك لايؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما).

وندعوهم الى الزام اجهزة الاعلام والتعليم بحمل رسالة الاسلام وتمثلها. والى ان تكون ادوات صالحة لتهيئة اجواء الاستقامة النفسية والفكرية والخلقية والسلوكية (الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلاة وآتوا الزكاة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور).

وندعو الى تطبيق مبدا الشورى الذي يغني الامة عن التطلع الى مفاهيم الديمقراطية الغربية والذي يعصم الامة من الاستبداد الذي يجعل مصائر الامة ضحية للاهواء الفردية.

وندعو الى الوحدة الاسلامية وفق مقوماتها العقدية والفكرية والتربوية والثقافية والسياسية والاقتصادية والامنية والدفاعية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلوا إلى شياطينهم عضوا على المسلمين الأنامل من الغيظ، ثم ذكر عز وجل أن الحسنات التي تحصل لنا من العز والتمكين والنصر على الأعداء ونحو ذلك تسوءهم وأن ما حصل لنا من السوء كالهزيمة والأمراض ونحو ذلك يسرهم وما ذلك إلا لشدة عداوتهم وبغضهم لنا ولديننا، ومواقف اليهود من الإسلام ورسول الإسلام وأهل الإسلام كلها تشهد لما دلت عليه الآيات الكريمات من شدة عداوتهم للمسلمين، والواقع من اليهود في عصرنا هذا وفي عصر النبوة وفيما بينهما من أكبر الشواهد على ذلك، وهكذا ما وقع من النصارى وغيرهم من سائر الكفرة من الكيد للإسلام ومحاربة أهله وبذل الجهود المتواصلة في التشكيك فيه والتنفير منه والتلبيس على متبعيه وإنفاق الأموال الضخمة على المبشرين بالنصرانية والدعاة إليها، كل ذلك يدل على ما دلت عليه الآيات الكريمات من وجوب بغض الكفار جميعاً والحذر منهم ومن مكائدهم ومن اتخاذهم بطانة. فالواجب على أهل الإسلام أن ينتبهوا لهذه الأمور العظيمة وأن يعادوا ويبغضوا من أمرهم الله بمعاداته وبغضه من اليهود والنصارى وسائر المشركين حتى يؤمنوا بالله وحده، ويلتزموا بدينه الذي بعث به نبيه محمداً صلى الله عليه وسلم، وبذلك يحققون اتباعهم ملة أبيهم إبراهيم ودين نبيهم محمد صلى الله عليه وسلم الذي أوضحه الله في الآية السابقة وهي قوله عز وجل: «*قد كانت لكم أسوة حسنة في إبراهيم والذين معه إذ قالوا لقومهم إنا برءاؤ منكم ومما تعبدون من دون الله كفرنا بكم وبدا بيننا وبينكم العداوة والبغضاء أبداً حتى تؤمنوا بالله وحده*» وقوله تعالى: «*وإذ قال إبراهيم لأبيه وقومه إنني براءٌ مما تعبدون إلا الذي فطرني فإنه سيهدين*»، والآيات في هذا المعنى كثيرة، وفي قوله تعالى: *لتجدن أشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود والذين أشركوا*» دلالة ظاهرة على أن جميع الكفار أعداء للمؤمنين بالله سبحانه وبرسوله محمد صلى الله عليه وسلم ولكن اليهود والمشركين عباد الأوثان أشدهم عداوة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للمؤمنين، وفي ذلك إغراء من الله سبحانه للمؤمنين على معاداة الكفار والمشركين عموماً وعلى تخصيص اليهود والمشركين بمزيد من العداوة في مقابل شدة عداوتهم لنا، وذلك يوجب مزيد الحذر من كيدهم وعداوتهم. ثم إن الله سبحانه مع أمره للمؤمنين بمعاداة الكافرين أوجب على المسلمين العدل في أعدائهم فقال تعالى: «*يا أيها الذين آمنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ولا يَجْرِمَنَّكم شَنَئَان قوم على ألا تعدلوا اعدلوا هو أقرب للتقوى*» فأمر سبحانه المؤمنين أن يقوموا بالعدل مع جميع خصومهم ونهاهم أن يحملهم بغض قوم على ترك العدل فيهم وأخبر عز وجل أن العدل مع العدو والصديق هو أقرب للتقوى.

والمعنى أن العدل في جميع الناس من الأولياء والأعداء هو أقرب إلى اتقاء غضب الله وعذابه. وقال عز وجل: «*إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون*» وهذه الآية الكريمة من أجمع الايات في الأمر بكل خير والنهي عن كل شر ولهذا روي أن النبي صلى الله عليه وسلم لما بعث عبد الله بن رواحة الانصاري إلى خيبر ليخرص على اليهود ثمرة النخل، وكان النبي صلى الله عليه وسلم قد عاملهم على نخيلها وأرضها بنصف ثمرة النخل والزرع، فخرص عليهم عبد الله ثمرة النخل فقالوا له إن هذا الخرص فيه ظلم فقال لهم عبد الله رضي الله عنه والذي نفسي بيده إنكم لأبغض إلي من عدتكم من القردة والخنازير، وإنه لن يحملني بغضي لكم وحبي لرسول الله صلى الله عليه وسلم على أن أظلمكم، فقال اليهود بهذا قامت السموات والأرض، فالعدل واجب في حق القريب والبعيد والصديق والبغيض، ولكن ذلك لا يمنع من بغض أعداء الله ومعاداتهم ومحبة أولياء الله المؤمنين وموالاتهم عملاً بالأدلة الشرعية من الكتاب والسنة والله المستعان.

وينبغي أن يُعلم أن الأديان السماوية قد دخلها من التحريف

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والتغيير مالا يحصيه إلا الله سبحانه ما عدا دين الإسلام الذي بعث الله به نبيه وخليله وخيرته من خلقه نبينا وإمامنا وسيدنا محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم فقد حماه الله وحفظه من التغيير والتبديل، وذلك بحفظه لكتابه العزيز وسنة رسوله الأمين عليه من ربه أفضل الصلاة والتسليم، حيث قال الله عز وجل: «*إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون*»، فقد حفظ الله الدين وصانه من مكائد الأعداء بجهابذة نقاد أمناء، ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وكذب المفترين وتأويل الجاهلين، فلا يقدم أحدٌ على تغيير وتبديل إلا فضحه الله وأبطل كيده.

أما الأديان الأخرى فلم يضمن حفظها سبحانه بل استحفظ عليها بعض عباده فلم يستطيعوا حفظها، فدخلها من التغيير والتحريف ما الله به عليم كما قال عز وجل: «*إنا أنزلنا التوراة فيها هُدى ونور يحكم بها النبيون الذين أسلموا للذين هادوا والربانيون والأحبار بما استحفظوا من كتاب الله وكانوا عليه شهداء*» وقال عز وجل: «*يا أيها الرسول لا يحزنك الذين يُسارعون في الكفر من الذين قالوا آمنا بأفواههم ولم تؤمن قلوبهم ومن الذين هادوا سماعون للكذب سماعون لقوم آخرين لم يأتوك يحرفون الكلم من بعد مواضعه*» الآية، وقال عز وجل «*فويل للذين يكتبون الكتاب بأيديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمناً قليلاً فويل لهم مما كتبت أيديهم وويل لهم مما يكسبون*»، وقال تعالى: «*وإن منهم لفريقاً يلوون ألسنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب وما هو من الكتاب ويقولون هو من عند الله وما هو من عند الله ويقولون على الله الكذب وهم يعلمون*».

والآيات في هذا المعنى كثيرة، أما ما كان من الأديان السماوية السابقة سليمة من التغيير والتبديل فقد نسخه الله ببعث رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنزاله القرآن الكريم، فإن الله سبحانه أرسل رسوله محمداً صلى الله

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه وسلم إلى الناس كافة ونسخ بشريعته سائر الشرائع وجعل كتابه الكريم مهيمناً على سائر الكتب السماوية، فالواجب على جميع أهل الأرض من الجن والإنس سواء كانوا من اليهود أو النصارى أو غيرهم من سائر أجناس بني آدم، ومن سائر أجناس الجن أن يدخلوا في دين الله الذي بُعِث به خاتم الرسل إلى الناس عامة وأن يلتزموا به ويستقيموا عليه، لأنه هو دين الإسلام الذي لا يقبل الله من أحد ديناً سواه، كما قال سبحانه وتعالى: «*إن الدين عند الله الإسلام وما اختلف الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءهم العلم بغياً بينهم ومن يكفر بآيات الله فإن الله سريع الحساب، فإن حاجُّوك فقل أسلمت وجهيَ لله ومن اتبعن وقل للذين أتوا الكتاب والأميين أأسلمتم فإن أسلموا فقد اهتدوا وإن تولوا فإنما عليك البلاغ والله بصيرٌ بالعباد*».

وقال عز وجل: «*قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا وما أنزل إلى إبراهيم وإسماعيل وإسحق ويعقوب والأسباط وما أوتي موسى وعيسى وما أوتي النبيون من ربهم لا نفرق بين أحد منهم ونحن له مسلمون فإن آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا وإن تولوا فإنما هم في شقاق فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم*». وقال تعالى: «*ومن يبتغ غير الإسلام ديناً فلن يُقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين*»، وقال تعالى في سورة المائدة بعدما ذكر التوراة والإنجيل يخاطب نبيه محمداً صلى الله عليه وسلم «*وأنزلنا إليك الكتاب بالحق مصدقاً لما بين يديه من الكتاب ومهيمناً عليه فاحكم بينهم بما أنزل الله ولا تتبع أهواءهم عما جاءك من الحق لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا ولو شاء الله لجعلكم أمة واحدة ولكن ليبلوكم في ما آتاكم فاستبقوا الخيرات إلى الله مرجعكم جميعاً فينبئكم بما كنتم فيه تختلفون وأن احكم بينهم بما أنزل الله ولا تتبع أهواءهم واحذرهم أن يفتنوك عن بعض ما أنزل الله إليك فإن تولوا فاعلم أنما يُريد الله أن يصيبهم ببعض*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذنوبهم وإن كثيراً من الناس لفاسقون أفحكم الجاهلية يبغون ومن أحسن من الله حكماً لقوم يوقنون». ففي هذه الآيات الكريمات الدلالة الظاهرة والبرهان القاطع على وجوب الحكم بين اليهود والنصارى وسائر الناس بما أنزل الله على نبيه محمد صلى الله عليه وسلم وعلى أنه لا إسلام لأحد ولا هداية إلا باتباع ما جاء به، وأن ما يخالف ذلك فهو في حكم الجاهلية وأنه لا حكم أحسن من حكم الله وقال تعالى في سورة الأعراف: «واكتب لنا في هذه الدنيا حسنة وفي الآخرة إنا هُدنا إليك قال عذابي أصيب به من أشاء ورحمتي وسعت كل شيء فساكتبها للذين يتقون ويؤتون الزكاة والذين هم بآياتنا يؤمنون الذين يتبعون الرسول النبي الأمي الذي يجدونه مكتوباً عندهم في التوراة والإنجيل يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ويُحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث ويَضع عنهم إصرهم والأغلال التي كانت عليهم فالذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي أنزل معه أولئك هم المفلحون». ففي هذه الآية الكريمة الدليل القاطع والحجة الدامغة على عموم بعثة النبي صلى الله عليه وسلم لليهود والنصارى وأنه بعث بالتخفيف عنهم، وأنه لا يحصل الفلاح لكل من كان في زمانه من الأمم وهكذا ما بعد ذلك إلى قيام الساعة إلا بالإيمان به ونصره وتعزيره واتباع النور الذي أنزل معه.

ثم قال سبحانه بعد ذلك تأكيداً للمقام وبياناً لعموم الرسالة: «قل يا أيها الناس إني رسول الله إليكم جميعاً الذي له ملك السموات والأرض لا إله إلا هو يحيي ويميت فآمنوا بالله ورسوله النبي الأمي الذي يؤمن بالله وكلماته واتبعوه لعلكم تهتدون» ومن هذه الآية وما قبلها من الآيات يتضح لكل عاقل أن الهداية والنجاة والسعادة إنما تحصل لمن آمن بمحمد صلى الله عليه وسلم واتبع ما جاء به من الهدى ومن حاد عن ذلك فهو في شقاق وضلال وبعد عن الهدى بل هو الكافر حقاً وله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النار يوم القيامة كما قال سبحانه: «*ومن يكفر به من الأحزاب فالنار موعده*» وقال تعالى: «*وما أرسلناك إلا كافة للناس بشيرا ونذيرا*» وقال تعالى: «*وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين*»، وقال تعالى: «*تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا*».

وفي الصحيحين عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أعطيت خمساً لم يعطهن أحد من الأنبياء قبلي: نصرتُ بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الأرض مسجداً وطهورا فأيما رجل من أمتي أدركته الصلاة فليصل وأحلت لي الغنائم ولم تحل لأحد من قبلي وأعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث إلى قومه خاصة وبعثت إلى الناس عامة". وفي صحيح مسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "والذي نفسي بيده لا يسمع بي أحد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي أرسلت به إلا كان من أهل النار".

والآيات والأحاديث في هذا المعنى كثيرة، وأرجو أن يكون فيما ذكرناه دلالة ومقنع للقارئ على وجوب معاداة الكفرة من اليهود وغيرهم وبغضهم في الله وتحريم مودتهم واتخاذهم أولياء، وعلى نسخ جميع الشرائع السماوية ما عدا شريعة الإسلام التي بعث الله بها خاتم النبيين وسيد المرسلين وإمام المتقين نبينا محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم وعلى سائر النبيين والمرسلين، وجعلنا من أتباعهم بإحسان إلى يوم الدين إنه على كل شيء قدير، وليس معنى نسخ الشرائع السابقة أنها لا تحترم أو أنه يجوز التنقص منها ليس هذا المعنى هو المراد وإنما المراد رفع ما قد يتوهمه بعض الناس أنه يسوغ اتباع شيء منها أو أن من انتسب إليها من اليهود أو غيرهم يكون على هدى، بل هي شرائع منسوخة لا يجوز اتباع شيء منها لو عُلمت على التحقيق وسلمت من التغيير والتبديل فكيف وقد جهل الكثير منها لما أدخل فيها من تحريف أعداء الله الذين

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يكتمون الحق وهم يعلمون ويكذبون على الله وعلى دينه ما تقتضيه أهواؤهم ويكتبون الكتب من عندهم وبأيديهم ويقولون : إنها من عند الله وبذلك يعلم كل من له أدنى علم وبصيرة أن الواجب على جميع المكلفين من الجن والإنس أن يدخلوا في دين الله الذي هو الإسلام وأن يلتزموه وأنه لا يسوغ لأحد الخروج عن ذلك لا إلى يهودية ولا إلى نصرانية ولا إلى غيرهما بل المفروض على جميع المكلفين من حين بعث الله نبيه ورسوله محمداً صلى الله عليه وسلم إلى قيام الساعة هو الدخول في الإسلام والتمسك به، ومن اعتقد أنه يسوغ له الخروج عن شريعة محمد صلى الله عليه وسلم كما وسع الخضر الخروج عن شريعة موسى كليم الرحمن عليه الصلاة والسلام فهو كافر بإجماع أهل العلم، يستتاب وتُبين له الأدلة فإن تاب وإلا قتل، عملاً بما تقدم من الآيات القرآنية والأحاديث النبوية الدالة على عموم رسالة محمد صلى الله عليه وسلم إلى جميع الثقلين. نسأل الله عز وجل أن يثبتنا على دينه وأن يصلح أحوال المسلمين جميعاً وأن يمن على عباده بالدخول في دينه والكفر بما خالفه، إنه على كل شيء قدير وصلى الله وسلم على عبده ورسوله محمد وعلى سائر النبيين والمرسلين وسائر الصالحين والحمد لله رب العالمين ■

المراحل الاولى في التحقيق: المروحة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أبتاه

شعر د. عبدالرحمن صالح العشماوي

طفل كويتي يحاور أباه

أبتاه. ما هذا الدويّ المفزع ... أو ما تحسّ بما أحسّ وتسمع؟
قل لي بربك يا أبي ماذا جرى ... ولمن طبول الحرب فينا تُقرَع؟
وبأيّ حق تستباح بلادنا ... ويُراق ماء وجوهنا ونُروّع؟
من أين جاءتنا الحشود، كأنها ... نملٌ على أبوابنا يتجمّع؟
مطر الرّصاص يكاد يُغرق أرضنا ... فبيوتنا من وقعه تتصدّع
آذاننا صمّت وفي أفواهنا ... مات الكلام، وجفّ فيها المنبع
وعيوننا زاغت فما عدنا نرى ... قمراً، ولا شمس الأماني تسطع

■

أو ما ترى الجنديّ يا أبتي له ... قلبٌ كقلب الصخر، بل هو أفظعُ؟!
أو ما ترى أمي يُمزّق ثوبها ... جهراً، ويسقط من يديها البرقع؟!
هذي وجوه الأكرمين تزاحمت ... فيها الدماء، أمام عيني تُصفع
أبتاه أخبرني. لماذا أقبلوا ... ومتى على هذا التآمر أجمعوا؟؟!
ومن الذين أتوا إلينا خُفية ... وتسلّطوا في أرضنا وتربّعوا؟؟!
هذا الكويت. فما ترى في أرضه ... إلا دماً يجري وعيناً تدمع
أتظن يأجوجاً ومأجوجاً أتوا ... أو مالهم سدٌّ هنالك يمنعُ؟؟!
أتظن إسرائيل صالت صولة ... فينا، فهذا الخطْب مما تصنع؟؟!

■

أبنيّ لاتسأل. فبين جوانحي ... قلبٌ، تضيق بما يعاني الأضلُع
أبنيّ رفقاً، ما سألتَ، وإنما ... أطلقت سهماً، إنّ سهمك موجع
ماذا أقول، وفي فؤادي حسرةٌ ... تطوي الكلام عن اللسان وتمنع
أأقول : إنّ المعتدين أحبة ... كنّا نخيط ثيابهم ونرقّع؟؟!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـربٌ وجيـرانٌ لنـا، لكنهـم   بدمائنا كتبوا الدّمارَ ووقّعوا؟؟
أبتاه عفواً إن سألتك : هل تعي   ما قلته، كم قائلين ولم يَعُوا؟؟
عفواً أبي، أعد الحديثَ فربما   أخطأت، إنَّ الأمر أمرٌ مفزِعُ
إنْ صحَّ أنَّ المعتدين أحبـةٌ   فالموت أرحمُ للنفوس وأنفَعُ

أبنيَّ لا تعجلْ فإنَّ الحقَّ لا   يخفى وإنـي بالحقيقـة أصدعُ
هذي الحقيقةَ كيف أخفيها وقد   أفضتْ قنابلهم بها والمدفعُ؟
أبتاه، أيـن عقيـدةٌ وعروبـةٌ   نادوا بها، أو ما لذلك موضعُ؟
مهلاً بنيَّ فإنَّ ما نطقوا بـه   دعوى، وغاية مثلهم أنْ يدّعوا
في جُعبة الكذّاب ألفُ دعايـةٍ   يُلهي بها المستضعفين ويخدعُ
قالوا : جهاداً نبتغيـه وإنمـا   كذبوا على بسطائهم وتصنّعوا
أين الجهادُ من الذين تمرّغوا   في فسقهم وإلى المطامع أسرعوا؟!

إنَّ الجهاد حقيقةٌ يرقى بها   رجلٌ يسبّح للإله ويركعُ
أيصون دينَ الله قومٌ فرّطوا   وتنكّبوا درب الصلاح وضيّعوا؟؟!
عربٌ، غزونا يا بنيّ قلوبهم   مغلولةٌ وبطونهم لا تشبعُ
جيش العراق أضاع أمن كويتنا   وهو الذي في كل شبرٍ يرتعُ
نظر الصغيرُ إلى أبيه بحسرةٍ   وغدا يقول، وقلبه يتقطّعُ :
إني أكاد أجنُّ مما أبصرتْ   عيناي، هذا فوق ما أتوقّعُ
بتنا على أمنٍ وأصبحنا على   خوفٍ، فيا ربي إليك المرجعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فازجر حمارك لايرتع بروضتنا..

عبدالقادر عبدالحی کمال

أيها الغازي الذي ضل طريقه، وخدع أمته، وخدش كرامته، كيف سمحت لمجنزراتك أن تدوس أزاهير الدرب. وتسحق ورود الطريق؟ كيف سمحت لجندك أن يغتالوا البسمة في الشفاة، ويسرقوا الفرحة من العيون؟ كيف سمحت لنفسك أن تزرع الحزن، وتغرس الألم، وتبذر الأسى، وتنشر الشقاء، وتبث الرعب.

أيها الغازي الذي غزا شعبه، وقتل أهله، وشرّد ربعه، كيف أذهبت الأموال، ومزّقت الرجال، وأهلكت العيال، كيف روّعت الركّع السّجود، وسلبت الخشوع من القلوب؟ روّعتهم دبّاباتك، وسلبهم جندك، وداس كرامتهم طغيانك، ما الذي فعله الكويت وشعب الكويت حتى تسحقه مجنزرات العدوان الغادر، وتخدش سيادته طلقات المدافع وتشوّه سماءه طائرات البغي، وتسيء إلى حرماته حماقة المجندين.

■

أيها الغازي الذي فقد شيمته، وأضاع مروءته، وباع نخوته، أمن الشيمة أن تشردَ جارك وأخاك ؟! أمن المروءة أن تقتل أباك ؟! أمن النخوة أن تستبيح حرماتك ؟

كانت السعودية والكويت لك ردءاً يحميك، ورداءً يقيك.

كانت السعودية والكويت لك ساعداً وعضداً، وقوّة وشكيمة.

كانت السعودية والكويت لك منهلاً عذباً، يفيض لك، ولا يغيض عنك.

كانت السعودية والكويت لك مورداً تمتح منه متى شئت وأنى شئت.. حتى إذا إمتلأت وتضلّعت، وشبعت ورويت وتقوّيت، غدرت بمن قوّاك، وعدوْت على من أشبعك وأرواك.

■

أيها الغادر الذي أسعد الغريب بشقوة القريب، جرّبت حربك على أهلك، ودرّبت جندك في ربعك، شننت على الكويت حرباً، وأردت أن تتخذ للسعودية درباً.

«فازجر حمارك لايرتع بروضتنا
إذن يردّ وقيْدُ العير مكروبُ»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كنا نظن وأنت تتبجّح بقوّتك، وتختال بفتوتك، أن قوة العرب ستخدم قضية العرب، وأن نصال العرب ستُدمي قلوب أعداء العرب، وأن فتوّة العرب ستكون درعاً للعرب، فإذا أمّة العرب تُدميها حرابك، ويفجعُها نكرانك، ويُمرضها حقدكُ وبغضاؤك، ليس غريباً عليك ذلك، فقد غدرت بأقرب الناس إليك، والذي كان معك لا عليك، لا لسبب، إلاّ لأن نجمه سطع وبريقه لمع.

كنا نظن، أنك ستحفظ المعروف، وتقدّر من أعانك في محنتك، وقوّى عزيمتك في حربك، وفتح خزائنه لك لتغرف منها ما شئت وكيف شئت.

«ياضل سعيك ما فعلت بما
جمّعت من شُبٍّ ومن ذُبّ»
«وأظنه شغباً تدلّ به
فلقد مُنيتَ بغاية الشغب»

أيها الغادر، أما استحييت مما انتحيت، شكوت قفار الدار، وأبنت عن الزور والانتحال، وآليت أليّة، ألاّ تجعل الكويت قضيّة، فأذنتهم بغدر، وتسلّلت إليه مع الفجر، غدرتهم بليل، وانحدرت إليهم انحدار السّيل، أما كانت لهم يد تشكرها، أو منّة تذكرها ؟!!

«فحلف فلا والله تهبط تلعة
من الأرض إلاّ أنت للذل غارف»

اللهم إنا نعوذ بك من جوْر الجائرين، ومن مجاورة الجائرين، والحمد لله رب العالمين.

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلة
دعوة الحق
اسلامية
ادبية
تاريخية
تصدر عن
ادارة دعوة الحق
ص ب ٩١٨٩ ـــــ اقبال ٹاؤن
لاهور ○ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماذا خسر العالم باحتلال الكويت؟

بقلم د. محمد المصيبيح

البداية كانت قبل عشرين سنة أو اكثر حينما كان صباحنا اليومي يبدأ ونحن اطفال بالتسابق حول معرفة مذيع نشرة الأخبار الصباحية من اذاعة الكويت .. هل هو عبدالعزيز شهاب .. أم ياسر الروقي .. أم هدى المهتدي . أم رسمية شركس أم غيرهم .. لقد كنا نتجمع حول « هنا الكويت » متلهفين لسماع الجديد من الأخبار من خلال النشرة الاخبارية الأولى التي كانت تبث في السادسة من صباح كل يوم .

ومنذ تلك الأيام ونحن نعايش الكويت .. وطنا وشعبا نضعه في جوارحنا ونحتويه بقلوبنا ونغار منه ويغار منا .. غيرة الأخ المحب الودود لأخيه .. وهكذا مضينا معا شعبا واحدا متجذرا في وجدان كل فرد في خطين عربيين هما الكويت والمملكة .

بدأنا نرى الكويت من خلال البسمات التي تطبع على وجوهنا كأطفال وككبار من فرقه التمثيلية ومن مسرحه المتمكن .. ثم بدأنا ننهل القراءة من خلال صحفه ومجلاته المتعددة .. فلا يفوتنا نقد المساعيد وترجمات علي عواد وقفشات ابو فريد . ولاتفوتنا العربي والبيان واصدارات عالم المعرفة وكل ينابيع النقد والابداع .

لقد كنا الكويت وكان الكويت نحن .. .

وبدأت دورة الخليج .. وبدأنا نحفظ اسماء نجوم الكويت ونعجب من ابداعاتهم الكروية وفوزهم ببطولة آسيا وتمثيلهم للكرة الاسيوية في كأس العالم .. وكنا نصفق لعبدالعزيز العنبري وجاسم يعقوب واحمد الطرابلسي وفيصل الدخيل وفتحي كميل من خلال اذاعات الكويت التي تنقل لنا بحماس وبصوت خالد الحربان لقاءات الدوري الكويتي ومباريات المنتخب الكويتي مع بقية الدول والمنتخبات الكروية الأخرى ..

وكبرنا قليلا وتعددت المفاهيم واتسعت الطموحات وازدادت الاهتمامات .. وبدأنا نقرأ السياسة والرأي العام والوطن والانباء .. والعربي وعالم المعرفة والمجتمع والطليعة .. حتى أصبحت جزءا منا لاينفصل ولاينقطع .. بل يتأصل تدريجيا حتى صار مثل الماء والهواء والطعام ..

لقد كانت مجلة المجتمع مثلا تعكس بوضوح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما تعيشه الكويت من تسامح وديموقراطية ونقد هدفه الاصلاح وانارة الطريق وتلمس المشكلات والاعتدال بجميع اشكاله وألوانه .

بشكل عام .. نستطيع ان نقول ان الكويت كانت درة الخليج ودرة العالم العربي ثقافيا وفكريا وسياسيا ودينيا وعلميا .. وان احتلالها من قبل مهوس وغادر كصدام يعد خسارة للأطفال والنساء والعامة والخاصة والمثقفين والمتعلمين في جميع انحاء العالم العربي والاسلامي اذا لم يكن للعالم بأسره .

وحتى نستطيع ان نلقي الضوء على مقدار الخسارة التي حلت بالعالم بعد احتلال الكويت فانه يجدر بنا ان نبين الحال التي كانت عليها الكويت بمؤسساتها السياسية والاقتصادية والاجتماعية والفكرية قبل احتلالها وذلك من خلال النقاط التالية :

النشاط السياسي

دائما ما ينظر الغرب الى الكويت نظرة احترام واجلال وذلك من خلال النظام السياسي المتميز الذي يطبق في الكويت والذي يتيح الفرصة للمواطن المتمكن في أن يشعر بقيمته ومكانته ويشارك مشاركة واعية قائمة على العطاء والتمازج مع القيادة ومدها بالمشورة والرأي للقضاء على الفساد ويساهم في قيادة البلاد لما هو خير صلاحها وتقدمها .

وكان لهذه التجربة أثرها الناجح في الاسراع في عملية نضج المواطن الكويتي وتفاعله مع قيادته وذوبانه مع همه ووطنه وأمته بعيدا عن الهم الفردي الضيق الذي يجعله اسير رغباته وطموحاته الشخصية .. وهذا على ما يبدو كان السر في تلك العزة التي تصبغ أحيانا شخصية الكويتي بشكل خاص والخليجي بشكل عام والذي يرى انه يختلف عن الآخرين من خلال تميزه بهذه التجربة السياسية الرائعة والمتميزة .

وبحمد الله فان هذه التجربة العظيمة والتميز الخلاق الذي عاشته الكويت جاء بثمر قوي وأصيل .. لان الكويتي الذي عاش على التسامح والحب واحترام الرأي الآخر ورفض الديكتاتورية بجميع أشكالها وقف بشجاعة ضد الغزو العراقي الذي فوجىء بكل إباء وبكل ولاء وانتماء الى الكويت الحرة المستقلة بخلاف ماكان يتوقعه الغزاة الطامعون والذين توهموا كما تعودوا على الولاء المزدوج .

بقي صدام عدة أيام يناور ويحاول في أي واحد من أبناء الكويت ليقبل ليكون بديلا لآل صباح . فلم يستطع ، وهذا يعطي دلالة قوية على ان الديكتاتورية والتسلط لايبنيان شعبا محبا لقيادته وانما يبنيان شعبا هزيلا لايشعر بقيمته ويتمنى سقوط قيادته في أقرب فرصة كحال الشعب العراقي مثلا ..

اضافة الى الوضع السياسي في الكويت .. فان هذه الدولة الفتية تميزت بمشاركتها في الدعوة للسلام وكان لها ثقلها السياسي لدى العالم بأسره والعالم العربي والاسلامي بشكل خاص . فقد تبنت مشروع اقامة محكمة العدل الاسلامية وترأست المؤتمر الاسلامي لمدة خمس سنوات وكان لها مواقف سياسية مشرفة في عدة قضايا على المستوى العربي والاسلامي والعالمي .

وعلى هذا فان احتلال الكويت .. يعني سقوط رمز من رموز الديمقراطية والعدالة الحرية في مجتمعاتنا النامية أو بالأصح « النائمة » والذي كان ولايزال يمثل بصيصا من أمل وانموذجا يحتذى به لدى دعاة المشاركة والتمازج والعطاء الذين وحدهم يدركون تماما مدى الخسارة الكبرى التى حلت بالعالم بعد احتلال الكويت .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النشاط الاسلامي

ولان الكويت دولة اسلامية تقع ضمن حدود العالم الاسلامي وشعبها شعب يدين بالاسلام فقد حرصت حكومة الكويت على التعامل مع الحركات الاسلامية والنشاطات الاسلامية بتسامح وعدل قلّ أن يوجد في دول اسلامية أخرى .. فانتشر العمل الاسلامي داخل الكويت وانتشرت حركة الشريط الاسلامي والفيديو الاسلامي والاقتصاد الاسلامي والاعلام الاسلامي بشكل مذهل ورائع امتدت جذوره الى جميع أنحاء العالم الاسلامي .. ناهيك عن الدعاة الكويتيين الذين مكّن مناخ الدعوة في الكويت من بناء شخصية معينة وخاصة لطبيعة الداعية الكويتي حتى حقق بعض الوعاظ في الكويت شعبية هائلة في دول خليجية وعربية مختلفة لم يصلها وعاظ تلك البلدان انفسهم .. بل ان اشرطة بعضهم ودروسهم المتعددة اصبحت منارا دينيا في جميع أنحاء العالم .. اضافة الى ذلك فان الكويت اشتهرت بالموسوعة الفقهية التي تصدر من وزارة الاوقاف وبمطبوعات جمعية الاصلاح الاجتماعي وجمعية احياء التراث الاسلامي وبالكتب الاسلامية المتعددة التي تصدر من دور نشر كويتية لها مكانتها وقوتها والتي ما كان لها أن تصل الى ما وصلت اليه من شهرة وسمعة طيبة لولا مناخ الحرية والدعوة ولولا بعد نظر القيادة الكويتية وتأصل الفهم الاسلامي المعتدل في نفوسهم ..

واذا انتقلنا من الاثر الفكري الاسلامي للكويت الى اثرها المادي ومشاركتها الكريمة في دعم العمل الاسلامي بسخاء فاننا سنجد ما يشرف كل كويتي وكل خليجي وعربي ومسلم .. وما يجعله يرفع رأسه بفخر واعتزاز يؤكد مشاركته والتزامه العظيم بقضايا امته الاسلامية العظيمة .. فكثير من مساجد العالم بنيت أو اشتريت بأموال كويتية ، وجمعيات وهيئات خيرية واسلامية عالمية كان تمويلها بأموال كويتية . نضرب مثلا بـ :

- بيت الزكاة الذي يقدم المساعدات لآلاف الاسر الفقيرة وطلاب العلم وكفالة الأيتام في عدة دول عربية واسلامية وصديقة .
- الهيئة الخيرية الاسلامية العالمية والتي قامت على قاعدة « الاخوة الاسلامية وعلى مبدأ التضامن الاسلامي وان المسلمين حيثما كانوا امة واحدة يرعى قويهم ضعيفهم ويحنو غنيهم على فقيرهم ويأخذ عالمهم بيد جاهلهم » .
- لجنة مساعدة افريقيا التي يتولى أمانتها رجل كالدكتور عبدالرحمن السميط حيث تقدم اللجنة نشاطها في معظم البلدان الافريقية لنشر الاسلام والعمل بجد ونشاط للرفع من قدرات المسلمين وامكانياتهم عن طريق حفر الآبار وبناء المدارس والمستشفيات وكفالة الايتام بل وحتى انشاء الاذاعات الموجهة لخدمة الاغراض النبيلة التي قامت عليها اللجنة .

ولايمكن ان يعتقد ان الكويتيين قاموا بكل هذا العمل العظيم ليقال بأنهم قاموا بذلك ، بل صرفت هذه الأموال الضخمة عن كرم ورغبة وايثار جُبل عليها الكويتي الذي أدرك بسلامة مقصده ونبل معشره أهمية المشاركة في مثل هذه الأعمال الاسلامية الخيرة .

- لجان دعم افغانستان .. وهي لجان كويتية المنطلق تبنت دعم المجاهدين الافغان بالتبرعات لمساعدتهم في الوقوف ضد الجيوش المعتدية .. كما تبنت هذه اللجان تربية ورعاية اسر اللاجئين الافغان وفتح المدارس والمستشفيات .. بل وتنظيم المتطوعين للحرب في صفوف الافغان .. لذا فان الدعم الكويتي للقضية الافغانية أمر لايدرك أهميته الا الافغان انفسهم الذين على خط النار والذين لمسوا ويلمسون تدفق الأموال من أهل الكويت لدعم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العمل الافغاني .

- هيئة الاغاثة الاسلامية .. وهي هيئة خيرية عظيمة الهدف نبيلة المقصد عملت بكل نشاط على تقديم العمل الخيري الاسلامي في كافة انحاء المعمورة وتبنت مشاريع جليلة كان للمشاركة الكويتية دور عظيم في احيائها ونجاح اعمالها .

وقد لانتوقف لو أخذنا في تعداد انشطة الكويت ومشاركاتها الخيرية في المجال الاسلامي ولكن أوردنا هذه الأمثلة كتوضيح للدور الذي قام به المواطن الكويتي وفق سماحة قيادته وكرمها في التعامل مع هذه العطاءات .. تلك القيادة التي ندرك ان قرارها السياسي قادر على منع هذه التبرعات أو على الأقل تحجيمها .. وهي نقطة بيضاء من النقاط الكبيرة التي قدمتها حكومة الكويت للعالم .

ان الشعب الكويتي شعب نبيل وشعب مسلم قدم للأمة الاسلامية مشاركات جليلة تحفظها الاجيال ويلمسها كل من غمر بعطف الكويتيين وكرمهم سوف تظل الأقلام والصحف تكتب عنها من دون نهاية .

النشاط الاقتصادي

. ودولة الكويت تتمتع بثقة اقتصادية على المستوى العالمي فهي سباقة في المعاملات الدولية المختلفة ووصفت من قبل مذيعة امريكية في برنامج ستين دقيقة الاخباري الامريكي بأنها افضل دولة على مستوى العالم تدير استثماراتها وممتلكاتها لصالح رخاء الشعب الكويتي وتقدمه .. ويستطيع ان يلمس ذلك الاقتصادي المتخصص من خلال قوة الدينار الكويتي وتوسع نشاط المصارف والبنوك وانتشار سوق الاسهم وتبدل العملات .. وعلى هذا فان هذا النشاط الاقتصادي قاد الى اسعاد الانسان الكويتي وتحقيق رفاهيته وضمان امنه وسلامته بل كفل لتلك الفئة الكبيرة من الوافدين الذين يعيشون على أرض الكويت جميع الحقوق في التعليم والصحة والاسكان مثلها مثل المواطن الكويتي مما أسهم في زيادة عدد سكان الكويت من غير الكويتيين الذين نعموا في العيش تحت مظلة الامن والأمان التي وُفرت لهم في الكويت حتى في التعبير عن آرائهم وممارسة دورهم الرقابي دون ضغط أو مضايقة .

ورغم هذا النشاط الاقتصادي العظيم الذي عاشته الكويت فانها لم تحصر نموها وثرواتها على ابناء شعبها أو المقيمين على ارضها . بل شاركت مشاركة قوية لدعم التنمية في الدول النامية متخطية النسبة التي قررتها الامم المتحدة على الدول الغنية لدعم الدول الاقل غنى حيث تخطت حاجز الواحد من المائة من اجمالي الناتج المحلي ليصل الى مايعادل ٨,٢٪ من اجمالي دخل الكويت المحلي ، وهي نسبة مرتفعة جدا مقارنة مع ما أقرته الامم المتحدة . وهذا يُلمس من خلال المؤسسات المختلفة في الكويت كالصندوق الكويتي للتنمية الاقتصادية العربية ، والهيئة العامة للجنوب والخليج العربي ، والصندوق العربي للانماء الاقتصادي والاجتماعي ، والمؤسسة العربية لضمان الاستثمار ، والمصرف العربي للتنمية في افريقيا .. وغيرها من المؤسسات الاقتصادية الاخرى .

وهنا نستطيع ان ندرك الخسارة الكبرى التي مُني بها هذا العالم بسقوط دولة الكويت بانظمتها الاقتصادية الاستثمارية الكبرى وبمشاركاتها التنموية العظيمة على المستوى العالمي والتي شهد بها الجميع .. فأي خسارة حلت بالعالم بسقوط نظام اقتصادي كبير كنظام الكويت ؟!

النشاط الثقافي

الكويت كانت منارة ثقافية عظيمة يلمسها اي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثقف أيا كانت اهتماماته .. حيث أصبحت الكويت نافذة عظيمة مفتوحة للعالم في الصحافة والترجمة والنشر والمسرح .. وتعددت اصدارات الكويت حيث رأينا مجلة العربي التي حظيت بتاريخ مميز يجعلها واحدة من أهم المعالم البارزة الثقافية في الكويت ثم مرورا بمجلة عالم الفكر وسلسلة عالم المعرفة ثم الى المجلات العلمية المتخصصة .. حيث توجد مجلة دراسات الخليج والجزيرة العربية ، والمجلة العربية للعلوم الانسانية ، ومجلة العلوم الاجتماعية ، وحوليات كلية الآداب ، وسلسلة الثقافة العالمية ، وغيرها من الاصدارات الثقافية المميزة التي جعلت من الكويت بلدا يحترم العقل العربي ويستخدم الحرية المسؤولة في اطار مميز تحكمه النظم والتقاليد الاسلامية .. كما تميزت الصحف السيارة في الكويت بحرية مميزة جعلت عددا من كتاب العرب المشهورين يجدون فيها المتنفس الوحيد لهم ليقرأهم العالم وليشعروا بوجودهم بعد ان فقدوا ذلك في بلدانهم .

ان اي مواطن عربي عاش مرتبط بثقافة الكويت وفكر الكويت وعظمة الكويت لابد ان يشعر بالكارثة الكبرى التي حلت في العالم باحتلال الكويت .. ففي حين كان المثقف العربي يرى في الكويت بلدا في الصدارة يتخذه انموذجا يحتذى به ويكون مثلا يُتبع .. فوجئنا بدمار كافة المؤسسات وسقوطها وكأن شيئا لم يكن .

لقد كانت الكويت تمثل لنا تطورا على المستوى الثقافي والادبي والفكري والمسرحي والموسيقي والفني والاعلامي لايمكن به ان نتصور كيف سقطت الكويت واختفت كل هذه المؤسسات .

وبعد ...

فاذا كنا ندرك كل ما قدمته الكويت في الجانب السياسي والاقتصادي والثقافي والاسلامي فاننا يجب ان نعتبر ان سقوط الكويت واحتلالها عمل يطعننا في الصميم .. وانه غدر وخيانة شعب شارك في مسيرة الحضارة والتقدم والرقي بكل مسؤولية وعطاء .. وان احتلال الكويت هو احتلال لنا جميعا لايخص الكويتي وحده وانما يخص كل انسان عربي ومسلم وكل من غمره أثر الكويت سياسيا أو اقتصاديا أو ثقافيا .

ولعلنا هنا نورد النقاط التالية كمجمل لما ذكر في هذا المقال :

- ان مئات الملايين من الدولارات الكويتية شاركت بكل مسؤولية ووعي لدعم مسيرة الانسان دون انانية أو تردد .
- ان المواطن الكويتي هو مواطن حر بطبعه عايش الهم السياسي وارتضى المشاركة مع حكومته ورفض كل اشكال الديكتاتورية والتف حول حكومته الشرعية مؤكدا نجاح التجربة السياسية في الكويت ومعطيا الدلالة على ان ما حدث في الكويت يرتبط باسلوب الخيانة والغدر الذي ارتكبه صدام حسين بغروره وغطرسته .
- ان المقاومة الكويتية يجب الا تبقى مقتصرة على ابناء الكويت فقط .. بل يجب ان تكون مسؤولية تحرير الكويت وطرد الغزاة مسؤولية كل عربي ومسلم . بل كل مواطن يعيش في هذا العالم لمس خير الكويت ودوره في هذا الكون .
- يجب ان تنطلق لجان وتنظيمات عربية لتحرير الكويت مكونة من المثقفين الذين نموا وترعرعوا على صحافة الكويت واصداراتها .. وتكون هذه اللجان موجهة لتعميق الحس الوطني لدى المواطن العربي في أهمية عودة الكويت واثارة حماسته لرفض كل اشكال الهيمنة العراقية .
- المساهمة في اصدار الصحف والمطبوعات الكويتية مرة أخرى لاظهار التحدي لصدام وجنوده واثبات ان صوت الكويت اعلى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأقوى من أي محاولة لوأده والقضاء عليه .

وأخيرا فليفخر أي كويتي بكويتيته وليعتز بها وليرفع رأسه انه كان مطمعا لرجل انتهازي غادر لم يفكر ابدا بما كانت عليه الكويت من وعي وثقافة ومشاركة عظيمة ..

وعلينا نحن كعرب ان نشد من أزر الكويتي ونشعره انه ليس وحده وأننا عائدون بإذن الله للكويت واننا سنبنيها لتعود منارة للعلم والثقافة والفكر ..

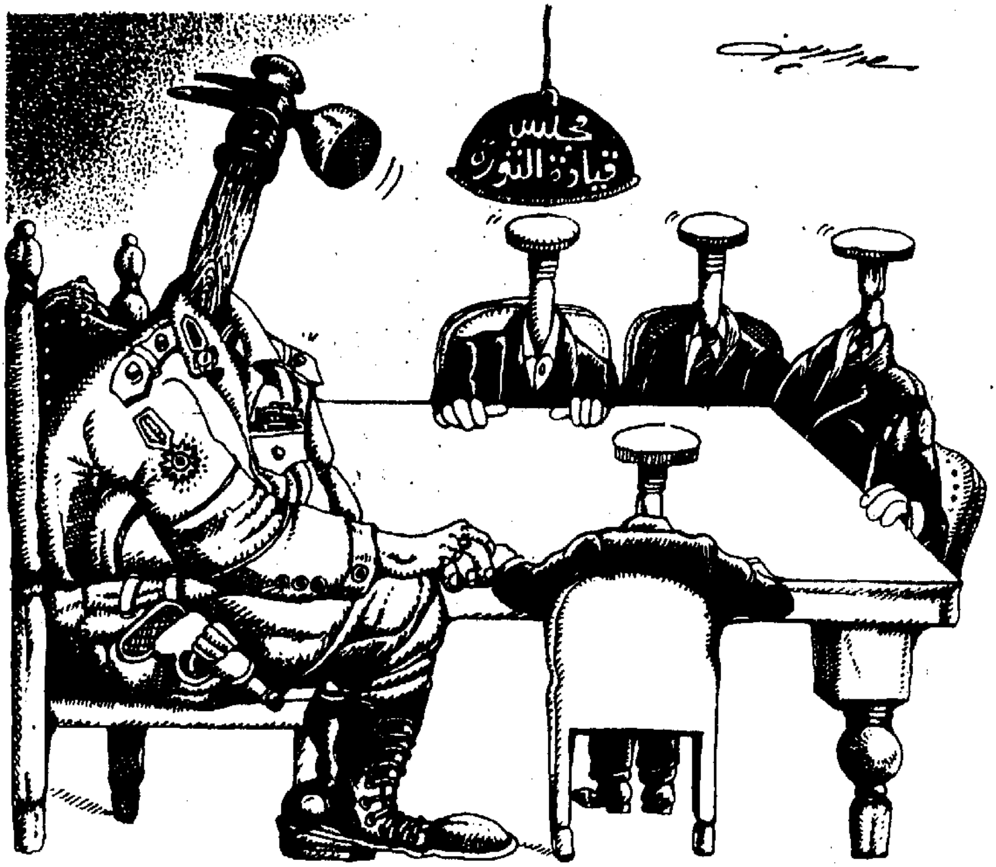

صدام کی صدارت میں بغداد کے چوروں کا اہم اجلاس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشيخ أحمد القطان :

الأزمــــة تُفيق الأمــة

وكان لـ "الإصلاح" هذا الحوار مع الشيخ أحمد القطان.

إمبراطورية الوهم

● "الإصلاح" :

لو تفضلتم... فضيلة الشيخ أحمد القطان... ما هي الأسباب والمحركات والدوافع وراء الغزو العراقي للكويت في رؤيتكم..؟.

□ الشيخ القطان :

العلم عند الله ولكن يمكن القول أن منطقة الخليج هي منطقة متآمر عليها عالمياً، ولعل الصهيونية العالمية يزعجها وجود الصحوة الإسلامية ووجود المال المستفاد منه والأمن المستتب يزعجها أيضاً، فتقوم الحكومة اليهودية الخفية بتحريك أحجار الشطرنج لكي تثير مثل هذه الحروب فتزعزع الأمن وتقضي على الصحوة الإسلامية في المنطقة، هذا والله أعلم الأسباب الخفية، أما الأسباب الظاهرة فهي أطماع نظام العراق لنهب المنطقة والسيطرة على الساحل النفطي الذي يحتوي على ٦٥٪ من إنتاج العالم وإيجاد إمبراطورية عالمانية مرسومة في أفكار صاحبها، إنه إلى عام ٩٢ كما أخبر تكون دولته أقوى دولة في المنطقة ولكن نحمد الله سبحانه وتعالى أن سلّم الدين والدعوة، وكانت هذه عبرة وعظة لكل من يغفل عن الله.

من أطماع النظام العراقي السيطرة على الساحل النفطي الذي يحتوي على ٦٥٪ من إنتاج العالم، وإيجاد إمبراطورية عالمانية.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإسلام هو المنقذ

● "الإصلاح":

النتيجة المباشرة لهذه المصيبة التي نراها ونحسها جميعاً أن الأمة تعيش حالة من الإرتباك والتمزق والتشرذم ولم تفق من الصدمة، فما هي في رأيكم انعكاسات هذا الحدث على الأمة الإسلامية سياسياً واجتماعياً..؟.

□ **الشيخ القطان:**

أما التشقق والتشرذم فهو موجود في الأمة قبل اجتياح العراق للكويت، فما عهدنا الأمة العربية من يوم أن ضلت عن نداء الإسلام والإيمان، ونداء أن أمة الإسلام أمة واحدة ربها واحد ورسولها - صلى الله عليه وسلم - واحد، وأن كتابها واحد. وأن الظلم محرم، وأن الغرور والكبرياء نتائجه وخيمة وأن هذه الأنظمة لا تدفع عن شعوبها، ما عهدنا الأمة العربية منذ ضلت عن هذا النداء إلا أمة ممزقة مشتتة، وإذا لم يتم الالتحام بين القمة والقاعدة انطلاقاً من مظلة الإيمان والإسلام فسيظل هذا التشرذم والتمزق، إلا أنه وضح أكثر ما يكون وازداد بعد وقوع الحادث الأليم اجتياح العراق للكويت.

أما آثاره السياسية فهي تعطي الشعوب درساً أن القوة في الوحدة، وأن القوة في الإسلام، وأن القومية العربية أخفقت وتبين أنها صنم كان يطبل حوله ويزمر ثم تداعى بعد ذلك وتشقق.

إن هذه الحواجز التي أوجدتها تلك القومية بدأت تتداعى، وأصبح الناس يتلفتون إلى المنقذ والمنقذ هو الإسلام، وإن لم يتحدوا تحت قيادة واحدة، ويصلحوا أحوالهم ويطهروا الاقتصاد من الربا والإعلام من الفجور، ويسلحوا الشعوب ولا ينزعوا أو يتآمروا على نزع السلاح من الشعوب، وإن لم يعطوا التربية حقها في إنشاء جيل مسلم صالح لا يكره الكويتي العراقي، ولا الفلسطيني المصري، بسبب نظامه وإنما يكون الحب في الله، والبغض في الله، وذلك هو أوثق الإيمان، يُحب الإنسان لدينه وعمله الصالح ويكرهه لمعصيته، عندما تعتدل الموازين هكذا تستقيم الأمور والله سبحانه وتعالى جعل كل الحلول في هذا الدين، فإذا اقتربنا منه قيادة وشعبياً صار لنا الاستقرار، قال تعالى: «.. الذين لم يلبسوا إيمانهم بظلم أولئك لهم الأمن وهم مهتدون».

الظلم هنا الشرك..

وآثارها الإجتماعية...

فلاشك أن الأجيال التي نشأت في صفوف الصباح في المدارس تنادي تحيا الأمة العربية قد تصدعت هذه العقيدة في نفوسها ونفوس غيرها وأصبحت الأجيال لا تثق بهذا النداء وترى أن من لقنها هذا النداء خدعها سنين طويلة فيصبح الشعار الآن في نفس الجيل المسلم تحيا الأمة الإسلامية، القرآن دستورنا والرسول قدوتنا والجهاد سبيلنا والله غايتنا، والشهادة في سبيل الله أسمى أمانينا...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذه الحوادث تبرز الآن هذه الحقائق الثابتة...

أين كلُ الإسلام؟!

"الإصلاح":

دعا الرئيس صدام حسين إلى الجهاد المقدس.. وضرب على هذه الأوتار الحساسة في الأمة العربية والإسلامية.. ما رأيكم في هذه الدعوة..؟.

□ الشيخ القطان:

دعوة النظام العراقي للجهاد كلمة حق يراد بها باطل فالذي ينادي بالجهاد والجهاد ذروة سنام الإسلام يكون قد التزم بالإسلام كله، والجهاد ليس كل الإسلام

● الشيخ القطان ومحاضرة حول الأزمة في الخليج

الجهاد بعض الإسلام، الدولة الإسلامية التي قامت من عهد النبي – صلى الله عليه وسلم – والخلافة الراشدة والخلافات من بعدها من بني أمية وبني العباس إلى عهد العثمانيين ما قامت دولهم الكبرى بعد أن رفعت راية الجهاد وحققت الانتصارات إلا بعد أن التزمت بالإسلام بفروعه وأصوله وأركانه، وإلا لن يتحقق مقصد الجهاد...

الخلافة الإسلامية في الأندلس رفعت راية الجهاد على الأسبان وحققت دولة استمرت سبعة قرون، فلما بدأت تفقد حقائق الإسلام سقطت راية الجهاد فجاءهم عدوهم واجتاح بلادهم وشردهم في الأرض... راية الجهاد التي ينادي برفعها العراق؛ هذه للاستهلاك المحلي وكسب عطف الرأي العام العربي والمسلم، وإلاّ لما كان الحزب البعثي العالماني يعدم ويقتل بالرصاص كل من ينادي بهذه الكلمة عبر سنين حكمه، بل من كان يجمع تبرعات للجهاد في أفغانستان أو فلسطين أو كشمير يعتبر خائنا للوطن وللأمة العربية...

فيقتل... وهناك من سجن ومن قتل ممن جمعوا للجهاد في أفغانستان، هل الجهاد في أفغانستان ليس إسلامياً وهل حي على الجهاد حكر على اللسان العربي فقط..؟

قال تعالى: «أفتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض»

وقال سبحانه: «ومن الأحزاب من ينكر بعضه»

فيأخذ من الإسلام ما يحقق له مصلحة وقتية ثم يلقيه بعد ذلك خلف ظهره، إن الذي ينادي بالجهاد عليه أن يحرم البنوك الربوية ولا يوجد في العراق بنك إسلامي واحد، والذي ينادي بالجهاد عليه أن يحرم الخمور فهي تصنع في العراق وتباع !.

الذي ينادي بالجهاد عليه أن يلتزم الصيام في رمضان، والذي يشهد رمضان في ظل نظام العراق يكتشف أنه في رمضان بعد عدة أيام، لأن الناس يأكلون في المطاعم والشوارع في وضح النهار، والذي ينادي بالجهاد تراه يربي الإجيال عليه، وتراه في إعلامه مسلماً لا ماجناً، وفي أيام نصره وهزيمتة خاشعاً لله قانتا خاضعاً لدين الله وليس مغنياً ماجناً، والذي ينادي بالجهاد عليه أن يهيئ جو الجهاد فالجهاد ليس شعاراً يرفع وإنما ـ ر سلوك وعمل، والرسول – صلى الله عليه وسلم –

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما رفع رايه الجهاد إلا بعد أن ربى أصحابه على العقيدة وعلى العبادة، وأقام دولة للجهاد من الأنصار والمهاجرين، وجعل بينهم أخوة تقوم على الإيمان والتقوى، ثم بعد ذلك غزا الكافرين غزوات ميمونة، واستطاع بهذه التربية أن يقود الجيوش بكلمات: «من قاتل المشركين صابراً محتسباً فقتل أدخل الجنة».

كانت الجنة هي المحرك.. فهل الجنة الآن هي المحرك..؟!. لا... إنما هي اعتبارات أخرى دنيوية ومادية وحزبية هي التي تحرك هؤلاء الأدعياء..

● "الإصلاح":

كما تبين أن الصدمة تباينت فيها آراء الناس ومواقفهم.. ولا سيما الحركات الإسلامية والذي نخشى أن تنعكس هذه الصدمة سلباً على هذه الحركات، وعلاقاتها وتعاونها وعملها المشترك للدعوة... فما هو تعليقكم على هذه المواقف...؟.

□ الشيخ القطان:

إن الحركات الإسلامية لا ترضى غزو العراق للكويت، لا توجد حركة إسلامية ترضى بهذا الظلم أبداً، وقد سمعنا نحن من خلال أجهزة الإعلام كثيراً من الإشاعات والأكاذيب حول بعض الحركات، فلما قابلنا قياداتها شخصياً وجدنا أن الإعلام قد كذب، إنهم يقولون أن الكويت مظلومة وأن الذي اجتاحها باغ ولابد أن يخرج منها، يعني ما من حركة إسلامية قابلت قيادتها تقول غير هذا؛ لكن الذي أثار ثائرة الحركات الإسلامية هو دخول الجيش الأمريكي والإنجليزي في الجزيرة العربية... وشدة الخوف على هذه الأمة وعلى أقدس أرضها أرض الحرمين المعظمين من الصليبيين جعلهم لا ينظرون إلى المسبب الذي أعطى صك الدخول لهذه الجيوش، الخوف من الجيوش جعلهم لا يلتفتون إلى المسبب والمسبب هو نظام العراق.

إن تخرج العراق من الكويت تُعَدُّ الجيوش، والحرب حتى الآن لم تتفجر، وبإمكان نظام العراق أن يسحب الفتيل بانسحابه من الكويت، وتوضع قوات إسلامية وعربية بين الكويت والعراق، حتى تضمن ألا يعود مرة ثاني فياخذ المنطقة كلها.

بإمكان نظام العراق أن يسحب فتيل الحرب بانسحابه من الكويت وتوضع قوات عربية إسلامية بين العراق والكويت.

الذي جرب جيوش الاستعمار في الماضي هو الذي لايزال يعاني منها، ولا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شك أنها مرعبة لكن أقول لهذه الحركات، لا تنظروا إلى النتيجة وهي وجود الجيوش الأجنبية في المنطقة بل انظروا إلى المقدمة التي أوجدت هذه الجيوش، ومن أعطى تلك الجيوش إذن الدخول، وصك الدخول سببه احتلال العراق لبلد مسلم آمن هو الكويت.

يتسابقون في الخيرات..

● "الإصلاح":

نعرف تأثيركم الكبير على الشعب الكويتي، فقد عرفكم خطيباً ومعلماً ومرشداً إلى دروب الخير والهدى - فماذا تقول للشعب الكويتي في هذه المحنة..؟.

□ **الشيخ القطان:**

الشعب الكويتي في المحنة شعب صابر مرابط وكنا نعلم هذا منه قبل المحنة، فقد شاهدنا أبناءه يجوبون العالم ويتسابقون في الخيرات، وهم لها سابقون، ولكن ما كنا نتوقع أن هذه الخصال الحميدة الكريمة قد بلغت فيه هذا المبلغ، من الرباط والصبر والتجمع على اختلاف أهوائه ومذاهبه، والمقاطعة التامة للعدو المغتصب وتنظيم العمل داخل الكويت، وتقسيم الطعام فيما بينه بالكسرة والقطعة والإيثار العجيب في الداخل، والتعاون التام والتكافل الاجتماعي والحراسات والتوجه إلى الله سبحانه وتعالى بالصيام وبالقيام وبالدعاء كل هذا بيّن أصالة هذا الشعب... وأن الدعوة فيه أثمرت وأن المحنة مازادته

إلا صلابة، فالمقاومة فيه مستمرة تنمو يوماً بعد يوم، وأما الذين خرجوا في الخارج واستضافتهم السعودية ودول الخليج فنحمد الله سبحانه وتعالى أن أنجا عرضهم ودينهم ولم تكن الغربة مؤثرة في دينهم ولا في عرضهم، وأبشرهم أن من نجا بدينه أخلفه الله كل شيء أخذ منه وسنعود إلى الكويت إن شاء الله ببناء جديد، وفكر جديد، وقلب وإيمان يزيد بإذن رب العالمين.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فويل لشيطان العراق

بسم: صلاح أحمد الطنوبي

قال رب العزة والجلال : «إن بطش ربك لشديد» . (١٢ ـ البروج) .
وقال الله جل ثناؤه : «إن ربك لبالمرصاد» . (١٤ ـ الفجر) .
وقال تبارك وتعالى : «وخاب كل جبار عنيد» . (١٥ ـ إبراهيم) .
وقال سبحانه وتعالى : «إن الذين يكسبون الاثم سيجزون بما كانوا يقترفون» . (١٢٠ ـ الانعام) .
وقال جل جلاله : «والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا وإثما مبينا» (٥٨ ـ الاحزاب) .
وعن أبي موسى ـ رضي الله عنه ـ قال : قال رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم : «إن الله ليملي للظالم حتى إذا أخذه لم يفلته» . قال: ثم قرأ «وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة، إن أخذه أليم شديد» . (١٠٢ ـ هود) .

(رواه الشيخان)

لقد تخلق صدام باخلاق الجاهلية، حيث باعد بين نفسه وبين الاخلاص لله تعالى، فصدرت منه الرذائل النفعية من اجل تحصيل المادة بكل الالوان والوسائل الدنيئة الحقيرة .. وهو بحادث اجتياحه وغزوه الغاشم على شعب ودولة الكويت المسالمة والداعية الى السلام دائما ـ يعتبر مظهرا من مظاهر الفوضى الهمجية والتسفل والوحشية والقرصنة والأرهاب والسلوك الاجرامي. كان قاسيا فظا غليظ القلب: لبعده عن منهج الله تعالى، وليعلم الطاغية ان الله تعالى بطشه شديد، وبالمرصاد، واخذه أخذ عزيز مقتدر، وان الله تعالى شديد العقاب، وعذابه عظيم واليم ..

انتهك الاعراض، وسرق، وخرب، وسفك الدم ودمر، وازعج وافجع.. ولوث ودنس ارض الكويت العزيزة.. وليعلم الطاغية ان الله تعالى لايحب الفساد والمفسدين والظلم والظالمين ..

قال الله جلت قدرته : «إن الله لا يحب المفسدين» . (٧٧ ـ القصص) .
وقال عز وجل : «والله لا يحب المفسدين» . (٦٤ ـ المائدة) .
وقال تبارك وتعالى : «وربك اعلم بالمفسدين» . (٤٠ ـ يونس) .
وقال جل جلاله : «فإن الله عليم بالمفسدين» . (٦٣ ـ آل عمران) .
وقال سبحانه وتعالى : «والله لا يحب الظالمين» . (١٤٠ ـ آل عمران) .
وقال عز وجل : «والله لا يحب الفساد» (٢٠٥ ـ البقرة) .
وقال جلت قدرته : «وإن الظالمين لفي شقاق بعيد» . (٥٣ ـ الحج)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال سبحانه وتعالى : «واعتدنا للظالمين عذابا اليما» . (٣٧ ـ الفرقان) .

وإن الله عز وجل يغار .. روى الشيخان : «إن الله تعالى يغار، وغيرة الله أن يأتي المرء ما حرم الله عليه» .

لقد بغى صدام وبغيه على نفسه قال تعالى : «يا أيها الناس انما بغيكم على انفسكم» . (٢٣ ـ يونس) .

لقد مكر صدام ومكره سيحيق به .. قال عز وجل : «ولا يحيق المكر السيىء الا باهله» . (٤٣ ـ فاطر) .

لقد نكث صدام وخداعه لن يطول .. قال سبحانه وتعالى : «فمن نكث فإنما ينكث على نفسه» . (١٠ ـ الفتح) .

وقال جل ثناؤه : «وما يخدعون إلا انفسهم وما يشعرون» . (٩ ـ البقرة) .

لقد طغى صدام .. قال تعالى : «وإن للطاغين لشر مآب» . (٥٥ ـ سورة ص) .

وقال سبحانه وتعالى : «إن جهنم كانت مرصادا للطاغين مآبا. لابثين فيها احقابا. لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا. الا حميما وغساقا. جزاء وفاقا» . (آيات : ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦ ـ النبأ) .

افتخر صدام، والافتخار استطالة وبغي وتعدٍ . قال رب العزة الجلال : «إن الله لا يحب من كان مختالا فخورا» . (٣٦ ـ النساء) .

وقال جل جلاله : «ولا تمش في الارض مرحا إن الله لا يحب كل مختال فخور» . (١٨ ـ لقمان) .

وقال تعالى : «والله لا يحب كل مختال فخور» (٢٣ ـ الحديد) .

وقال الله جل ثناؤه : «ولا تمش في الارض مرحا إنك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا كل ذلك كان سيئه عند ربك مكروها» . (٣٧، ٣٨ ـ الاسراء) .

● لقد ضل صدام .. وضلاله على نفسه .. قال تعالى : «قل إن ضللت فإنما اضل على نفسي» (٥٠ ـ سبأ) .

وقال جل جلاله : «إن الذين يضلون عن سبيل الله لهم عذاب شديد» . (٢٦ ـ ص) .

وقال سبحانه وتعالى : «وما يُضلون إلا انفسهم وما يشعرون» . (٦٩ ـ آل عمران) .

طاغية بغداد كله كبر وغطرسة وعنجهية ..

روى ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ انه قال : «لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر ! فقال رجل : إن الرجل يحب ان يكون ثوبه حسنا وفعله حسنا، فقال رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ : إن الله جميل يحب الجمال، الكبر بطر الحق، وغمط الناس» . (رواه مسلم) .. وبطر الحق اي دفعه .. وغمط الناس اي احتقارهم ..

واحتقار الناس يا صدام ضرب من الكبر، والكبر مهما قل مقداره يحرم صاحبه من دخول الجنة، ونيل ثواب الله عز وجل ..

لقد نزع الله عز وجل الرحمة من قلبك، فقلبك قاس غليظ؛ لبعدك عن ذكر الله تعالى . قال تعالى : «فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله، أولئك في ضلال مبين» . (٣٣ ـ الزمر) .

وقال جل جلاله : «فويل للذين ظلموا من عذاب يوم اليم» . (٦٥ ـ الزخرف) .

وقال تعالى : «ويل لكل افاك اثيم» . (٧ ـ الجاثية) .

لقد خنت الامانة .. والله تعالى لا يهدي الخائنين ولا يحبهم .. قال تعالى : «إن الله لا يحب من كان خوانا اثيما» . (١٠٧ ـ النساء) .

وقال عز وجل : «إن الله لا يحب الخائنين» . (٥٨ ـ الانفال) .

وقال سبحانه وتعالى : «وان الله لا يهدي كيد الخائنين» . (٥٢ ـ يوسف) .

كذبت في اقوالك وعهودك. والكذب من اقبح الصفات؛ لانه يجر الى خصلة ذميمة هي الفجور، الذي يجر صاحبه الى عذاب النار ..

قال تعالى : «لعنة الله على الكاذبين» . (٦١ ـ آل عمران) .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال سبحانه وتعالى: «إن الله لا يهدي من هو مسرف كذاب» . (٢٨ ـ غافر) .

وقال تعالى: «فويل يومئذ للمكذبين الذين هم في خوض يلعبون» . (١١ ـ الطور) .

وقال جل ثناؤه: «كلوا وتمتعوا قليلا إنكم مجرمون. ويل يومئذ للمكذبين» . (٤٦، ٤٧ ـ المرسلات)

قال رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ: «إن الصدق يهدي الى البر، وإن البر يهدي الى الجنة، وإن الرجل ليصدق حتى يُكتب عند الله صدّيقا. وإن الكذب يهدي الى الفجور، وإن الفجور يهدي الى النار، وإن الرجل ليكذب حتى يُكتب عند الله كذاباً» (رواه البخاري ومسلم) .

وفي الحديث الشريف: «اربع من كن فيه كان منافقا خالصا، ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من نفاق حتى يدعها: اذا اؤتمن خان وإذا حدث كذب. وإذا عاهد غدر، وإذا خاصم فجر» (رواه الشيخان) .

● خبثت وخسرت، فلقد افتريت كثيرا .. قال تعالى: «وقد خاب من افترى» (٦١ ـ طه) .

وقال عز وجل: «وعنت الوجوه للحي القيوم وقد خاب من حمل ظلما» (١١١ ـ طه) .

ستقول وامثالك من الطغاة الظلمة: «يا ويلنا إنا كنا ظالمين» . (١٤ ـ الانبياء) .

«يا ويلنا قد كنا في غفلة من هذا بل كنا ظالمين» . (٩٧ ـ الانبياء)

«يا ويلنا إنا كنا طاغين» . (٣١ ـ القلم) .

اكلت اموال الناس بالباطل، ووقعت في اعراضهم .. والرسول الكريم محمد ـ صلى الله عليه وسلم ـ اعلن حرمة اعراض المسلمين: «إن دماءكم واموالكم واعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا، في شهركم هذا، في بلدكم هذا ... الا هل بلغت ؟» (الشيخان) .

وعرض المسلم محرم مثل دمه وماله . قال عليه الصلاة والسلام: «كل المسلم على المسلم حرام دمه وعرضه وماله» . (رواه مسلم) .

وقال عليه الصلاة والسلام: «لما عُرج بي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم. فقلت: من هؤلاء يا جبريل ؟ قال: هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس، ويقعون في اعراضهم» (رواه ابو داود) .

والمسلم يذود عن عرض اخيه المسلم قال ـ صلى الله عليه وسلم ـ: من رد عن عرض اخيه رد الله عن وجهه النار يوم القيامة» (رواه الترمذي) .

لقد تخلقت بخلق الغش والغدر .. والرسول ـ صلى الله عليه وسلم ـ يتبرا ممن يغش المسلمين ويحاربهم حيث قال فيما رواه عنه ابو هريرة ـ رضي الله عنه ـ: «من حمل علينا السلاح فليس منا ومن غشنا فليس منا» . (رواه مسلم) .

ويوم القيامة يظهر الاثر السيىء لخصلة الغدر، إذ يعلن عن صاحبها، ويخزى بين الخلائق ففي الحديث: «لكل غادر لواء يوم القيامة يقال: هذه غدرة فلان» . (الشيخان) .

والغادر محروم من رحمة الله تعالى ورضوانه؛ بل انه خصم له يوم القيامة فيمن يكون خصما لهم .. عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ قال: قال الله تعالى: «ثلاثة انا خصمهم يوم القيامة: رجل اعطى بي ثم غدر، ورجل باع حرا فاكل ثمنه، ورجل استاجر اجيراً فاستوفى منه ولم يعطه اجره» . (رواه البخاري) .

وادعو الله تعالى ان يحفظ خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز وولي عهده الامين الامير عبدالله بن عبدالعزيز والاسرة الكريمة اسرة آل سعود والشعب السعودي الاصيل .. وكل من ينصر الحق ويقف مع الحق في وجه الطغاة الظالمين الذين يعيثون في الارض فسادا .. والله لا يحب المفسدين وخير ما فعله الملك فهد بن عبدالعزيز ـ حفظه الله ـ من إعداد للقوة ضد عدو الله تعالى والمسلمين .. «واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وآخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم». (٦٠ ـ الانفال).

فالحق ابلج والباطل لجلج .. وسيمحق الله الكافرين والظالمين والمستبدين .. اعز الله الاسلام والمسلمين، واذل الشرك والمعتدين والمجرمين ..

اعز الله تعالى الشعب السعودي والشعب الكويتي وكل الشعوب المحبة للامن والسلام ..

قال رب العزة والجلال: «الا إن نصر الله قريب». (٢١٤ ـ البقرة).

وقال تعالى: «وكان حقا علينا نصر المؤمنين». (٤٧ ـ الروم).

وقال جل جلاله: «إنا لننصر رسلنا والذين آمنوا في الحياة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد. يوم لا ينفع الظالمين معذرتهم ولهم اللعنة ولهم سوء الدار». (٥١، ٥٢ ـ غافر).

فسر على بركة الله تعالى خادم الحرمين الشريفين، وسينصرك الله عز وجل نصرا مؤزرا على كل طاغ معتد اثيم افاك خراص ..

قال تعالى: «إن الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيَقتلون ويُقتلون. وعداً عليه حقا في التوارة والانجيل والقرآن ومن اوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم». (١١١ ـ التوبة).

هذا وبالله تعالى التوفيق .. والحمد لله تعالى على نعمة الاسلام .. وصلى الله على محمد النبي الامي وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا.

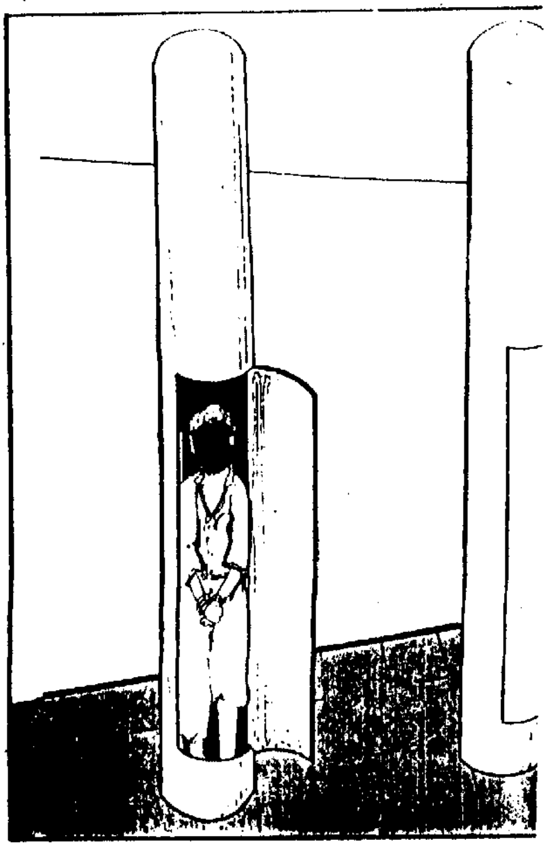

السجن في اسطوانات خاصة في سجون العراق

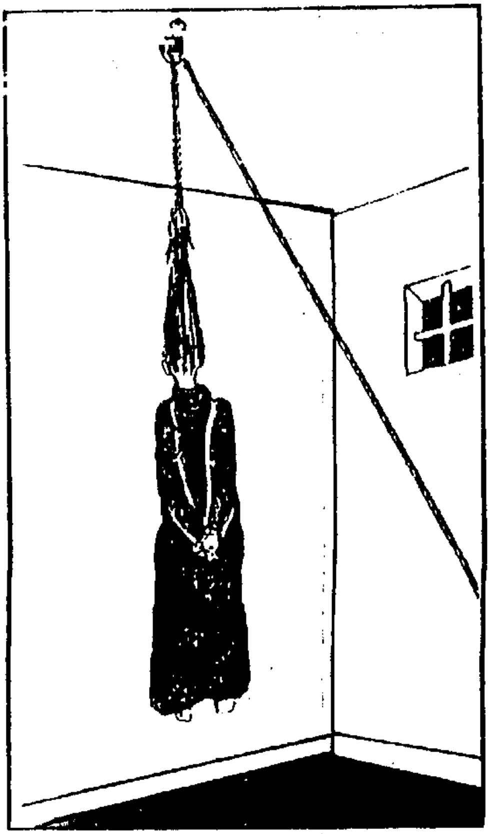

طريقة تعذيب المراة بتعليقها من راسها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قريبا تعود الكويت

بقلم مصطفى أمين

بعد أكثر من أسبوعين من الغزو تغيرت الصورة تماماً داخل الكويت ذاتها.

وسمعنا من يقول: إن المقاومة داخل الكويت أصبحت تثلج الصدور.

ومصدر هذا القول ليس أهل الكويت كما أنه ليس المملكة وإنما المصدر هو المراقبون للأحداث الجارية من خارج المنطقة.

فقد قال المحللون السياسيون من أوروبا أن المقاومة أصبحت تأخذ الصفة المركزية بعد أن كانت عبارة عن خلايا مشتتة لا يجمع بينها رباط.

وقد أشاعت هذه التصريحات فضلاً عن الأنباء التي نسمعها عن تنفيذ عمليات عسكرية ضد قوات الاحتلال العراقي أشاعت الآمال بقرب عودة الكويت لأهلها وعودة الكويتيين إلى ديارهم.

وتفيد المتابعات لما يحدث أن هناك إصراراً كبيراً لا تحده حدود على ضرورة اعادة الأوضاع إلى ما كانت عليه. وتشير المعلومات المتوفرة أن حركة النزوح من الكويت تقابلها حركة عودة نشطة، وأن الكثيرين شقوا طريقهم إلى داخل بلادهم للانضمام إلى المقاومة الفنية للاحتلال الغاشم الذي يزيد من مرارته أنه جاء من أخ وجار شقيق للكويت.

وإذا كانت الأرقام ذات وقع خاص في هذا المجال، فإننا نشير إلى أن القوات الكويتية أسقطت في الأيام الأولى للغزو ٣٠ طائرة عراقية وأن الكثيرين من الجنود العراقيين انضموا للمقاومة بدباباتهم وأسلحتهم بعد أن أدركوا أن ما قاموا به لا يمت بصلة لمعاني العروبة الحقة ووشائج الإسلام السمحة.

في الثلاثينيات غزا موسوليني الحبشة وعزل امبراطورها وضمها إلى إيطاليا وجعل الملك فيكتور عمانويل امبراطوراً للدولة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجديدة. وتصور دعاة التردد والهزيمة أن الحبشة انتهت إلى الأبد، كانت جيوش موسوليني أكبر من جيوش النجاشي عشرين مرة. كانت إيطاليا تملك طيراناً قوياً في مقدمة أسلحة الطيران في العالم. كان لها اسطول يجوب البحار، ولم تكن الحبشة تملك سوى ثلاثة مراكب. كل العمليات الحسابية تقول: إنه لا أمل للأحباش الذين يصرون على المقاومة. وزاد الطين بلة أن قرار المقاطعة الذي أصدرته عصبة الأمم أصبح حبراً على ورق، كانت الدول المؤيدة له تنسحب منه واحدة بعد أخرى، وبقي النجاشي وحيداً في لندن. وطلبت منه حكومة انجلترا أن يخفض صوته حتى لا ينزعج موسوليني! ومع ذلك لم ييأس النجاشي واستمر يقاوم واستطاع بالصمود والاصرار أن يعود امبراطوراً للحبشة بعد انهيار امبراطورية موسوليني.

موقف الكويت اليوم أحسن من موقف الحبشة في تلك الأيام. الأغلبية الساحقة من دول العالم تؤيدها أساطيل الدول الكبيرة والصغيرة تتجمع حولها لتؤيدها. التأييد هذه المرة بالعمل وليس بالكلام، بالجيوش والأساطيل وليس بالخطب العصماء. والعالم كله يقف حول الكويت يناصرها ويؤيدها والأمم المتحدة لاتزال في قوتها ولم تصب بالشيخوخة، كما اصيبت عصبة الأمم في تلك الأيام. ولهذا فلابد من أن تنتصر الكويت، بشرط أن يكون هذا النصر سريعاً، ولاتفقد الكويت حماسها وإصرارها، والقضايا المؤجلة تموت في ملفاتها. وعندما تفقد سخونتها توضع في الثلاجة الدولية، والثلاجة الدولية تشبه ثلاجة قصر العيني، حيث تحفظ جثث الأموات. إننا نريد أن تبقى قضية الكويت دائماً على النار، حتى تبقى ساخنة أبدا. نثيرها كل يوم، ونتحدث عنها كل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساعة، ونرفض احالتها إلى لجان أو مؤتمرات. فأغلب القضايا التي أحلناها إلى لجان لاتزال راقدة في اللجان بلا حراك منذ أكثر من عشر سنوات.

كل يوم تبقاه الكويت في ظل الاحتلال العسكري هو هزيمة يومية للأمم المتحدة، وهو صفعة على وجوه الدول العربية ودول عدم الانحياز، وهو إهانة لكل عربي، ولكي تبقى قضية الكويت حية يجب أن نحرص على الاتحاد، فاتحاد كلمتنا هو نصف النصر، ولهذا يحرص العدو كل يوم على ان يشككنا في أنفسنا ويزرع الخلاف في صفوفنا ويكسب الوقت بالمبادرات والمفاوضات والاختراعات، ان التأجيل والتسويف ليس في مصلحتنا، والحسم هوالطريق الوحيد لانتصارنا.

ان أمنيتي أن يتراجع صدام حسين، وأن يجلو عن الكويت كما جلا عن الأراضي الإيرانية وبنفس السرعة. وبذلك يحمي المنطقة من الدمار والخراب، وتجلو الأساطيل الأجنبية والجيوش الأجنبية عن أرض الوطن.

عراق کے ہٹلر صدام کا عبرتناک انجام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حكم الاستعانة بغير المسلمين

بقلم الشيخ : مناع القطان

كان اجتياح العراق للكويت حدثا مفزعا على المستوى العالمي بعامة. والمستوى الاسلامي والعربي منه بخاصة . والذين تابعوا الاحداث أصابهم الذهول من هول الجريمة، وبشاعة اثارها، التي لا يعرف لها مثيل في التاريخ الا ما حكي عن نيرون وهولاكو خان، وهتلر.ولم يستجب حاكم العراق لشفاعة أحد في المصالحة ، ولم تستطع القوى العربية والاسلامية أن تصنع شيئا يرده، واستهان بالاجماع العالمي، وبموقف العقلاء من حكام العرب .

واكدت التقارير أن أطماعه تمتد الى السعودية وسائر دول الخليج وهي الدول التي شدت أزره في حربه مع ايران، ولم تدخر وسعا في مساعدته، واستحوذ على الرجل شيطان غروره، وشطط كبريائه .

وما كادت السعودية والدول الخليجية توافق على وجود قوة عسكرية أجنبية في المنطقة بعد اليأس من قدرة العرب والمسلمين على كبح جماح هذا الصائل الشموس حتى تمسّح بالاسلام، وهو من ألدّ أعدائه معتقدا وواقعا، ودعا المسلمين الى تطهير الحرمين من الغزو الاجنبي - وهما على بعد الف وخمسمائة كيلومتر - ليستثير العواطف الاسلامية الساذجة، وهي شنشنة نعرفها من أخزم، فلطالما استغل الجبارون الاسلام ورفعوا شعار الايمان في ساعة العسرة، يقول تعالى في فرعون : (حتى اذا أدركه الغرق قال آمنت) .

والذي يحز في النفس أن بعض العاملين في الحقل الاسلامي استخفهم هذا الشعار، وربما صادف هوى في نفوسهم، فاغفلوا أصل الداء، واستمسكوا بآثاره، وغاب عنهم أن هذا يشغلهم عن القضية الأم، فنددوا بالوجود العسكري للولايات المتحدة الامريكية وحلفائها على أرض وفي مياه اسلامية، وقالوا : ان هذا يتنافى مع أحكام الفقه الاسلامي اذ لا يجوز الاستعانة بغير المسلمين، وهو يؤدي الى ضياع الخليج كما ضاعت الاندلس عندما استعان ملوك الطوائف بالفرنجة.

وأحب أن أوضح ما يأتي :

١ - أن ظلم ذوي القربى من رؤوس الشر المتحكمين أشد من ظلم المحتلين والتاريخ خير شاهد على هذا. في الواقع المرير الذي يعيشه عالمنا العربي اليوم اذا قيس بعهود الاحتلال .

٢ - أن بغضنا للاحتلال الاجنبي لا ينبغي أن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يحجب عنا الرؤية الصحيحة والعدالة في الحكم (ولا يجرمنكم شنآن قوم على الا تعدلوا، اعدلوا هو أقرب للتقوى)، وما كان لهذا الوجود الاجنبي أن يفد الينا لولا الغزو العراقي للكويت الذي قضى على الاخضر واليابس في ساعات .

٣ - أن الاحتلال العسكري الاجنبي لم يعد مقبولا في العصر الحاضر وهو يهيج مشاعر الشعوب لمقاومته حتى يزول شبحه، ولكن تسلط ابطال القومية من أبناء جلدتنا، الذين يبسطون نفوذهم، ويسحقون شعوبهم، ويلبسون ثياب القادة المغاوير الاشاوس الذين خلصوا بلادهم من براثن الاستعمار . لكن هذا أشد بأسا، وأنكى ايلاما، وأبشع خطرا، اذ لا تستطيع أن تقول في هؤلاء المتسلطين : انهم الاعداء الالداء، والمغتصبون المستعمرون .

٤ - أن لجوء السعودية ودول الخليج الى القوى الاجنبية كان بعد اليأس الكامل من وجود قوة عربية واسلامية ضاربة تقف في وجه هذا الخطر الداهم ، وترده على اعقابه خاسرا، وقد فشلت جميع الجهود الدبلوماسية في الوصول الى حل للأزمة .

وشتان بين هذه الحالة وما كان في الاندلس من حروب بين ملوك الطوائف الذين استولى كل واحد منهم على ناحية في البلاد بعد اضمحلال الخلافة الاموية الاندلسية والتجأ بعضهم الى ملوك الفرنجة .

٥ - أن استغلال هذا باسم الاسلام لصرف الانظار عن فداحة الخطب في العدوان العراقي الذي التهم الكويت الجارة العربية له وفعل فيها الافاعيل .. هو تجارة رخيصة للتلاعب بعواطف المسلمين، ومن المحزن ما سمعناه عن انسياق التيار الاسلامي المتحمس وراء هذا الخداع الذي يدغدغ الاحلام، دون وعي فقهي وبصيرة نيرة لأبعاد ذلك الاتجاه، فهو كلمة حق يراد بها باطل .

٦ - أن الاستعانة بغير المسلمين لدرء الشر، وتخفيف وطأته، والكسر من حدته أمر جائز شرعا عند الضرورة، والضرورة تقدر بقدرها، والحاجة تنزل منزلة الضرورة، والحاجة الآن ماسة لهذا، وقد أعلنت السعودية ودول الخليج أن القوات الاجنبية ستعود أدراجها بعد انتهاء الحاجة التي دعت اليها .

٧ - أن هذه الاستعانة الجائزة شرعا في حالة الضعف شيء ، والموالاة المنهيّ عنها شيء آخر .

فالموالاة المنهي عنها في مثل قوله تعالى : (يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء تلقون اليهم بالمودة) وقوله : (لا يتخذ المؤمنون الكافرين أولياء من دون المؤمنين) هي التقارب والتواد والمحبة والتناصر، كما يُشعر بهذا قوله تعالى في الاية الاولى : (تلقون اليهم بالمودة) أما الاستعانة فهي طلب العون في الضائقة لمدافعة الظالمين الباغين دون مودة قلبية، وفي الآية الثانية اشارة ينبغي ادراكها فقوله تعالى : (من دون المؤمنين) في موضع الحال ، أي متجاوزين المؤمنين جانبا ، أما اذا كان الود للمؤمنين والولاية لهم، ولكنهم عجزوا عن النصرة، وادلهمّ الخطب ، فحكم النهي لا يصدق على هذه الحالة، وهي الحالة التي حاولت مع بعض القادة العرب الوصول الى ذلك، وبذلت جهودها دون جدوى، وصدرت قرارات منظمة المؤتمر الاسلامي، والجامعة العربية ومجلس الأمن فضرب بها حاكم العراق عرض الحائط.

٨ - أن شواهد السيرة النبوية تدل على جواز الاستعانة بغير المسلمين عند الحاجة :

أ - اشتد ايذاء المشركين لصحابة رسول الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلى الله عليه وسلم، ونزل بهم من البلاء ما لا يقدر رسول الله صلى الله عليه وسلم على دفعه عنهم فقال لهم : لو خرجتم الى أرض الحبشة، فان بها ملكا لا يُظلم عنده أحد، وهي أرض صدق، حتى يجعل الله لكم فرجا مما أنتم فيه. فخرج عند ذلك المسلمون من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى أرض الحبشة مخافة الفتنة ـ وهي أول هجرة كانت في الاسلام ـ ولم يكن النجاشي مسلما، وانما كان نصرانيا، فآوى المسلمين وحماهم، وأبى أن يسلمهم الى المشركين .

ب ـ واستجار بعض الصحابة بافراد من المشركين لهم سلطة وشأن، فدخل منهم من دخل في جوارهم ليمنعوهم من أذى قومهم، ودخل رسول اله صلى الله عليه وسلم في جوار المطعم بن عدي ؛ فدخول المسلم في جوار المشرك لحمايته يجوز عند الضرورة في حالة الضعف والعجز عن دفع الظلم ورد العدوان .

ج ـ ولما هلك أبو طالب نالت قريش من رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاذى ما لم تكن تنال منه في حياة عمه الذي كان يحميه، واشتد ايذاؤها لصحابته، وهم الاهل والعشيرة، فخرج صلى الله عليه وسلم الى الطائف يلتمس النصرة

هـ ـ وعاهد رسول الله ﷺ اليهود بالمدينة بعد هجرته وكتب بذلك الصحيفة المشهورة التي تسمى صحيفة المدينة ، وتضمنت فيما تضمنته التعاهد بحماية المدينة ، وصيانة حرمة أهل هذه الصحيفة : من المهاجرين والأنصار واليهود ، وأن يقاتل اليهود مع المؤمنين ، ويتفقوا معهم في الحرب ، ولولا أن اليهود نقضوا العهد ما قاتلهم الرسول ﷺ . وهذا تشريع يعمل به في حال الضعف .

و ـ وما جاء في الحديث الذي رواه أحمد ومسلم عن عائشة من رده صلى الله عليه وسلم الرجل المشرك الذي عرض نفسه للقتال معه حتى يسلم وقوله له : « فارجع فلن استعين بمشرك » فأسلم ، وقبله ، وقوله في الحديث الآخر عند أحمد لرجلين آخرين ردهما حتى يسلما : « إنا لا نستعين بالمشركين على المشركين » فأسلما وقبلهما ـ ما جاء في هذين الحديثين معارض بما رواه أحمد عن ذي مخبر قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : « ستصالحون الروم صلحا تغزون أنتم وهم عدوا من ورائكم » وبما رواه أبوداود عن الزهري مرسلا : ان النبي ﷺ استعان بناس من اليهود في خيبر في حربه فأسهم لهم ، من ثقيف والمنعة بهم من قومه، وعمد الى نفر من سادتهم وأشرافهم، وطلب منهم نصرته . وهذه استعانة بغير المسلمين، وان كانوا قد ردوه ردا سيئا وأغروا به سفهاءهم وعبيدهم، فتوجه الى ربه بالشكوى: (اللهم إني أشكو اليك ضعف قوتي، وقلة حيلتي، وهواني على الناس، ياأرحم الراحمين، أنت رب المستضعفين، وأنت ربي، الى من تكلني؟ الى بعيد يتجهمني، أم الى عدو ملكته أمري؟ ان لم يكن بك علي غضب فلا أبالي . ولكن عافيتك هي أوسع لي . أعوذ بنور وجهك الذي أشرقت له الظلمات ، وصلح عليه أمر الدنيا والاخرة ، من أن تنزل بي غضبك ، أو يحلّ علي سخطك ، لك العتبى حتى ترضى ، ولا حول ولا قوة الا بك).

د ـ وحين هاجر رسول الله ﷺ من مكة الى المدينة ومعه صاحبه ابوبكر الصديق رضي الله عنه . استأجرا عبدالله بن أرقط ـ وكان مشركا ـ يدلهما على الطريق ، ودفعا اليه راحلتيهما ، وتواعدا أن يأتيهما بعد ثلاث الى غار ثور ، فكانتا عنده يرعاهما لميعادهما ، ووافاهما في الموعد ، وركب كل منهما بعيره ودلهما على الطريق مع أن رسول الله ﷺ قد أخفى هجرته

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ووجهته ، ولم يكن يعلم بخروجه حين خرج الا علي بن أبي طالب ، وأبوبكر الصديق ، وآل أبوبكر .

وباستعانته ﷺ بصفوان بن أمية يوم حنين ، وبما ثبت عند أهل السير أن قزمان خرج مع أصحاب رسول الله ﷺ يوم أحد وهو مشرك فقتل ثلاثة من بني عبدالدار حملة لواء المشركين ، حتى قال ﷺ : « ان الله ليأزر هذا الدين بالرجل الفاجر » . ولهذا ذهب أبو حنيفة الى جواز الاستعانة بالمشركين مطلقا ، وقال الشافعي وآخرون بالجواز اذا دعت الحاجة وكان الكافر حسن الرأي في المسلمين . وجمع الشافعي بين هذا التعارض فقال : ان النبي ﷺ تفرس الرغبة في الذين ردهم ، فردهم رجاء أن يسلموا ، فصدق الله ظنه . وقال غيره : ان المنع كان أول الامر ثم رخص فيه .

وحيث يختلف العلماء في حكم ، فان ولي الامر له ان يختار مايراه محققا للمصلحة ، وقد اختار ولاة الامر في السعودية ودول الخليج القول بجواز الاستعانة حماية للنفس والمال والعرض .

ز - ومن قواعد الفقه الاسلامي ما يدل على هذا :

١) « اذا تعارضت مصلحة ومفسدة قدم الارجح منهما » ومصلحة الحفاظ على امن الخليج ، على الصعيد العالمي ، وعلى الصعيد المحلي ، أرجح من الوجود العسكري الاجنبي المؤقت . لما في ذلك من حماية النفس والعرض والمال .

٢) « اذا تعارضت مفسدتان ، ارتكب الاخف منهما » ومفسدة الاستعانة العسكرية بالولايات المتحدة الامريكية وحلفائها الغربيين الى حين ، أخف من مفسدة اجتياح البلاد ، وتشريد اهلها ، ونهب ثرواتها ، وبسط النفوذ بقوة السلاح . كما حدث في الكويت .

وبعد :

فتلك شواهد على جواز الاستعانة بغير المسلمين شرعا عند الحاجة ، والمملكة العربية السعودية ودول الخليج التي استعانت بالقوى الاجنبية عندما اشتد البأس ، وكان اليأس ، لن تدخر وسعا في أن تطلب منها مغادرة بلادها ، اذا عاد الامن ، وذهب هذا الشبح المخيف ، وزال خطره ، واطمأنت النفوس واستقرت اوضاع المنطقة . وهو أمر متفق عليه .

فهل يعي المسلمون - الذين فزعوا للوجود الاجنبي على ارض اسلامية ، وتناسوا اسبابه التي دعت اليه ، واندفعوا في ذلك بحماس اسلامي - هل يعي هؤلاء الفقه الشرعي في ذلك ؟ حتى تكون مواقفهم على بصيرة من أمر دينهم . نسأل الله الرشد والسداد ، وأن يكشف عنا الغمة ، ويوفقنا لما يحب ويرضى .

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قمة التغيير والتحرير

اللقاء الحادي عشر لقادة دول مجلس التعاون الخليجي

تشهد الدوحة انعقاد الدورة الحادية عشرة للمجلس الاعلى لقادة دول مجلس التعاون الخليجي. في ظل ظروف صعبة تواجهها دول المجلس، وواقع مرير تعاني منه المنطقة منذ اقدام النظام العراقي على احتلال الكويت، الدولة العضو في المجلس.

وفي ظل هذا المنظور فان قمة الدوحة من اخطر واهم القمم التي يعقدها زعماء دول الخليج منذ انشاء مجلس التعاون الخليجي في مايو (ايار) ١٩٨١.

يقول مصدر خليجي بارز ان قمة الدوحة هامة وفق كل المقاييس وذلك ان الغزو العراقي للكويت شكل ثغرة خطيرة في جدار امن الكيان الخليجي فبعد ان استطاعت دول المجلس ان تجتاز باقتدار المحنة التي واجهتها ابان الحرب العراقية الايرانية وتعلمت خلالها ان الحكمة والقوة هما الضمان للامن والاستقرار في المنطقة تجد نفسها اليوم امام مفترق طرق لان الخطر قد وصل الى عقر الدار وبالتالي لابد ان تجري تغييرا جذريا في توجهاتها السياسية والدفاعية والامنية وبمعنى ادق اتخاذ الخطوات العسكرية الضرورية التي يتطلبها الموقف.

ويرى المصدر ان دول الخليج ترى ان كل الدلائل تشير الى ان الرئيس العراقي صدام حسين قد اوصد كل الابواب المؤدية للسلام والاستقرار في المنطقة وهذه ليست وجهة نظر دول المنطقة فقط، بل تشاركها فيها كل دول العالم، فهناك قناعة لدى الجميع ان رئيس النظام العراقي مستمر في مماطلته ويسعى الى شق التحالف الدولي الذي يستهدف اخراجه من الكويت. ويضيف المصدر ان قمة الدوحة لن تكون قمة لاعلان الحرب ولكنها بكل تأكيد ستكون قمة المواجهة الصعبة سياسيا وعسكريا «فهي لا تريد الدخول في حرب يجرها اليها تعنت الرئيس العراقي ولكنها ستكون قمة المسؤولية التي ستبقي كل الاحتمالات مفتوحة سواء اكانت سلمية او عسكرية».

▣ اجتماع وزراء الدفاع

ويقول المصدر «لقد اجتمع وزراء الدفاع بدول مجلس التعاون الخليجي قبل ثلاثة اسابيع في الرياض وتمحورت اجتماعاتهم حول هدف واحد هو تحرير الكويت والاسس الكفيلة بتقوية القدرة الذاتية الدفاعية لدول المجلس. وهذا سيكون التوجه الذي ستتركز عليه قمة الدوحة.

«فقادة دول الخليج سيناقشون الاحتلال العراقي للكويت بكل تفاصيله وابعاده» وسيجري القادة تقييما شاملا للموقف منذ غزو الكويت حيث سيتم استعراض كل الاتصالات التي جرت ومازالت تجري من اجل ضمان حل سلمي للازمة يرتكز على خروج قوات الغزو العراقية من الكويت دون قيد او شرط وعودة الحكومة الشرعية بقيادة الشيخ جابر الاحمد الصباح. وفي هذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاطار سيستعرض القادة الجهود التي قامت بها دول المجلس من اجل ضمان دعم دولي كامل يساعد على تحقيق هذا الهدف واجراء مراجعة شاملة للموقف.

■ تمسك بالقرارات

ويشير المصدر ان التوجه الخليجي لقمة الدوحة سيرتكز على تمسك دول المجلس بجميع قرارات الامم المتحدة ومجلس الامن التي دعت جميعها العراق للانسحاب غير المشروط من الكويت وعودة الحكومة الشرعية اليها. وسيدرس القادة جميع الخيارات بما فيها خيارات الحرب المنطلقة من قرار مجلس الامن رقم ٦٧٨ القاضي باستخدام القوة العسكرية لاخراج القوات العراقية من الكويت اذا لم تنسحب سلميا وفق التاريخ المحدد بـ ١٥ يناير (كانون الثاني) المقبل. ويشدد المصدر على «ان دول الخليج ليست من دعاة الحرب، لكن ماذا ستفعل اذا وجدت نفسها امام شبحها، فالعدوان العراقي على الكويت يمثل تهديدا مباشرا للكيان الخليجي. فوفقا لميثاق قيام المجلس يعد اي اعتداء على اية دولة عضو اعتداء على جميع دول المجلس والغزو العراقي للكويت وتهديده للاراضي السعودية بحشد قواته على حدودها يعد اعلان حرب لا تجد دول المجلس مفرا من مواجهته». وفي هذا الاطار ستركز قمة الدوحة على القضايا العسكرية والامنية حيث يستمع القادة الى شرح مفصل عن القوة الخليجية والتوصيات المرفوعة لهم من قبل وزراء الدفاع المتمثلة في ضرورة اجراء تغيير جذري على الاستراتيجية العسكرية التي وضعتها دول المجلس خلال السنوات الماضية واستهدفت تحقيق هدف واحد وهو

الاعتماد على البناء الذاتي وفق التصور المشترك والاستمرار في تعزيز القدرات الدفاعية الجماعية من خلال زيادة التنسيق وتبادل الخبرات وتكثيف التمارين المشتركة.

ومن الواضح وفقا لمصادر مطلعة ان كل شيء سيتغير تمشيا مع الوضع الراهن فالخطر العراقي الذي كشف عن مخطط عدواني استهدف السيطرة والتوسع ضد دول الخليج الذي وقفت معه وساندته وعانت الكثير من المشاكل من اجله يدفع بدول المجلس اليوم الى وضع استراتيجية دفاعية جديدة تتوافق مع الوضع الخطير. «وسيتم ذلك من خلال المراجعة الشاملة والدقيقة لقدرات الدفاع واعادة النظر في حجم وفعالية قوات درع الجزيرة التي شكلت قبل عدة سنوات من قبل قوات مشتركة من دول المجلس بلغ تعدادها وفقا لبعض التقارير لاكثر من عشرة الاف رجل».

ويقول مصدر خليجي لقد كان درس احتلال الكويت قاسيا جدا «ولا شك انه سيدفعنا الى ما هو افضل في المجال العسكري. لقد انجزنا منذ مايو (ايار) ١٩٨١ العديد من المنجزات والمكتسبات لما فيه خير شعوبنا وجاء من يوصلنا اليوم الى قناعة اننا في حاجة ماسة للقوة الضارية من اجل حماية مكتسباتنا، وللاسف الشديد ان يأتي ذلك من الشقيق القريب». ويضيف المصدر ان الظرف الخطير الذي تشهده المنطقة «سيكرس لدينا القناعة باهمية ازالة كل العقبات امام التعاون العسكري وسيجعلنا نسرع الخطى ونعيد ترتيب هيكلية قواتنا المسلحة بشكل كامل. فنحن بحاجة الى قدرة ضاربة تجعل لدينا القدرة الكاملة على صد العدوان، وفي ظرف كالذي نحن فيه تعد قدراتنا البشرية محدودة فلا بد ان ننطلق معتمدين على تعزيز القدرة الدفاعية الجوية والدفاع الجوي بشكل اكبر، وبالتالي ستشهد المرحلة القادمة مزيدا من الانفاق لتعزيز هاتين القطاعين المهمين ودرس السبل الكفيلة لزيادة اعداد القوات المسلحة تتولاه كل دولة بما يتماشى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع نظامها المستقل، سواء بفتح الابواب للتجنيد او التطوع. ومن الواضح ان قمة الدوحة ستكون امام هدف واحد وهو تحرير الكويت، وبالتالي سيبحث قادة دول المجلس سبل التحرير من مقاومة الاحتلال العراقي ورفضه والعمل على ازالته بكل السبل والعمل على بذل المزيد من الجهود السياسية والديبلوماسية من اجل تعريته امام العالم.

ولعل في ابقاء وزراء الدفاع بدول مجلس التعاون الخليجي اجتماعاتهم مفتوحة بعد الاجتماع الاخير في الرياض يعطي مؤشرا واضحا على عزم دول المجلس على المواجهة ولا سيما الاطار المتعلق بالتحسب لكل الظروف والابقاء على حالة اعلان التعبئة القصوى للجيوش الموجودة على مشارف الحدود الكويتية والاستعداد للطوارئ، دليل على ان دول الخليج ستتخذ في قمة الدوحة للامر عدته.

■ التغيير والتحرير

ومن الطبيعي ان ينطبق وصف قمة التغيير والتحرير على قمة الدوحة بشكل كامل فتحرير الكويت سيكون هدف القمة وهاجسها واجراء تغيير جذري على الاستراتيجية العسكرية سيكون حتميا لان الغزو العراقي للكويت لم يكن في الحسبان اثناء التخطيط لبناء القوة الذاتية.

وفي المجال السياسي ستبحث القمة الخليجية طرق التحرك السياسي الذي قامت وستقوم به من اجل مواجهة العدوان العراقي عليها وتهديده لكيانها. وستدرس تحركا مستقبليا يعقب القمة للقيام بنشاط مكثف يستهدف فضح العدوان وبطلان الافتراءات وستنطلق المعالجة السياسية وفق قرارات مجلس الجامعة العربية وقمة القاهرة وقرارات منظمة المؤتمر الاسلامي وقرارات الامم المتحدة والتاكيد عليها ورفض كل المطالب العراقية غير المشروعة ودراسة مواقف الدول العربية من الازمة وبحث سبل استمرار المواجهة الدولية الجماعية للعدوان العراقي على الكويت والتاكيد على القرارات الدولية الصادرة في هذا الاطار.

وسيكون المرتكز الاساسي لقمة الدوحة دعوة العراق لاختيار الحل السلمي قبل فوات الاوان والتاكيد على جدية اختيار الحل العسكري كحل اخير يجبر من خلاله المجتمع الدولي الرئيس صدام حسين على الانسحاب من الكويت.

وستدرس القمة في الاطار الامني السبل الكفيلة بمواجهة افرازات الغزو العراقي على الكويت حيث سيستعرض القادة توصيات وزراء الداخلية في هذا الاطار.

ويبقى السؤال البارز هو: هل سيطغى الهم العسكري وتحرير الكويت على قضايا التعاون الاقتصادي بين دول المجلس؟ ومن الطبيعي ان تكون الاجابة بـ «نعم» لان الاوضاع الاقتصادية تاثرت بدرجة كبيرة من الاوضاع الجديدة. فالحاجة - كما قال مسؤول خليجي - تستدعي اقامة نظام دفاعي ذاتي قوي وهذا يتطلب نفقات كبيرة على الدفاع وسيسحب جزء كبير منها من الموارد المخصصة للتنمية الاقتصادية. ومع هذا ستظل القضايا الاقتصادية ووسائل تحقيق المزيد من الخطوات في اطار التكامل الاقتصادي بين دول المجلس من بين القضايا الرئيسية التي ستبحث في قمة الدوحة حيث سينظر القادة ببعض المقترحات الخاصة بتنفيذ بعض بنود الاتفاقية الاقتصادية التي انجزت اغلبية بنودها. لكن بعض الدلائل تشير الى احتمالات تأجيل بعضها الى وقت اخر.

وسيتدارس القادة بعض التقارير المتعلقة بالقضايا الاقتصادية بين دول المجلس والمجموعة الاوروبية وغيرها وسيحظى الجانب البترولي بجانب مهم من المباحثات في قمة الدوحة نظرا لاهميته في

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظل الوضع الراهن في المنطقة، ورغبة دول المجلس في ضمان عدم تعريض الاسواق العالمية لهزة خطيرة تهدد الاقتصاد العالمي.

وفي الاطار الاقتصادي سيناقش القادة مقترحات تتعلق بانشاء صندوق خليجي مشترك بعد اخضاعه لمزيد من الدراسة وتهدف دول المجلس الى تنسيق دعمها المالي الخارجي مستقبلا بشكل منظم.

أن القضايا التي ستطرح على قمة الدوحة كثيرة خليجيا وعربيا ولكن سيبقى الهم الخليجي هو المسيطر والاساس وقد تخرج دول الخليج بمسار جديد ليس من الصعب تصوره لكن معرفة تفاصيله غير ممكنة في الوقت الحاضر لان المقترحات شيء والارادة السياسية شيء اخر ■

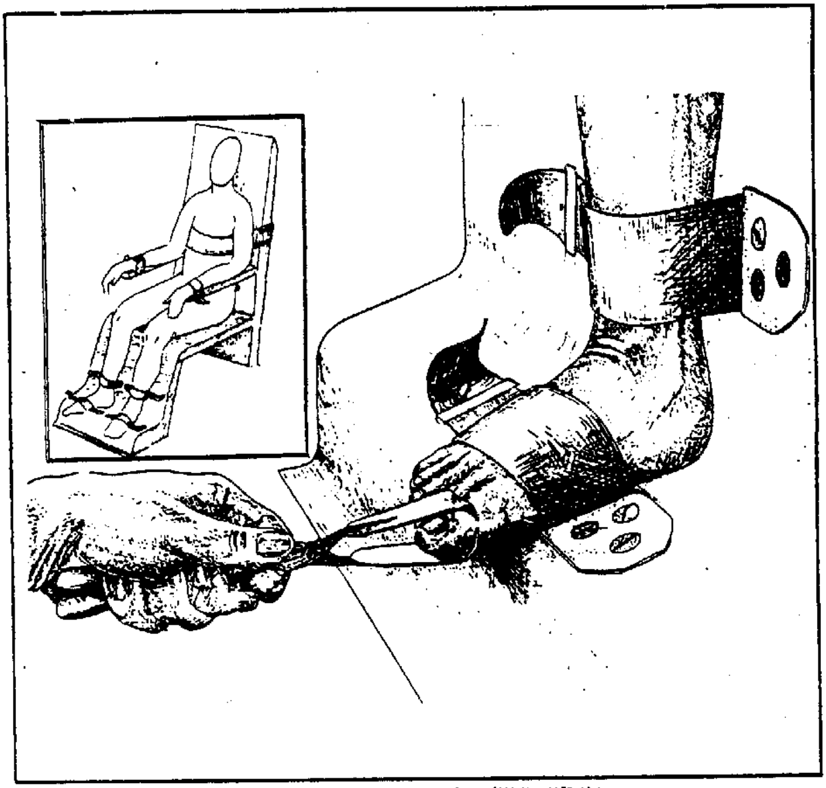

هكذا تقتلع الاظافر وتقطع الاصابع في سجون العراق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدكتور اسماعيل الشطي

رئيس تحرير

مجلة «المجتمع» الاسلامية في ظل الاحتلال العراقي

يروي قصصا عن الحياة

● **كيف هي الحياة في ظل الاحتلال «الشقيق» على ضوء تجربتك؟**

- مهما حاولت بالالفاظ والكلمات ان اصور لكم مدى الاسى والشعور بالقهر فلن تستطيع كلماتي ان ترسم طبيعة الحياة تحت الاحتلال، خاصة احتلال بلد عربي وجيش عربي لبلد وشعب عربي امن، كنا له يد العون، نقدم من انفسنا، ومالنا وامكاناتنا ما يدعمه، حتى اذا ما كبر هذا الوحش واصبح مفترسا جاء يفترسنا. والكويتيون الموجودون في الكويت حاليا يعيشون حياة استطيع وصفها بالحياة المؤقتة. انهم يحيون حياة انتظار لليوم الحاسم الذي يزيل ذلك الظلام الذي خيم على البلد. وفي الأيام الاولى كان هاجسنا التزود بالمؤن. ففي اليوم الاول تدفق الناس على الجمعيات التعاونية لشراء المواد والاغذية وتخزينها في مستودعاتهم. وكانت هناك طوابير طويلة من السيارات امام محطات البنزين. وتكونت لجان تكافل تمكنت من ان تنظم توزيع المؤن وان توفر المتطلبات المعيشية، مما سبب هدوء الناس من هذه الناحية. وتفرغ الناس بعد ذلك لمعالجة الهاجس الثاني، وهو عامل الامن. فالجيش المحتل تعامل مع الكويتيين بدون رحمة. فأحيانا كثيرة كان يأخذ مجموعات كبيرة الى معسكرات الاعتقال. ومرت لحظات كثيرة كان الانسان وما يملكه رهن اشارة الجندي العراقي الذي لا يتورع عن استخدام سلاحه اذا لم يتخل المواطن عن سيارته او طعامه او اشيائه الاخرى. وكان بامكان جنود الاحتلال اعتقال اي شخص بحجة عدم وجود هوية مثلا. اذكر حادثة وقعت امامي عندما اوقف الجندي العراقي سيارة كانت في مواجهتي وطلب هوية سائق السيارة وزوجته. فأخرجها له. وبقي الابن وعمره ١٥ عاما ولم تكن معه هوية، فطلب الجندي ان ينزل هذا الابن معه، فقذفت الام بنفسها على الولد وتشبثت به وقالت للجندي: الله واحد.. لن ينزل الا وانا معه. فصار يسحب الولد، والام تسحبه وتتشبث به من الناحية الاخرى، وهي تردد: الله واحد.. هذا ابني ولن افرط فيه. لقد كان موقفا مؤثرا جدا لتلك الام التي نسيت نفسها، وكل شيء،، وعندما راى الجندي اصرارها ذهب وتركها.

▣ في ظل الاحتلال

ويواصل الدكتور الشطي اجابته عن الحياة في ظل الاحتلال: «اصبحت اذان الناس معلقة بالاذاعات وتتبع الاخبار خاصة في الشهر الاول. وفي المساء يتجمعون، ويخبرون بعضهم بعضا عن الاخبار التي سمعوها. وكان الجميع يتوقع ضربة او عملا عسكريا ينهي الاحتلال. لقد كنا نحن ولا زال الآخرون في الكويت كالغريق الذي ينتظر احدا ينتشله، لذلك فموضوع من جاء ينقذنا داخل الكويت غير وارد. انما السؤال الوارد هو: كيف يتم انقاذنا؟ فمن حدة القهر وقسوة الاذلال والضيم الذي ذاقوه من الجنود العراقيين، ومن لصوص بغداد الذين نهبوا الكويت، لم يعودوا يفكرون بالمعاني القومية التي كنا نفكر بها من قبل. اصبحنا نفكر فقط كيف ننجو».

«وفي الايام الاولى كان المواطنون في الاحياء المختلفة يتجمعون في المساء لبعث الطمأنينة داخل الحي، لكن في الآونة الاخيرة بدا الجنود العراقيون باعتقال المواطنين واخذهم الى المعتقلات لبث الرعب. والذي اغضب الجيش المحتل هو ان الكويتي المترف الذي كان يستهان به ضرب مثالا فريدا في العصيان المدني. فالكويتيون بدون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استثناء، اعلنوا العصيان المدني ولم يستجيبوا لاوامر الجيش المحتل، سواء في البحث عن رموز سياسية لتشكيل الحكومة المؤقتة، او رموز فكرية تؤيد الاحتلال وتنظر له، او حتى في البحث عن قيادات ادارية تشغل الوزارات، بل لم تستطع قوات الاحتلال الحصول على موظفين عاديين. وقاطعوا ايضا الاجراءات التي اراد بمقتضاها تغيير الهويات. وفضل الكثيرون البقاء (الحبس) في بيوتهم على تغيير الهوية. وارى ان العصيان المدني الذي اعلنه الكويتيون يضرب به المثل في تاريخ الامم. وهذا هو الذي يغضب المحلتين الآن».

● تتناقل وكالات الانباء حالات اغتصاب وسرقة ونهب وغيرها. ما صحة ذلك؟ الا توجد مبالغة؟

- للاسف، ان كل ذلك صحيح. ففي اليوم الاول بعد ان هيمن الجيش العراقي بدأت سرقة بسيطة داخل البلد. لكن في اليوم الثاني بدأت القوات العراقية تكسير محلات الذهب والاجهزة الكهربائية والمؤسسات المصرفية، ومستودعات ومعارض السيارات ومحلات الساعات الثمينة. واستمرت العملية على مدى اسبوع كامل. وانتقلوا بعد ذلك الى منطقة الشويخ الصناعية ومنطقة صبحان. فمنطقة الشويخ تضم مصانع صغيرة ومستودعات لقطع غيار السيارات وغيرها. فكانوا ينهبونها ثم يشعلون النيران فيها لتحترق كل الوثائق. اما منطقة صبحان ففيها مخازن للاغذية استولوا عليها وعلى البواخر التي فرغت مؤونتها في الميناء ايضا. وفي الاسبوع الثالث بدأت عملية النهب بشكل منظم.

▣ السرقة الرسمية

● كيف؟

- بمعنى ان الدولة العراقية اصبحت هي التي تقوم بالسرقة ومنعت السرقات العشوائية، اذ ان الاسواق وغيرها كانت اسلابا للجنود، وشاركهم بعض افراد الجاليات وبشكل حقير. ونهب المؤسسات الرسمية من قبل الجهات «الرسمية» في العراق. فنهب الجامعة ومعاهد التعليم التطبيقي ومعهد الابحاث والمدارس والمستشفيات ومحطات البترول ومحطات التقطير، والمصانع الكبرى، من اختصاص الدولة. وقد الزمونا بحظر التجول بين الساعة العاشرة مساء وحتى السادسة صباحا بالنسبة الى الكويت، وبين الحادية عشرة ليلا والسابعة صباحا بتوقيت العراق. وقبل هذا الوقت تتجمع شاحنات في دوار الصُّليبخات (الذي سموه لان دوار العراق) ويتراوح عددها يوميا بين ٥٠ - ٦٠ شاحنة. واذا حل الظلام وبدأ حظر التجول تنطلق هذه الشاحنات الى الاهداف المحددة لها. ويبدأ الجنود، في تفكيك الاجهزة. اما بوجود خبراء، كما حدث في معهد الابحاث حيث احضروا خبراء من اساتذة جامعات العراق اشرفوا على سرقة ونهب معهد الابحاث، او بشحن الاجهزة والمعدات الاخرى في جنح الظلام والتوجه بها الى العراق حتى اذا ما طلع الصباح فلا يجد الناس اثرا للسرقة سوى ان المكان اصبح خاليا، او قاعا صفصفاً وقد استغرقت هذه العملية مدة اسبوعين.

● وهل لاحظ المواطنون ذلك؟

- سرقة المدارس والمستشفيات كانت امام المواطنين، فكانت قوات الاحتلال تحيط بالمدرسة او المستشفى وتمنع سيارات المواطنين من الاقتراب منها، وتاتي بالشاحنات حيث يقوم الجنود بوضع كل المعدات فيها، بما في ذلك «السبورات» والكراسي.

● هل رأيت ذلك بعينك؟

- رأيت بأم عيني. فأنا على سبيل المثال - استاذ في كلية الدراسات التكنولوجية وذهبت في اليوم الرابع او الخامس ليلا مع احد الزملاء الى كلية من الكليات لآخذ جهازي كمبيوتر «ماكنتوش» لاصدار جريدة «المرابطون» وذلك قبل حظر التجول ودخلنا المعمل، فاذا به مقلوب رأسا على عقب كما يقولون. لم تكن هناك سرقة، لكن كان هناك تخريب، ويبدو ان قوات الاحتلال ظنته معهدا او كلية عسكرية. فأخذت الاجهزة التي ارادتها. وبعد حوالي شهر رجعت مرة اخرى ولم اجد شيئا في الكلية فقد نهبتها قوات الاحتلال. وحتى مكتبي وجدته مكسورا، واخذ منه الكومبيوتر وثلاجة صغيرة وماكينة تصوير، وتركوا الكتب والابحاث فقط. وقد شاهدت بأم عيني شاحنة متجهة الى العراق محملة بأعمدة الكهرباء التي تضيء الشوارع. كما شاهدت بأم عيني محولات كهربائية في شاحنة متجهة الى العراق. وشاهدت كذلك سرقة احدى المدارس ومستشفيات خالية تماما من كل شيء، لم يخبرني احد بذلك، لكني رأيته امامي. وتجولت في الاسواق داخل العاصمة ووجدتها خالية تماما الا من بعض الآسيويين. لقد كانت مدينة شاحبة، زجاج مكسر في الشوارع، واسلاك واوراق متناثرة ومتطايرة. لقد كانت بالفعل مدينة اشباح.

● كيف معنويات الناس؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حقيقة الامر ان المواطنين كانوا مذهولين في بداية الازمة من هول الصدمة. لقد نمنا ليلة الغزو احرارا لنجد انفسنا مأسورين عندما استيقظنا اليوم التالي. نمنا اغنياء واستيقظنا فقراء، لدينا اموال في البنوك لا تصلها ايدينا. ونمنا امنين واستيقظنا مذعورين لا ندري هل سنموت اليوم ام غدا؟ وعلى من سيكون الدور اليوم؟ ومن سيكون ضحية الغد؟ كان الموت ولا زال يحصد الكويتيين حصدا. وبدأت مجموعة من الكويتيين في عملية تعبئة ايمانية من خلال المساجد لاعادة الثقة الى الناس ولتوضح لهم ان ما حدث هو ابتلاء من الله ويجب ان نتحمله.

وبدأت الناس فعلا في استعادة الثقة بانفسها، خاصة ان الذين بقوا هم المستعدون للمواجهة. وشعر المواطنون بالفخر والانتعاش عندما بدأت المقاومة في حصد جنود الاحتلال، خاصة عندما رأوا الجنود يهربون ويختبئون. وبدأت مرحلة أخرى عندما مارس جنود الاحتلال طريقة الرعب. فكانت تقتاد مجموعة من الرجال في كل منطقة وتقتلهم امام منازلهم. وقد ذهب ضحية هذه الطريقة عدد كبير من المواطنين الكويتيين. فكانت قوات الاحتلال تأتي في الساعة السادسة صباحا بعشرة اشخاص من المواطنين الكويتيين في كل منطقة معصوبي الاعين ومكتوفي الايدي، ويطلقون عليهم الرصاص امام منازلهم من مؤخرة الراس. وهذا اثار الاشمئزاز لدى المواطنين، وازهدهم في الحياة. تصور انك كنت مع شخص في ديوانيته قبل يوم وتسمع اليوم التالي انه اعدم.

● **هل رأيتم شيئا من حالات القتل هذه؟**

- رأيت الكثير من ذلك.

● **وهل لكم اصدقاء من بينهم؟**

- سأروي لك قصة بالاسماء أيضا لاولئك الضحايا. فأحد زملائنا واسمه يوسف الخاطر، القي امام منزله مشوها تماما. لم يكن هناك لحم على اصابع يديه، والعينان مفقوءتان، والعضو التناسلي مقطوع تماما، والوجه غير معروف كليا. وفي الصباح فتح والده الباب ليرى جثة ابنه. فتخيل شعوره. وبدأ الصياح والبكاء واللطم في الحي. لقد كان منظرا مقززا. واليك مثال اخر: عبد الله الداربي شخص متدين، احضروه امام منزله وقتلوه. ومثال ثالث: الدكتور هشام عبيدان قتلوه بنفس الطريقة. ومثال رابع: يوسف الفلاح الذي قتلوه بطريقة تراجيدية.

▣ تراجيديا القتل

● **كيف؟**

- جاءوا الى بيته، وسألوا امه عنه. وعندما استفسرت منهم عن السبب طمأنوها الى انهم لا يريدون به شرا، بل يريدون ان يطرحوا عليه بعض الاسئلة. ودلتهم على مكان وجوده في ذلك الوقت. ويوسف الفلاح هذا شاب مسؤول عن اسرة تضم والدته واخواته وزوجته، هو عائلهم بعد وفاة والده. وذهب الجنود الى حيث يوجد يوسف واقتادوه الى منزله. واستبشرت الام والاخوات والزوجة عندما رأوا يوسف مقبلا مع الجنود لانهم كانوا خائفين عليه نتيجة سؤال الجنود عنه. وقد سأله الجنود ما اذا كان عضوا في المقاومة فاجابهم بالنفي. عندئذ طلبوا منه ان يذهب الى منزله حيث كان افراد اسرته يقفون عند الباب، وقبل ان يصل اليهم بمسافة بسيطة جدا تقل عن خمسة امتار اطلق جنود الاحتلال ثلاث رصاصات على مؤخرة الرأس، فسقط وانهالت الام تمسك برأس ابنها المتناثرة منه الدماء لتلطخ وجهها اما مرأى من اخواته وزوجته. وبدأ الصراخ والعويل وهذا مضرج في دمائه شهيدا. اين الأخلاق؟ اذا قتلتم فأحسنوا القتلة. لماذا تحرقون قلب امه عليه؟

وهناك مثال اخر هو مبارك النوت. وهو شخصية سياسية معروفة في الكويت ويعرفه اهل الكويت وهو رئيس جمعية العارضية التعاونية.

● **ما هي قصته؟**

- طلب منه جنود الاحتلال ان يعلق صورة صدام في الجمعية فأجابهم بأنه لا مانع لكن بعد التشاور مع الزملاء. فما كان منهم الا ان اخذوه وعذبوه عذابا شديدا. وجاؤوا به في اليوم التالي مكتوف اليدين معصوب العينين وسيماء التعذيب واضحة على وجهه، وتجولوا به داخل الجمعية ثم اخرجوه واوثقوه بعمود الكهرباء، وجمعوا الناس ليروا مشهد الاعدام، وطلبوا من نائب رئيس الجمعية قراءة قرار الاعدام. ولم يستطع الرجل قراءة القرار وتساقطت الدموع من عينيه وبللت لحيته، فخر وجثا على ركبتيه لعدم تحمله الموقف. فنهره الجندي العراقي وقرأ القرار بنفسه (اي الجندي) واطلقوا ثلاث رصاصات على مبارك النوت.

● **ومن تذكر ايضا؟**

- خالد السلطان، شخصية سياسية معروفة، وهو احد زعماء التيار السلفي في الحركة الاسلامية، ونائب سابق في البرلمان، واحد ابرز قيادات المعارضة في الكويت. سمع السلطان خشخشة في منزل جاره فذهب مع بعض زملائه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاستجلاء الموقف، فوجدوا جنودا عراقيين يمارسون السرقة. فألقوا القبض عليه بحجة السرقة. فسألهم: وهل من المعقول ان اسرق جاري وانا احد اثرياء الكويت؟ وهو من بيت السلطان اصحاب مركز سلطان المعروف. فألقوا القبض عليه وعذبوه شتى انواع التعذيب. نتفوا لحيته البيضاء الطويلة شعرة، شعرة، ونتفوا شعر اجزاء اخرى من جسمه، واذاقوه الوان التعذيب بالكهرباء في الاماكن الحساسة من جسده. ويقول خالد السلطان الرجل المتدين، انهم يدخلون عليهم خلال الاعتقال بعض زوجات الضباط وبعض زوجات المعتقلين، وهن عرايا تماما، ويعرضونهن على السجناء. وكانت النسوة يغطين مكان العفة بأيديهن فتنهال العصي على ايديهن ليرفعنها. واذا استحى السجناء، وخفضوا رؤوسهم يضربونهم باعقاب البنادق لكي يشاهدوا ذلك. وعندما اطلقوا سراح سلطان رأينا فيه شخصا آخر. اختلف علينا الرجل تماما (عمره اكثر من خمسين عاما).

● **وهل هناك قصة اخرى؟**

- دخلوا بيت احد اقاربي للتفتيش، وبعد ان انتهوا من عملية التفتيش سألوا الطفل: هل تحب بابا صدام ام بابا جابر؟ فأجاب الطفل ببراءة: بابا جابر. فسأل الضابط الطفل: اين ابوك؟ فأشار الطفل الى ابيه. واين امك؟ فأشار الطفل الى امه. فقال لهما: لا بد ان يموت احدكم. فاعتقدا انها عملية ترهيب فقال الرجل: انا. فأخرج مسدسه واطلق الرصاص على الرجل. هذه حدثت لاحد اقاربي، وليست رواية سمعتها. لقد كانت الحياة ارخص من صرصار يدعس بالاقدام.

الجالية الفلسطينية

● **وماذا عن الجالية الفلسطينية الكبيرة؟**

- انتقلت حالة الرعب الآن الى الفلسطينيين. فجرأة العراقيين على انتهاك اعراض الكويتيين اقل، لكن على الفلسطينيين الساكنين اكثر. فمثلا يأتي الضابط العراقي بالمرأة الفلسطينية امام اولادها وزوجها ويدخل زجاجة الكوكاكولا في مكان العفة منها. والمرأة تولول وتصرخ بدون رحمة. ويجب الا نظلم الفلسطينيين ففيهم الشرفاء، وهم الاغلبية، ويقاتلون حاليا مع المقاومة وتستفيد المقاومة من خبرتهم في عملية التفجير. لا شك انه كانت هناك مجموعة تنتمي الى منظمة التحرير الفلسطينية شاركت قوات الاحتلال في القبض على الكويتيين وقتلهم، لكن اولئك لا يمثلون الفلسطينيين، انما الذي يمثلهم هم الشرفاء الذين وقفوا مع الكويتيين وتحملوا الأذى. الآن تجري في الكويت عملية قتل للفلسطينيين بشكل بشع.

والفلسطينيون يقيمون في شقق صغيرة، فمجال الهرب والاختفاء محدود، بينما المجال افضل بالنسبة الى الكويتيين والخليجيين. ولذلك هاجر ما يقارب ١٥٠ الف فلسطيني في الاسابيع الاخيرة هربا بحياتهم من انتهاكات الجنود العراقيين للقيم والاخلاق.

● **ما اكثر ما يزعج الكويتيين في الداخل؟**

- الاعلام الكويتي. لقد كان اعلاما بكائيا، ركز على المآسي ولم يواجه الاعلام العراقي بمكره ودهائه الذي مليء بالاكاذيب والزيف. وكانت بكائيات الاعلام الكويتي، اداة ارشاد لقوات الاحتلال. فكان عدد كبير ممن تجرى معهم اللقاءات يرشدون المحتل الى مكان المقاومة. فتخرج احداهن وتقول: انا فلانة واخي من المقاومة. وتخرج اخرى وتقول ان المقاومة مركزة في منطقة كذا وكذا. وبعد ساعة من استماع قوات الاحتلال لتلك الاذاعة يحاصرون عناصرها المناطق ومنازل الاشخاص الذين ورد ذكرهم. ولذلك خرجت من الكويت لكي امثل حركة العصيان المدني ولجان التكافل والقي كلمة في المؤتمر الشعبي نيابة عن المرابطين في الكويت. وطالبت في كلمتي بالحاح شديد اعادة النظر ومراجعة السياسة الاعلامية الكويتية وتبديل خطابها. وهذه كانت اهم مطالب الكويتيين في الداخل، لان الاعلام لم يبق لنا سرا الا وفضحه.

المؤتمر الشعبي

● **هل لعبتم دورا معينا في المؤتمر الشعبي؟**

- لقد جاء المؤتمر الشعبي ردا على ادعاءات النظام العراقي ومزاعمه بأن دخول قواته الآثمة للكويت كان نتيجة انقلاب او ثورة شعبية تقوم بها المعارضة. وجاء بعد الاحتلال في وقت لم يتح فيه للكويتيين ان يجتمعوا ليقرروا موقفهم من المأساة. ولقد عقد المؤتمر وحضرته كافة القوى السياسية في الكويت مع حشد كبير من موظفي الحكومة من القيادات الادارية ومن الاندية الرياضية وغيرها.

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهل الكويت كانوا فوق مستوى الحدث وعند مستوى المسؤولية، واتفقوا جميعا على الوقوف صفا واحدا امام المحتل الغازي والتركيز على هدف واحد وهو التحرير. كما اتفقوا على ان يكون نقد ممارسات الحكومة في اطار لا يعطي العدو العراقي والنظام الصدامي اي ثغرة ينفذ بها الى الضمير العالمي. كما تعهدت القيادة السياسية وعلى راسها أمير الكويت بان يتم بناء الكويت الجديدة وفق العمل بنصوص الدستور الكويتي كاملا غير منقوص، اي وفق الديمقراطية الكويتية. ولقد قمت بالنيابة عن حركة العصيان الشعبي في الكويت بالقاء كلمة اكدت فيها تلك المعاني وطالبت المؤتمر بألا يتخذ قرارا حول مستقبل الكويت في غيبة جزء كبير من الشعب في الداخل وهم صامدون. كما نقلت مطلب الكويتيين في الداخل باعادة صياغة الحملة الاعلامية الكويتية. التي كانت لها آثار عكسية سيئة على المقيمين الصامدين.

اما عن دور الاسلاميين داخل المؤتمر الشعبي فلقد كان لهم دور كبير في توجيه كلمة المؤتمرين وفي توجيه توصيات المؤتمر نحو مفاهيم ومبادىء الاسلام. وكانوا فعالين في هذا المؤتمر ومبادرين.

● يتردد كلام كثير عن المقاومة الكويتية وحجمها وفعاليتها. هل صحيح ما يقال ان هنالك توجهات سياسية معينة وراء بعض حركاتها؟

- المقاومة الكويتية تأخذ شكلين، الاول المقاومة المسلحة والثاني حركة العصيان المدني. ولقد بدأتا في وقت مبكر من الازمة، وتحاور الطرفان حول جدوى المقاومة المسلحة. اذ كان رأي قادة العصيان الشعبي ان المقاومة المسلحة سوف تجر كوارث على المواطنين الابرياء، وسوف تحدث خسائر جسيمة بينهم. وكان رأي المنادين بالقتال ان الشعب الكويتي لم يعط فرصة لاثبات قدرته على مواجهة المحتل ومقاتلته وان هناك غدرا وخيانة فلا بد من استدراك الوضع واتاحة فرصة جديدة للكويتيين ليقاتلوا فيها عدوهم ويثبتوا للعالم انهم شعب ابي لا يقبل الاحتلال. ولم يتفق الطرفان، فمضى كل طرف يحقق اهدافه. وقامت المقاومة المسلحة باعمال بطولية كبيرة. اما عن حجمها فلقد بدأت بمجموعات كثيرة ليس بينها رابط تنظيمي واحد، خاصة بعد ان استولى المقيمون من الكويتيين وغيرهم على مخازن الاسلحة والذخائر، اما عن فعاليتها فلقد كانت في بداية امرها تثير الرعب في نفوس الجنود العراقيين، حيث كانوا في الليل يختفون ولا يخرجون الا بمجموعات مدججة بالرشاشات والمدافع. وقد وصل عدد القتلى العراقيين في الاسبوع الثالث من الغزو الى معدل يساوي ثمانين قتيلا في اليوم، كما تم انجاز عمليات انتحارية بطولية مثل التي قامت بها د. معصومة والتي دخلت بسيارتها المفخخة في شاحنة عراقية تحمل اسلحة وجنودا وفجرت نفسها وسيارتها بتلك الشاحنة.

ولكن في ما بعد صارت قوات الاحتلال تنتقم من المواطنين العزل الابرياء عند كل عملية مقاومة، لذلك غيرت المقاومة تكتيكها وصارت تقوم بالتعاون مع الفلسطينيين المقيمين في الكويت بعمليات متعددة تعتمد على السيارات المفخخة خارج المناطق السكنية، ولقد انجزت عمليات كثيرة ناجحة وفق التكتيك الجديد.

▩ موقف امريكا

● هل ترى ان الموقف الغربي من الاحتلال العراقي للكويت يختلف في واقعه عن الموقف المعلن؟

- ان احد الثوابت الاساسية في السياسة الغربية هو منع البلدان الاسلامية من امتلاك السلاح الحاسم حتى لو كان عند اشد حلفائهم اخلاصا. فهم يخشون دوما من انتقال هذا السلاح الى ايدي القوى الشعبية المناهضة للغرب من المسلمين، وهذا ما تعلنه صراحة اسرائيل وتهمس به الدول الغربية. ولقد منع الغرب باكستان من امتلاك القنبلة الذرية وحال بينها وبين بعض دول العالم الاسلامي. اما العراق فلقد بنى الته العسكرية ابان حربه مع ايران مستغلا مساعدات دول الخليج، ومستفيدا من تغاضي دول الغرب عنه ما دام يقوم بانهاك الآلة العسكرية الايرانية. وعندما توقفت الحرب اكتشف الغرب ان صدام يمتلك اسلحة حاسمة فتاكة، وانه تحول من حيوان صغير ترعاه الايدي المجاورة الى وحش كاسر يفترس من حوله.

ولقد ظهرت صيحات الانذار والتحذير، ولعل ابرزها ما كتبته مجلة «يو. اس نيوز» عن هذا الموضوع اذ وضعت على غلافها صورة صدام وكتبت عنه «اخطر رجل في العالم» ثم نشرت تقريرا مفصلا عن الآلة العسكرية العراقية وتناميها والجهود التي يبذلها العراق لامتلاك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلحة الحاسمة. كما حذرت المجلة من ان اتجاه صدام العسكري سوف يدفعه الى غزو الكويت والسعودية لتحقيق مشاريعه العسكرية، وفي ذلك الوقت توصل الغرب الى قناعة لتحجيم الجيش العراقي وتجريده من السلاح الحاسم. وقدم صدام جيشه على طبق من ذهب للغرب بحماقته في غزو الكويت، وزاد النار اشتعالا بحماقات اجرامية اخرى مثل سلب ونهب الكويت وسفك دماء شعبها وقتل الفلسطينيين هناك واخذ الاجانب كرهائن وتأهبه لغزو المنطقة الشرقية حتى يصل الى البحر (بحر العرب) تحقيقا للشعار الذي رفعه: «من زاخو الى البحر». ولقد اعطاهم صدام الفرصة ويستطيع ان يسحبها منهم بانسحاب قواته وفق قرارات مجلس الامن. حينها لن يجد الغرب مبررا في البقاء في الخليج كما يصعب عليه ضرب العراق ما لم يخلق الغرب لنفسه مبررا اخرا.

ما هي حقيقة الموقف الغربي. اما من يحاول ان يصور مجيء القوات الاجنبية بانه مؤامرة ضخمة على المنطقة وان القوات لن تخرج من الخليج فهذا منطق يحتاج الى ادلة واثباتات وتفسيرات كثيرة. اذ ان الغرب لا يحتاج الى هذه المظاهرة العسكرية الضخمة ليفرض هيمنته على الخليج. فهل كان قبل الحرب لا يملك نفوذا فعالا في العالم الثالث ومناطقنا حتى يلجأ الى تلك المظاهرة العسكرية؟ وهل تمثل منطقة الخليج تحديا سياسيا وعسكريا حتى يجيء اليها بتلك الجيوش؟ وهل يستطيع احد من مصدري النفط ان يمنع نفطه عن الغرب ليموت وشعبه جوعا؟ اننا نحتاج الى تسويق نفطنا كما يحتاجون الى شرائه، ولكن خسائر عدم التسويق على دول التصدير اعظم بكثير من خسائر الاستيراد على الدول المستوردة. فنحن دول تعتمد كليا في اقتصادها على النفط. وهل الحركة الاسلامية بلغت من القوة حتى ترسل القوى الاجنبية مئات الآلاف من الجنود والمقاتلات والدبابات لمواجهة تلك الحركة؟ وهل علاقات الغرب مع الانظمة متوترة الى درجة بدأ الغرب يخشى معها على مصالحه؟ نريد تفسيرات منطقية موضوعية حتى نصدق الغارقين في الفكر التآمري للاحداث. ان بقاء القوات الاجنبية في الخليج يعني العودة الى نظام الاستعمار القديم، وهذا نظام بال اثبت فشله في سياسات الغرب اذ ان من شأنه تفجير كوامن التحدي واشعال شرارة الجهاد عند الشعوب،

فهل امريكا بهذا الغباء لتعود الى هذا النظام؟ وهل الشعب الامريكي يقبل بارسال ابنائه لمدة طويلة من اجل استعمار بلاد اخرى؟ وهل يستطيع تحمل اعباء وتكاليف كل ذلك؟ هذه قضية تحتاج الى اجابات حاسمة. ان اثارة التواجد الاجنبي بهذه الصورة كان مقصودا لصرف الانظار عن الجريمة الاساسية وهي العدوان على الكويت وانتهاك حرمات شعبها. واستطاع الاعلام العراقي ان يدغدغ توجهات الشارع العربي والاسلامي بمجموعة شعارات مثل الجهاد وطرد الاجنبي من الحرمين الشريفين، وتوزيع الثروة والوحدة العربية والحقوق التاريخية وغيرها. واستجاب الغوغاء في الشارع دون وعي وتفكير الى صيحات صدام المزيفة.

● الغزو العراقي للكويت تجاوزت آثاره هذه الحدود. ما هو تصوركم لأهم التاثيرات التي سيتركها هذا الاحتلال على التطور السياسي لدول الخليج العربي؟

- هناك تاثيرات سلبية واخرى ايجابية. فسلبيا سينقطع التواصل العربي والاسلامي بين الشعب الخليجي وغيره من الشعوب التي وقفت ضده وضد محنته. وسوف ينكفيء على نفسه وينصرف عن هموم العالم العربي والاسلامي. وكذلك سوف يتعامل مع الحركات الشعبية السياسية التي تخاطبه من خارج الخليج بحذر وشيء من التردد. وكذلك الاحداث كشفت ضعف الاعلام الخليجي في خدمة قضايا الخليج ومواجهة الحملات الاعلامية الخارجية.

▣ الحركات الاسلامية

● هل تعتقد ان الحركة الاسلامية كانت ضحية الغزو العراقي للكويت؟

- نعم الحركة الاسلامية هي احدى ضحايا الغزو العراقي على الكويت، فلقد استطاع العراق ان يشق صف الحركة ويقتطع جزءا منها لصالح عدوانه وبطلانه، وبهذا انكشفت امور عدة منها غياب المنهجية الواضحة. وغياب التنسيق والتواصل بين الحركات في تناول ازمات الامة في تحليل وتفسير الازمة وغياب الميكانيكية السليمة في اتخاذ القرار وعمق الشعور الاقليمي في ضمير الحركة حيث ظهر الشعور الاممي غشاء رقيقا يغطي وجه الحركة ويخفي اقليمية حادة وراءه، هذا من جانب، ومن جانب آخر خسرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحركة الاسلامية الدعم المعنوي والمادي الذي كانت تمنحها اياه الشعوب الخليجية، سواء في العمل الخيري او الجهادي.

● **كيف ترون مستقبل القضية الكويتية؟**

- قناعتي ان الكويت سوف تعود، ولا اقول ذلك من منطلقات عاطفية، بل موضوعية تلسست على ان هدف القوات الاجنبية هو تحجيم القدرة العسكرية العراقية وهذا سيؤدي الى انسحاب العراق اما مهزوما او مستسلما. كما تلسست على ان القوى العالمية لن تسمح ابدا لاية دولة من دول العالم الثالث بان تخترق النظام الدولي وتغير الخريطة السياسية كيفما تشاء مهما بلغت قدرة الزعيم المؤثر في هذه الدولة من العالم الثالث. ولن تغامر دول الغرب في السماح بأن يصبح معظم احتياطي النفط تحت سيطرة دولتين راديكاليتين كالعراق وايران.

● **كيف كنت تقضي وقتك في الكويت تحت الاحتلال؟**

- اذا ابلغنا ان هناك جزءا من المؤونة في احدى الجمعيات التعاونية نذهب لشرائه في الصباح. وبسبب وجودي في قيادة العصيان المدني كنا نجتمع ونتابع آخر تطورات الوضع الداخلي. واصدرت لفترة جريدة «المرابطون» التي صدر منها ثمانية اعداد. واذا جاء المساء كنت انتقل الى منزل احد الزملاء لمتابعة محطة «سي. ان. ان» او احدى المحطات الاخرى. ونعود الى بيوتنا قبل الساعة العاشرة حتى لا يحال بيننا وبين العودة اليها. وكنت اتجول ببطاقة هوية مزورة وباسم مختلف. والبحث عن خبر جديد هو الهدف من جولاتنا اليومية، اما غير ذلك فهي حياة رتيبة لا جديد فيها.

الطعنة الثانية

● **كرئيس لتحرير مجلة «المجتمع» الاسلامية الرصينة، لا بد ان الرموز في الحركات الاسلامية اصدقاء لكم او هم كانوا على اتصال بكم قبل الغزو. هل فوجئتم بمواقف البعض؟**

- بالنسبة لنا نحن الاسلاميين، كانت الطعنة الثانية التي وجهت الينا بعد الاحتلال هي مواقف البعض التي شاهدناها من خلال التلفزيون العراقي. فهي لم تصلنا بالسمع، بل من خلال المذياع والتلفزيون. فخرج بعض ممثلي هذه الحركات يشيدون بالاحتلال.

● **من هو اول شخص سمعتموه مؤيدا؟**

- هو نائب رئيس الجبهة الاسلامية القومية في السودان واسمه علي عثمان (نائب الترابي). اذ انه بارك خطوة صدام في ضم الكويت فكان موضع استياء من جانبنا جميعا.

● **هل هناك نية لاصدار مجلة من لندن؟ هل هي البديل من مجلة «المجتمع»؟**

- مازلت فكرة اصدار مجلة تحت الدراسة، والهدف من ذلك سد الفراغ الذي احدثه غياب «المجتمع». ■

المكتبة الرحمانية
06732

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

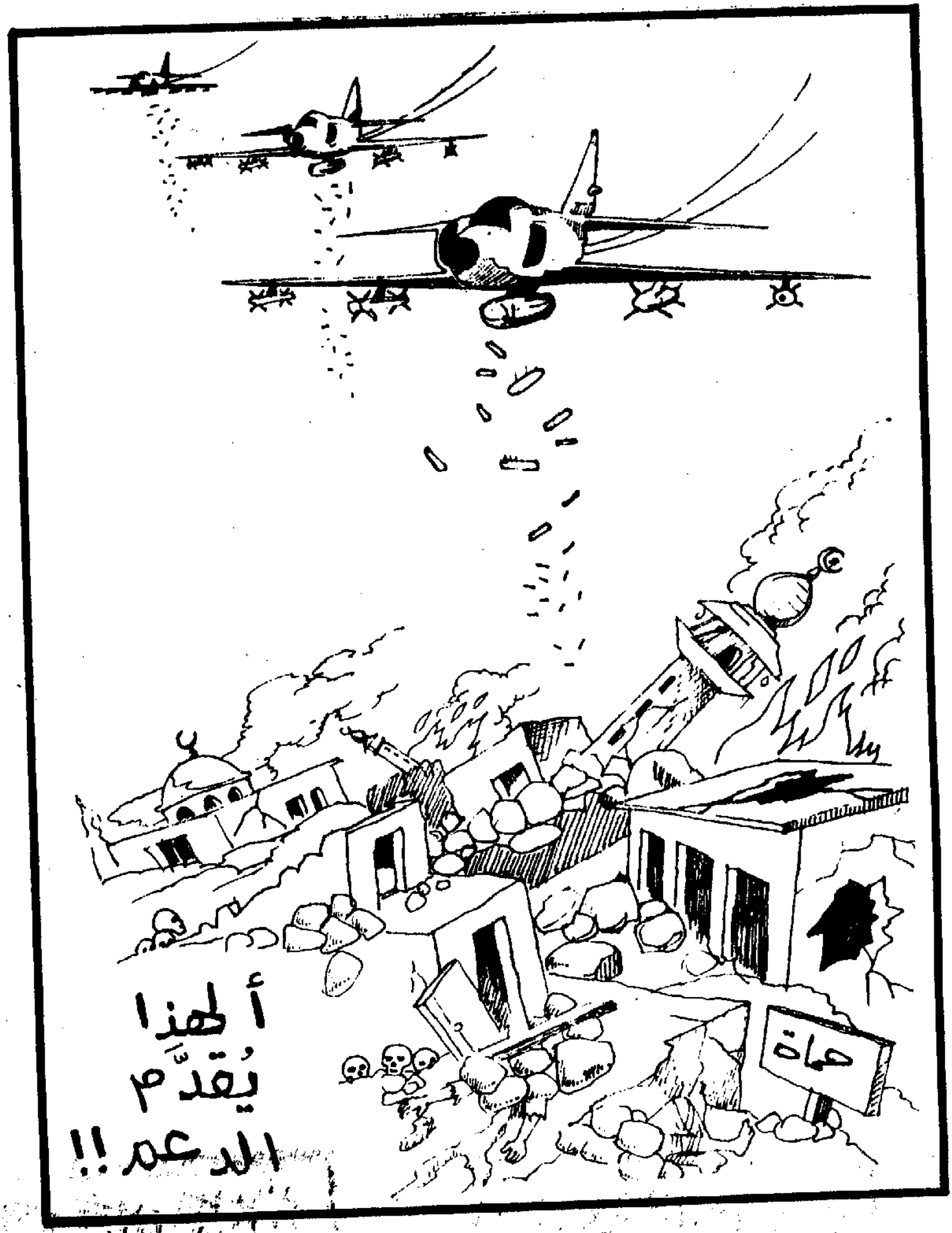

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تأملات كاريكاتيرية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حكام الكويت

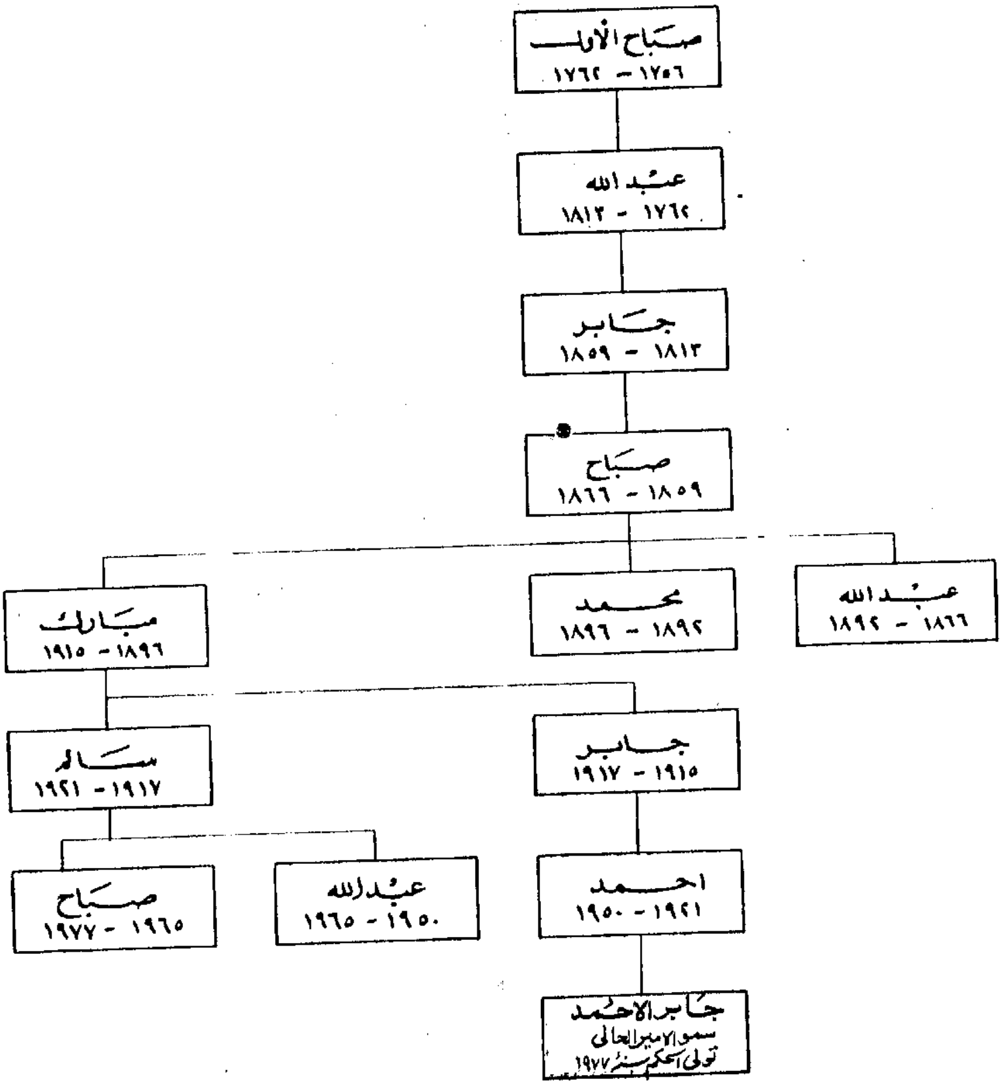

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلّہ دعوۃ الحق

○ــــ یہ مجلہ اِن شاءاللہ
کسی نہ کسی اہم موضوع پر خاص
شمارے کی صورت میں شائع ہوا کرے گا۔

○ــــ یہ مجلہ بیک وقت اُردو اور عربی زبان میں شائع
ہوا کرے گا۔

○ــــ یہ مجلّہ جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق کوئٹہ اور جامعہ الفضیل الاسلامیہ
لاہور کے باہمی تعاون سے شائع ہوا کرے گا۔

○ــــ مجلّہ دعوۃ الحق کے کویت نمبر کے
بعد جہاد نمبر
قارئین کی خدمت میں
پیش کیا جائے گا

اِدارہ دعوۃ الحق

ص ب : ـــــ ۹۱۸۹
علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جامعة الفيصل الإسلامية

مؤسّسة علميّة وعسكريّة

الأهداف
العلم والدّعوة والجهاد

المميزة
غرس العقيدة السلفيّة مع الدّراسة الإسلاميّة والتدريب العسكرى فى الشباب الّذين يلتحقون بجامعة الفيصل الإسلاميّة من دول مختلفة.

الأقسام
- قسم التّدريب العسكرى
- قسم الدّراسة الإسلاميّة
- قسم تحفيظ القرآن الكريم
- قسم الدّعوة والارشاد
- قسم التّرجمة والتّاليف والطّبع والتّوزيع

الفروع
- مدرسة رحمانيّة تحفيظ القرآن لاهور
- مدرسه تعليم القرآن لاهور
- مدرسة خالدبن وليد الإسلاميّة لاهور

المشاريع المستقبليّة
- بناء مسجد خالد بن وليد
- بيت الضّيافة للمجاهدين
- مجلة دعوة الحق الدوريّة
- مستوصف ضياء الرحمان
- المكتبة العامّة

العنوان

جامعة الفيصل الاسلامية
گوشۂ احباب ○ مرغزار روڈ ○ اعوان ٹاؤن ○ ملتان روڈ - لاہور
تلفون : ٤٤٢٣٣٤